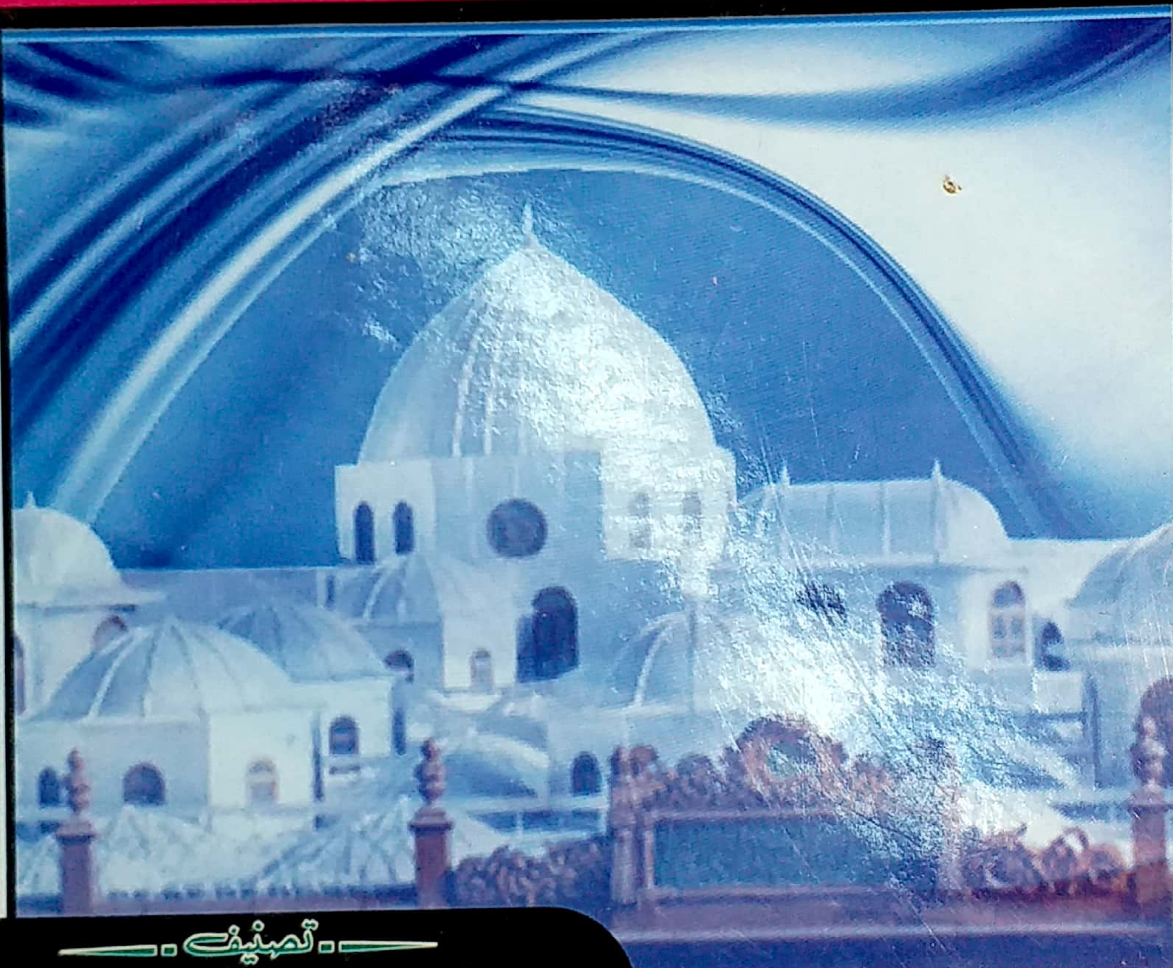
جہانگیری

جامع ترمذی شریف



تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ——— جامع ترمذی شریف 2

مترجم ——— ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ——— ملک محمد یونس

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— مارچ 2011ء

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر
0345-4653373

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

ترتیب

خرید وفروخت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

احکام کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

دیت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

حدود کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

شکار کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

کھانے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

مختلف احکام اور فوائد (کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا مجموعہ)

قربانی کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

نذر اور قسم کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

سِیَر کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

فضائلِ جہاد کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جہاد کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

لباس کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

کھانے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

پینے کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بھلائی اور صلہ رحمی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

طب کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

وراثت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

وصیت کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

ولاء اور ہبہ کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

تقدیر کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

فتنوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

خوابوں کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

گواہی کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

زُہد کے بارے میں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

قیامت کے تذکرے' دل کو نرم کرنے والی باتوں اور پرہیزگاری کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جنت کی صفات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جہنم کی صفات کے بارے میں
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

كِتَابُ الْبُيُوْعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

خرید وفروخت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب1- مشتبہ چیزوں کو ترک کردینا

1126 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَدْرِىْ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِىَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَّاقَعَ شَيْئًا مِّنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهٗ مَنْ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ یہ نہیں جانتے کہ کیا وہ حلال سے تعلق رکھتے ہیں یا وہ حرام سے تعلق رکھتے ہیں جو شخص انہیں ترک کردے گا وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کرلے گا اور سلامت رہے گا لیکن جو شخص ان میں سے کسی چیز میں مبتلا ہوگا تو امکان یہی ہے: وہ حرام میں مبتلا ہو جائے جیسا کہ جو شخص (سرکاری) چراگاہ کے اردگرد (جانور) چرا رہا ہو تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے: وہ (یعنی اس کا جانور) اس میں داخل ہو جائیں یاد رکھنا! ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔

126 1- اخرجه البخاری (153/1) كتاب الايمان' باب: فضل من استبراء الدينه' حديث (52) ومسلم (1219/3) كتاب المساقاة' باب: اخذ الحلال وترك الشبهات' حديث (107-1599) وابو داؤد (243/3) كتاب البيوع' باب: فى اجتناب الشبهات' حديث (3329) وابن ماجه (1318/2) كتاب الفتن' باب: الوقوف عن دالشبهات' حديث (3983) والنسائى (241/7'242) كتاب البيوع' باب: اجتناب الشبهات فى الكسب' حديث (4453) والدارمى (245/2) كتاب البيوع' باب: فى الحلال بين والحرام بين' واخرجه احمد (269/4'270) والحميدى (408/2) حديث (918) بنحوه' من طريق الشعبى عن النعمان بن بشير فذكره.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے شعبی کے حوالے سے' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الرِّبَا

باب 2- سود کھانا

1127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَّجَابِرٍ وَّاَبِیْ جُحَیْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' سود کھلانے والے اور اس کے گواہوں اور اسے تحریر کرنے والے (ان سب) پر لعنت کی ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّغْلِیْظِ فِی الْكَذِبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ

باب 3- جھوٹ بولنے' جھوٹی گواہی دینے وغیرہ کی شدید مذمت

1128 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَبَائِرِ

متنِ حدیث: قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ وَاَیْمَنَ بْنِ خُرَیْمٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

1127- اخرجه احمد (393/1، 394) وابو داؤد (244/3) كتاب البيوع باب: في اكل الرباء وموكله' حديث (3333) وابن ماجه (764/2) كتاب التجارات' باب: التغليظ في الرباء' حديث (2277) من طريق سماك بن حرب عن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود فذكره.

1128- اخرجه البخاری (309/5) كتاب الشهادات' باب: ما قيل في شهادة الزور' حديث (2653) ومسلم (359/1' نووی) كتاب الايمان' باب: بيان الكبائر' واكبرها' حديث (144-88) والنسائي (88/7) كتاب تحريم الدم' باب: ذكر الكبائر' حديث (4010) واخرجه احمد (131/3، 134) من طريق شعبة عن عبيد الله بن ابی بكر بن انس عن انس فذكره.

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کبیرہ گناہوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی شخص کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا (کبیرہ گناہوں میں شامل ہیں)

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ایمن بن خریم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ

باب 4- تاجروں (کا حکم)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں مخصوص نام دینا

1129 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ

متنِ حدیث: قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّرِفَاعَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ وَشَقِيْقٌ هُوَ اَبُوْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' پہلے ہمارا نام سماسرہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاجروں کے گروہ! بے شک شیطان اور گناہ سودے میں موجود ہوتے ہیں' تو تم اپنے سودے کو صدقے کے ساتھ ملا دیا کرو۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت قیس بن ابوغرزہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

منصور' اعمش' حبیب بن ابوثابت اور دیگر کئی راویوں نے' اسے ابووائل کے حوالے سے' حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی۔

1129- اخرجه احمد (6/4) والحميدى (208/1) حديث (438) واخرجه ابو داؤد (242/3) كتاب البيوع' باب: فى التجارة يخالطها الحلف واللغو' حديث (3326) وابن ماجه' (725/2-726) كتاب التجارات' باب: باب التوقى فى التجارة' حديث (2145) والنسائى (14/7) كتاب الايمان والنذور' باب: فى الحلف والكذب لمن لم يعتقد اليمين بقلبه' حديث (3797) من طريق ابى وائل عن قيس بن ابى غرزة فذكره.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے'یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

1130 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَابِرٍ وَّهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء'صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے ثوری کی ابوحمزہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے'اور یہ بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1131 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَيُقَالُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ اَيْضًا

◆◆ اسماعیل بن عبید اپنے والد کے حوالے سے'اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں'وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے'تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھا'تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے۔انہوں نے اپنی گردنیں اٹھائیں اور آپ کی طرف دیکھنے لگے' آپ نے

1130- اخرجه الدارمی (247/2) كتاب البيوع' باب: في التاجر الصدوق' من طريق ابی حمزة عن الحسن عن ابی سعيد الخدری فذكره.

1131- اخرجه ابن ماجه (726/2) كتاب التجارات' باب: التوقی فی التجارة' حديث (2146) والدارمی (247/2) كتاب البيوع' باب: فی التجار' من طريق اسماعيل بن رفاعة عن ابيه عن جده رفاعة بن رافع به.

ارشادفرمایا: بے شک تاجروں کو قیامت کے دن نافرمان لوگوں کے طور پر زندہ کیا جائے گا' ماسوائے اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' نیکی کرے اور سچ بولے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایک قول کے مطابق راوی کا نام اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

باب 5- جو شخص سودے کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھائے

1132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَّا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قُلْنَا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین طرح کے لوگوں کی طرف' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا' اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا' میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو برباد ہو گئے اور خسارے کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: احسان جتانے والا' تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر سودا بیچنے والا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ

باب 6: تجارت کے لئے صبح جلدی جانا

1133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

1132- اخرجه احمد (148/5' 158' 168) ومسلم (-391) كتاب الايمان' باب: بيان غلظ تحريم اسبال الازار' والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف' حديث (171-106) وابو داؤد (57/4) كتاب اللباس' باب: ما جاء في اسبال الازار' حديث (4087) وابن ماجه (744/2' 745) كتاب التجارات' باب: ما جاء في كراهية الايمان في الشراء والبيع' حديث (2208) النسائي (245/7) كتاب البيوع' باب: المنفق سلعته بالحلف الكاذب' حديث (4458) والدارمي (267/2) كتاب البيوع' اليمين الكاذبة' من طريق خرشة بن الحر عن ابي ذر به

حَدِيْثٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَّكَانَ اِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّبُرَيْدَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں برکت عطا فرما۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹی یا بڑی مہم روانہ کرتے تھے' تو آپ دن کے ابتدائی حصے میں انہیں بھیجا کرتے تھے۔

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے' جب وہ تجارتی قافلہ بھیجتے تھے' تو دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے رہے' تو وہ خوشحال ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت صخر غامدی سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔ ہمارے علم کے مطابق حضرت صخر غامدی کے حوالے سے صرف یہی روایت منقول ہے۔ سفیان ثوری نے شعبہ کے حوالے سے یعلیٰ بن عطاء سے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ اِلٰى اَجَلٍ

باب 7- مخصوص مدت تک ادھار کا سودا کرنے کی اجازت

1134 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ فَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ

1133- اخرجه احمد (417/3، 431/4، 390) وابو داؤد (35/3) كتاب الجهاد' باب: في الابتكار في السفر' حديث (2606) وابن ماجه (752/2) كتاب التجارات' باب: ما يرجى من البركة في البكور' حديث (2236) من طريق هشيم عن يعلى بن عطاء عن عمارة بن حديد عن صخر الغامدي به' واخرجه احمد (416/3، 384/4) وعبد بن حميد ص (160) حديث (432) والدارمي (214/2) كتاب السير' باب: بارك الامتي في بكورها' من طريق شعبة عن يعلى بن عطاء عن عمارة بن حديد عن صخر الغامدي فذكره۔

1134- اخرجه احمد (147/6) والنسائي (294/7) كتاب البيوع' باب: البيع الى الاجل المعلوم' حديث (4628)

قَدْ عَلِمَ اَنِّی مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَآدَاهُمْ لِلْاَمَانَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ اَیْضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَةَ

قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیَّ یَقُوْلُ سُئِلَ شُعْبَةُ یَوْمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ لَسْتُ اُحَدِّثُكُمْ حَتّٰی تَقُوْمُوْا اِلٰی حَرَمِیِّ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَةَ فَتُقَبِّلُوْا رَاْسَهُ قَالَ وَحَرَمِیٌّ فِی الْقَوْمِ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: اَیْ اِعْجَابًا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈوبنے ہوئے موٹے قطری کپڑے تھے' جب آپ انہیں پہن کر تشریف فرما ہوتے' تو آپ کو پسینہ آجاتا یہ بات آپ کو بہت ناگوار گزرتی تھی' ایک مرتبہ شام سے فلاں یہودی شخص کا کپڑا آیا میں نے کہا: اگر آپ اسے پیغام بھیج کر اس سے دو کپڑے خرید لیں' جو مخصوص مدت کی ادائیگی تک ادھار ہوں گے (تو یہ مناسب ہو گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو پیغام بھجوایا' تو وہ بولا: مجھے پتہ ہے' جو وہ چاہتے ہیں' وہ یہ چاہتے ہیں: میرے مال اور میرے درہم پر قبضہ کر لیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے' وہ یہ جانتا ہے: میں ان سب کے مقابلے میں زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو عمارہ بن حفصہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن فراس بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے ابوداؤد طیالسی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک دن شعبہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں حدیث اس وقت تک نہیں سنانی جب تک تم لوگ اٹھ کر حرمی بن عمارہ کے لئے کھڑے نہیں ہوتے اور ان کے سر کو بوسہ نہیں دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حرمی اس وقت حاضرین میں موجود تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کی مراد اس حدیث کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار کرنا تھا۔

1135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَّعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِیْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهِ

1135- اخرجه احمد (361،236/1) وابن ماجه (815/2) كتاب الرهون، باب: حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة، حديث (2439) والنسائی (303/7) كتاب البيوع، باب: مبايعة اهل الكتاب، حديث (4651) والدارمی (260،259/2) كتاب البيوع، باب: الرهن، واخرجه عبد بن حميد ص (201) حديث (581) من طريق هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ کی زرہ بیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی ہوئی تھی' جو اناج آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے لیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَشَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِیْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رُهِنَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ یَهُوْدِیٍّ بِعِشْرِیْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ ذَاتَ یَوْمٍ یَّقُوْلُ مَا اَمْسٰی فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ تَمْرٍ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ یَوْمَئِذٍ لَّتِسْعَ نِسْوَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر حاضر ہوا آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی ہوئی تھی' جس اناج کو آپ نے اپنی ازواج کے لئے حاصل کیا تھا' ایک دن میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شام کے وقت محمد کے گھر والوں کے پاس کھجور کا ایک صاع بھی نہیں تھا' اور اناج کا ایک صاع بھی نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی 9 ازواج تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

باب 8: شرائط کو تحریر کرنا

1137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ لَیْثٍ صَاحِبُ الْکَرَابِیْسِیِّ الْبَصْرِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِیْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِیَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَلَا اُقْرِئُكَ کِتَابًا کَتَبَهٗ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی فَاَخْرَجَ لِیْ کِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَی الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَّا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَیْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ

1136- اخرجه البخاری (354/4) کتاب البیوع' باب: شراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنسیئة حدیث (2069) وابن ماجه (815/2) کتاب الرہون' باب: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة' حدیث (2437) واخرجه احمد (232'208'133/3) من طریق ہشام الدستوائی عن قتادة عن انس فذکرہ۔

1137- اخرجه البخاری تعلیقاً (362/4) کتاب البیوع' باب: اذا بین البیعان ولم یکتما' ونصحا' وابن ماجه (756) کتاب التجارات' باب: شراء الرقیق' حدیث (2251) من طریق عبد المجید بن وہب عن العداء بن خالد بن ہوذة فذکرہ۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ ابْنِ لَيْثٍ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ عبدالمجید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عداء بن خالد نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہارے سامنے وہ تحریر پڑھ کر سناؤں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے ایک تحریر نکال کر دکھائی (جس میں یہ تحریر تھا) یہ وہ چیز ہے' جسے عداء بن خالد بن حوزہ نے اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے خریدا ہے' اس نے حضرت محمد ﷺ سے ایک غلام (راوی کو شک ہے) یا شاید ایک کنیز خریدی ہے۔ جس میں کوئی بیماری نہیں ہے اور سودے میں کوئی دھوکہ نہیں دیا گیا' اور مسلمان کے سودے میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف عباس بن لیث نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی محدثین نے ان کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ

باب 9- ماپنے اور وزن کرنے کے لئے

1138 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِاَصْحَابِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِ الْاُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ

توضیح راوی: وَحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ماپنے والوں اور وزن کرنے والوں سے ارشاد فرمایا: تم لوگ دو ایسے کاموں کے نگران ہو جن کی وجہ سے سابقہ امتیں' جو تم سے پہلے تھیں' ہلاک ہو گئیں۔

ہم اس حدیث کو ''مرفوع'' روایت ہونے کے طور پر صرف حسین بن قیس کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حسین بن قیس کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت صحیح اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى بَيْعِ مَنْ يَّزِيْدُ

باب 10- جو شخص زیادہ (ادائیگی کرے) اسے فروخت کرنا

1139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ

عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَّقَدَحًا وَّقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَّزِيْدُ فِى الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيْثِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ النَّاسِ عَنِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اور ایک پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس چادر اور اس پیالے کو کون خریدے گا؟ ایک شخص نے عرض کی: میں ان دونوں کو ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ایک درہم سے زیادہ کون ادائیگی کرے گا؟ ایک درہم سے زیادہ کون ادائیگی کرے گا؟ تو ایک شخص نے آپ کو دو درہم دیئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ دونوں چیزیں فروخت کر دیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اخضر بن عجلان نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں اور عبداللہ بن حنفی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں، جنہوں نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ یہ صاحب ابوبکر حنفی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: مالِ غنیمت یا وراثت کے مال کو نیلام کے ذریعے فروخت کیا جائے۔

معتمر بن سلیمان اور دیگر محدثین نے اس روایت کو اخضر بن عجلان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب 11- مدبر غلام کو فروخت کرنا

1140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ

1139 = اخرجه ابن ماجه (740/2) كتاب التجارات' باب: بيع المزايدة' حديث (2198) والنسائي (259/7) كتاب البيوع' باب: البيع فيمن يزيد' حديث (4508) من طريق الاخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفي عن انس بن مالك فذكره.

1140 = اخرجه البخاري (608/11) كتاب كفارات الايمان' باب: عتق المدبر وام الولد والمكاتب في الكفارة' حديث (6716) ومسلم (1289/3) كتاب الايمان' باب: جواز بيع المدبر' حديث (59-997) وابن ماجه (480/2) كتاب العتق' باب: المدبر' حديث (2513) واحمد (308/3) من طريق عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله به.

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَّهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِي اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کرلیا' پھر وہ فوت ہو گیا' اس نے اس غلام کے علاوہ کوئی مال نہیں چھوڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو فروخت کر دیا۔ حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو خرید لیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ ایک قبطی غلام تھا' جو حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے پہلے سال فوت ہو گیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی ان کے نزدیک مدبر غلام کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' اہل علم کے ایک گروہ نے مدبر غلام کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَلَقِّى الْبُيُوْعِ

باب 12- سوداگروں سے (منڈی میں پہنچنے سے پہلے راستے میں) ملنا مکروہ ہے

1141 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1141- اخرجه البخاري (437/4) كتاب البيوع' باب: النهي عن تلقي الركبان' وان بيعه مردود' حديث (2164) ومسلم (1156/3) كتاب البيوع' باب: تحريم تلقي الجلب' حديث (15-1518) وابن ماجه (735/2) كتاب التجارات باب: النهي عن تلقي الجلب' حديث (2180) واخرجه احمد (430/1) من طريق سليمان التيمي عن ابي عثمان النهدي عن عبد الله بن مسعود فذكره' وفي رواية احمد' والبخاري' زيادة في اول الحديث من قول عبد الله بن مسعود قال' من اشترى شاة محفلة فردها' فليرد معها صاعاً.

متنِ حدیث: اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّى الْبُيُوْعِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے (منڈی پہنچنے سے پہلے راستے میں) سوداگروں سے ملنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

1142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَلَقَّى الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاهُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَهٗ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيْهَا بِالْخِيَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوْقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّى الْبُيُوْعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِيْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِنَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: قافلے کے (منڈی میں پہنچنے سے پہلے راستے میں اس سے) ملا جائے اگر کوئی شخص راستے میں مل لے اور اس سے کوئی چیز خرید لے' تو سامان کے مالک کو اس بارے میں اختیار ہوگا' جب وہ بازار پہنچ جائے (کہ وہ پہلے سودے کو منسوخ کر دے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور ایوب نامی راوی سے منقول ہونے کے طور پر ''غریب'' ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے قافلے کو راستے میں ملنے سے منع کیا ہے' کیونکہ یہ دھوکہ دینے کی ایک قسم ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دیگر اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

1142- اخرجه احمد (284/2) ومسلم (1157/3) كتاب البيوع' باب: تحريم تلقى الجلب' حديث (17-1519) وابو داؤد (269/3) كتاب البيوع' باب: فى التلقى' حديث (3437) وابن ماجه (735/2) كتاب التجارات' باب: النهى عن تلقى الجلب' حديث (2178) والنسائى (257/7) كتاب البيوع' باب: التلقى حديث (4501) والدارمى (254/2'255) كتاب البيوع' باب: النهى عن لقى' البيوع' الحديث من طريق محمد بن سيرين عن ابى هريرة فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب 13-کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے (یعنی اس کا ایجنٹ نہ بنے)

1143 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَكِيْمِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قتیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حکیم بن ابویزید کی ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عمرو بن مزنی رضی اللہ عنہ' جو حضرت کثیر بن عبداللہ کے دادا ہیں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

1144 سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ جَابِرٍ فِىْ هٰذَا هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَّرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِىْ اَنْ يَّشْتَرِىَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وقَالَ الشَّافِعِيُّ يُكْرَهُ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَّاِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ

◄◄ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شہری شخص' کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے (یعنی اس کا ایجنٹ نہ بنے) تم لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1144- اخرجه احمد (307/3) ومسلم (1157/3) كتاب البيوع' باب تحريم بيع الحاضر للبادي' حديث (20-1522) وابن ماجه (734/2) كتاب التجارات' باب: النهي ان يبيع حاضر لباد' حديث (2176) وابوداؤد (270/3) كتاب البيوع' باب: في النهي ان يبيع حاضر لباد' حديث (3442) والحميدي (534/2) حديث (1270) من طريق ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس بارے میں "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شہری کسی دیہاتی کا ایجنٹ بنے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: شہری شخص دیہاتی کا ایجنٹ بن سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے: کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کا ایجنٹ بنے' لیکن اگر وہ سودا کر لیتا ہے' تو یہ سودا' درست ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

باب 14: محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت

1145 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّسَعْدٍ وَّجَابِرٍ وَّرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَّالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى رُؤُسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

محاقلہ کا مطلب یہ ہے: گندم کے عوض میں کھیت کا سودا کیا جائے' اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے: درخت پر لگی ہوئی کھجور کے عوض میں پھل فروخت کر دیا جائے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' اور انہوں نے محاقلہ اور مزابنہ کے سودے کو حرام قرار دیا ہے۔

1146 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ

1145 – اخرجه احمد (380/2) ومسلم (1179/3) كتاب البيوع' باب: كراء الارض' حديث (104-1545) من طريق سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة فذكره' واخرجه النسائی (39/7) كتاب الايمان' باب: النهی عن كراء الارض بالثلث والربع' حديث (3884) من طريق عمر بن ابی سلمة عن ابيه عن ابی هريرة به.

متنِ حدیث: اَنَّ زَيْـدًا اَبَـا عَيَّـاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَـالَ سَـعْـدٌ سَـمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ

اسنادِدیگر: حَـدَّثَـنَـا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ اَبِىْ عَيَّاشٍ قَالَ سَاَلْنَا سَعْدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰـذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَصْحَابِنَا

◆◆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: ابوعیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے "جو" کے عوض میں گیہوں خریدنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ان میں کون سی چیز بہتر ہے' تو انہوں نے جواب دیا: گندم' تو انہوں نے اس سے منع کر دیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ سے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے حاضرین سے دریافت کیا: کیا خشک ہونے کے بعد کھجور کم ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا ہے۔

◆◆ ابوعیاش بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سعد سے دریافت کیا: اس کے بعد انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب 15- پھل کے پکنے سے پہلے اسے فروخت کرنا حرام ہے

1147 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو ان کے پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع

1146– اخرجه مالك فى الموطا (624/2) كتاب البيوع' باب: ما يكره من بيع التمر' حديث (22) واحمد (179-175/1) وابو داؤد (251/3) كتاب البيوع' باب: فى التمر بالتمر' حديث (3359) وابن ماجه (761/2) كتاب التجارات: باب: بيع الرطب بالتمر' حديث (2264) والنسائى (269-268/7) كتاب البيوع' باب: اشتراء التمر بالرطب' حديث (4545) من طريق عبد الله بن يزيد عن زيد ابى عياش عن سعد بن ابى وقاص فذكره۔

1147– اخرجه احمد (5/2) ومسلم (1166'1165/3) كتاب البيوع' باب: النهى عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع' حديث (1535-50) وابو داؤد (252/3) كتاب البيوع' باب: فى بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' حديث (3368) من طريق ايوب عن نافع عن عبد الله بن عمر فذكره۔

کیا ہے۔

1148 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰی يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا بَيْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے "سنبل" کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ سفید نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے' آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے پھل کے پکنے سے پہلے اسے فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰی يَشْتَدَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگور کے سیاہ ہونے سے' پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' اور دانے کے سخت ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کے "مرفوع" ہونے کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1149- اخرجه احمد (221/3) وابو داؤد (253/3) كتاب البيوع' باب: فی بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' (3371) وابن ماجه (747/2) كتاب التجارات' باب: النهی عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' حديث (2217) من طريق حماد بن سلمة عن حميد عن انس بن مالك.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب 16- حاملہ (جانور) کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت

1150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ وَهُوَ بَيْعٌ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوْعِ الْغَرَرِ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ جانور کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حبل الحبلہ'' سے مراد یہ ہے: اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کا، جو بچہ ہوگا، اور یہ وہ بیع ہے، جسے اہلِ علم کے نزدیک باطل قرار دیا جائے گا، کیونکہ یہ دھوکے کا سودا ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

عبدالوہاب ثقفی اور دیگر راویوں نے اسے ایوب کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

باب 17- دھوکے کا سودا حرام ہے

1150- اخرجه الامام مالك فى الموطا (654،653/2) كتاب البيوع، باب: ما لا يجوز من بيع الحيوان، حديث (62) واحمد (56/1، 5/2) والبخارى (418/) كتاب البيوع، باب: بيع الغرر، وحبل الحبلة، حديث (2143) ومسلم (1153/3) واخرجه البخارى فى صحيحه فى ايام الجاهلية، من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر قال، كان اهل الجاهلية يتبايعون لحم الجزور الى حبل الحبلة، وحبل الحبلة و تنتج الناقة ما فى بطنها ثم تحمل التى نتجت، فنهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك

1151 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِىُّ وَمِنْ بُيُوْعِ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِى الْمَآءِ وَبَيْعُ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِى السَّمَآءِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْبُيُوْعِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى بَيْعِ الْحَصَاةِ اَنْ يَّقُوْلَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِىْ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيْمَا بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ وَهٰذَا شَبِيْهٌ بِبَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَكَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے اور کنکریوں کے سودے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے دھوکے کے سودے کو حرام قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ بات فرماتے ہیں: دھوکے کے سودے کے ساتھ یہ بات بھی تعلق رکھتی ہے: پانی میں موجود مچھلی کا سودا کر لیا جائے' یا مفرور غلام کا سودا کیا جائے' یا آسمان میں موجود پرندے کا سودا کیا جائے' یا اس طرح کے دیگر سودے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کنکریوں کے سودے کا مفہوم یہ ہے: فروخت کرنے والا خریدار سے یہ کہے: جب میں نے تمہاری طرف کنکری پھینک دی تو میرے اور تمہارے درمیان سودا ہو جائے گا۔

یہ بیع منابذہ نامی سودے سے مشابہت رکھتی ہے' اور یہ زمانہ جاہلیت میں سودا کرنے کا طریقہ تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى النَّهْىِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِىْ بَيْعَةٍ

باب 18- ایک سودے میں دو سودے کرنے کی ممانعت

1152 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ

1151- اخرجه احمد (250/2) ومسلم (1153/3) كتاب البيوع' باب: بطلان بيع الحصاة' والبيع الذى فيه غرر' حديث (4-1513) وابو داؤد (254/3) كتاب البيوع' باب: فى بيع الغرر' حديث (3376) وابن ماجه (739/2) كتاب التجارات: باب: النهى عن بيع الحصاة' وعن بيع الغرر' حديث (2194) والنسائى (262/7) كتاب البيوع' باب: بيع الحصاة' حديث (4518) والدارمى (253/2' 254) كتاب البيوع: باب: بيع الحصاة' من طريق ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة فذكره.

هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشَرَةٍ وَّبِنَسِيْئَةٍ بِعِشْرِيْنَ وَلَا يُفَارِقُهُ عَلٰى اَحَدِ الْبَيْعَيْنِ فَاِذَا فَارَقَهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَلَا بَاْسَ اِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ مَعْنٰى نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ دَارِىْ هٰذِهٖ بِكَذَا عَلٰى اَنْ تَبِيْعَنِىْ غُلَامَكَ بِكَذَا فَاِذَا وَجَبَ لِىْ غُلَامُكَ وَجَبَتْ لَكَ دَارِىْ وَهٰذَا يُفَارِقُ عَنْ بَيْعٍ بِغَيْرِ ثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ وَّلَا يَدْرِىْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفْقَتُهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دوسودے کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہل علم نے اس کی وضاحت یہ کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایک سودے میں سودا ہونے کا مطلب یہ ہے: آدمی یہ کہے میں تمہیں یہ کپڑا نقد دس روپے کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور ادھار بیس روپے کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور وہ دونوں میں سے کسی ایک چیز پر متفق ہونے سے پہلے الگ ہوجائیں' اگر وہ نقد یا ادھار میں سے کسی ایک چیز پر متفق ہوجائیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دوسودے کرنے سے منع کیا ہے' اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے: آدمی یہ کہے: میں تمہیں اپنا یہ گھر فروخت کرتا ہوں' اتنے روپوں کے عوض میں' اس شرط پر کہ تم مجھے اپنا غلام فروخت کروگے اتنے روپے کے عوض میں' تو جب تمہارا غلام میری ملکیت میں آجائے گا' تو میرا گھر تمہاری ملکیت میں آجائے گا' اور پھر وہ شخص متعین قیمت کے بغیر سودا کر کے اس سے جدا ہوجائے' دونوں میں سے کسی کو بھی یہ پتہ نہ چلے کہ اس کے سامان کی قیمت کیا تھی؟

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

باب 19- جو چیز آدمی کے پاس نہ ہو' اسے فروخت کرنا حرام ہے

1153 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ

1152- اخرجه احمد (432/2' 475) والنسائی (295/7) کتاب البیوع' باب: بیعتین فی بیعة' حدیث (4632) والدارمی (319/1) کتاب الصلوٰة' باب: النهی عن اشتمال الصماء' طرفا منه' من طریق محمد بن عمرو' عن ابی سلمة عن ابی هریرة فذکره۔

1153- اخرجه احمد (402/3'434) وابو داؤد (283/3) کتاب البیوع' باب: فی الرجل یبیع ما لیس عنده' حدیث (3503) وابن ماجه (737/2) کتاب التجارات' باب: النهی عن بیع ما لیس عندك' وعن ربح مالم یضمن' حدیث (3187) والنسائی (289/7) کتاب البیوع' باب: بیع ما لیس عند البائع' حدیث (4613) من طریق ابی بشر عن یوسف بن ماهك عن حکیم بن حزام فذکره۔

متن حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَاْتِيْنِى الرَّجُلُ يَسْاَلُنِىْ مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِىْ اَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِيْعُهُ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے عرض کی' میرے پاس ایک شخص آتا ہے' اور وہ مجھ سے ایسی چیز کا سودا کرنا چاہتا ہے' جو میرے پاس نہیں ہے' پہلے میں اسے بازار سے خریدوں گا' پھر اسے فروخت کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو' تو تم اس کا سودا نہ کرو۔

1154 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

متن حدیث: قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے: میں ایسی چیز کو فروخت کروں' جو میرے پاس نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1155 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِىْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ مَا مَعْنٰى نَهٰى عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ قَالَ اَنْ يَّكُوْنَ يُقْرِضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهُ عَلَيْهِ بَيْعًا يَّزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ يُسْلِفُ اِلَيْهِ فِىْ شَىْءٍ فَيَقُوْلُ اِنْ لَّمْ يَتَهَيَّاْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ اِسْحٰقُ يَعْنِى ابْنَ رَاهَوَيْهِ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِاَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تَضْمَنْ قَالَ لَا يَكُوْنُ عِنْدِىْ اِلَّا فِى الطَّعَامِ مَا لَمْ تَقْبِضْ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ فِىْ كُلِّ مَا يُكَالُ اَوْ يُوْزَنُ قَالَ اَحْمَدُ اِذَا قَالَ اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ وَعَلَىَّ خِيَاطَتُهُ وَقَصَارَتُهُ فَهٰذَا مِنْ نَّحْوِ شَرْطَيْنِ فِىْ بَيْعٍ وَّاِذَا قَالَ اَبِيْعُكَهُ وَعَلَىَّ خِيَاطَتُهُ فَلَا بَاْسَ بِهِ اَوْ قَالَ اَبِيْعُكَهُ وَعَلَىَّ قَصَارَتُهُ فَلَا بَاْسَ بِهِ اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ وَّاحِدٌ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ وَاَبُوْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

1155- اخرجه احمد (178/2) وابو داؤد (283/3) كتاب البيوع' باب: فى الرجل يبيع ما ليس عنده' حديث (3504) وابن ماجه (737/2'738) كتاب التجارات' باب: النهى عن بيع ما ليس عندك' وعن ربح ما لم يضمن' حديث (2188) والنسائى (295/7) كتاب البيوع' باب' شرطان' فى بيع ' حديث (4630) من طريق ايوب عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو فذكره.

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَوْفٌ وَّهِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ هٰكَذَا

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: سلف اور اپنا سودا جس میں ایک ہی سودے میں دو شرطیں ہوں اور جس کا آدمی ضامن نہ ہو وہ منافع اور اس چیز کو فروخت کرنا جو آپ کے پاس نہ ہو یہ (سب) جائز نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسحق بن منصور بیان کرتے ہیں میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: اس کا کیا مطلب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف اور سودا کرنے سے منع کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد یہ ہے: کوئی شخص آدمی کو قرضہ دے پھر اس کے ساتھ کسی چیز کا سودا کرے اور زیادہ وصولی کرے۔

اس میں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے: آدمی کسی دوسرے کو کوئی چیز ادھار کے طور پر دے اور پھر یہ کہے: اگر تم اس کی قیمت ادا نہ کر سکے تو یہ تمہاری طرف سے میرے لئے فروخت ہوگی۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

اسحق بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس سودے کے بارے میں دریافت کیا جس کے تم ضامن نہیں ہوتے تو انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ صرف اناج سے متعلق ہوتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے: یعنی جب تک تم اس پر قبضہ نہ کرلو۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق بیان کیا ہے: یہ ہر اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے جسے ماپا جاسکے اور وزن کیا جاسکے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: میں تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اور اس کو سینا میرے ذمے ہوگا اور اسے دھونا بھی میرے ذمے ہوگا یہ ایک سودے میں دو شرائط ہیں۔

اگر وہ شخص یہ کہے: میں تمہیں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ اس کو سینا میرے ذمے ہوگا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یا وہ یہ کہے: میں تمہیں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ اس کا دھونا میرے ذمے ہوگا اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ ایک شرط ہے۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق رائے پیش کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ایوب سختیانی اور ابوبشر نے یوسف بن مالک کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

عوف اور ہشام بن حسان نے اس روایت کو ابن سیرین کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

ابن سیرین نے اس روایت کو ایوب سختیانی کے حوالے سے یوسف بن مالک کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

1156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ اَبُوْ سَهْلٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

متنِ حدیث: قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ اَصَحُّ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ

◆◆ یوسف بن ماہک حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز سے منع کیا تھا: میں اس چیز کو فروخت کروں جو میرے پاس نہ ہو۔

وکیع نے اس رویت کو یزید بن ابراہیم کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے ایوب کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں یوسف بن ماہک کا تذکرہ نہیں کیا۔

عبدالصمد نامی راوی سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر نے اس حدیث کو یعلیٰ بن حکیم کے حوالے سے یوسف بن ماہک کے حوالے سے عبداللہ بن عصمہ کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے آدمی اس چیز کو فروخت کرے جو اس کے پاس نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

باب 20- ولاء کو فروخت کرنا اس کو ہبہ کرنا مکروہ ہے

1157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ

1157- اخرجه مالك (782/2) كتاب العتق والولاء باب: مصير الولاء لمن اعتق حديث (20) واحمد (79،9/2) والبخارى (198/5) كتاب العتق باب: بيع الاولاء وهبة حديث (2535) ومسلم (1145/2) كتاب العتق باب: النهى عن بيع الاولاء وهبته حديث (1506-16) وابو داؤد (127/3) كتاب الفرائض باب فى بيع الولاء وعن هبه حديث (2747) والنسائى (306/7) كتاب البيوع باب: بيع الولاء حديث (4659) والادرمى (256/2) كتاب البيوع باب: النهى عن بيع الولاء والحميدى (285/2) حديث (639) من طريق عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر فذكره۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

وَهُوَ وَهْمٌ وَّهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَّرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے یا اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن دینار کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

یہ ایک وہم ہے' اس کے بارے میں یحییٰ بن سلیم نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔

عبدالوہاب ثقفی' عبداللہ بن عمر اور اس کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور یہ روایت یحییٰ بن سلیم سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب 21- جانور کے بدلے میں جانور کو ادھار فروخت کرنا حرام ہے

1158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

1158- اخرجه احمد (22/5) وابو داؤد (250/3) كتاب البيوع' باب: في الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث (3356) والنسائي (292/7) كتاب البيوع' باب: بيع الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث (4620) وابن ماجه (763/2) كتاب التجارات: باب: الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث (2270) والدارمي (254/2) كتاب البيوع' باب: النهي عن بيع الحيوان بالحيوان' من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ

وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی عوض میں جانور کے ادھار سودے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کرنا درست ہے۔

علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت کرنا (جائز نہیں ہے)

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْحَيَوَانُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ لَّا يَصْلُحُ نَسِيئًا وَّلَا بَاْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک جانور کے بدلے میں دو جانور فروخت کیے جا سکتے ہیں' لیکن انہیں ادھار کے طور پر فروخت کرنا درست نہیں ہے' البتہ دست بدست فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1159- اخرجه احمد (3/310-380-382) وابن ماجه (2/763) كتاب التجارات' باب: الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث (2271) من طريق حجاج عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله لذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

باب 22- دوغلاموں کے عوض میں ایک غلام کوفروخت کرنے کا حکم

1160 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِيْهِ اِذَا كَانَ نَسِيْئًا

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر ہجرت کرنے کی بیعت کرلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ نہیں تھا: وہ غلام ہے' پھر اس کا آقا اس کو تلاش کرتا ہوا آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کردو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسیاہ فام غلاموں کے عوض میں اس غلام کو خرید لیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سے بیعت لیتے تھے' تو اس سے یہ پوچھ لیتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے؟

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی اس میں کوئی حرج نہیں ہے: دوغلاموں کے عوض میں ایک غلام کا سودا دست بدست کیا جائے۔

تاہم اگر یہ ادھار ہو' تو اس بارے میں انہوں نے اختلاف کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ كَرَاهِيَةَ التَّفَاضُلِ فِيْهِ

باب 23- گندم کے عوض میں گندم کو نقد فروخت کرنا' اس میں اضافی ادائیگی کا مکروہ ہونا

1161 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1160- اخرجه احمد (349/3) ومسلم (1225/3) كتاب المساقاة' باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه' متفاضلاً' حديث (1602-122) وابو داؤد (250/3'251) كتاب البيوع' باب: في ذلك اذا كان يداً بيد' حديث (3358) والنسائي (292/7'293) كتاب البيوع' باب: بيع الحيوان بالحيوان يداً بيد متفاضلاً' حديث (4621) وابن ماجه (958/2) كتاب الجهاد' باب: البيعة' حديث (2869) من طريق الليث عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

متن حدیث: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَّبِيْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَّبِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِذَا اخْتَلَفَ الْاَصْنَافُ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّبَاعَ مُتَفَاضِلًا اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَّهٰذَا قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ تُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سونے کے عوض میں سونے کو برابر' چاندی کے عوض میں چاندی کو برابر' کھجور کے عوض میں کھجور کو برابر' گیہوں کے عوض میں گیہوں کو برابر' نمک کے عوض میں نمک کو برابر اور جو کے عوض میں جو کے برابر فروخت کرو' جو شخص زیادہ ادائیگی کرے' یا زیادہ ادائیگی چاہے' تو اس نے سود کا کام کیا' چاندی کے عوض میں سونے کو جس طرح چاہو نقد فروخت کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض حضرات نے اس روایت کو خالد کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: گیہوں کے عوض میں ''جو'' کو جس طرح چاہو نقد فروخت کرو۔

انہوں نے اس میں یہ اضافی بات نقل کی ہے۔ خالد بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ نے یہ بیان کی ہے: جو کے عوض میں گیہوں کو جس طرح تم چاہو فروخت کرو۔

1161- اخرجه احمد (5/314'320) ومسلم (3/1211) كتاب المساقاة' باب: الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً' حديث (81-1587) وابو داؤد (3/248'249) كتاب البيوع' باب: في الصرف' حديث (3349) والنسائي (7/276) كتاب البيوع' باب: بيع الشعير بالشعير' حديث (4563) من طريق ابي قلابة عن ابي الاشعث عن عبادة بن الصامت به.

اس کے بعد اس نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔
اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: غلے کے عوض میں غلے کو برابر فروخت کیا جائے' یا جو کے عوض میں جو کو برابر فروخت کیا جائے۔
لیکن اگر اصناف مختلف ہوں' تو ایک دوسرے سے کم یا زیادہ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ یہ لین دین نقد ہو۔
نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اس بارے میں دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: اناج کے عوض میں ''جو'' کو جس طرح چاہو' نقد فروخت کرو۔
اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: جو کے عوض میں گندم کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے۔
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّرْفِ

باب 24- بیع صرف کا بیان

1162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ
متنِ حدیث: انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلٰى اَبِى سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَاىَ هَاتَانِ يَقُوْلُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيعُوْا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ
فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَاَبِى هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّاَبِى بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٍ
حکمِ حدیث: قَالَ وَحَدِيثُ اَبِى سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرِّبَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلَّا مَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُّبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَّالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلًا اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وقَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِى النَّسِيئَةِ وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ شَىْءٌ مِّنْ هٰذَا وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ

1241- اخرجه مالك فى الموطا (632/2) كتاب البيوع' باب: بيع الذهب بالفضة تبراً وعيناً' حديث (30) واحمد (4/6, 61) والبخارى (444/4) كتاب البيوع: باب: بيع الفضة بالفضة' حديث (2177) ومسلم (1208/3) كتاب المساقاة' باب الربا' حديث (1584/76) والنسائى (279/7) كتاب البيوع: باب بيع الذهب بالذهب' حديث (4571) من طريق يحيىٰ بن كثير عن نافع عن ابى سعيد الخدرى فذكره۔

عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ حِيْنَ حَدَّثَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلَافٌ

◄► نافع بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سنا ہے: سونے کو سونے کے عوض میں صرف برابر فروخت کرو' اور چاندی کو چاندی کے عوض میں صرف برابر فروخت کرو' اس میں سے کسی ایک سمت سے زیادہ ادائیگی نہ کرو اور نہ ہی موجود چیز کے عوض غیر موجود کا سودا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' سوائے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے' ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: سونے کے عوض میں سونے کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے' یا چاندی کے عوض میں چاندی کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے' یا چاندی کے عوض میں چاندی کو اضافی طور پر فروخت کیا جائے' جبکہ یہ لین دین نقد ہو۔

وہ یہ فرماتے ہیں: سود ادھار میں ہوتا ہے۔

اسی طرح کی روایت ان کے بعض شاگردوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا' جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث سنائی تھی۔

تاہم پہلی رائے درست ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: بیع صرف کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

1163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

1163- اخرجه احمد (154'83'59'33/2) وابو داؤد (250/3) كتاب البيوع' باب: في اقتضاء الذهب من الورق' حديث (3354) والنسائي (282'281/7) كتاب البيوع' باب: بيع الفضة بالذهب' وبيع الذهب بالفضة' حديث (4582) وابن ماجه (760/2) كتاب التجارات' باب: اقتضاء الذهب من الورق' والورق من الذهب' حديث (2626) والدارمي (259/2) كتاب البيوع' باب: الرخصة في اقتضاء الورق' من طريق سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر فذكره۔

متنِ حدیث: كُنْتُ اَبِيْعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِيْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِّنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهِ بِالْقِيْمَةِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّقْتَضِىَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں بقیع میں دیناروں کے عوض میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا' اوران کی جگہ چاندی لے لیا کرتا تھا' یا کبھی چاندی کے عوض میں فروخت کرتا تھا' اوران کی جگہ دینار لے لیا کرتا تھا' ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے پایا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: قیمت کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف سماک بن حرب کی' سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

داؤد بن ابوہند نے اس روایت کو سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی چاندی کی جگہ سونے کی ادائیگی کردے' یا سونے کی جگہ چاندی کی ادائیگی کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔

1164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ

1164- اخرجه مالك فى الموطا (636/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء فى الصرف' حديث (38) واحمد (24/1) والبخارى (408/4) كتاب البيوع' باب: ما يذكر فى بيع الطعام' والحكرة' حديث (2134) ومسلم (1209/3) كتاب المساقاة' باب: الصرف وبيع الذهب الورق نقداً حديث (79-1586) وابو داؤد (248/3) كتاب البيوع: باب فى الصرف' حديث (3348) والنسائى (273/7) كتاب البيوع' باب: بيع التمر بتمر متفاضلاً حديث (4558) وابن ماجه (759/2) كتاب التجارات' باب: صرف الذهب بالورق' حديث (2260) والدارمى (258/2) كتاب البيوع: باب: فى النهى عن الصرف' من طريق مالك بن اوس بن الحدثان عن عمر بن الخطاب فذكره.

بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ یَقُوْلُ یَدًا بِیَدٍ

◄► حضرت مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: میں یہ پوچھتا ہوا (بازار میں) داخل ہوا' درہم کے عوض میں دینار کا لین دین کون کرتا ہے' تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' وہ بولے: تم اپنا سونا ہمیں دکھاؤ اور تھوڑی دیر بعد ہمارے پاس آنا جب ہمارا خادم آئے گا تو ہم چاندی تمہیں دے دیں گے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! یا تو تم اس کی چاندی اسے دو گے یا تم اس کا سونا اسے واپس کر دو گے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سونے عوض میں چاندی کا لین دین سود ہوتا ہے' سوائے اس کے جو نقد ہو' اور اناج کے عوض میں اناج کا لین دین سود ہوتا ہے' سوائے اس کے جو نقد ہو' جو کے عوض جو کا لین دین سود ہوتا ہے۔ سوائے اس کے جو نقد ہو' کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہوتا ہے۔ سوائے اس کے جو نقد ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ "الاھاء وھاء" کا مطلب نقد لین دین ہونا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی ابْتِیَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّاْبِیْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهٗ مَالٌ

باب 25- پیوند کاری کے بعد کھجوروں کو فروخت کرنا یا ایسے غلام کو فروخت کرنا جس کے پاس مال موجود ہو

1165 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِیْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حدیثِ دیگر: هٰكَذَا رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

1165- اخرجه البخاری (60/5) کتاب الشرب والمساقاۃ' باب: الرجل یکون له ممر او شرب فی حائط او فی نخل' حدیث (2379) ومسلم (1173/3) کتاب البیوع' باب: من باع نخلا علیها تمر' حدیث (80-1543) وابو داؤد (268/3) کتاب البیوع: باب: فی العبد یباع وله مال' حدیث (2433) والنسائی (297/7) کتاب البیوع: باب: العبد یباع ویستثنی المشتری ماله' حدیث (4636) وابن ماجه (745/2-746) کتاب التجارات' باب: ما جاء فیمن باع نخلاً مؤبرا او عبدا له مال' حدیث (2211) واخرجه احمد (82,9/2) والحمیدی (277/2) حدیث (613) وعبد بن حمید ص (237-238) حدیث (722) من طریق الزهری عن سالم عن ابن عمر فذکره۔

وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن حدیث: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِیْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَّافِعٍ الْحَدِيْثَيْنِ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا وَّرَوٰی عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ سَالِمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ مَا جَآءَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجوروں کے باغ کو خریدے تو اس باغ کا پھل اس شخص کا ہوگا، جس نے اسے فروخت کیا ہے سوائے اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے اور جو شخص کسی غلام کو خریدے اور اس غلام کے پاس مال موجود ہو تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا سوائے اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سالم کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا: ہے:

''جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا باغ خریدے تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا سوائے اس صورت کے کہ خریدار شرط عائد کرے اور جو شخص کسی غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا سوائے اس صورت کے کہ خریدار شرط عائد کر دے''۔

نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کھجور کا باغ خریدے جس میں پیوند کاری کی جا چکی ہو تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا ماسوائے اس صورت کے کہ خریدار شرط عائد کرے۔

نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی غلام فروخت کرے جس کے پاس مال موجود ہو تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا سوائے اس صورت کے کہ خریدار شرط عائد کردے۔

اسی طرح عبیداللہ بن عمر اور دیگر راویوں نے نافع کے حوالے سے دوروایات کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل کیا ہے۔

عکرمہ بن خالد نے اس روایت کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے سالم کے حوالے سے منقول ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت منقول ہے وہ اس بارے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

باب 26- سودا کرنے والوں کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں

1166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَّهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ الْبَيْعُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِى الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَعْنٰى مَا رَوٰى وَرُوِىَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْجِبَ الْبَيْعَ مَشٰى

1166- اخرجه البخاری (382/4) كتاب البيوع، باب: كم يجوز الخيار، حديث (2107) ومسلم (1163/3) كتاب البيوع، باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين، حديث (43-1531) وابو داؤد (272/3-273) كتاب البيوع فى خيار المتبايعين، حديث (3454) والنسائی (249/7) كتاب البيوع: باب: ذكر الاختلاف على نافع فى لفظ حديثه، حديث (4473) وابن ماجه (735/2-736) كتاب التجارات، باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، حديث (2181) واخرجه احمد (4/2، 73) والحميدی (290/2) حديث (654) من طريق نافع عن عبد الله بن عمر فذكره۔

لِيَجِبَ لَـهُ وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِىِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمابیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سوداختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوجائیں یا اختیار کی شرط رکھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کوئی چیز خریدتے تھے اور آپ اس وقت بیٹھے ہوئے ہوتے تھے تو آپ کھڑے ہوجاتے تھے (اور ذرا ایک طرف ہوجاتے تھے) تاکہ سودا مکمل ہوجائے۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: علیحدگی سے مراد جسمانی طور پر علیحدگی ہے کلام کے اعتبار سے نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''وہ دونوں جب تک علیحدہ نہیں ہوجاتے'' اس سے مراد کلام کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ اپنے اپنی روایت کردہ حدیث کے مفہوم کو زیادہ بہتر جانتے ہیں ان کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: جب وہ کسی سودے کو مکمل کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو چل کر (کچھ دور چلے جاتے تھے) تاکہ سودا ان کے حق میں مکمل ہوجائے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔

1167 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِىْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1167– اخرجه البخاری (362/4) كتاب البيوع' باب: اذا بين البيعان ولم يكتما' ونصحا' حديث (2079) ومسلم (1164/3) كتاب البيوع' باب الصدق فى البيع والبيان' حديث (1532/47) وابو داؤد (273/3) كتاب البيوع' باب: فى خيار المتبايعين' حديث (3459) والنسائى (245-244/7) كتاب البيوع' باب: ما يجب على التجار من التوقية فى مبايعتهم' حديث (4457) والدارمى (250/2) كتاب البيوع' باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا' واخرجه احمد (434-402/3) من طريق قتادة عن صالح الخليل' عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام فذكره.

وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِيْ فَرَسٍ بَعْدَ مَا تَبَايَعَا وَكَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَقَالَ لَا اَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى اَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ كَيْفَ اَرُدُّ هٰذَا وَالْحَدِيْثُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ وَّقَوّٰى هٰذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ اَنْ يُّخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ اِيْجَابِ الْبَيْعِ فَاِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ فَسْخِ الْبَيْعِ وَاِنْ لَّمْ يَتَفَرَّقَا هٰكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ وَمِمَّا يُقَوِّيْ قَوْلَ مَنْ يَّقُوْلُ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں' اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور حقیقت بیان کر دیں گے' تو ان دونوں کے لئے ان کے سودے میں برکت رکھی جائے گی اور اگر دونوں جھوٹ بولیں گے' یا کسی (خامی کو) چھپائیں گے' تو ان کے سودے کی برکت کو ختم کر دیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی گئی ہے: دو آدمی ایک گھوڑے کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر ان کے پاس آئے' جبکہ ان دونوں کے درمیان اس کا سودا ہو چکا تھا' اور وہ اس وقت ایک کشتی میں موجود تھے' تو حضرت ابوبرزہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہو جائیں۔

کوفہ سے تعلق اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: اس سے مراد بات چیت کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے یہ فرمایا ہے: میں اسے کیسے مسترد کر سکتا ہوں' جبکہ اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''صحیح'' حدیث منقول ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) گویا کہ انہوں نے اس مذہب کو قوی قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''سوائے اس سودے کے جس میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو''۔ اس کا مطلب یہ ہے: فروخت کرنے والا سودا مکمل ہو جانے کے بعد خریدار کو اختیار دے' تو جب وہ اسے اختیار دیدے گا' اور وہ سودے کو اختیار کرے گا تو اب اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا کہ وہ سودے کو ختم کر سکے' اگرچہ وہ ایک دوسرے سے الگ نہ بھی ہوئے ہوں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسی طرح وضاحت کی ہے۔

جو لوگ کلام کے اعتبار سے علیحدگی کی بجائے جسمانی علیحدگی مراد لیتے ہیں' ان کے مؤقف کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

1168 اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى هٰذَا اَنْ يُّفَارِقَهٗ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ وَلَوْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ

◄► عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والے دونوں فریقوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں۔ البتہ اس سودے کا حکم مختلف ہوگا' جس میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو' آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اپنے ساتھی سے اس اندیشے کے تحت الگ ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے: آدمی سودا ہو جانے کے بعد اس اندیشے کے تحت اس سے الگ ہو جائے کہ: وہ سودے کو ختم کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اگر یہاں علیحدگی سے مراد بات چیت کے اعتبار سے علیحدگی ہوئی اور سودا ہو جانے کے بعد آدمی کو اختیار نہ ہوتا' تو اس حدیث کا کوئی مفہوم نہ ہوتا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اس سے اس اندیشے کے تحت الگ ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے گا۔

1169 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَهُوَ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

1168- اخرجه احمد (183/2) وابو داؤد (273/3) كتاب البيوع' في خيار المتبايعين' حديث (3456) والنسائي (251/7'252) كتاب البيوع' باب: وجوب الخيار للمتبايعين' قبل افتراقهما' بابدانهما' حديث (4483) من طريق ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص فذكره.

1169- اخرجه احمد (536/2) وابو داؤد (273/3) كتاب البيوع' باب: في خيار المتبايعين' حديث (3458) من طريق ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن ابي هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: لوگ کسی بھی سودے میں باہمی رضامندی ہوجانے کے بعد الگ ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

1170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا ہوجانے کے بعد بھی ایک دیہاتی کو اختیار دیا تھا۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب 27- جس شخص کے ساتھ سودے میں دھوکہ ہوجاتا ہو

1171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ وَّكَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا الْحَجْرُ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ اِذَا كَانَ ضَعِيْفَ الْعَقْلِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّحْجَرَ عَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص لین دین میں کمزور تھا' وہ خرید وفروخت کیا کرتا تھا' اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اسے تصرف کرنے سے روک دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا' آپ نے اسے منع کردیا اس نے عرض کی: میں خرید وفروخت کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

1170- اخرجه ابن ماجه (236/2) كتاب التجارات' باب: في بيع الخيار حديث (2184) من طريق ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره۔

1171- اخرجه احمد (217/3) وابو داؤد (282/3) كتاب البيوع' باب: في الرجل يقول في البيع لا خلابة' حديث (3501) والنسائي (252/2) كتاب البيوع' باب الخديعة في البيع' حديث 4485) وابن ماجه (788/2) كتاب الاحكام' باب: الحجر على من يفسد ماله' حديث (2354) من طريق سعيد عن قتادة عن انس بن مالك فذكره۔

ارشادفرمایا: جب تم کچھ سودا کروتو یہ کہو: یہ اتنا' اتنا ہے' اور کوئی دھوکہ نہیں ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص جولین دین کے اندر ناقص ہو' اس کو تصرف سے روک دیا جائے' جبکہ اس کی عقل کمزور ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک آزاد اور بالغ شخص کو تصرف کرنے سے روکا نہیں جاسکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

باب 28- ''مصراۃ'' کا حکم

1172 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص مصراۃ (جانور) کوخرید لے' تو اسے اختیار ہوگا' جبکہ وہ اس کا دودھ دوہ چکا ہو' اگر وہ چاہے' تو اسے واپس کردے' اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع واپس کردے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔

1173 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا سَمْرَاءَ يَعْنِىْ لَا بُرَّ

1172- اخرجه احمد (406'386/2) من طريق حماد بن سلمة عن محمد بن زياد عن ابى هريرة به' ومن طريق موسىٰ بن ... هريرة' اخرجه البخارى (423/4) كتاب البيوع' باب: النهى للبائع ان لا يحفل الابل والبقر والغنم وكلا محفلة والمصراة' حديث ... ومسلم (1158/3) كتاب البيوع' باب: حكم بيع المصراة' حديث (1524-23)

1173- اخرجه احمد (273'248/2) ومسلم (1158/3) كتاب البيوع باب: حكم بيع المصراة: حديث (1524-25) وابوداؤد (270/3) كتاب البيوع' باب: من اشترى مصراة فكرهها' حديث (3444) والنسائى (254/7) كتاب البيوع' باب: النهى عن المصراة' حديث (4489) وابن ماجه (753/2) كتاب التجارات باب: بيع المصراة' حديث (2239) والدارمى (251/2) كتاب البيوع' باب: فى المحفلات' والحميدى (446/2) حديث (1029) من طريق محمد بن سيرين عن ابى هريرة فذكره.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مصراۃ (جانور) کو خرید لے تو تین دن تک اسے اختیار ہوگا کہ وہ اگر چاہے تو اسے واپس کردے اور اس کے ساتھ اناج کا ایک صاع واپس کردے جو گندم نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''لاسمراء'' کا مطلب ہے: وہ گندم نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

باب 29- سودا کرتے وقت جانور پر سوار رہنے کی شرط عائد کرنا

1174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا وَّاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلٰى اَهْلِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ فِي الْبَيْعِ جَائِزًا اِذَا كَانَ شَرْطًا وَّاحِدًا وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوْزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ اِذَا كَانَ فِيْهِ شَرْطٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ فروخت کیا اور یہ شرط رکھی کہ وہ اپنے گھر پہنچنے تک اس پر سوار رہیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک سودے میں اس طرح کی شرط عائد کرنا درست ہے جبکہ وہ ایک ہی شرط ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: سودے میں شرط عائد کرنا درست نہیں ہے۔

اگر سودے میں شرط موجود ہو تو سودا مکمل نہیں ہوتا۔

1174- اخرجه البخاری (141/6) كتاب الجهاد والسير' باب: استئذان الرجل الامام' حديث (2967) والنسائي (297/7) كتاب البيوع' باب: البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط' حديث (4637) من طريق زكريا عن الشعبي' عن جابر بن عبد الله فذكره' واخرجه مسلم (1223/3) كتاب المساقاة' باب: بيع البعير واستثناء ركوبه' حديث (113-715) والنسائي (299/7) كتاب البيوع' باب: البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط' حديث 4640) والحميدي (538/2) حديث (1285) وعبد بن حميد ص (324) حديث (1069) من طريق ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

باب 30-رہن رکھی ہوئی چیز کو استعمال کرنا

1175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَّنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور پر سواری کی جاسکتی ہے' جبکہ اسے رہن رکھا گیا ہو اور جانور کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے' جبکہ اسے رہن رکھا گیا ہو' کیونکہ جو شخص اس پر سوار ہوگا' یا جو اس دودھ کو پیئے گا اس جانور کا خرچ اس کے ذمے ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کے صرف عامر شعبی کی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی راویوں نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی کو رہن رکھی ہوئی چیز کو کسی بھی طرح سے استعمال کرنے کا حق نہیں ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ

باب 31- ایسا ہار خریدنا جس میں سونا اور قیمتی پتھر ہوں

1175- اخرجه البخاري (170/5) كتاب الرهن' باب: الرهن مركب ومحلوب' حديث (2512) وابو داؤد (288/3) كتاب البيوع' باب: في الرهن (حديث 3526) وابن ماجه (816/2) كتاب الرهون' باب: الرهن مركوب ومحلوب' حديث (2440) واخرجه احمد (472،228/2) من طريق زكريا عن عامر الشعبي عن ابي هريرة فذكره۔

1176 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي شُجَاعٍ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفْصَلَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِي شُجَاعٍ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا اَنْ يُّبَاعَ السَّيْفُ مُحَلًّى اَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ اَوْ مِثْلُ هٰذَا بِدَرَاهِمَ حَتّٰى يُمَيَّزَ وَيُفْصَلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے خیبر کے دن ایک ہار خریدا' جو بارہ دینار کے عوض میں تھا' اس میں سونا بھی تھا' اور قیمتی پتھر بھی تھے' تو میں نے اس سونے کو الگ کیا' تو وہ بارہ دینار سے زیادہ تھا' میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: (ایسے ہار کو) اس وقت تک فروخت نہ کیا جائے' جب تک (سونے اور پتھروں کو) الگ نہ کر دیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک (سونے یا چاندی سے) آراستہ تلوار کو چاندی لگے ہوئے کمر بند کو یا اس طرح کی کسی اور چیز کو' درہم کے عوض میں فروخت کرنا' اس وقت تک درست نہیں ہے' جب تک اس (سونے یا چاندی کو) ممتاز اور الگ نہ کر دیا جائے۔

امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب 32- ولاء کی شرط عائد کرنا اور اس بارے میں تنبیہ

1177 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ

1176- اخرجه احمد (21/6) ومسلم (1213/3) كتاب المساقاة' باب بيع القلادة فيها خرز وذهب' حديث (90-1591) وابو داؤد (249/3) كتاب البيوع' باب: في حلية السيف تباع بالدراهم' حديث (3351) والنسائى (279/7)' كتاب البيوع' باب: بيع القلادة فيها الخرز والذهب بالذهب' حديث (4573) من طريق خالد بن ابى عمران عن حنش الصنعانى عن فضالة بن عبيد فذكره.

اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِىَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَّلِىَ النِّعْمَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیح راوی: قَالَ وَمَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنٰى اَبَا عَتَّابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَقَدْ مَلَاْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا تُرِدْ غَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيٰى مَا اَجِدُ فِىْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ اَثْبَتَ مِنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُوْرٌ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے ولاء کی شرط رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید لو! ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جس نے قیمت کی ادائیگی کی ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو اصل مالک ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے۔

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: جب تمہیں منصور کے حوالے سے حدیث سنائی جا' تو تمہارا ہاتھ بھلائی سے بھر گیا اب تم کسی دوسرے کا ارادہ نہ کرو' پھر یحییٰ نے فرمایا: میں ابراہیم نخعی اور مجاہد میں سے کسی ایک کو بھی منصور سے زیادہ مستند نہیں سمجھتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: کوفہ کے رہنے والوں میں منصور سب سے زیادہ مستند ہیں۔

1178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَّشْتَرِىْ لَهُ اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً فَاُرْبِحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰى اُخْرٰى مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِيَّةِ وَالدِّيْنَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1178- تفرد به الترمذي من اصحاب الكتب الستة' ينظر تحفة الاشراف (73/3) حديث (3423) واخرجه ابو داؤد (256/3) كتاب البيوع' باب: في المضارب يخالف' حديث (3386) من طريق ابى حصين عن شيخ من اهل المدينة عن حكيم بن حزام به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّيْنَارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَّمْ يَسْمَعْ عِنْدِيْ مِنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ ایک دینار کے عوض میں آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدیں' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک جانور خریدا اور پھر ایک دینار کے منافع کے ساتھ اسے فروخت کر دیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا' پھر وہ ایک جانور اور ایک دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جانور کو قربان کر دو اور دینار کو صدقہ کر دو۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میرے نزدیک حبیب بن ابوثابت نامی راوی نے' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1179 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ الْاَعْوَرُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ

متن حدیث: قَالَ دَفَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَّجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ اَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ لَبِيْدٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَاْخُذْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ

توضیح راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبُوْ لَبِيْدٍ اسْمُهُ لِمَازَةُ ابْنُ زَبَّارٍ

◆◆ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دیا' تا کہ میں آپ کے لئے ایک بکری خریدوں' میں نے اس سے دو بکریاں خریدیں' ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض میں فروخت کر دیا' پھر ایک بکری اور ایک دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معاملے کا تذکرہ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے سودے میں تمہیں برکت عطا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کوفہ کے بازار ''کناسہ'' میں جایا کرتے تھے اور وہاں انہیں تجارت میں بہت

1179- اخرجه احمد (376،375/4) وابو داؤد (256/3) كتاب البيوع' باب: في المضارب يخالف' حديث (3385) وابن ماجه (803/2) كتاب الصدقات باب: الامين يتجر فيه فيربح' حديث (2402) من طريق الزبير بن الخريت عن ابي لبيد لمازة بن زبار عن عروة البارقي فذكره.

زیادہ نفع ہوتا تھا' وہ کوفہ کے مالدار ترین افراد میں شامل تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار نہیں کیا۔ ان میں سے ایک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سعید بن زید نامی راوی' حماد بن زید کے بھائی ہیں اور ابولبید نامی راوی کا نام لمازہ بن زبار ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

باب 33- ایسے مکاتب کا حکم جب اس کے پاس وہ (رقم) موجود ہو جسے وہ ادا کرسکتا ہو

1180 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَّرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَّمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَّهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلَهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب مکاتب شخص کو دیت میں سے یا وراثت میں سے کوئی حصہ ملنا ہو' تو اسے اس حساب سے حصہ ملے گا' جتنا اس کا حصہ آزاد ہو چکا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: مکاتب کا جتنا حصہ آزاد ہوا ہے' اس حساب سے اس کی دیت آزاد شخص کے طور پر دی جائے گی اور بقیہ حصے کی غلام کی دیت کے طور پر دی جائے گی۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

1180- اخرجه احمد (369/1) وابو داؤد (194/4) كتاب الديات' باب: في دية المكاتب' حديث (4582) والنسائي (46/8) كتاب القسامة' با: دية المكاتب' حديث (4811) من طريق ايوب عن عكرمة عن ابن عباس فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

خالد نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب تک مکاتب کے ذمے ایک درہم کی ادائیگی بھی لازم ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

1181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِىَ عَلَيْهِ شَىْءٌ مِّنْ كِتَابَتِهٖ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهٗ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دینے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے غلام کے ساتھ ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرے اور وہ اس کی ادائیگی کر دے' صرف دس اوقیہ باقی رہ جائیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) دس درہم باقی رہ جائیں' پھر وہ ادائیگی سے عاجز آ جائے' تو وہ (مکاتب) غلام شمار ہوگا۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی مکاتب غلام کے ذمے اپنی کتابت میں سے' جب تک کوئی بھی ادائیگی باقی ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

حجاج نے اس روایت کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

1182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ' قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ' عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ' قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ

1181- اخرجه احمد (2/178, 206) وابو داؤد (4/20, 21) كتاب العتق' باب فى المكاتب يؤدى بعض كتابة فيعجز او يموت' حديث (3926) وابن ماجه (2/842) كتاب العتق' باب: المكاتب' حديث (2519) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو فذكره.

اِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّىْ، فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ"

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ، وَقَالُوْا: لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتِبُ، وَاِنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّىْ حَتّٰى يُؤَدِّىَ.

◆◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی عورت کے مکاتب غلام کے پاس اتنا مال ہو، جسے وہ ادا کرسکتا ہو، تو اس عورت کو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک حدیث کا حکم احتیاط کے طور پر ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ مکاتب اس وقت تک آزاد نہیں ہوگا، جب تک وہ اپنے ذمے تمام ادائیگی کو ادا نہیں کردیتا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

باب 34- جب کسی شخص کے مقروض کو مفلس قرار دیا جائے اور وہ شخص اپنا سامان اس مفلس کے پاس پائے

1183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

1181- اخرجه احمد (289/6) وابو داؤد (21/4) كتاب العتق، باب: فى المكاتب يؤدى بعض كتابة فيعجز او يموت، حديث (3928) وابن ماجه (842/2) كتاب العتق: باب: المكاتب، حديث (25020) والحميدى (138/1) حديث (289) من طريق الزهرى، عن نبهان مولىٰ ام سلمة عن ام سلمة به۔

1183- اخرجه مالك فى الموطا (678/2) كتاب البيوع، باب: ما جاء فى افلاس الغريم، حديث (88) والبخارى (76/5) كتاب الاستقراض، باب: اذا وجد ماله عند مفلس فى البيع والقرض والوديعة فهو احق به، حديث (2402) ومسلم (1193/3) كتاب المساقاة، باب: من ادرك ما باعه عند المشترى، وقد افلس، فله الرجوع فيه حديث (22-1559) وابو داؤد (286/3) كتاب البيوع، باب: فى الرجل يفلس فيجد الرجل متاعه بعينه عنده، حديث (3519) والنسائى (311/7) كتاب البيوع، باب: لرجل يبتاع البيع فيفلس ويوجد المتاع بعينه، حديث (4676) وابن ماجه (790/2) كتاب الاحكام، باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس، حديث (3358) والدارمى (262/2) كتاب البيوع، باب: فيمن وجد متاعه عند المفلس، واخرجه احمد (228/2، 247، 249) والحميدى (448/2) حديث (1036) من طريق عمر بن عبد العزيز عن ابى بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابى هريرة فذكره۔

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور پھر کوئی شخص اپنا سامان بعینہٖ اس کے پاس پائے' تو وہ شخص اس سامان کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی حیثیت دیگر قرض خواہوں کی سی ہوگی۔

اہلِ کوفہ اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّدْفَعَ اِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيْعُهَا لَهٗ

باب 35-مسلمان کے لئے اس بات کی ممانعت کہ وہ شراب کسی ذمی کو دے تاکہ وہ اس کی طرف سے اسے فروخت کرے

1184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ اَهْرِيْقُوْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بِهٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَكَرِهُوا اَنْ تُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا وَاِنَّمَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُسْلِمُ فِيْ بَيْتِهٖ خَمْرٌ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلًّا وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ خَلِّ الْخَمْرِ اِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلًّا

اَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی' جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: میں نے عرض کی: یہ ایک یتیم کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے بہا دو!

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1184- اخرجہ احمد (26/3) من طریق مجالد عن ابی الوداك عن ابی سعید الخدری فذکرہ۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کو حرام اس صورت میں قرار دیا گیا ہے' ویسے اللہ بہتر جانتا ہے' کہ کسی مسلمان کے گھر میں شراب موجود ہو اور پھر وہ سرکہ بن جائے' جبکہ بعض اہلِ علم نے شراب کے سرکے کی اجازت دی ہے' جبکہ وہ ایسی حالت میں پائی جائے کہ خود بخود سرکہ بن چکی ہو۔

اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: شراب کو سرکہ بنانا حرام ہے۔

ابو وداک نامی راوی کا نام جبیر بن نوف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

باب 36- عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز قابلِ واپسی ہوگی

1185 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ وَّقَيْسٌ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلٰى اٰخَرَ شَيْءٌ فَذَهَبَ بِهٖ فَوَقَعَ لَهٗ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهٗ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ اِنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَوَقَعَ لَهٗ عِنْدَهٗ دَنَانِيْرُ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهٖ اِلَّا اَنْ يَّقَعَ عِنْدَهٗ لَهٗ دَرَاهِمُ فَلَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يَّحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ بِقَدْرِ مَا لَهٗ عَلَيْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی امانت تمہارے پاس رکھوائے اسے امانت واپس کر دو اور جو شخص تمہارے ساتھ خیانت کرے' تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے کسی دوسرے سے کوئی چیز لینی ہو' اور وہ دوسرا شخص اس کی چیز لے جائے اور دوسرے شخص کی کوئی چیز پہلے شخص کے پاس موجود ہو' تو اب پہلے شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے' دوسرا شخص اس کی جو چیز لے گیا ہے' اس کے حساب سے دوسرے شخص کی چیز اپنے پاس رکھے۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر پہلے شخص نے دوسرے سے درہم لینے تھے اور دوسرے شخص کے دینار اس کے پاس موجود ہوں' تو اب پہلے شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے: وہ اس کے درہموں کی جگہ (ان دیناروں کو) اپنے پاس روک لے' البتہ اگر پہلے شخص کے پاس

1185- اخرجه ابو داؤد (290/3) كتاب البيوع' باب: في الرجل ياخذ حقه من تحت يده' حديث (3535) والدارمي (264/2) كتاب البيوع' باب: اداء الامانة' من طريق قيس وشريك عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة فذكره.

درہم ہی موجود ہوتے' تو اس صورت میں وہ دوسرے شخص کے درہم اپنے پاس روک سکتا تھا' اس حساب سے جو اس نے اس دوسرے شخص سے وصول کرنے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

باب 37- ادھار لی ہوئی چیز کو واپس کرنا ضروری ہے

1186 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: فِي الْخُطْبَةِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَّالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شے ادھار لی جائے' اسے واپس کرنا ضروری ہے' اور ضمانت دینے والا شخص ذمہ دار ہوتا ہے' اور قرض کی ادائیگی (ضروری) ہے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند کے ہمراہ بھی اسے نقل کیا گیا ہے۔

1187 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ فَهُوَ اَمِيْنُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

1186- اخرجه احمد (267/5) وابو ادؤد (297/3) كتاب البيوع' باب: فى تضمين العارية' حديث (3565) وابن ماجه (408/2) كتاب الصدقات' باب: الكفالة' حديث (2405) من طريق اسماعيل بن عياش عن شرحبيل بن مسلم الخولانى عن ابى امامة فذكره.

1187- اخرجه احمد (8/5' 12' 13) وابو داؤد (296/3) كتاب البيوع' باب: فى تضمين' العارية' حديث (3561) وابن ماجه 802/2 كتاب الصدقات باب: العارية' حديث (2400) والدارمى (264/2) كتاب البيوع' باب: العارية مؤداة' من طريق سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ اِلَّا اَنْ يُخَالِفَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ

◆◇◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہاتھ (یعنی آدمی) نے جو چیز لی ہوا سے ادا کرنا لازم ہے۔

قتادہ کہتے ہیں: اس کے بعد حسن اس روایت کو بھول گئے اور انہوں نے یہ کہا: وہ شخص تمہارا امین ہوگا' اور اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا یعنی یہ ادھار لی ہوئی چیز کا حکم ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو کوئی چیز ادھار دی گئی ہو (اگر وہ چیز اس سے ضائع ہو جائے) تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم یہ کہتے ہیں: جس شخص کو کوئی چیز ادھار دی گئی ہو' اس پر تاوان ادا کرنا اسی صورت میں لازم ہوگا' جب وہ (طے شدہ شرائط) کی خلاف ورزی کرے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

باب 38- ذخیرہ اندوزی کرنا

1188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ

فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَّا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا احْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الْاِحْتِكَارِ

1188- اخرجه احمد (453/3، 400/6) ومسلم (1228/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم الاحتكار فى الاقوات' حديث (130-1605) وابو داؤد (271/3) كتاب البيوع' فى النهى عن الحكرة' حديث (3447) وابن ماجه (728/2) كتاب التجارات: باب: الحكرة والجلب' حديث (2154) والدارمى (248/2، 249) كتاب البيوع' باب: النهى عن الاحتكار' من طريق سعيد بن المسيب عن معمر بن عبد الله بن فضله به۔

فِيْ غَيْرِ الطَّعَامِ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ بِالِاحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسِّخْتِيَانِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: صرف گنہگار شخص ذخیرہ اندوزی کر سکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سعید سے کہا: اے ابومحمد! آپ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟

معمر نامی راوی بیان کرتے ہیں وہ صاحب ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔

سعید بن میتب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ تیل گندم اور اس طرح کی دیگر چیزوں کا ذخیرہ کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

معمر سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے اناج کو ذخیرہ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بعض اہل علم نے اناج کے علاوہ دوسری چیزوں کو ذخیرہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: روئی اور چمڑے وغیرہ جیسی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب 39- جن جانوروں کا دودھ روکا گیا ہو ان کا سودا کرنا

1189 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِيَ الْمُصَرَّاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا اَيَّامًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِيْ ضَرْعِهَا فَيَغْتَرَّ بِهَا الْمُشْتَرِيْ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِيْعَةِ وَالْغَرَرِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سامان کے) منڈی پہنچنے سے پہلے (راستے میں سودا نہ کرو) اور دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت نہ کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے مصنوعی بولی نہ لگائے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے ''محفلہ'' کی فروخت کو مکروہ قرار دیا ہے اس سے مراد ''مصرات'' ہے

1189- اخرجه احمد (256/1) من طريق ابى الاحوص عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس فذكره.

یعنی جس جانور کا مالک چند دنوں تک اس کا دودھ نہ دوہے تا کہ اس کے تھنوں میں دودھ اکٹھا ہو جائے اور وہ اس کے ذریعے خریدار کو دھوکہ دے سکے کیونکہ یہ دھوکے اور فریب کی ایک قسم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

باب 40- جھوٹی قسم کے ذریعے مسلمان کا مال ہتھیانا

1190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو' تا کہ اس کے ذریعے وہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

حضرت اشعث بیان کرتے ہیں' یہ حکم میرے بارے میں ہے' اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے اور ایک یہودی شخص کے درمیان زمین کا تنازعہ تھا اس نے مجھے دینے سے انکار کیا تھا میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا' کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہودی سے فرمایا: تم قسم اٹھالو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو قسم اٹھالے گا' اور میرا مال لے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کے بدلے میں تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

باب 41- جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے

1191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: عَوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَّهُوَ مُرْسَلٌ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَرَادَّانِ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهٗ فَعَلَيْهِ الْيَمِيْنُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ شُرَيْحٌ وَّغَيْرُهٗ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والوں کو قول کا اعتبار ہوگا اور خریدار کو اختیار ہوگا۔ (وہ سودا ختم کر دے)

یہ روایت ''مرسل'' ہے کیونکہ عون بن عبداللہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو نقل کیا گیا ہے اور یہ روایت بھی ''مرسل'' ہے۔

ابن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: اگر خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: سامان کے مالک کے قول کا اعتبار ہوگا پھر وہ دونوں سودا ختم کر دیں گے۔

اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح کی رائے بیان کی ہے۔

نیز جس شخص کے قول کا اعتبار ہوگا اس پر قسم اٹھانا لازم ہوگا۔

اسی طرح کی روایت بعض تابعین سے بھی منقول ہے جن میں سے ایک حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

1191- اخرجه احمد (466/1) من طريق ابن عجلان عن عون بن عبد الله عن ابن مسعود به، واخرجه ابو داؤد (285/3) كتاب البيوع، باب: اذا اختلف البيعان والمبيع قائم، حديث (3511) والنسائى (303،302/7) كتاب البيوع: باب: اختلاف المتبايعين فى الثمن، حديث (4648) من طريق محمد بن الاشعث عن ابيه عن جده عبد الله بن مسعود فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَآءِ

باب 42- اضافی پانی فروخت کرنے کا حکم

1192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ عَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِیِّ

متنِ حدیث: قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَآءِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّبُھَیْسَۃَ عَنْ اَبِیْھَا وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَآئِشَۃَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اِیَاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّھُمْ کَرِھُوا بَیْعَ الْمَآءِ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ بَیْعِ الْمَآءِ مِنْھُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ

◆◆ حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت بہیسہ کی ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ایاس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے پانی کی فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے پانی کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے' ان میں سے ایک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

1193 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُمْنَعَ بِہِ الْکَلَاُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمِنْھَالِ اسْمُہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ کُوْفِیٌّ وَّھُوَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْہُ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ

1192- اخرجہ احمد (417/3)' (138/4) وابوداؤد (278/3) کتاب البیوع' باب: فی بیع فضل الماء' حدیث (3478) والنسائی (307/7) کتاب البیوع' باب: الماء حدیث (4660) وابن ماجہ' (828/2) کتاب الرہون' باب: النہی عن بیع الماء' حدیث (2476) والدارمی (269/2) کتاب البیوع (269/2) کتاب البیوع' باب: النہی عن بیع الماء' والحمیدی (405/2) حدیث (912) من طریق عمرو بن دینار عن ابی المنہال' عن ایاس بن عبد المزنی فذکرہ۔

1193- اخرجہ مالک فی الموطا (744/2) کتاب الاقضیۃ' باب: القضاء فی المیاہ' حدیث (29) والبخاری (39/5) کتاب الشرب والمساقاۃ' باب: من قال: ان صاحب الماء احق بالماء حتی یروی' حدیث (2353) ومسلم (1198/3) کتاب المساقاۃ' باب: تحریم فضل بیع الماء الذی یکون بالفلاۃ' ویحتاج الیہ لرعی الکلا' حدیث (36-1566) وابن ماجہ (828/2) کتاب الرہون' باب: النہی عن منع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء' حدیث (2478) والحمیدی (477/2) حدیث (1124) من طریق اللیث عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ بہ۔

وَّاَبُو الْمِنْهَالِ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ بَصْرِيٌّ صَاحِبُ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اضافی پانی کو روکا نہ جائے ورنہ اس وجہ سے گھاس کے اگنے میں رکاوٹ پیش آئے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومنہال کا نام عبدالرحمٰن بن مطعم کوفی ہے۔ اور یہ وہ صاحب ہیں جن کے حوالے حبیب بن ثابت نے احادیث روایت کی ہیں۔

ابومنہال سیار بن سلامہ بصرہ کے رہنے والے ہیں' اور حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب 43- نر کو جفتی کے لئے کرائے پر دینا مکروہ ہے

1194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ قَبُوْلِ الْكَرَامَةِ عَلٰى ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' نر جانور کو جفتی کے لئے کرائے پر دیا جائے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حوالے سے بطور انعام وصولی کو درست قرار دیا ہے۔

1195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا

1194- اخرجه البخاری (539/4) كتاب الاجارة: باب: عسب الفحل' حديث (2284) واحمد (14/2) وابو داؤد (267/3) كتاب الاجارة' باب: فی عسب الفحل' حديث (2429) والنسائی (310/7) كتاب البيوع' باب: بيع ضراب الجمل' حديث (4671) من طريق علی بن الحكم عن نافع عن ابن عمر فذكره۔

1195- اخرجه النسائی (310/7) كتاب البيوع' باب: بيع ضراب الجمل' حديث (4672) من طريق هشام بن عروة عن محمد بن ابراهيم التيمی عن انس فذكره۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کلاب قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نر جانور کو جفتی کے لئے کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے اس سے منع کر دیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بعض اوقات نر جانور کو جفتی کے لئے دیتے ہیں' تو ہمیں اس کے بدلے میں انعام ملتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انعام کی اسے اجازت دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ابراہیم بن حمید نامی راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب 44- کتے کی قیمت کا حکم

1196 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَّمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَّثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا ثَمَنَ الْكَلْبِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پچھنے لگانے والے شخص کی کمائی حرام ہے۔ فاحشہ عورت کی کمائی حرام ہے' اور کتے کی قیمت حرام ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1196- اخرجه احمد (465،464/3) ومسلم (1199/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم ثمن الكلب' وحلوان الكاهن' ومهر البغي' والنهي عن بيع السنور' حديث (40-1568) وابو داؤد (266/3) كتاب البيوع' الاجارة' باب: في كسب الحجام' حديث (3421) والنسائي (190/7) كتاب البيوع' باب: النهي عن ثمن الكلب' حديث (4294) والدارمي (272/2) كتاب البيوع' باب: النهي عن كسب الحجام' من طريق السائب بن يزيد' عن رافع بن خديج فذكره.

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کرلیا جاتا ہے۔ انہوں نے کتے کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے شکاری کتے کی قیمت (وصول کرنے) کی اجازت دی ہے۔

1197 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کو ملنے والی نیاز (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب 45- پچھنے لگانے والے شخص کا معاوضہ

1198 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ اَخَا بَنِىْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ وَيَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّاَبِىْ جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَّالسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُحَيِّصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1197– اخرجه مالك فى المؤطا (656/2) كتاب البيوع: باب: ما جاء فى ثمن الكلب' حديث (68) واحمد (118/4) والبخارى (497/4) كتاب البيوع' باب: ثمن الكلب' حديث (2237) ومسلم (1198/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم الكلب وحلوان الكاهن' ومهر البغى' والنهى عن بيع السنور' حديث (39-1567) وابو داؤد (267/3) كتاب البيوع' الاجارة باب: فى حلوان الكاهن' حديث (3428) والنسائى (189/7) كتاب البيوع' باب: النهى عن ثمن الكلب' حديث (4292) وابن ماجه (730/2) كتاب التجارات' باب: النهى عن ثمن الكلب ومهر البغى وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2159) والدارمى (255/2) كتاب البيوع' باب: النهى عن ثمن الكلب' و مهر البغى وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2159) والدارمى (255/2) كتاب البيوع' باب: النهى عن ثمن الكلب' والحميدى (214/1) حديث (450) من طريق الزهرى عن ابى بكر بن عبد الرحمن بن ابى مسعود الانصارى فذكره۔

1198– اخرجه احمد (435/5) وابو داؤد (266/3) كتاب البيوع' باب: فى كسب الحجام' حديث (3422) وابن ماجه (732/2) كتاب التجارات' باب كسب الحجام' حديث (2166) والحميدى (387/2) حديث (878) من طريق ابن شهاب عن ابن محيصة اخى بنى حارثة عن ابيه محيصة فذكره۔

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَاَلَنِیْ حَجَّامٌ نَهَيْتُهٗ وَاٰخُذُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی اُجرت لینے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا' وہ بار بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کرتے رہے اور آپ سے اجازت مانگتے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس (معاوضے سے) اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دو یا اپنے غلام کو کھانا کھلا دو۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر پچھنے لگانے والا مجھ سے یہ سوال کرے گا تو میں اسے منع کر دوں گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب 46- پچھنے لگانے کی آمدن کی اجازت

1199 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّكَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِیْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ

◆◆ حمید بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگانے والے شخص کی آمدن کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے' حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچھنے لگائے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1199- اخرجہ مالك فی الموطا (974/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء فی الحجامة واجرة الحجام' حديث (26-27) والبخاری (158/10-159) كتاب الطب' باب: الحجامة من الداء' حديث (5696) ومسلم (1204/3) كتاب المساقاة' باب: حل اجرة الحجامة' حديث (62-1577) وابو داؤد (266/3) كتاب البيوع' الاجارة: باب فی كسب الحجام' حديث (2424) واخرجه احمد (100/3'107'182) وعبد بن حميد ص (414) حديث (1403) من طريق حميد عن انس بن مالك فذكره۔

نے انہیں اناج کے دوصاع دینے کی ہدایت کی تھی۔ آپ نے اس کے مالک کے ساتھ بات کی تو اس کے مالک نے اس کے خراج میں کمی کردی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا: تم دوا کے طور پر جو (طریقہ علاج) استعمال کرتے ہو' ان میں سب سے بہترین پچھنے لگوانا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سب سے عمدہ علاج پچھنے لگانا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے پچھنے لگانے کی آمدن کو جائز قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

باب 47- کتے اور بلی کی قیمت حرام ہے

1200 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَّعَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَنْبَاَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ فِیْ اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ وَّلَا یَصِحُّ فِیْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ عَنْ جَابِرٍ وَّاضْطَرَبُوْا عَلَی الْاَعْمَشِ فِیْ رِوَایَةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ کَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِیْهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰی ابْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں اضطراب موجود ہے۔

اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ان کے بعض ساتھیوں کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔

راویوں نے اعمش کے حوالے سے اضطراب کیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک بلی کی قیمت مکروہ ہے' جب کہ بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1200- اخرجه ابو داؤد (278/3) كتاب البيوع' باب: فی ثمن السنور' حديث (3479) من طريق الاعمش عن ابی سفيان عن جابر بن عبد الله فذكره' ومن طريق ابن الزبير عن جابر بنحوه' اخرجه أحمد (386'349'339/3) وابن ماجه (731/2) كتاب التجارات' باب: النهی عن ثمن الكلب ومهر البغی وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2161) والنسائی (190/7) كتاب البيوع' باب: الرخصة فی ثمن كلب الصيد' حديث (4295).

ابن فضیل نے اعمش کے حوالے سے ابوحازم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے دیگر سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

1201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَّا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہمارے علم کے مطابق امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی بڑے محدث نے عمر بن زید کے حوالے سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

1202 اَخْبَرَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَضَعَّفَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے کتے کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے مستند نہیں ہے۔

ابومہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔

ان کے بارے میں شعبہ بن حجاج نے کچھ کلام کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

باب 48- گانے والی کنیزوں کو فروخت کرنا حرام ہے

1203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ

1201- اخرجه ابو داؤد (278/3) كتاب البيوع' باب: في ثمن السنور' حديث (3480) وابن ماجه (1082/2) كتاب الصيد' باب: الهرة' حديث (3250) وعبدبن حميد (319) حديث (1044) من طريق عمر بن زيد الصنعاني عن ابي الزبير عن جابر فذكره.

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ عَلِیِّ بْنِ يَزِيْدَ وَضَعَّفَهُ وَهُوَ شَامِیٌّ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گانے والی کنیزوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ ہی انہیں (گانے بجانے کی) تعلیم دو، کیونکہ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے اسی طرح کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

''اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو کھیل کود کی چیزیں خریدتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دیں''۔ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو ہم صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے علی بن یزید نامی راوی کے حوالے سے کلام کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ صاحب شام کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ اَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِی الْبَيْعِ

باب 49- دو بھائیوں یا ماں اور بیٹے کو سودے میں ایک دوسرے سے الگ کرنا حرام ہے

1204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُيَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص (کنیز اور غلام خریدتے ہوئے) ماں اور بیٹے کے درمیان علیحدگی کروادے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے محبوب لوگوں کے

1203- اخرجه احمد (264،252/5) والحميدی (45/2) حديث (910) من طريق القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامة فذكره، واخرجه ابن ماجه (733/2) كتاب التجارات باب: ما لا يحل بيعه، حديث (2168) من طريق عاصم عن ابی المهلب، عن عبيد الله الافريقی عن ابی امامة فذكره بنحوه.

1204- اخرجه احمد (414، 412/5) والدارمی (228،227/2) كتاب السير، باب: النهی عن التفريق بين الوالدة وولدها، من طريق ابی عبد الرحمن الحبلی عن ابی ايوب فذكره، وسياتی برقم (1566)

درمیان علیحدگی کروادے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: وَهَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّفْرِيْقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِی الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُوَلَّدَاتِ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِیْ اَرْضِ الْاِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فِی الْبَيْعِ فَقِيْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّیْ قَدِ اسْتَاْذَنْتُهَا بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام عطاء کئے جو دونوں بھائی تھے' میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے علی! تمہارے غلاموں کا کیا حال ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: اسے واپس لے آؤ' اسے واپس لے آؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم نے غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے انہیں علیحدہ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض اہل علم نے اسلامی ریاست کی سرزمین پر پیدا ہونے والے غلاموں اور کنیزوں کے درمیان علیحدگی کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی رائے درست ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے: انہوں نے ماں اور بیٹے کے درمیان سودے میں علیحدگی کر دی تھی' ان سے اس بارے میں بات کی گئی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں اس عورت سے اجازت لی تھی اور وہ اس سے راضی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّشْتَرِی الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهٗ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا

باب 50- جو شخص کوئی غلام خریدے' اسے نفع حاصل کرنے کیلئے خریدے پھر وہ اس میں کوئی عیب پائے

1205- اخرجه احمد (102/1) وابن ماجه (756/2) كتاب التجارات باب: النهي عن التفريق بين السبي' حديث (2249) من طريق الحكم عن ميمون بن ابي شبيب عن علي فذكره.

1206 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: ہر چیز کا نفع اس شخص کے لئے ہوگا' جو اس کا تاوان ادا کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو دیگر حوالوں سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

1207 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ اَيْضًا وَّحَدِيْثُ جَرِيْرٍ يُّقَالُ تَدْلِيْسٌ دَلَّسَ فِيْهِ جَرِيْرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

قولِ امام ترمذی: وَتَفْسِيْرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ يَشْتَرِی الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهٗ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا فَيَرُدُّهٗ عَلَى الْبَائِعِ فَالْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِیْ لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِیْ وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُوْنُ فِيْهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قُلْتُ تَرَاهُ تَدْلِيْسًا قَالَ لَا

1206- اخرجه احمد(6/49'161'208'237) وابو داؤد (3/284) كتاب البيوع' باب: فيمن اشترى عبدا فاستعمله' ثم وجد به عيباً' حديث (3508) والنسائي (7/254'255) كتاب البيوع' باب: الخراج بالضمان' حديث(2242) من طريق مخلد بن خفاف عن عروة عن عائشة به كرته،

1207- اخرجه احمد (6/80'116) وابو داؤد (3/284) كتاب البيوع' باب: فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم وجد به عيباً' حديث (3510) وابن ماجه(2/754) كتاب التجارات' باب: الخراج بالضمان' حديث (2243) من طريق عمر بن علي المقدمي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة.

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نفع کا حق اس شخص کو ہوگا' جو تاوان کا ذمے دار ہوگا۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے' اور ہشام بن عروہ کی روایت کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

مسلم بن خالد نے اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جریر نے بھی اس روایت کو ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جریر کی روایت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: اس میں ''تدلیس'' پائی جاتی ہے جریر نے اس میں یہ ''تدلیس'' کی ہے: انہوں نے اس روایت کو ہشام بن عروہ سے سنا نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): حدیث سے مراد یہ ہے: آدمی کوئی غلام خریدتا ہے' تاکہ اس سے نفع حاصل کرے' پھر وہ اس میں کوئی عیب پاتا ہے' تو وہ اس غلام کو فروخت کرنے والے کو واپس کردے گا' اور اس نے اس غلام کے ذریعے جو نفع حاصل کیا وہ خریدار کو ملے گا' کیونکہ اگر وہ غلام ہلاک ہوجاتا ہے' تو یہ نقصان خریدار کا ہونا تھا' اسی طرح کے مسائل ہیں' جن میں خراج (نفع) کا حکم ضمان کے اعتبار سے ہوگا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عمر بن علی سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' قرار دیا ہے۔

میں نے دریافت کیا: آپ سمجھتے ہیں' اس میں ''تدلیس'' ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

باب 51- گزرنے والے شخص کے لئے پھل کھانے کی اجازت

1208 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيْمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيْلِ فِيْ اَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ اِلَّا بِالثَّمَنِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی باغ میں داخل ہو' وہ وہاں سے کچھ کھالے لیکن کپڑے میں نہ رکھے۔

1208- اخرجه ابن ماجه (772/2) كتاب التجارات' باب: من مر على ماشية قوم او حائط هل يصيب منه؟ حديث (2301) من طريق يحيى بن سليم عن عبيد الله ابن عمر عن نافع عن عبد الله بن عمر فذكره

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت بن عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عمیر رضی اللہ عنہ جو حضرت ابولحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے' صرف یحییٰ بن سلیم کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے مسافر شخص کے لئے پھل کھانے کی اجازت دی ہے۔

جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی صرف قیمت کے عوض (انہیں حاصل کرسکتا ہے)

1209 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِيْ فَذَهَبُوْا بِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِيْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں انصار کے کھجور کے ایک باغ میں پتھر مار رہا تھا انہوں نے مجھے پکڑا اور مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے رافع! تم پتھر کیوں مار رہے تھے ان کے باغ پر؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: بھوک کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پتھر نہ مارو! جو نیچے گری ہوئی ہوں' انہیں کھالو! اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کرے اور آسودہ کرے۔

یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

1210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ضرورت مند شخص' جمع کئے بغیر' انہیں کھالے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1209– اخرجه احمد (180/2'186'203'207) وابو داؤد (136/2) كتاب اللقطة' حديث (1708) والنسائی (85/8) كتاب قطع السارق' باب: الثمر يسرق بعد ان يؤويه الجرين' حديث (8958) وابن ماجه (866/2) كتاب الحدود باب: من سرق من الحرز' حديث (2596) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص فذكره.

1210– اخرجه احمد (31/5) وابو داؤد (39/3) كتاب الجهاد: باب: من اقل: انه ياكل ما سقط' حديث (2622) وابن ماجه (771/2) كتاب التجارات باب: من مر على ماشية قوم او حائط هل يصيب منه؟ حديث (2299) من طريق صالح بن جبير عن ابيه عن رافع بن عمرو به.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الثُّنْیَا

باب 52- خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت

1211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ اور غیر طے شدہ استثناء (والے سودوں سے) منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو یونس بن عبید نے عطاء کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهُ

باب 53- اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اناج کو (آگے) فروخت کرنا حرام ہے

1212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ مِثْلَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

1211- اخرجه البخاری (61/5) کتاب الشرب والمساقاة' باب: الرجل یکون له ممر او شرب فی حائط او فی نخل' حدیث (2381) ومسلم (1174/3) کتاب البیوع' باب: النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبیع الثمرة قبل دو صلاحها وعن بیع المعاومة وهو بیع السنین' حدیث (81-1536) وابو داؤد (262/3) کتاب البیوع: باب: فی المخابرة' حدیث (3404) والنسائی (296/7) کتاب البیوع' باب: النهی عن بیع الثنیا حتی تعلم' حدیث (4633) وابن ماجه (762/2) کتاب التجارات' باب: المزابنة والمحاقلة حدیث (2266)'(2267) واخرجه احمد (313/3) من طریق عطاء وابی الزبیر وسعید بن میناء عن جابر بن عبد الله فذکره۔

1212- اخرجه البخاری (407/4) کتاب البیوع' باب: ما یذکر فی بیع الطعام' والحکرة' حدیث (2132) ومسلم (1159/3) کتاب البیوع' باب: بطلان بیع المبیع قبل القبض' حدیث (29-1525) وابو داؤد (282-281/3) کتاب البیوع' باب: فی بیع الطعام قبل ان یستوفی حدیث (4397) والنسائی (285/7) کتاب البیوع' باب: بیع الطعام قبل ان یستوفی' حدیث (4597) وابن ماجه (749/2) کتاب التجارات' باب: النهی عن بیع الطعام قبل ما لم یقبض' حدیث (2227)' واخرجه احمد (215/1'221'270) والحمیدی (236/1) حدیث (508) من طریق عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس فذکره۔

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِىْ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْمَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ اَنْ يَّبِيْعَهُ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوْفِيَهُ وَاِنَّمَا التَّشْدِيْدُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الطَّعَامِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی اناج خریدے تو وہ اسے اس وقت تک (آگے) فروخت نہ کرے جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے ہر شے کا حکم اسی طرح ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے خریدار کے اناج پر قبضہ کرنے سے پہلے اناج کو آگے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس چیز کو (قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرنے کی) اجازت دی ہے جسے ماپا نہ جاتا ہو اور اس کا وزن نہ کیا جاتا ہو۔

ان اہلِ علم کے نزدیک شدید تاکید اناج کے بارے میں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى النَّهْىِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

باب 54- اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے کی ممانعت

1213 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ

1213- اخرجه مالك فى الموطا (683/2) كتاب البيوع، حديث (95) واحمد (91،63،7/2) والبخارى (413/4) كتاب البيوع، باب: لا يبيع على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه حتى ياذن اويترك، حديث (2139) ومسلم (1154/3) كتاب البيوع، باب: تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التصرية، حديث (7-1412) وابو داؤد (269/3) كتاب البيوع، باب: فى التلقى، حديث (3436) والنسائى (258/7) كتاب البيوع، باب: بيع الرجل على بيع اخيه، حديث (4503) وابن ماجه (733/2) كتاب التجارات، باب: لا يبيع الرجل على بيع اخيه ولا يسوم على سومه، حديث (2171) والدارمى (255/2) كتاب البيوع، باب لا بيع على بيع اخيه، من طريق مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر فذكره۔

وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ السَّوْمُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنا پیغام نہ بھیجے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت کے مقابلے میں قیمت نہ لگائے۔

اس حدیث میں سودا کرنے سے مراد یہی ہے: قیمت لگائی جائے یہ بات بعض اہل علم کے نزدیک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

باب 55- شراب کو فروخت کرنا' اس کی ممانعت

1214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِي حِجْرِي قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ وَّابْنِ مَسْعُودٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ

◆◆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے زیرِ پرورش کچھ یتیموں کے لئے شراب خریدی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس شراب کو بہادو اور اس کے برتنوں کو توڑ دو۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ابویحییٰ سے منقول روایت کو ثوری نے' سدی کے حوالے سے' یحییٰ بن عباد کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ تھی۔

یہ روایت لیث کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَاب النَّهْيِ اَنْ يُّتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا

باب 56- شراب کو سرکہ بنانے کی ممانعت

1214- لم يخرجه بهذا اللفظ سوى الترمذي' ينظر تحفة الاشراف (247/3) حديث (3772) واخرجه الطبراني في المعجم الكبير (99/5) حديث (4714) من طريق معتمر عن ليث به' واخرجه ابو داؤد (326/3) كتاب الاشربة' باب ما جاء في الخمر تخلل' حديث (3675) بنحوه' من طريق ابي هبيرة عن انس بن مالك عن ابي طلحة فذكره.

1215 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: شراب کو سرکہ بنا دیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1216 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةُ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيْ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةُ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

فی الباب: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے حوالے سے دس لوگوں پر لعنت کی ہے اسے نچوڑنے والے اسے نچڑوانے والے اسے پینے والے اسے اٹھا کر لے جانے والے جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جا رہی ہو جو اسے پلا رہا ہو جو اسے فروخت کرے جو اس کی قیمت کھائے جو شخص اسے خریدے یا جس کے لئے اسے خریدا جائے۔

یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

اس طرح کی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ احْتِلَابِ الْمَوَاشِيْ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

باب 57- مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہ لینا

1217 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1215- اخرجه احمد (180-119/3) ومسلم (1573/3) كتاب الاشربة، باب تحريم تخليل الخمر، حديث (11-1983) من طريق سفيان عن السدى عن يحيىٰ بن عباد عن انس بن مالك فذكره.

1216- اخرجه ابن ماجه (1122/2) كتاب الاشربة، باب: لعنت الخمر على عشرة اوجه، حديث (3381) من طريق ابي عاصم عن شبيب بن بشر عن انس بن مالك به.

1217- اخرجه ابو داؤد (39/3) كتاب الجهاد، باب: فى ابن السبيل ياكل من التمر ويشرب من اللبن اذا مر به، حديث (2619) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

متن حدیث: اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا اَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَ عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِىْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوْا اِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيْفَةِ سَمُرَةَ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی جانور کے پاس آئے' تو اگر وہاں اس کا مالک موجود ہو' تو وہ اس سے اجازت لے اگر وہ مالک اسے اجازت دے' تو وہ اس کا دودھ دوہ کر پی لے لیکن اگر وہاں کوئی شخص موجود نہ ہو' تو وہ تین مرتبہ آواز دے اگر وہ شخص اسے جواب دے' تو وہ اس سے اجازت لے اگر کوئی اسے جواب نہیں دیتا' تو اس کا دودھ دوہ لے (اور وہیں پی لے) اسے ساتھ نہ لے جائے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع صحیح ہے۔

بعض محدثین نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے صحیفہ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ بَيْعِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

باب 58- مردہ جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنے کا حکم

1218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

1218- اخرجه البخارى (495/4) كتاب البيوع' باب: بيع الميتة والاصنام' حديث (2236) ومسلم (1207/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام' حديث (71-1581) وابو داؤد (279/3) كتاب البيوع' باب: فى ثمن الخمر والميتة' حديث (3486) والنسائى (177/7) كتاب العقيقة' باب: النهى عن الانتفاع بشحوم الميتة' حديث (4256) وابن ماجه (732/2) كتاب التجارات' باب: ما لا يحل بيعه' حديث (2167) واخرجه احمد (324/3'326) من طريق يزيد بن ابى حبيب عن عطاء بن ابى رباح عن جابر بن عبد الله فذكره۔

متن حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کو فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! مردہ جانوروں کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کیونکہ اسے کشتیوں میں لگایا جاتا ہے اوراس کو چمڑے پر تیل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لوگ اس کے ذریعے چراغ جلاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اسے پگھلا دیا اور پھر اسے فروخت کیا اوراس کی قیمت کو کھالیا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

باب 59: ہبہ کو واپس لینا مکروہ ہے

1219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بری صفات کو اختیار کرنا ہمارے لائق نہیں ہے اور ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

1219- اخرجه البخاري (5/277'278) كتاب الهبة' باب: لا يحل لاحد ان يرجع في هبة وصدقة' حديث (2622) ومسلم (3/1241) كتاب الهبات' باب: تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض الا ما وهبه لولده وان سفل' حديث (8-1622) والنسائي (6/266'267) كتاب الهبة' باب: ذكر الاختلاف لخبر عبد الله بن عباس فيه' حديث (3698) واخرجه احمد (1/217) والحميدي (1/243) حديث (530) وهو في الادب المفرد ص (125) حديث (417) من طريق ايوب عن عكرمة عن ابن عباس فذكره.

1220 متن حدیث: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِىَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ (۱)

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَّرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِىَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِىَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ

◆◆ اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کوئی عطیہ دے' اور پھر اسے واپس لے' صرف والد کا حکم مختلف ہے' جو چیز وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے۔ (وہ اسے واپس لے سکتا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے کسی محرم عزیز کو کوئی چیز ہبہ کرے' تو اب وہ اس ہبہ کو واپس نہیں لے سکتا' لیکن جو شخص کسی محرم عزیز کی بجائے' کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرے' تو وہ اس وقت اس چیز کو واپس لے سکتا ہے' جب اسے اس کے بدلے میں کوئی چیز نہ ملی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کوئی عطیہ دے' اور پھر اسے واپس لے' صرف والد کا حکم مختلف ہے اس چیز کے بارے میں' جو وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کوئی چیز عطیہ دے' اور پھر اسے واپس لے' صرف والد کا حکم مختلف ہے' اس نے اپنی اولاد کو جو عطیہ دیا ہو (وہ اس سے واپس لے سکتا ہے)

(۱)- ينظر تخريج الحديث السابق (1298) واخرجه ابو داؤد (291/3) كتاب البيوع' باب: الرجوع في الهبة' حديث (3539) من طريق طاؤس عن ابن عمر وابن عباس فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَرَایَا وَالرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب 60-عرایا کا حکم اور اس کے بارے میں اجازت

1221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْعَرَايَا

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے' تاہم آپ نے اہلِ عرایا کو اجازت دی ہے: وہ اندازے کے ساتھ اسے فروخت کر سکتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو محمد بن اسحٰق نے نقل کیا ہے' جبکہ ایوب' عبیداللہ بن عمر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

اس سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔

یہ روایت محمد بن اسحٰق سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

1221– اخرجه احمد (190-185/5) من طريق محمد بن اسحق عن نافع' عن ابن عمر عن زيد بن ثابت فذكره۔

1222– اخرجه مالك فی المؤطا (620/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء فی بيع العرية' حديث (14) واحمد (237/2) واخرجه البخاری (452/4) كتاب البيوع' باب: بيع الثمر علی رؤوس النخل بالذهب او الفضة حديث (2189) ومسلم (1171/3) كتاب البيوع' باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا فی العرايا' حديث (1541-71) وابو داؤد (252/3) كتاب البيوع' باب: فی مقدار العرية' حديث (3364) والنسائی (268/7) كتاب البيوع' باب: بيع العرايا بالرطب' حديث (4541) من طريق داؤد بن حصين عن ابی سفيان مولی ابن ابی احمد عن ابی هريرة فذكره۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ

حدیثِ دیگر: وَرُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کوفروخت کرنے کی اجازت دی ہے' جبکہ وہ پانچ وسق سے کم ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کوفروخت کرنے کی اجازت دی ہے' جب کہ وہ پانچ وسق ہوں یا پانچ وسق سے کم ہوں۔

1223 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا اِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِّنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالُوْا لَهُ اَنْ يَّشْتَرِيَ مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

وَّمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَيْهِمْ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ وَقَالُوْا لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِيْ مِنَ الثَّمَرِ اِلَّا بِالتَّمْرِ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَنْ يَّشْتَرُوْهَا فَيَاْكُلُوْهَا رُطَبًا

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے تحت فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پرعمل کیا جاتا ہے' ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: عرایا کا حکم مستثنیٰ ہے' اس عمومی ممانعت سے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے: یعنی جو آپ نے محاقلہ

1223- اخرجه مالك فى الموطا (620-619/2) كتاب البيوع' باب ما جاء فى بيع العرية' حديث (14) واحمد (182/5-5/2) والبخارى (441/4) كتاب البيوع' باب: بيع الزبيب بالزبيب' والطعام بالطعام' حديث (2173) ومسلم (1169/3) كتاب البيوع' باب: تحريم بيع الرطب بالتمر الا فى العرايا' والنسائى (267/7) كتاب البيوع' باب: بيع العرايا بخرصها تمرا' حديث (4538) وابن ماجه (762/2) كتاب البيوع' باب: بيع العرايا بخرصها تمرا' حديث (2269) والدارمى (252/2) كتاب البيوع' باب: العرايا والحميدى (280/2) حديث (622) من طريق عبد الله بن عمر عن زيد بن ثابت فذكره.

اور مزابنہ سے منع کیا تھا۔

ان حضرات نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو یہ حق حاصل ہے: وہ پانچ وسق سے کم کا سودا کر سکتا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی سہولت کے لئے ایسا کیا تھا' کیونکہ لوگوں نے آپ کی خدمت میں یہ شکایت کی تھی انہوں نے عرض کی تھی: ہمارے پاس صرف پرانی کھجوریں ہیں جن کے عوض میں ہم کوئی چیز خرید سکتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ وسق سے کم میں ایسا کرنے کی اجازت دی کہ وہ اس کے عوض میں اسے خرید سکتے ہیں' تا کہ لوگ تازہ کھجوریں کھالیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 61- بلاعنوان

1224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَّسَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهُ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے یعنی کھجور کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' البتہ اصحاب عرایا کا حکم مختلف ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی ہے' اسی طرح آپ نے خشک انگور کے عوض میں تازہ انگور کو فروخت کرنے سے (منع کیا ہے) اور ہر طرح کے پھل کو اندازے کے تحت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ فِی الْبُيُوْعِ

باب 62- مصنوعی بولی لگانا حرام ہے

1225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوْا

1224- اخرجه البخاري (61/5) كتاب الشرب والمساقاة: باب: الرجل يكون له ممر او شرب في حائط او نخل حديث (2383، 2384) ومسلم (1170/3) كتاب البيوع، باب: تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا حديث (1540/67)

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوا النَّجْشَ

قول امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَالنَّجْشُ اَنْ یَّاْتِیَ الرَّجُلُ الَّذِیْ یَفْصِلُ السِّلْعَةَ اِلٰی صَاحِبِ السِّلْعَةِ فَیَسْتَامُ بِاَكْثَرَ مِمَّا تَسْوٰی وَذٰلِكَ عِنْدَمَا یَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّغْتَرَّ الْمُشْتَرِیْ بِهٖ وَلَیْسَ مِنْ رَّاْیِهٖ الشِّرَاءُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَنْ یَّخْدَعَ الْمُشْتَرِیَ بِمَا یَسْتَامُ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِیْعَةِ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاِنْ نَّجَشَ رَجُلٌ فَالنَّاجِشُ اٰثِمٌ فِیْمَا یَصْنَعُ وَالْبَیْعُ جَائِزٌ لِاَنَّ الْبَائِعَ غَیْرُ النَّاجِشِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے مقابلے میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم نے اس پر عمل کیا ہے۔ ان کے نزدیک مصنوعی بولی لگانا حرام ہے۔

نجش سے مراد یہ ہے: سامان کے حوالے سے تجربہ کار شخص سامان کے مالک کے پاس آئے اور اصل قیمت سے زیادہ قیمت لگائے' اور مقصد یہ ہو کہ وہاں جو خریدار موجود ہے اسے دھوکہ دیا جا سکے' اس کا اپنا ارادہ خریدنے کا نہ ہو' وہ صرف یہ چاہتا ہو کہ اس کی مصنوعی بولی کی وجہ سے خریدار دھوکے میں آ جائے' تو یہ دھوکہ دینے کی ایک قسم ہے۔ (اس لئے حرام ہے)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص مصنوعی بولے لگائے گا' تو وہ اپنے اس عمل میں گنہگار ہوگا' البتہ سودا درست ہوگا' کیونکہ فروخت کرنے والے نے مصنوعی بولی نہیں لگائی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّجْحَانِ فِی الْوَزْنِ

باب 63- وزن کرتے ہوئے ایک طرف کے پلڑے کو بھاری کرنا

1226 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ فَجَآئَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِیْلَ وَعِنْدِیْ وَزَّانٌ یَّزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَّاَرْجِحْ

1226- اخرجه احمد (352/4) وابو داؤد (245/3) كتاب البيوع' باب: فی الرجحان فی الوزن والوزن بالاجر' حديث (3336) والنسائی (284/7) كتاب البيوع' باب الرجحان فی الوزن' حديث (4592) وابن ماجه (747/2'748) كتاب التجارات: باب الرجحان فی الوزن' حديث (2220) والدارمی (260/2) كتاب البيوع' باب: الرجحان فی الوزن' من طريق سفيان عن سماك بن حرب عن سويد بن قيس فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ سُوَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّاَهْلُ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ الرُّجْحَانَ فِی الْوَزْنِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ

◆◆ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبدی نے "ہجر" کے مقام سے کپڑا خریدا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ایک پاجامے کا سودا کیا میرے پاس ایک وزن کرنے والا موجود تھا جو معاوضے (کے درہم اور دینار) کا وزن کرتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے سے فرمایا: وزن کرو اور زیادہ جھکاتا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سوید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم نے وزن کرتے ہوئے پلڑے کو زیادہ جھکانے کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ابوصفوان کے حوالے سے منقول ہے' اور پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

باب 64- تنگ دست شخص کو مہلت دینا اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا

1227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّازِیُّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِی الْیَسَرِ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَحُذَیْفَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُبَادَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھے گا' جس دن اس کے سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

1228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ

1227- اخرجه احمد (359/2) من طریق زید بن ابی اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: حُوسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَّكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَأَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی بھلائی نہیں ملی صرف یہ تھی کہ وہ ایک امیر شخص تھا' لوگوں کے ساتھ لین دین کیا کرتا تھا' وہ اپنے ملازمین کو یہ ہدایت کرتا تھا: وہ تنگ دست شخص سے گزر کریں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں ہم اس سے زیادہ حقدار ہیں (اے فرشتو!) تم اس سے درگزر کرو۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ

باب 65- خوشحال شخص کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

1229 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحال شخص کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی (قرض خواہ کو قرض کی وصولی کے لئے اصل مقروض کی بجائے) کسی خوشحال شخص کی طرف جانے کے لئے کہا جائے' تو وہ چلا جائے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1228- اخرجه احمد (120/4) والبخاري في الادب المفرد ص (89) حديث (290) ومسلم (1195/3, 1196) كتاب المساقاة' باب: فضل انظار المعسر' حديث (30-1561) من طريق الاعمش عن شقيق عن ابي مسعود الانصاري فذكره.

1229- اخرجه مالك في الموطا (674/2) كتاب البيوع' باب: جامع الدين والحول' حديث (84) واحمد (245/2) والبخاري (542/4) كتاب الحوالة' باب: الحوالة' وهل يرجع في الحوالة؟ حديث (2287) ومسلم (1197/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم مطل الغني' وصحة الحوالة' واستحباب قبولها' اذا احيل على ملي' حديث (33-1564) وابو داؤد (247/3) كتاب البيوع' باب في المطل' حديث (3345) والنسائي (317/7) كتاب البيوع' باب: الحوالة' حديث (4691) وابن ماجه (803/2) كتاب الصدقات' باب: الحوالة' حديث (2403) والدارمي (261/2) كتاب البيوع: باب: مطل الغني ظلم' والحميدي (447/2) حديث (1032) من طريق ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة فذكره.

1230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّاِذَا اُحِلْتَ عَلٰى مَلِيءٍ فَاتْبَعْهُ وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّمَعْنَاهُ اِذَا اُحِيلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اُحِيلَ الرَّجُلُ عَلٰى مَلِيءٍ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيلُ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْمُحِيلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا تَوِىَ مَالُ هٰذَا بِاِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهُ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْاَوَّلِ وَاحْتَجُّوْا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهٖ حِيْنَ قَالُوْا لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى هٰذَا اِذَا اُحِيلَ الرَّجُلُ عَلٰى اٰخَرَ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ مَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحال شخص کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور جب کسی شخص کو دوسرے شخص سے وصولی کے لئے کہا جائے تو وہ اسے قبول کرلے اور تم ایک ہی سودے کے اندر دو سودے نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کا مطلب یہ ہے: جب کسی شخص کو کسی خوشحال شخص سے اپنی وصولی کے لئے کہا جائے اور وہ خوشحال شخص اس وصولی کو اپنے ذمے لے تو اب حوالہ کرنے والا شخص (یعنی اصل مقروض) بری الذمہ ہو جائے گا اور قرض خواہ کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ حوالہ کرنے والے (یعنی اصلی مقروض) سے رجوع کرے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب محال علیہ (یعنی جس کے حوالے کیا گیا تھا) کے مفلس ہونے کی وجہ سے قرض خواہ کا مال ضائع ہونے والا ہو تو اب اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ پہلے شخص کی طرف رجوع کرے۔

ان حضرات نے اس بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے قول سے استدلال کیا ہے جب انہوں نے یہ فرمایا تھا: کسی مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوسکتا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوسکتا'' اس سے مراد یہ ہے: جب کسی شخص کو (اپنی وصولی کے لئے) دوسرے کے حوالے کیا جائے اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ وہ دوسرا شخص خوشحال ہے لیکن وہ دوسرا شخص مفلس ہو تو اب مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوگا۔ (اس لئے وہ پہلے شخص کی طرف رجوع کرے گا)

1230- اخرجه احمد (2/71) وابن ماجه (2/803) كتاب الصدقات، باب: الحوالة، حديث (2404) من طريق يونس بن عبيد عن نافع ابن عمر فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

باب 68- ملامسہ اور منابذہ کا حکم

1231 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا لَمَسْتَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ كَانَ لَا يَرٰى مِنْهُ شَيْئًا مِّثْلَ مَا يَكُوْنُ فِي الْجِرَابِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سودے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے: آدمی یہ کہے: جب میں تمہاری طرف کوئی چیز پھینکوں گا تو میرے اور تمہارے درمیان سودا طے ہو جائے گا۔

ملامسہ کا مطلب یہ ہے: آدمی یہ کہے: جب تم نے کسی چیز کو چھولیا' تو سودا طے ہوجائے گا' اگرچہ اس نے اس چیز میں سے کچھ بھی نہ دیکھا ہو' مثلاً وہ چیز کسی تھیلے میں موجود ہو یا دوسری کسی چیز میں ہو۔

یہ زمانہ جاہلیت کے سودے کے طریقے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ

باب 67- اناج اور کھجور میں بیع سلم کرنا

1232 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي

1231- اخرجه مالك في الموطا (666/2) كتاب البيوع' باب الملامسة والمنابذة حديث (76) واحمد (379/2) والبخاري (420/4) كتاب البيوع' باب: بيع المنابذة حديث (2146) ومسلم (1151/3) كتاب البيوع' باب: ابطال بيع الملامسة والمنابذة' حديث (1-1511) والنسائي (259/7) كتاب البيوع' باب: بيع الملامسة' حديث (4509) من طريق سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة فذكره۔

1232- اخرجه البخاري (500/4) كتاب السلم' باب: السلم في كيل معلوم' حديث (2239) ومسلم (1226/3'1227) كتاب المساقاة' باب السلم' حديث (127-1604) وابو داؤد (275/3) كتاب البيوع' باب في السلف' حديث (3463) والنسائي (290/7) كتاب البيوع' باب: السلف في الثمار' حديث (4616) وابن ماجه (765/2) كتاب التجارات' باب: السلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم' حديث (2280) والدارمي (260/2) كتاب البيوع' باب السلف' واخرجه احمد (217/1'222'282) والحميدي (237/1) حديث (510) وعبد بن حميد ص (226) حديث (676) من طريق عبد الله بن كثير عن ابي المنهال عن ابن عباس فذكره۔

الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ وَاخْتَلَفُوْا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ جَائِزًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

توضیح راوی: اَبُو الْمِنْهَالِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کر لیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیع سلم کرنی ہو' وہ متعین ماپ کی ہوئی چیز یا متعین وزن کی ہوئی چیز' کی متعین مدت کے لئے بیع سلم کرے۔

اس بارے میں حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے اناج' کپڑوں وغیرہ میں یعنی ہر وہ چیز جس کی حد اور صفت کا پتہ ہو' اس میں بیع سلم کرنے کی اجازت دی ہے۔

ان حضرات نے جانور کی بیع سلم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک جانور کی بیع سلم کرنا جائز ہے۔ امام شافعی' امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَرْضِ الْمُشْتَرِكِ يُرِيْدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيْبِهٖ

باب 68- وہ مشترک زمین (جس کے مالکان میں سے) کوئی ایک شخص اپنا حصہ فروخت کرنا چاہتا ہو

1233 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

قول امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهُ كِتَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَبْدُ الْقُدُّوسِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ذَهَبُوا بِصَحِيفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا أَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوا بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا وَأَتَوْنِي بِهَا فَلَمْ أَرْوِهَا يَقُولُ رَدَدْتُهَا

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا کسی باغ میں حصہ ہو تو وہ اس میں سے اپنا حصہ اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس کی پیش کش اپنے شراکت دار کو نہ کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سلیمان یشکری نامی راوی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: ان کا انتقال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہو گیا تھا' لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے' نہ قتادہ نے سنی ہے' اور نہ ہی ابوبشر نے سنی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے کسی ایک کا بھی سلیمان یشکری سے سماع ہمارے علم میں نہیں ہے۔ سوائے عمرو بن دینار کے' یہ ہو سکتا ہے: انہوں نے ان سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں سماع کر لیا ہو۔

وہ فرماتے ہیں: قتادہ نے سلیمان یشکری کے صحیفے سے روایات نقل کی ہیں' کیونکہ ان کی ایک کتاب موجود تھی۔

ابوبکر عطار نے علی بن مدینی کے حوالے سے بیان کی ہے۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سلیمان تیمی فرماتے ہیں: لوگوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صحیفے کو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے لیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے اس میں سے روایت کیا لوگ اسے لے کر قتادہ کے پاس گئے' تو انہوں نے بھی اس میں سے روایت کر دیا' پھر وہ اسے لے کر میرے پاس آئے' تو میں نے اس میں سے روایت نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

باب 69- مخابرہ اور معاومہ کا حکم

1234 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

1234- اخرجه مسلم (1175/3) كتاب البيوع' باب: النهي عن المحاقلة والمزابنة' وعن المخابرة وبيع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بيع المعاومة وهو بيع السنين' حديث (85-1536) وابو داؤد (262/3) كتاب البيوع' باب في المخابرة' حديث (3404) والنسائي (296/7) كتاب البيوع' باب الثنيا حتى تعلم' حديث (3634) وابن ماجه (762/2) كتاب التجارات' باب المزابنة والمحاقلة' حديث (2266) واحمد (313) من طريق ايوب عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ اور معاومہ سے منع کیا ہے' اور آپ نے عرایا کی اجازت دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْعِيْرِ

باب 70- قیمت مقرر کرنا

1235 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں قیمتیں زیادہ ہوگئی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے لئے قیمتیں مقرر کردیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ قیمت مقرر کرنے والا ہے' وہ تنگی عطا کرتا ہے' اور کشادگی عطا کرتا ہے' وہ بہت زیادہ رزق عطا کرنے والا ہے' میری یہ آرزو ہے: میں جب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں' تو کوئی بھی شخص جان یا مال کے اعتبار سے مجھ سے کسی بدلے کا مطالبہ نہ کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوْعِ

باب 71- خرید و فروخت میں دھوکہ دینا حرام ہے

1236 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ

1235- اخرجه احمد (286/3) وابو داؤد (272/3) كتاب البيوع' باب: في التسعير' حديث (3451) وابن ماجه (741/2) كتاب التجارات' باب: من كره ان يسعر' حديث (2200) من طريق حماد بن سلمة عن قتادة و ثابت وحميد عن انس به.

اَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي الْحَمْرَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّبُرَيْدَةَ وَاَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْغِشَّ وَقَالُوا الْغِشُّ حَرَامٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا دستِ مبارک اس میں داخل کیا' تو آپ کی انگلیوں کو کچھ نمی محسوس ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا: اے اناج والے یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش کی وجہ سے ایسا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اناج پر کیوں نہیں رکھا' تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوحمراء رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے دھوکہ دینے کو حرام قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: دھوکہ دینا حرام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيْرِ اَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ اَوِ السِّنِّ

باب 72- اونٹ یا کوئی بھی جانور ادھار کے طور پر لینا

1237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطَاهُ سِنًّا خَيْرًا مِّنْ سِنِّهٖ وَقَالَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

1236- اخرجه احمد (242/2) ومسلم (348/1'349' ابی) كتاب الايمان' باب: قول النبی صلى الله عليه وسلم من غشنا فليس منا' حديث (102-164) وابوداؤد (272/3) كتاب البيوع' باب فی النهی عن الغش' حديث (3452) وابن ماجه (749/2) كتاب التجارات' باب: النهی عن الغش' حديث (2224) والحميدی (447/2) حديث (1033) من طريق العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عبد الرحمن بن ابی هريرة فذكره۔

1237- اخرجه البخاری (563/4) كتاب الوكالة' باب: وكالة الشاهد والغائب جائز' حديث (2305) ومسلم (1125/3) كتاب المساقاة' باب من استسلف شيئا فقضى خيرا منه وخيركم احسنكم قضاء' حديث (122-1601) والنسائی (291/7) كتاب البيوع' باب: استسلاف الحيوان واستقراضه حديث (4618) وابن ماجه (809/2) كتاب الصدقات' باب: حسن القضاء حديث (2423) واخرجه احمد (377/2'393'431) من طريق سلمة بن كهيل عن ابی هريرة فذكره۔

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ یَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ بَاْسًا مِّنَ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَکَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِکَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض کے طور پر لیا' تو آپ نے اس کے بدلے میں بہتر اونٹ عطا کیا' اور ارشاد فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو بہتر طریقے سے قرض واپس کریں۔

اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور سفیان نے اسے سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک اونٹ کو قرض کے طور پر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

1238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ یَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا' اور اس بارے میں سخت زبان استعمال کی آپ کے ساتھیوں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ حقدار کو بات کہنے کی گنجائش ہوتی ہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک اونٹ خرید کر دے دو! لوگوں نے اونٹ تلاش کیا' تو انہیں اس سے بہتر اونٹ ملا۔ آپ نے فرمایا: اسے وہی خرید کر دیدو' کیونکہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1238- اخرجه البخاری (564/4) کتاب الوکالة' باب الوکالة فی قضاء الدیون' حدیث (2306) ومسلم (1225/3) کتاب المساقاة' باب من استسلف شیئاً فقضی خیرا منه' وخیر کم احسنکم قضاء' حدیث (120-1601) وینظر: تخریج الحدیث السابق رقم (1316) من طریق ابن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة فذکره۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض کے طور پر لیا' پھر آپ کی خدمت میں صدقے کے اونٹ آئے' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ میں اس اونٹ والے شخص کا قرض ادا کروں' میں نے عرض کی: مجھے اونٹوں کے اندر صرف ایک اونٹ ملا ہے' لیکن وہ بھی اس سے بہتر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہی اسے دیدو' کیونکہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1240 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ فروخت میں نرمی کرنے والے اور خریدنے میں نرمی کرنے والے اور قرض کی ادائیگی میں نرمی کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو یونس کے حوالے سے' سعید مقبری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1241 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ

1239- اخرجه مالك فی الموطا (680/2) كتاب البيوع' باب: ما يجوز من السلف' حديث (89) واحمد (390/6) ومسلم (1224/3) كتاب المساقاة' باب: من استسلف شيئا فقضى خيرا منه' حديث (118-1600) وابو داؤد (247/3'248) كتاب البيوع' باب: فی حسن القضاء' حديث (3346) والنسائی (291/7) كتاب البيوع' باب: استسلاف الحيوان واستقراضه' حديث (4617) وابن ماجه (767/2) كتاب التجارات' باب: السلم فی الحيوان' حديث (2285) والدارمی (254/1) كتاب البيوع' باب: الرخصة فی استقراض الحيوان' وابن خزيمة (50/4) حديث (2332) من طريق زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابی رافع مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم فذكره.

بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰى سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰى

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص کی مغفرت کردی جو فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا تھا' خریدتے ہوئے نرمی سے کام لیتا تھا' اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا تھا۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "صحیح حسن غریب" ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 73- مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت

1242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں کوئی چیز فروخت کر رہا ہو' یا خرید رہا ہو' تو یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں منافع نہ دے' اور جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہو' تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری چیز واپس نہ کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے مسجد میں خرید وفروخت کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دی ہے۔

1241- اخرجه البخاري (359/4) كتاب البيوع' باب: السهولة والسماحة في الشراء والبيع' ومن طلب حقا فليطلبه' في عفاف' حديث (2076) واحمد (340/3) من طريق محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله فذكره۔

1242- اخرجه الظر الثاني مسلم (475/2' ابي) كتاب المساجد ومواضع الصلوة' باب: النهي عن نشد الضالة في المسجد وما يقوله من سمع الناشد' حديث (79-568) واخرجه الحديث الدارمي (326/1) كتاب الصلوة' باب: النهي عن استنشاد الضالة في المساجد' وابن خزيمة (274/2) حديث (1305) من طريق عبد العزيز بن محمد بن يزيد بن خصيفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابي هريرة فذكره۔

کِتَابُ الْاَحْکَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

احکام کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَاضِیْ

باب 1- قاضی کا بیان

1243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَوْھَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْھَبْ فَاقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعَافِیْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ فَمَا تَکْرَہُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْكَ یَقْضِیْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ وَّفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُہٗ عِنْدِیْ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْمَلِكِ الَّذِیْ رَوٰی عَنْہُ الْمُعْتَمِرُ ھٰذَا ھُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ جَمِیْلَۃَ

◆◆ عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جاؤ! لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو! انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم اس کو کیوں ناپسند کرتے ہو؟ جبکہ تمہارے والد فیصلے کیا کرتے تھے‘ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قاضی ہو اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرے‘ تو امید ہے‘ وہ برابر چھوٹ جائے گا‘ اس لئے میں اس کے بعد (اس عہدے کی) آرزو نہیں رکھتا۔

اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”غریب“ ہے میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

جس عبدالملک نامی راوی سے معتمر نے اس کو نقل کیا ہے‘ وہ عبدالملک بن جمیلہ ہیں۔

1244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ قَاضِیَانِ فِی النَّارِ وَقَاضٍ فِی الْجَنَّةِ رَجُلٌ قَضٰی بِغَیْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَاکَ فَذَاکَ فِی النَّارِ وَقَاضٍ لَّا یَعْلَمُ فَاَهْلَکَ حُقُوقَ النَّاسِ فَهُوَ فِی النَّارِ وَقَاضٍ قَضٰی بِالْحَقِّ فَذٰلِکَ فِی الْجَنَّةِ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قاضی تین قسم کے ہیں دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا' وہ شخص جو حق کے خلاف فیصلہ کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا' وہ قاضی (جسے قضا سے متعلق احکام) کا علم نہ ہو اور وہ لوگوں کے حقوق ضائع کر دے وہ جہنم میں جائے گا۔ اور وہ قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ کرے' وہ جنت میں جائے گا۔

1245 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنْ اِسْرَآئِیلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَاَلَ الْقَضَاءَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اُجْبِرَ عَلَیْهِ یُنْزِلُ اللّٰهُ عَلَیْهِ مَلَکًا فَیُسَدِّدُهٗ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قضاء کے منصب کا مطالبہ کرے اس کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا' اور جس شخص کو اس پر مجبور کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ فرشتہ اس پر نازل کرتا ہے' جو اسے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

1246 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَی الثَّعْلَبِیِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِیِّ عَنْ خَیْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِیُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَاَلَ فِیْهِ شُفَعَاءَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اُکْرِهَ عَلَیْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مَلَکًا یُّسَدِّدُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اِسْرَآئِیلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص قضاء کے عہدے کا طلبگار ہو' اور اس بارے میں سفارش ڈھونڈتا ہو' اسے اس حوالے کر دیا جائے گا' اور جس شخص کو اس پر مجبور کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو نازل کرتا ہے' جو اس کی مدد کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1244م– اخرجه ابوداؤد (299/3) كتاب الاقضية' باب: في القاضي يخطئ' حديث (3573) وابن ماجه (776/2) كتاب الاحكام' باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق' حديث (2315) من طريق ابن بريدة عن ابيه' بريدة بن الحصيب فذكره.

1245– اخرجه احمد (118/3'220) وابو داؤد (300/3) كتاب الاقضية' باب: في طلب القضاء والتسرع اليه' حديث (3578) وابن ماجه (774/2) كتاب الاحكام' باب: ذكر القضاة' حديث (2309) من طريق بلال بن ابي موسى عن انس بن مالك فذكره.

1246– لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي' ينظر تحفة الاشراف (217/1) حديث (825) واخرجه البيهقي (100/10)

یہ روایت اسرائیل کی عبدالاعلیٰ سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

1247 سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ اَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رُوِیَ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قضاء کے عہدے پر فائز ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جس شخص کو لوگوں کے درمیان قاضی بنا دیا جائے' تو اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِي يُصِيْبُ وَيُخْطِئُ

باب 2- وہ قاضی جو ٹھیک فیصلہ بھی کرتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے

1248 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی فیصلہ کرنے والا فیصلہ کرے اور درست فیصلہ کرے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے غلطی کر جائے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن العاص' حضرت عقبہ بن عامر سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

1247- اخرجه احمد (365،230/2) وابو داؤد (298/3) كتاب الاقضية باب: في طلب القضاء' حديث (3571) وابن ماجه (774/2) كتاب الاحكام باب: ذكر القضاة' حديث (2308) من طريق سعيد المقبري عن ابي هريرة فذكره.

1248- اخرجه النسائي (224،223/8) كتاب آداب القضاة' باب: الاصابة في الحكم' حديث (5381) من طريق ابي بكر محمد بن عمرو بن حزم عن ابي سلمة عن ابي هريرة فذكره.

ہم اس روایت کو صرف سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے یحییٰ بن سعید نامی راوی سے نقل کرنے کے حوالے سے جانتے ہیں' اور یہ عبد الرزاق کے حوالے سے' معمر کے حوالے سے' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي

باب 3- قاضی کس طرح فیصلہ کرے؟

1249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ اَقْضِي بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجْتَهِدُ رَاْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ اَخٍ لِّلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَهْلِ حِمْصٍ عَنْ مُّعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ نے دریافت کیا: تم کس طرح فیصلہ کرو گے انہوں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود (حکم) کے مطابق فیصلہ کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (اس حکم کا موجود نہ ہو) انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت کے مطابق (فیصلہ کروں گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت میں (اس کا حکم نہ ہو) انہوں نے عرض کی: میں اپنی رائے کے ذریعے فیصلہ کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے نمائندے کو (یہ) توفیق عطا کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

ابوعون ثقفی نامی راوی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

1249- اخرجه احمد و (230/5' 242) وابو داؤد (303/3) كتاب الاقضية' باب: اجتهاد الرای فی القضاء حديث (3592' 3593) والدارمی (60/1) كتاب الزكوٰة' باب: الفتيا وما فيهمن الشدة' وعبد بن حميد ص (72) حديث (124) من طريق الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب معاذ عن معاذ بن جبل فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِمَامِ الْعَادِلِ

باب4- عادل حکمران

1250 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَّاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور مجلس کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب عادل حکمران ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجلس کے اعتبار سب سے زیادہ دور ظالم حکمران ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

• حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1251 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِیْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

◆◆ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ زیادتی نہ کرے جب وہ زیادتی کرتا ہے' تو اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عمران قطان نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقَاضِیْ لَا يَقْضِیْ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

باب5- قاضی اس وقت تک دو فریقوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے

1250- اخرجه احمد (3/22-55) من طريق عطية عن ابی سعيد الخدری به.

1251- اخرجه ابن ماجه (2/775) كتاب الاحكام' باب: التغليظ فی الحيف والرشوة' حديث (2312) من طريق ابی اسحق الشيبانی عن عبد الله بن ابی اوفی فذكره.

جب تک دونوں کا موقف نہ سن لے

1252 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي قَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب دو آدمی تم سے فیصلہ لینے کے لئے آئیں تو تم پہلے کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کرو جب تک دوسرے کا کلام نہ سن لو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تم کیسے فیصلہ کرو گے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

باب 6 - رعایا کا حکمران

1253 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنٰى اَبَا مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ شَامِيٌّ وَّبُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ كُوْفِيٌّ وَّاَبُوْ

1252- اخرجه احمد (1/90، 96، 111) وابو داؤد (3/301) كتاب الاقضية، باب: كيف القضاء حديث (3582) من طريق سماك بن حرب عن حنش عن علي بن ابي طالب فذكره.

1253- اخرجه احمد (4/231) وعبد بن حميد ص (119) حديث (286) من طريق ابي الحسن عن عمرو بن مرة فذكره.

مَرْيَمَ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ

◆◆ ابوالحسن بیان کرتے ہیں: عمر بن مرہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی حکمران اپنے دروازے کو ضرورت مند لوگوں محتاجوں اور مسکینوں کے لئے بند کر لے گا' تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کے دروازے اس کی حاجت' ضروریات کے لئے بند کر لے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کو پوری کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حدیث منقول ہیں۔

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''غریب'' ہے۔

حضرت عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' سے منقول ہے' جو اسی حدیث کے مفہوم سے متعلق ہے۔

یزید بن ابومریم شامی ہیں' جبکہ برید بن ابومریم کوفی ہیں۔ اور ابومریم' حضرت عمرو بن مرہ جہنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

باب 7: قاضی غضب کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

1254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِىْ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَّا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهٗ نُفَيْعٌ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد نے حضرت عبیداللہ بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا' وہ قاضی تھے' تم دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غضب کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی فیصلہ کرنے والا دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرے جب وہ غضب کے عالم میں ہو۔

1254- اخرجه البخاري (146/13) كتاب الاحكام' باب: هل يقضي القاضي او يفتي وهو غضبان' حديث (7158) ومسلم (1342/3) كتاب الاقضية' باب: كراهة قضاء القاضي وهو غضبان' حديث (16-1717) وابو داؤد (302/3) كتاب الاقضية' باب: القاضي يقضي وهو غضبان' حديث (3589) والنسائي (237/8'238) كتاب آداب القضاة' باب: ذكر ما ينبغي للحاكم ان يجتنبه' حديث (5406) وابن ماجه (776/2) كتاب الاحكام' باب: لا يحكم الحاكم وهو غضبان' حديث (2316) واحمد (36/5'37'38) والحميدي (348/2) حديث (792) من طريق عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا نام نفیع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ هَدَایَا الْاُمَرَاءِ

باب 8- امراء (سرکاری اہلکاروں) کو ملنے والے تحائف

1255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ یَزِیْدَ الْاَوْدِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْكَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ (وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ) لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ وَبُرَیْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَّاَبِیْ حُمَیْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ مُعَاذٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوٗدَ الْاَوْدِیِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا جب میں روانہ ہونے لگا تو آپ نے میرے پیچھے شخص بھیجا مجھے واپس بلوایا گیا آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں بلوایا ہے تم میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہوگی اور جو شخص خیانت کرے گا وہ اس خیانت کی ہوئی چیز کو لے کر قیامت کے دن آئے گا اسی لئے میں نے تمہیں بلایا تھا اب تم اپنے کام کے لئے چلے جاؤ۔

اس بارے میں حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں، جسے ابواسامہ نے داؤد اودی نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی الْحُکْمِ

باب 9- فیصلہ کرنے میں رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا

1256 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

1255- لم یخرجه من اصحاب الکتب الستة سوی الترمذی ینظر' تحفة الاشراف' (412/8) حدیث (11355) واخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر (128/20) حدیث (259)

1256- اخرجه احمد (387/2) من طریق ابی عوانة عن عمرو بن ابی سلمة عن ابی هریرة فذکره۔

متن حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ حَدِيْدَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ

قولِ امام دارمی: قَالَ : وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرنے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن حدیدہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اس کے علاوہ یہ ابوسلمہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل کی گئی ہے لیکن یہ مستند نہیں ہے۔

میں نے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوسلمہ کی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ حدیث اس بارے میں سب سے بہترین اور مستند ہے۔

1257 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متن حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے پر لعنت کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب 10- تحفہ قبول کرنا اور دعوت قبول کرنا

1257- اخرجه احمد (164/2'190'194) وابو داؤد (300/3) كتاب الاقضية' باب: فى كراهية الرشوة' حديث (3580) وابن ماجه (775/2) كتاب الاحكام' باب: التغليظ فى الحيف والرشوة' حديث (2313) من طريق الحارث بن عبد الرحمن بن عن ابى سلمة عن عبد الله بن عمرو فذكره۔

1258 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَسَلْمَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے ایک پایہ (بکری وغیرہ کا پاؤں) تحفے کے طور پر دیا جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا' اور اگر اس کے لئے مجھے دعوت دی جائے' تو میں دعوت کو قبول کرلوں گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُّقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَّيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ

باب 11- جس شخص کے حق میں کسی چیز کا فیصلہ ہوجائے (جو غلط ہو) تو اس شخص کے لئے اس چیز کو لینا درست نہیں ہے' اس بارے میں شدت سے تاکید

1259 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدٍ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو میں ایک انسان ہوں ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی ایک اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ تیز زبان ہو' تو اگر میں

1259-اخرجه مالك في الموطا (719/2) كتاب الاقضية' باب: الترغيب في القضاء بحق' حديث (1) والبخاري (340/5) كتاب الشهادات' باب: من اقام البينة' بعد اليمين' حديث (2680) ومسلم (1337/3) كتاب الاقضية' باب: الحكم بالظاهر' واللحن بالحجة' حديث (1713-4) وابو داؤد (301/3) كتاب الاقضية: باب: في قضاء القاضي اذا خطاء' حديث (3583) والنسائي (247/8) كتاب آداب القضاة: باب: ما يقطع القضاء' حديث (5322) وابن ماجه (777/2) كتاب الاحكام' باب: قضية الحاكم لا تحل حراما ولا تحرم حلالا' حديث (2317) واخرجه احمد (203/6'290) والحميدي (142/1) حديث (296) من طريق عروة بن الزبير عن زينب بنت ابي سلمة عن امها ام سلمة به.

کسی شخص کے حق میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو میں نے اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیا ہے تو وہ اسے وصول نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔
سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

باب 12- دعویٰ کرنے والے کا ثبوت پیش کرنا لازم ہے
اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر قسم اٹھانا لازم ہے

1260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِي وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ لِيَاْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: حضرموت سے ایک شخص اور کندہ سے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ کندی نے عرض کی: وہ میری زمین ہے وہ میرے پاس ہے اس کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس نے عرض کی: نہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے دوسرے فریق سے کہا پھر تم قسم اٹھالو حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ ایک گنہگار شخص ہے یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ کس بات پر قسم اٹھا رہا ہے یہ کسی بات سے جھجکتا نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے صرف یہی ہوسکتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوا تو نبی

1260- اخرجه احمد (317/4) ومسلم (408/1، ابی) كتاب الايمان: باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، حديث (223-139) وابو داؤد (312/3) كتاب الاقضية، باب: الرجل يحلف على علمه فيما غاب عنه، حديث (3623) من طريق سماك بن حرب عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه فذكره.

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے تمہارے مال پر اس لئے قسم اٹھائی ہے تاکہ اسے ظلم کے طور پر ہتھیا لے تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیرا ہوگا۔ (یعنی اس سے ناراض ہوگا)۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1261 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِيْ خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

توضیحِ راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهٗ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی: دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس کا قسم اٹھانا لازم ہے۔

اس حدیث کی سند میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

محمد بن عبیداللہ عرزمی نامی راوی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

1262 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

1353- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے' دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا

1262- اخرجه البخاری (172/5) كتاب الرهن باب: اذا اختلف الراهن' والمرتهن' ونحوه فالبينة على المدعى' واليمين' على المدعى عليه' حديث (2514) ومسلم (1336/3) كتاب الاقضية' باب: اليمين على المدعى عليه' حديث (1711/1) وابو داؤد (311/3) كتاب الاقضية' باب: اليمين على المدعى عليه حديث (3619) والنسائی (248/8) كتاب آداب القضاة' باب: عظة الحاكم على اليمين' حديث (5425) وابن ماجه (778/2) كتاب الاحكام' باب: البينة على المدعى' واليمين على المدعى عليه' حديث (2321) واخرجه احمد (342/1'351'363) من طريق عبد الله بن ابی مليكة عن ابن عباس فذكره۔

لازم ہے: جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس کا قسم اٹھانا لازم ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر قسم اٹھانا لازم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب 13- ایک گواہ کے ہمراہ قسم اٹھانا

1263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيْعَةُ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّسُرَّقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

ربیعہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے یہ بات مجھے بتائی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ذریعے فیصلہ دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سرق رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

1263- اخرجه ابوداؤد (309/3) كتاب الاقضية' باب: القضاء باليمين والشاهد' حديث (3610) وابن ماجه (793/2) كتاب الاحكام' باب: القضاء بالشاهد واليمين' حديث (2368) من طريق سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة فذكره.

1264- اخرجه احمد (305/3) وابن ماجه (793/2) كتاب الاحكام' باب: القضاء بالشاهد واليمين' حديث (2369) من طريق جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر فذكره.

نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

1265 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنَّ الْيَمِيْنَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزٌ فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا لَا يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِلَّا فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يُّقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کر دیا تھا۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے ذریعے تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبدالعزیز بن ابوسلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: حقوق اور اموال میں ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: صرف حقوق اور اموال میں ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

کوفہ سے تعلق اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک ایک گواہ کے ہمراہ قسم کے ذریعے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ

باب 14 - وہ غلام جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو

اوران میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے

1266 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ قَالَ شِقْصًا اَوْ قَالَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَيُّوْبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے حصے کو آزاد کردے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک حصے کو آزاد کردے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو اس غلام کی عام قیمت تک پہنچتا ہو' تو وہ غلام (اس شخص کی طرف سے) آزاد شمار ہوگا' ورنہ اتنا حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: نافع نے اس حدیث میں بعض اوقات یہ لفظ نقل کیے ہیں' اس کی طرف سے اتنا حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

1267 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِّنْ مَالِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو کہ وہ اس غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو' تو وہ غلام اس شخص کے مال میں سے آزاد شمار ہوگا۔

1266-اخرجه مالك فی المؤطا (772/2) كتاب العتق والولاء' باب: من اعتق شركاء فی مملوك' حديث (1) واحمد (56/1'112/2'142) والبخاری (180/5) كتاب العتق' باب: اذا اعتق عبدا بين اثنين' او امة بين شركاء' حديث (2524) ومسلم (1139/2) كتاب العتق' حديث (1501-1) وابو داؤد (24/4) كتاب العتق: باب فيمن روى انه لا يستعى حديث (3941) وابن ماجه (844/2'845) كتاب العتق' باب: من اعتق شركاء له فی عبد' حديث (2528) من طريق ايوب' ومالك بن انس عن نافع عن ابن عمر فذكره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1268 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ قَالَ شِقْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ شَقِيْصًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهٰكَذَا رَوٰى اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَمْرَ السِّعَايَةِ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي السِّعَايَةِ فَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ السِّعَايَةَ فِيْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ غَرِمَ نَصِيْبَ صَاحِبِهِ وَعَتَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعٰى وَقَالُوْا بِمَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی غلام میں (اپنے) حصے کو آزاد کردے تو اس غلام کی آزادی اس شخص کے مال میں سے ہوگی اگر اس شخص کے پاس مال موجود ہوا گر اس کے پاس مال موجود نہیں ہوگا' تو اس غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے گی پھر وہ اپنے اس بقیہ حصے کے لئے محنت مزدوری کرے گا' جو آزاد نہیں ہوا' اس بارے میں اس کو مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں ایک لفظ کا اختلاف ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو ابان بن یزید نے قتادہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے سعید بن ابوعروبہ نے نقل کیا ہے اور شعبہ نے

1268- اخرجه البخاری (186/5) كتاب العتق' باب: اذا اعتق نصيباً فى عبد وليس مال استسعى العبد غير مشقوق عليه على نحو الكتابة؟ حديث (2527) ومسلم (1140/2) كتاب العتق' باب: ذكر سعاية العبد' حديث (3-1503) وابو داؤد (24'23/3) كتاب العتق' باب: من ذكر السعاية' فى هذا الحديث' حديث (3937-3938) وابن ماجه (844/2) كتاب العتق' باب: من اعتق شركاء له فى عبد' حديث (2527) واخرجه احمد (468'426"347'255/2) والحميدى (467/2) حديث (1093) من طريق قتادة عن النضير بن انس عن بشير بن نهيك عن ابى هريرة فذكره۔

بھی اسے نقل کیا ہے۔

غلام سے مزدوری کروانے کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں' اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اگر اس ایک شخص کے پاس اتنا مال ہو جس کے ذریعے وہ اپنے بھائی کے حصے کی قیمت ادا کر سکتا ہو تو وہ غلام اس شخص کے مال میں سے آزاد شمار ہوگا' اور اگر اس شخص کے پاس اتنا مال نہ ہو' تو غلام کا اتنا حصہ آزاد شمار ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا تھا لیکن غلام سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی گئی ہے (اس پر عمل کیا جائے گا)

اہلِ مدینہ اس بات کے قائل ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرٰى

باب 15- عمریٰ کا بیان

1269 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ

◄◄ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اس کے مالکان کے لئے جائز ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جن کے لئے کیا گیا ہے' ان کو میراث (کے طور پر) ملے گا۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1270 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1269- اخرجه احمد (5/8'13'22) وابوداؤد (3/293) كتاب البيوع' باب: فى العمرى' حديث (3549) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

متن حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِىْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف روایت: وَهٰكَذَا رَوٰى مَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَلِعَقِبِهٖ

حدیث دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَلَيْسَ فِيْهَا لِعَقِبِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَالَ هِىَ لَكَ حَيَاتَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْمِرَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ وَاِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِىَ رَاجِعَةٌ اِلَى الْاَوَّلِ اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ

حدیث دیگر: وَرُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تُجْعَلْ لِعَقِبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی گئی ہو' تو وہ اس کی ملکیت ہوگی یا پسماندگان کی ملکیت ہوگی بے شک وہ چیز اس کی ہوگی جسے دی گئی ہے' جس شخص نے دی ہے' وہ اسے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ اس نے اس طریقے سے دی ہے: جس میں وراثت کا حکم جاری ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ لفظ نقل نہیں کیے ''اس کے پسماندگان کے لئے بھی ہوگی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:
''عمریٰ اس کے اہل کے لیے جائز ہے' اس میں اس کے پسماندگان کا حصہ نہیں ہوگا۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1270– اخرجه البخاری (282/5) کتاب الهبة' باب: ما قیل فی العمری والرقبی' حدیث (2625) ومسلم (1245/3) کتاب الهبات' باب: العمری' حدیث (1265/22) وابو داؤد (294/3) کتاب البیوع' باب: من قال فیه ولعقبه' حدیث (3553) والنسائی (275/6) کتاب العمری' باب: الاختلاف' علی الزهری فیه' حدیث (3745) وابن ماجه (796/2) کتاب الهبات' باب: العمری حدیث (2380) واحمد (399'360/3) (68,67/5) من طریق ابن شهاب عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله فذکره.

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی یہ کہے: یہ تمہاری زندگی میں اور تمہارے بعد بھی تمہارا ہے' تو یہ اس شخص کی ملکیت ہوگا جس کو یہ دیا گیا ہے اب یہ پہلے شخص کی طرف واپس نہیں جائے گا' لیکن اگر وہ شخص یہ نہیں کہتا کہ تمہارے بعد بھی ہوگا' تو یہ پہلے شخص کی طرف واپس آجائے گا' جب وہ دوسرا شخص فوت ہو جائے گا جسے عمریٰ کے طور پر چیز دی گئی تھی۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: عمریٰ اس شخص کے لئے درست ہے' جس کو دیا گیا ہو۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو' وہ اس کے وارثوں کو ملے گی' اگرچہ وہ اس کے پسماندگان کے نام نہیں کی گئی تھی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقْبٰى

باب 16- رقبیٰ کا حکم

1271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَّلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمْرٰى

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى فَاَجَازُوا الْعُمْرٰى وَلَمْ يُجِيْزُوا الرُّقْبٰى

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَتَفْسِيْرُ الرُّقْبٰى اَنْ يَّقُوْلَ هٰذَا الشَّىْءُ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنْ مُتَّ قَبْلِىْ فَهِىَ رَاجِعَةٌ اِلَىَّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الرُّقْبٰى مِثْلُ الْعُمْرٰى وَهِىَ لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو یہ اس کے لئے جائز ہے اور جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

1271- اخرجه احمد (303/3) وابو داؤد (295/3) كتاب البيوع' باب: في الرقبى' حديث (3558) والنسائي (274/6) كتاب العمرى' باب: ذكر الاختلاف لالفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى' حديث (3739) وابن ماجه (797/2) كتاب الهبات' باب: الرقبى' حديث (3383) من طريق داؤد بن ابى هند عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک عمریٰ کی طرح رقبیٰ بھی جائز ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے عمریٰ اور رقبیٰ کے درمیان فرق کیا ہے۔

ان حضرات نے عمریٰ کو جائز قرار دیا ہے البتہ انہوں نے رقبیٰ کو جائز قرار نہیں دیا۔

رقبیٰ کی تفسیر یہ ہے: کوئی شخص یہ کہے جب تک تم زندہ ہو یہ چیز تمہاری ہے اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو گئے تو یہ میری طرف واپس آجائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رقبیٰ کا حکم بھی عمریٰ کی طرح ہے اور یہ اس شخص کی ملکیت ہوگی جسے دی گئی ہے اور یہ پہلے شخص کی طرف واپس نہیں آئے گی۔

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب 17- لوگوں کے درمیان صلح کرنے کا بیان

1272 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے صرف اس صلح کا حکم مختلف ہے جو کسی حلال کو حرام کردے یا کسی حرام کو حلال کردے اور مسلمان اپنی شرائط پوری کریں گے ماسوائے اس شرط کے جو کسی حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کردے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

باب 18- جو شخص اپنے پڑوسی کی دیوار میں شہتیر لگائے

1272- اخرجه ابن ماجه (788/2) كتاب الاحكام، باب: الصلح، حديث (2353) من طريق كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده فذكره.

1273 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَهُ فِيْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَاْطَئُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالُوْا لَهٗ اَنْ يَّمْنَعَ جَارَهٗ اَنْ يَّضَعَ خَشَبَهٗ فِيْ جِدَارِهٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کا پڑوسی اس سے یہ اجازت مانگے' کہ وہ اس کی دیوار میں اپنا شہتیر لگالے تو وہ شخص اسے منع نہ کرے۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے سروں کو جھکالیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں' تم اس سے اعراض کررہے ہو' تو اللہ کی قسم! میں اس وجہ سے تمہارے کندھوں کے درمیان ماروں گا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہل علم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے جن میں سے ایک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: دوسرے شخص کو یہ حق حاصل ہے: وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر لگانے سے منع کردے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ

باب 19- قسم (کا وہ مفہوم مراد ہوگا) جس کی تمہارا ساتھی تصدیق کرے

1274 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

1273- اخرجه فی الموطا (745/2) کتاب الاقضية' باب: القضاء فی المرفق' حديث (32) واحمد (396'274'240/2) والبخاری (131/5) کتاب المظالم' باب: لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة فی جداره' حديث (2463) ومسلم (1230/3) کتاب المساقاة' باب: غرز الخشب فی جدار الجار' حديث (136-1609) وابو داؤد (314/3) کتاب الاقضية' باب: ابواب من القضاء' حديث (3634) وابن ماجه (782/2) کتاب الاحكام' باب: الرجل يضع خشبة علی جدار جاره' حديث (2235) والحميدی (461/2) حديث (1076) من طريق الزهری عن الاعرج عن ابی هريرة فذكره.

متن حدیث: الْيَمِينُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى مَا صَدَّقَكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ هُوَ اَخُو سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الْحَالِفِ وَاِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُوْمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الَّذِيْ اسْتَحْلَفَ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قسم کا وہ معنی مراد ہوگا جس میں تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف ہشیم کی عبداللہ بن ابوصالح کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبداللہ بن ابوصالح نامی یہ راوی سہیل بن ابوصالح کے بھائی ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ابراہیم نخعی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر قسم لینے والا شخص ظالم ہو تو اس بارے میں قسم اٹھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر قسم لینے والا شخص مظلوم ہو تو اس بارے میں اس شخص کی نیت کا اعتبار ہوگا جو قسم لے رہا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يُجْعَلُ

باب 20- جب راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اسے کتنا رکھا جائے؟

1275 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ الضُّبَعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستے کو سات گز (چوڑا) رکھو۔

1276 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

1354- اخرجه احمد (228/2) ومسلم (1274/3) كتاب الايمان' باب: يمين الحالف على نية المستحلف' حديث (20-1653) وابو داؤد (224/3) كتاب الايمان والنذور' باب: المعاريض في اليمين' حديث (3255) وابن ماجه (686/1) كتاب الكفارات' باب: من ورى في يمينه' حديث (2121) والدارمي (187/2) كتاب النذور والايمان' باب: الرجل يحلف على الشيء وهو يورك على يمينه' من طريق عبد الله بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة فذكره.

1355- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي' ينظر تحفة الاشراف' (306/9) حديث (12218) واخرجه ابن ماجه (783/2) كتاب الاحكام' باب اذا تشاجروا في قدر الطريق حديث (2338) من طريق بشير بن كعب عن ابي هريرة به.

بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب راستے کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اسے سات گز تک رکھو۔

یہ روایت وکیع سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

بشیر بن کعب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض راویوں نے اسے قتادہ کے حوالے سے بشیر بن نہیک کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تاہم اس کی سند محفوظ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَخْيِيْرِ الْغُلَامِ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا افْتَرَقَا

باب 21- بچے کو اس کے ماں باپ کے درمیان (کسی ایک کے ساتھ رکھنے) کا اختیار دینا' جب ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے

1277 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

1276- اخرجه احمد (474'429/2) وابو داؤد (314/3) كتاب الاقضية باب: ابواب من القضاء' حديث (3633) وابن ماجه (784-783/2) كتاب الاحكام' باب: اذا تشاجروا فى قدر الطريق' حديث (2338) من طريق قتادة عن بشير بن كعب العدوى عن ابى هريرة فذكره' واخرجه البخارى (141/5) كتاب المظالم' باب: اذا اختلفوا فى الطريق حديث (2473) من طريق الزبير بن خريت عن عكرمة عن ابى هريرة بنحوه' واخرجه مسلم (1232/3) كتاب المساقاة' باب: قدر الطريق اذا اختلفوا فيه' حديث (143-1613) من طريق خالد الحذاء عن يوسف بن عبد الله عن ابيه عن ابى هريرة بنحوه فذكره.

1277- اخرجه احمد (447/2) وابو داؤد (284-283/2) كتاب الطلاق باب: من احق بالولد' حديث (2277) وابن ماجه (788-787/2) كتاب الاحكام' باب: تخيير الصبى بين ابويه' حديث (2351) والنسائى (185/6) كتاب الطلاق' باب: اسلام احد الزوجين وتخيير الولد' حديث (3496) والدارمى (170/2) كتاب الطلاق' باب: تخيير الصبى بين ابويه' والحميدى (464/2) حديث (1083) من طريق هلال بن ابى ميمونة الثعلبى عن ابى ميمونة عن ابى هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَيْمُوْنَةَ اسْمُهُ سُلَيْمٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِى الْوَلَدِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيْرًا فَالْاُمُّ اَحَقُّ فَاِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِيْنَ خُيِّرَ بَيْنَ اَبَوَيْهِ

توضیح راوی: هِلَالُ بْنُ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ وَّمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو اس کے باپ اور اس کی ماں کے درمیان (یعنی کسی ایک کے ساتھ رہنے) کا اختیار دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومیمونہ نامی راوی کا نام سلیم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: بچے کو ماں باپ میں سے کسی ایک کے ساتھ رہنے کا اختیار ہوگا' جب بچے کے بارے میں ماں باپ کے درمیان اختلاف ہو جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' یہ دونوں فرماتے ہیں: جب تک بچہ کم سن ہو' تو ماں اس کی زیادہ حقدار ہوگی' لیکن جب وہ سات سال کی عمر کا ہو جائے' اسے ماں باپ میں سے کسی ایک کے ساتھ رہنے کا اختیار دیا جائے گا۔

ہلال بن ابومیمونہ نامی راوی ہلال بن علی بن اسامہ ہیں یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

یحییٰ بن کثیر' امام مالک اور فلیح بن سلیمان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَالِدَ يَاْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باب 22- باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے (کچھ بھی) وصول کر سکتا ہے

1278 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1278- اخرجه احمد (162/6, 173) وابو داؤد (288/3'289) كتاب البيوع' باب: في الرجل ياكل من مال ولده' حديث (3528) والنسائي (240/7'241) كتاب البيوع' باب: الحث على الكسب' حديث (4450) وابن ماجه (768/2-769) كتاب التجارات' باب: ما للرجل من مال ولده' حديث (2290) والدارمي (247/2) كتاب البيوع' باب: الكسب' والحميدي (120/1) حديث (246) من طريق الاعمش عن عمارة بن عمير عن عمته عن عائشة به.

متنِ حدیث: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَاَكْثَرُهُمْ قَالُوْا عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا اِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوْطَةٌ فِيْ مَالِ وَلَدِهٖ يَاْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَالِهٖ اِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پاکیزہ چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے عمارہ بن عمیر کے حوالے سے' ان کی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

اکثر راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ان کی پھوپھی کی حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: والد کا ہاتھ اس کی اولاد کے مال میں پھیل سکتا ہے' وہ جتنا چاہے لے سکتا ہے۔

بعض راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: وہ اپنی اولاد کے مال میں سے صرف اس وقت دے سکتا ہے' جب اسے اس کی ضرورت ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُّكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

باب 23- جب کسی شخص کی کوئی چیز توڑ دی جائے' تو توڑنے والے کے مال میں سے اس شخص کے حق میں کیا فیصلہ دیا جائے؟

1279 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيْ

1279- اخرجه البخاري (148/5) كتاب المظالم: باب: اذا كسر قصعة او شيئا لغيره حديث (2481) وابو داؤد (297/3) كتاب البيوع' باب: فيمن افسد شيئا يغرم مثله' حديث (3567) والنسائي (70/7) كتاب عشرة النساء' باب: الغيرة' حديث (3955) وابن ماجه (782/2) كتاب الاحكام' باب: الحكم فيمن كسر شيئا' حديث (2334) والدارمي (264/2) كتاب البيوع' باب: من كسر شيئا فعليه' مثله' واحمد (105/3) من طريق حميد عن انس به.

قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَآئِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَّاِنَاءٌ بِاِنَاءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک پیالے میں کوئی چیز تحفے کے طور پر بھیجی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ مار کر اس پیالے کو (کھانے سمیت) گرا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے کے بدلے میں کھانا ہوگا' اور برتن کے بدلے میں برتن (ادا کرنا ہوگا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1280 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّاِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِىْ سُوَيْدٌ الْحَدِيْثَ الَّذِىْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَحَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ اَصَحُّ

توضیح راوی: اِسْمُ اَبِىْ دَاوٗدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ کسی سے ادھار لیا وہ ضائع ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معاوضہ انہیں ادا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ میرے خیال میں سوید نے اس حدیث کے ذریعے وہ حدیث مراد لی ہے' جسے ثوری نے روایت کیا ہے۔ ثوری سے منقول روایات زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب 24- مرد اور عورت کے بالغ ہونے کی حد

1281 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِىْ فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِىْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِىْ

قَالَ نَافِعٌ وَّحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ لِمَنْ يَّبْلُغُ الْخَمْسَ عَشْرَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اَنَّ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَذَكَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِىْ حَدِيْثِهٖ

قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْنَا بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنَّ الْغُلَامَ اِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الرِّجَالِ وَاِنِ احْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الرِّجَالِ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الْبُلُوْغُ ثَلَاثَةُ مَنَازِلَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَوِ الْاِحْتِلَامُ فَاِنْ لَّمْ يُعْرَفْ سِنُّهٗ وَلَا احْتِلَامُهٗ فَالْاِنْبَاتُ يَعْنِي الْعَانَةَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لشکر میں شامل ہونے کے لئے پیش کیا گیا میں اس وقت چودہ سال کا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول نہیں کیا۔ پھر اگلے سال ایک لشکر کے لئے مجھے پیش کیا گیا میں اس وقت پندرہ سال کا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول کرلیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: نابالغ اور بالغ کے درمیان یہ حد ہے پھر انہوں نے یہ تحریر کیا: جو پندرہ سال کا ہو جائے اس کا حصہ مقرر کر دیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمان بھیجا تھا: کم سن اور بالغ کے درمیان حد یہ ہے۔

ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: قیدی بنائے جانے والوں اور جنگجوں لوگوں کے درمیان یہ حد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی لڑکا مکمل پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کا حکم مردوں کا سا ہوگا اور اگر پندرہ سال سے پہلے (اسے احتلام ہو جائے) تو بھی اس کا حکم مردوں کا سا ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بلوغت کی تین علامات ہیں پندرہ سال کا ہو جانا یا احتلام ہو جانا اگر سال کا یا احتلام نہیں پتہ چلتا تو بالوں کا اُگ آنا یعنی زیر ناف بالوں کا (اُگ جانا بلوغت کی دلیل شمار ہوگا)

بَابُ فِيْمَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ

باب 25- جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لے

1282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متن حدیث: مَرَّ بِي خَالِي اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَّمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهُ بِرَاْسِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ وَرُوِيَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ خَالِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ان کے پاس جھنڈا موجود تھا میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے، جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے (اس لئے بھیجا ہے) کہ میں اس کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہو جاؤں۔

اس بارے میں حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن اسحٰق نے اس حدیث کو عدی بن ثابت کے حوالے سے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت اشعث کے حوالے سے عدی کے حوالے سے یزید بن براء کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت اشعث کے حوالے سے عدی کے حوالے سے یزید بن براء کے حوالے سے ان کے ماموں کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِي الْمَآءِ

باب 26- جب پانی حاصل کرنے میں کوئی ایک شخص دوسرے کے مقابلے میں نیچے کی سمت میں ہو

1283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1282- اخرجه احمد (4/290،292،295،297) وابو داؤد (4/157) كتاب الحدود، باب: في الرجل يزني بحريمه، حديث (4457) والنسائي (6/109) كتاب النكاح، باب: نكاح ما نكح الاباء، حديث (3331) وابن ماجه (2/869) كتاب الحدود: باب: من تزوج امرأة ابيه من بعده، حديث (2607) والدارمي (153) كتاب النكاح، باب: لرجل يتزوج امرأة ابيه، من طريق اشعث عن عدي بن ثابت عن البراء عن عازب فذكره.

1283- اخرجه البخاري (5/48) كتاب الاشرب والمساقاة، باب: شرب الاعلى الى الكعبين، حديث (2362) ومسلم (4/1829،1830) كتاب الفضائل، باب: وجوب اتباعه صلى الله عليه وسلم، حديث (129-2357) والنسائي (8/238) كتاب آداب القضاء، باب: الرخصة للحاكم الامين ان يحكم وهو غضبان حديث (5407) عن طريق ابن شهاب عن عروة عن عبد الله بن الزبير عن الزبير فذكره.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''حرہ'' سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں اختلاف کیا جس کے ذریعے لوگ کھجوروں کے باغ کو پانی دیا کرتے تھے انصاری نے کہا: یہ پانی کو چھوڑ دیں وہ بہتا رہے' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے اختلاف کیا انہوں نے اپنا یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! تم اپنے کھیتوں کو سیراب کرو پھر پانی کو اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو تو انصاری غصے میں آ گیا اور بولا: (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے (باغ کو) سیراب کرو پھر پانی کو روکے رکھو' یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں' یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں ثالث نہ بنائیں اور تم نے جو فیصلہ دیا ہو اس کے بارے میں اپنے من میں کوئی حرج محسوس نہ کریں' اور یہ اسے مکمل طور پر تسلیم کریں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعیب بن ابوحمزہ نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عروہ بن زبیر کے حوالے سے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

عبداللہ بن وہب نے اس روایت کو لیث کے حوالے سے اور یونس نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے پہلی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب 27- جو شخص مرتے وقت اپنے غلاموں کی آزاد کردے اور اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو

1284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَّهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ الْقُرْعَةِ فِىْ هٰذَا وَفِىْ غَيْرِهٖ وَاَمَّا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوْا يُعْتَقُ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ وَيُسْتَسْعٰى فِىْ ثُلُثَىْ قِيْمَتِهٖ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْجَرْمِىُّ وَهُوَ غَيْرُ اَبِىْ قِلَابَةَ وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِىُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے اس بارے میں سخت الفاظ ارشاد فرمائے پھر آپ نے ان غلاموں کو بلایا آپ نے انہیں تقسیم کر کے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور چھ کو غلام برقرار رکھا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم اس پر عمل کرتے ہیں۔

1284- اخرجه احمد (426/4) ومسلم (1288/3) كتاب الايمان' باب: من اعتق شركا له فى عبد' حديث (1688/56) وابو داؤد (28/4) كتاب العتق باب: فيمن اعتق عبيدا له لم يبلغهم الثلث' حديث (3958) وابن ماجه (786-785/2) كتاب الاحكام' باب: القضاء بالقرعة' حديث (2345) من طريق ابى قلابة عن ابى المهلب' عن عمران بن حصين به.

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یا اس طرح کے دیگر معاملات میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس بارے میں قرعہ اندازی نہیں کی جائے گی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس حوالے سے ہر غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد شمار ہوگا' اور ان میں سے ہر ایک غلام کی بقیہ دو تہائی قیمت کے بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

ابومہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو جرمی ہے یہ ابوقلابہ کے علاوہ کوئی اور شخص ہے اور ایک قول کے مطابق معاویہ بن عمرو ہے۔ ابوقلابہ جرمی کا نام عبداللہ بن زید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

باب 28: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے

1285 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے تو وہ رشتے دار آزاد شمار ہوگا۔

ہم اس حدیث کو مسند ہونے کے طور پر صرف حماد بن سلمہ نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

1286 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَاصِمًا الْاَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ

1285- اخرجه احمد (5/15، 18، 20) وابو داؤد (4/26) كتاب العتق' باب: فيمن ملك ذارحم محرم' حديث (3949) وابن ماجه (2/843) كتاب العتق باب: من ملك ذا حرم محرم فهوحر' حديث (2524) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

سند حدیث: رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُتَابَعْ ضَمْرَةُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ خَطَأٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے تو وہ (محرم رشتے دار) آزاد شمار ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے علم کے مطابق اس حدیث میں عاصم نامی راوی کا ذکر حماد بن سلمہ کے حوالے سے، صرف محمد بن بکر نے کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بنے تو وہ (رشتے دار) آزاد شمار ہوگا۔

اس روایت کو ضمرہ بن ربیعہ نے، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبداللہ بن دینار کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اس روایت میں (ضمری بن ربیعہ کی متابعت نہیں کی گئی اور محدثین کے نزدیک یہ حدیث خطا ہے)

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب 29: جب کوئی شخص کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کرے

1287 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَّلَهُ نَفَقَتُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

1287- اخرجه احمد (465/3، 141/4) وابو داؤد (261/3) كتاب البيوع' باب: في زرع الارض بغير اذن صاحبها' حديث (3403) وابن ماجه (824/3) كتاب الرهون: باب: من زرع في ارض قوم بغير اذنهم' حديث (2466) من طريق ابي اسحق عن عطاء عن رافع بن خديج فذكره۔

قولِ امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَالَ لَا اَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيْكٍ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کرے تو اسے اس کھیت میں سے کچھ نہیں ملے گا البتہ اسے اس کا خرچ مل جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو ابواسحاق سے منقول ہونے کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ جسے شریک بن عبداللہ نے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث "حسن" ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق ابواسحاق سے منقول ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صرف شریک سے منقول ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معقل بن مالک بصری نے عقبہ بن اصم کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

باب 30: عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے درمیان برابری رکھنا

1288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَّهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ

1288- اخرجه مالك فى الموطا (752'751/2) كتاب الاقضية باب: ما لا يجوز من النحل حديث (39) واحمد (268/4) والبخارى (250/5) كتاب الهبة باب: الهبة للولد' حديث (2586) ومسلم (1242/3) كتاب الهبات' باب: كراهية تفضيل بعض الاولاد فى الهبة' حديث (9-1263) والنسائى (258/6) كتاب النحل' باب: اختلاف الناقلين' لخبر النعمان بن بشير فى النحل' حديث (3672) وابن ماجه (795/2) كتاب الهبات' باب: الرجل ينحل ولده' حديث

يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهٖ حَتّٰى فِي الْقُبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهٖ فِي النُّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ يَعْنِي الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَاءٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ اَنْ يُّعْطَى الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ مِثْلَ قِسْمَةِ الْمِيْرَاثِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام عطیے کے طور پر دیا پھر وہ اس پر گواہ بنانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے تا کہ آپ کو اس پر گواہ بنائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح عطیہ دیا ہے جیسے اسے دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے واپس لے لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اولاد کے درمیان برابری کو مستحب قرار دیا ہے۔

ان میں سے بعض حضرات نے اولاد کو بوسہ دینے کے اعتبار سے بھی برابری کی ہدایت کی ہے' جبکہ بعض نے صرف کوئی چیز دینے یا عطیہ دینے کے حوالے سے برابری کا کہا ہے اور اس بارے میں مذکر اور مونث برابر ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات کہی ہے: اولاد کے درمیان برابری یہ ہے: مرد کو دو عورتوں جتنا حصہ دیا جائے جس طرح وراثت میں تقسیم ہوتی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ

باب 31: شفعہ کا بیان

1289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيْدِ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1289- اخرجه احمد (5/8، 12، 13، 17، 18) وابو داؤد (3/286) كتاب البيوع' باب: في الشفعة' حديث (3517) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَرُوِیَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيْثَ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِیْ صَحِيْحٌ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت شرید رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عیسیٰ بن یونس نے اس روایت کو سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے، قتادہ کے حوالے سے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک مستند روایت وہ ہے' جو حسن کے حوالے سے، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت صرف عیسیٰ بن یونس نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عمرو بن شرید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس حدیث کو نقل کیا ہے۔ وہ اس بارے میں حدیث ''حسن'' ہے۔

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

باب 32: غیر موجود شخص کے لئے شفعہ کرنا

1290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ

1290- اخرجه احمد (303/3) وابو داؤد (286/3) كتاب البيوع' باب: فی الشفعة' حديث (3518) وابن ماجه (833/2) كتاب الشفعة' باب: الشفعة بالجوار حديث (2494) والدارمی (273/2) كتاب البيوع' باب: فی الشفعة' من طريق عبد الملك بن ابی سليمان عن عطاء عن جابر بن عبد الله فذكره.

بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

توضیح راوی: وَقَدْ تَکَلَّمَ شُعْبَۃُ فِیْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مِنْ اَجْلِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَعَبْدُ الْمَلِکِ ھُوَ ثِقَۃٌ مَاْمُوْنٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَکَلَّمَ فِیْهِ غَیْرَ شُعْبَۃَ مِنْ اَجْلِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَدْ رَوٰی وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مِیْزَانٌ یَعْنِیْ فِی الْعِلْمِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ وَاِنْ کَانَ غَائِبًا فَاِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَۃُ وَاِنْ تَطَاوَلَ ذٰلِکَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پڑوسی شفعہ کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہو اس بارے میں اس کا انتظار کیا جائے گا اگر ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہمارے علم کے مطابق عبدالملک بن ابوسلیمان کی عطاء کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کے علاوہ اور کسی نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

شعبہ نے عبدالملک بن ابوسلیمان نامی راوی کے بارے میں اس حدیث کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

محدثین کے نزدیک عبدالملک ثقہ اور مامون ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے اس حدیث کے حوالے سے کلام کرنے کے علاوہ اور کسی نے ان کے بارے میں کلام نہیں کیا۔

وکیع نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے، عبدالملک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: عبدالملک بن ابوسلیمان میزان ہے یعنی علم میں (ترازو کی حیثیت رکھتے ہیں)

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: آدمی شفعہ کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ غیر موجود ہو تو جب آئے گا' تو اسے شفعہ کرنے کا حق ہوگا' اگرچہ کتنی ہی مدت گزر چکی ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَۃَ

باب 33: جب حدود متعین ہو جائیں اور حصے ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہیں ہوگا

1291 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

1291– اخرجه البخاری (361/12) کتاب الحیل :باب فی الهبة والشفعة' حدیث (6976) وابو داؤد (285/3) کتاب البیوع' باب: فی الشفعة' حدیث (3514) وابن ماجه (835'834/2) کتاب الشفعة' باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة' حدیث (2499) واخرجه احمد (399'296/3) وعبد بن حمید ص (326) حدیث (1080) من طریق الزهری عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله فذکره.

متن حدیث: اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَغَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَرَبِيْعَةُ ابْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ اِلَّا لِلْخَلِيْطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً اِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيْطًا وَّقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیث دیگر: جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ''مرسل'' حدیث کے طور پر ابوسلمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم اس پر عمل کرتے ہیں ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض فقہاء نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات ہیں۔

اہلِ مدینہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ ان میں یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک شفعہ کا حق صرف شراکت دار کو حاصل ہوگا۔ ان کے نزدیک پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہوگا جب وہ شراکت دار نہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ''مرفوع'' حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھر کا پڑوسی، گھر کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

(اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) پڑوسی قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ

باب 34: شراکت دار شفعہ کا حق رکھتا ہے

1292 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَّالشُّفْعَةُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُّمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ الْخَطَاُ مِنْ غَيْرِ اَبِىْ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا تَكُوْنُ الشُّفْعَةُ فِى الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ وَلَمْ يَرَوُا الشُّفْعَةَ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ وَّقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ وَّالْقَوْلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شراکت دار شفعہ کا حق رکھتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ہم صرف ابوحمزہ سکری نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی راویوں نے اس روایت کو عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے، ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

ابن ابی ملیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

کئی راویوں نے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے جس میں اس روایت کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت ابوحمزہ سے منقول حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوحمزہ نامی راوی ثقہ ہیں۔ یہ ہوسکتا ہے: ابوحمزہ کی بجائے کسی اور نے اس میں خطا کی ہو۔

1292- لم يخرجه من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي' ينظر: تحفة الاشراف (44/5) حديث (5795) واخرجه البيهقي (109/8) والطبراني (123/11) حديث (11244)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے جیسا کہ یہ ابوبکر بن عیاش سے منقول کی ہے۔

اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: شفعہ صرف مکانات اور زمین میں ہوتا ہے ان کے نزدیک ہر چیز میں شفعہ نہیں ہوتا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

باب 35: گری ہوئی چیز، گمشدہ اونٹ یا بکری کا حکم

1293 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا

حکمِ حدیث: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّحَدِيْثُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ اس کے بعد اس تھیلی اور اس کے منہ پر باندھی ہوئی رسی کو پہچان لو پھر تم اسے خرچ کرلو! اگر (بعد میں) اس کا مالک آجائے، تو تم وہ (قیمت جو اس میں موجود تھی) اس کو ادا کر دینا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ بکری کے بارے میں کیا حکم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پکڑ لو کیونکہ وہ یا تو تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا اسے بھیڑیا لے جائے گا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے، تو نبی اکرم ﷺ غضب ناک ہوگئے، یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں پانی کا ذخیرہ (یعنی اس کا

1293- اخرجه مالك فى الموطا (757/2) كتاب الاقضية' باب: القضاء فى اللقطة' حديث (46) والبخارى (96/5) كتاب اللقطة' باب: ضالة الابل' حديث (2427) كتاب اللقطة' حديث (1-1722) وابو داؤد (135/2) كتاب اللقطة' حديث (1704) وابن ماجه (836/2-838) كتاب اللقطة' باب: ضالة الابل والبقر والغنم' حديث (2504) واخرجه احمد (117/4) وعبد بن حميد (ص 117) حديث (279) والحميدى (357/2) حديث (816) من طريق ربيعة بن ابى عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيدبن خالد الجهنى فذكره.

پیٹ) اس کے ساتھ ہے۔ وہ خود اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔ یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

1294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ وِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَاِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى وَعِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَّجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَرَخَّصُوْا فِي اللُّقَطَةِ اِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُعَرِّفُهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَمْ يَرَوْا لِصَاحِبِ اللُّقَطَةِ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا اِذَا كَانَ غَنِيًّا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَنْتَفِعُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَنِيًّا لِاَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَصَابَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعَرِّفَهَا ثُمَّ يَنْتَفِعَ بِهَا وَكَانَ اُبَيٌّ كَثِيْرَ الْمَالِ مِنْ مَيَاسِيْرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعَرِّفَهَا فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَهَا فَلَوْ كَانَتِ اللُّقَطَةُ لَمْ تَحِلَّ اِلَّا لِمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ لَمْ تَحِلَّ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ لِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصَابَ دِيْنَارًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّفَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهِ وَكَانَ لَا يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَتِ اللُّقَطَةُ يَسِيْرَةً اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا وَلَا يُعَرِّفَهَا وَقَالَ

1294- اخرجه احمد (116/4، 193/5) ومسلم (1349/3) كتاب اللقطة' حديث (1722-7) وابو داؤد (135/2) كتاب اللقطة' حديث (1706) وابن ماجه (838/2) كتاب اللقطة' باب اللقطة' حديث (2507) من طريق الضحاك بن عثمان عن سالم ابو النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني فذكره.

بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ دُوْنَ دِيْنَارٍ يُعَرِّفُهَا قَدْرَ جُمُعَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز ملنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو' اگر اس کا اعتراف کرلیا جائے تو اسے ادا کردو' ورنہ اُس کی تھیلی' ڈوری اور اس میں موجود (رقم) وغیرہ کی پہچان رکھو۔ اور پھر تم اُسے استعمال کرلو' اگر بعد میں اس کا مالک آ جائے تو اُسے ادائیگی کردینا۔

اس بارے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جارود بن معلّٰی رضی اللہ عنہ، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند طور پر منقول یہی روایت ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے گری ہوئی چیز کے بارے میں یہ اجازت دی ہے: جب آدمی ایک سال تک اس کا اعلان کرے' اور اس کے مالک کا پتہ نہ چل سکے' تو آدمی خود اسے استعمال کرلے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک آدمی ایک سال تک اس کا اعلان کرے گا اگر اس کا مالک آجاتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے صدقہ کردے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں اہلِ کوفہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک گری ہوئی چیز کو اٹھانے والا شخص اگر خوشحال ہو' تو خود اس سے نفع حاصل نہیں کرسکتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر وہ خوشحال ہو' تو پھر بھی اس چیز کے ذریعے نفع حاصل کرسکتا ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک تھیلی پائی تھی جس میں ایک سو دینار موجود تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی: وہ اس کا اعلان کریں' اور پھر خود اس سے نفع حاصل کریں۔

جبکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ صاحب حیثیت آدمی تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے خوشحال لوگوں میں سے ایک تھے۔ تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ اس کا اعلان کریں' اور جب انہیں' اس کا مالک نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ خود اسے' استعمال کرلیں اگر گری ہوئی چیز صرف اس شخص کے لئے جائز ہوتی جس کے لئے صدقہ وصول کرنا جائز ہے' تو یہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لئے بھی جائز نہیں ہونی چاہئے تھی کیونکہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک دینار ملا تھا۔ انہوں نے اس کا اعلان کیا لیکن اس کا مالک نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خود استعمال کرنے کی ہدایت کردی تھی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے صدقہ وصول کرنا جائز نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ اجازت دی ہے: اگر گری ہوئی چیز کم حیثیت ہو' تو آدمی خود اس کے ذریعے نفع حاصل کرسکتا ہے اور اس کا

اعلان نہیں کرے گا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ ایک دینار سے کم قیمت کی ہو تو ایک ہفتے تک اس کا اعلان کرے گا۔

امام اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1295 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُّ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهٗ فَقَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهٗ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاٰخُذَنَّهٗ فَلَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا اَجِدُ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا اٰخَرَ وَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا مجھے ایک کوڑا ملا۔

ابن نمیر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ میں نے اس کوڑے کو اٹھالیا' تو ان دونوں نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا میں اسے نہیں چھوڑوں گا ورنہ اسے درندے کھا جائیں گے میں تو اسے ضرور حاصل کروں گا۔ اور اس کے ذریعے نفع حاصل کروں گا۔

سوید بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا اور یہ پورا واقعہ سنایا تو انہوں نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک تھیلی پائی جس میں ایک سو دینار موجود تھے۔ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اسے جانتا ہو پھر میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا: ایک اور سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا' پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ایک اور سال تک اس کا اعلان کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی گنتی کر لو وہ تھیلی اور اس کی پہچان یاد رکھو اگر اس کا طلب گار آگیا اور اس نے اس کی گنتی، اس کی تھیلی اور اس کی رسی کی پہچان کروادی۔ تو تم اس کے سپرد کر دینا ورنہ تم اسے خود استعمال کرو۔

1295- اخرجہ البخاری (94/5) کتاب اللقطۃ' حدیث (2426) ومسلم (1350/3) کتاب اللقطۃ' حدیث (1723-9) وابو داؤد (134/2) کتاب اللقطۃ' حدیث (701) وابن ماجہ (837/2-838) کتاب اللقطۃ' باب: اللقطۃ' حدیث (2506) واخرجہ احمد (126/5) وعبد بن حمید ص (84) حدیث (162) من طریق سلمۃ بن کہیل عن سوید بن غفلۃ فذکرہ عن ابی بن کعب۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِي الْوَقْفِ

باب 36: وقف کا حکم

1296 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهَا لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ

اختلافِ روایت: قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُ قَرَاَهَا فِيْ قِطْعَةِ اَدِيْمٍ اَحْمَرَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَاَنَا قَرَاْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا فِيْ اِجَازَةِ وَقْفِ الْاَرَضِيْنَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین (مالِ غنیمت میں) حصے میں ملی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی ہے۔ مجھے ایسی کوئی زمین کبھی نہیں ملی جو میرے نزدیک اس سے زیادہ نفیس ہو۔ آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دو تو حضرت عمر نے اس کو صدقہ کر دیا۔ اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اسے ہبہ نہیں کیا جا سکتا، وراثت میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کی پیداوار کو غریبوں میں قریبی رشتے داروں میں، غلاموں کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسافروں کے لئے، مہمانوں کے لئے خرچ کیا جائے گا' اور جو شخص اس کا نگران ہوگا اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ خود مناسب طریقے سے اس میں سے کھا لیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' جبکہ وہ اسے جمع کرنے والا نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ محمد بن سیرین سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس روایت میں یہ الفاظ ہیں "یعنی اس مال کو اکٹھا کرنے والا نہ ہو"۔

1296– اخرجه البخاری (418/5) کتاب الشروط' الشروط فی الوقف' حدیث (2737) ومسلم (1255/3) کتاب الوصية' باب: الوقف' حدیث (1632/15) وابو داؤد (116/3) کتاب الوصايا' باب: ما جاء فی الرجل یوقف الوقف حدیث (2878) والنسائی (230/6' 231) کتاب الاحباس' باب: کیف یکتب الحبس' وذکر الاختلاف' ابن عون فی خبر ابن عمر فیه' حدیث (3597-3598-3599-3600-3601) وابن ماجه (801/2) کتاب الصدقات' باب من وقف حدیث (2396) واخرجه احمد (12/2-55) وابن خزیمه (117/4) حدیث (2483) من طریق ابن عون عن نافع عن ابن عمر فذکره.

ابن عون نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور صاحب نے بھی مجھے حدیث سنائی۔ انہوں نے اس روایت کو سرخ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر سے پڑھا تھا جس میں وہی الفاظ تھے۔ "غیر متاثل مال" (جو ابن سیرین نے نقل کئے ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اسماعیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کو حضرت عبیداللہ بن عمر کے صاحبزادے کے سامنے پڑھا تھا اور اس میں یہ لفظ تھے "غیر متاثل مال"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق متقدمین کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے: زمین یا اس طرح کی کسی بھی چیز کو وقف کرنا جائز ہے۔

1297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَّعِلْمٌ يُّنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَّدْعُوْ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ سوائے تین اعمال کے صدقہ جاریہ وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ

باب 37: جانور کے زخمی کرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوتا

1298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

1298– اخرجه البخاري في الآداب المفرد ص (20) حديث (38) ومسلم (1255/3) كتاب الوصية' باب: ما يلحق الانسان في الثواب بعد وفاته' حديث (14-1631) وابو داؤد (117/3) كتاب الوصايا' باب: ما جاء في الصدقة' عن الميت' حديث (2880) والنسائي (251/6) كتاب الوصايا' باب: فضل الصدقة' عن الميت' حديث (3651) والدارمي (139/1) المقدمة' باب: البلاغ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' وتعليم السنن' واخرجه احمد (372/2) وابن خزيمة (122/4) حديث (2494) من طريق العلاء بن عبد الرحمن عن ابي هريرة فذكره.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّتَفْسِيْرُ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ يَقُوْلُ هَدَرٌ لَّا دِيَةَ فِيْهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ ذٰلِكَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا اَصَابَتْ فِيْ انْفِلَاتِهَا فَلَا غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ يَقُوْلُ اِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيْهِ اِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْبِئْرُ اِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيْلِ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ مَا وُجِدَ فِيْ دَفْنِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَّجَدَ رِكَازًا اَدّٰى مِنْهُ الْخُمُسَ اِلَى السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَهٗ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور اگر کسی کو زخمی کر دے تو اس کا کوئی جرمانہ نہیں ہوتا۔ کنویں میں اگر کوئی گر جائے تو اس کا کوئی جرمانہ نہیں ہوتا۔ (معدنیات) کان میں گر جائے تو بھی کوئی جرمانہ نہیں ہوتا اور خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حدیث کی وضاحت یہ ہے۔

جانور کا زخمی کرنا اس کا کوئی تاوان نہیں ہے۔ یعنی یہ ضائع جاتا ہے اس میں دیت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جانور کا زخمی کرنا ضائع جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس کی یہ وضاحت بیان کی ہے: وہ جانور جو اپنے مالک کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو ایسا جانور اگر کسی کو نقصان پہنچا دے تو جانور کے مالک کو کوئی جرمانہ نہیں دینا ہو گا۔

''المعدن جبار'' کا مطلب یہ ہے: جب کوئی شخص کوئی کان کھودے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو اس شخص کو کوئی تاوان نہیں دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کنواں کھودتا ہے اور وہ اسے راستے میں کھدواتا ہے اور اس میں کوئی شخص گر جاتا ہے تو اس کنویں کے مالک کو کوئی تاوان نہیں دینا ہوگا۔

''رکاز'' میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے ''رکاز'' اس خزانے کو کہتے ہیں جو زمانہ جاہلیت کے دفینے کے طور پر ملے جو شخص رکاز کو پالے گا وہ اس کا پانچواں حصہ حکومت کو ادا کرے گا اور باقی اس شخص کا ہوگا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي اِحْيَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

باب 38: بنجر زمین کو آباد کرنا

1299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَهٗ اَنْ يُّحْيِيَ الْاَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ اِذْنِ السُّلْطَانِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّحْيِيَهَا اِلَّا بِاِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيْرٍ وَّسَمُرَةَ

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيَّ عَنْ قَوْلِهٖ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِيْ يَاْخُذُ مَا لَيْسَ لَهٗ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يَغْرِسُ فِيْ اَرْضِ غَيْرِهٖ قَالَ هُوَ ذَاكَ

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے وہ زمین اس کی ہوگی اور کسی ظالم شخص کو (اس پر قبضہ کرنے کا) حق نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو ہشام کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے: وہ حاکم وقت کی اجازت کے بغیر کسی بنجر زمین کو آباد کرے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی ایسی زمین کو حاکم وقت کی اجازت کے بغیر آباد نہیں کر سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے درست ہے۔

1299- اخرجه ابوداؤد (179/3) كتاب الخراج والامارة والفيء، باب: في احياء الموات حديث (3073) من طريق عروة عن ابيه عن سعيد بن زيد فذكره.

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو کثیر کے دادا ہیں اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوولید طیالسی سے حدیث کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا: لیس لعرق ظالم حق (سے مراد کیا ہے؟) تو انہوں نے بتایا: اس سے مراد وہ غاصب ہے' جو دوسرے کی چیز کو ہتھیا لے۔
میں نے کہا: یہ وہ شخص ہے' جو دوسرے کی زمین میں کوئی کاشت کاری کرلے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہی ہے۔

1300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ زمین اس کی ہوگی۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَطَائِعِ

باب 39: جاگیر دینا

1301 سندِ حدیث: قَالَ : قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيْدٍ : حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ نِ الْمَارِبِيِّ ' قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شُرَاحِيْلَ ' عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ ' عَنْ شُمَيْرٍ ' عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ '
متنِ حدیث: اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ ' فَقَطَعَ لَهٗ ' فَلَمَّا اَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَجْلِسِ : اَتَدْرِيْ مَا قَطَعْتَ لَهٗ ؟ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ . قَالَ: فَانْتَزَعَهٗ مِنْهُ . قَالَ' وَسَاَلَهٗ عَمَّا يَحْمِيْ مِنَ الْاَرَاكِ ؟ قَالَ: مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ :
فَاَقَرَّ بِهٖ قُتَيْبَةُ ' وَقَالَ : نَعَمْ .
اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو ' حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَارِبِيِّ ' بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ .
اَلْمَارِبُ : نَاحِيَةٌ مِّنَ الْيَمَنِ .
فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَاَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ .
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .
مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ' فِي الْقَطَائِعِ' يَرَوْنَ جَائِزٌ اَنْ يَّقْطَعَ الْاِمَامُ لِمَنْ رَاٰى ذٰلِكَ

1300- اخرجه احمد (338'304/3) من طريق هشام بن عروة بن وهب كيسان عن جابر بن عبد الله فذكره۔
1301- اخرجه ابوداؤد (175-174/3) كتاب الخراج والامارة والفيء' باب: في اقطاع الارضين' حديث (3064) من طريق ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن شمير عن ابي هريرة بن حمال فذكره۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتیبہ بن سعید سے دریافت کیا' کیا محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے حوالے سے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے؟ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نمک کی کان بطور جاگیر عطا کرنے کی درخواست کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انہیں عطا کردی جب وہ واپس جانے لگے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: کیا آپ جانتے ہیں۔ آپ نے اسے کیا عطا کیا ہے۔ آپ نے انہیں جاری رہنے والا پانی عطا کردیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ان سے واپس لے لی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس زمین کی درخواست کی جہاں پیلو کے درخت بکثرت تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہاں تک جہاں تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قتیبہ نے اس حدیث کا اقرار کیا اور بولے ٹھیک ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

''مارب'' یمن کی ایک بستی ہے۔

اس بارے میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک جاگیریں عطا کرنا جائز ہے۔ حاکم وقت جسے مناسب سمجھے عطا کرسکتا ہے۔

1302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَبَعَثَ لَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا اِيَّاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ علقمہ بن وائل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''حضرموت'' میں زمین جاگیر کے طور پر دی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ وہ ان کے لئے اس کی پیمائش کردیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

باب 40: درخت لگانے کی فضیلت

1302- اخرجه احمد (399/6) وابو داؤد (173/3) كتاب الخراج والامارة والفيء، باب: في اقطاع الارضين، حديث (3058) والدارمي (268/2) كتاب البيوع، باب: القطائع، من طريق شعبة عن سماك عن علقمة بن وائل عن ابيه وائل بن حجر فذكره۔

1303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّاُمِّ مُبَشِّرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی مسلمان کوئی پودا وغیرہ لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا جانور کچھ کھا لیتے ہیں' تو وہ اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب 41: کھیتی باڑی کا بیان

1304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِالْمُزَارَعَةِ بَاْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ الْبَذْرُ مِنْ رَّبِّ الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْا بِمُسَاقَاةِ النَّخِيْلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّصِحَّ شَيْءٌ مِّنَ الْمُزَارَعَةِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْجِرَ الْاَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کو وہاں کام کرنے کی اجازت اس شرط پر دی تھی کہ

1303- اخرجه البخاری (5/5) کتاب الحرث والمزارعة' باب: فضل الزارع والغرس اذا اکل منه' حدیث (2320) ومسلم (1189/3) والغرس اذا اکل منه' حدیث (2320) ومسلم (1183/3) کتاب المساقاة' باب: فضل الغرس والزرع' حدیث (12-1553) من طریق ابی عوانة عن قتادة عن انس بن مالك فذکره۔

1304- اخرجه البخاری (14/5) کتاب الحرث والمزارعة' باب: المزارعة بالشطر ونحوه' حدیث (2238) ومسلم (1186/3) کتاب المساقاة' باب: لمساقاة' والمعاملة بجزء من الثمر والزرع' حدیث (1-1551) وابو داؤد (263/3) کتاب البیوع' باب: فی المساقاة' حدیث (3408) وابن ماجه (824/2) کتاب الرہون' باب: معاملة النخیل والکرم' حدیث (2467) والدارمی (270/2) کتاب البیوع' باب: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامل خیبر' واخرجه احمد (37'22'17/2) من طریق یحییٰ بن سعید بن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر فذکره۔

وہاں کی پیداوار میں سے' پھلوں یا کھیت میں سے نصف (مسلمانوں کو ادا کیا جائے گا)

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر نصف یا ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کی شرط پر کھیتی باڑی کی جائے۔

بعض حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے: بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کی شرط پر کھیتی باڑی (ٹھیکے کے طور پر) کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

تاہم ان حضرات کے نزدیک ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کی شرط پر کھجور کے باغ کو پانی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: کھیتی باڑی صرف اس صورت میں کی جاسکتی ہے' جب زمین کو سونے یا چاندی کے عوض میں کرائے پر لیا جائے۔

بَاب مِنَ الْمُزَارَعَةِ

باب 42: مزارعت (کے احکام)

1305 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

متنِ حدیث: قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُّعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْ بِدَرَاهِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْ لِيَزْرَعْهَا

◄► حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع کر دیا تھا جو پہلے ہمارے لئے نفع بخش تھا جب ہم میں سے جس شخص کی زمین ہوتی تھی تو وہ اسے کچھ خراج (پیداوار) یا چند دراہم کے عوض میں دوسرے کو دے دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب کسی شخص کے پاس زمین ہو' تو وہ بلا معاوضہ اپنے بھائی کو دیدے یا خود اس میں کھیتی باڑی کرے۔

1306 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ شُعْبَةَ

1305– اخرجه احمد (141/4) والنسائی (35/7) كتاب الايمان' والنذور' باب: ذكر الاحاديث المختلفة' فى النهى عن كراء الارض بالثلث والربع واختلاف الفاظ الناقلين للخبر' حديث (3869) من طريق' ابى حصين عن مجاهد عن رافع بن خديج فذكره.

1306– اخرجه البخارى (27/5) كتاب الحرث والمزارعة' باب: ما كان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يو اسى بعضهم بعضا فى الزراعة والثمر' حديث (239) ومسلم (1184/3-1185) كتاب البيوع' باب: الارض تمنح' حديث (121-1550) وابو داؤد (257/3) كتاب البيوع' باب: فى المزارعة' حديث (3389) وابن ماجه (821/2) كتاب الرهون' باب: الرخصة فى كراء الارض البيضاء بالذهب والفضة' حديث (2456) واخرجه احمد (234/1'281'349) والحميدى (236/1) حديث (509) من طريق شعبة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس فذكره.

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ اَنْ يَّرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَحَدِيْثُ رَافِعٍ فِيْهِ اضْطِرَابٌ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ وَيُرْوٰى عَنْهُ عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ وَّهُوَ اَحَدُ عُمُوْمَتِهٖ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْهُ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے یہ ہدایت کی تھی کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی کا سلوک کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ان کے چچاؤں کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی روایت کی گئی ہے' جو ان کے ایک چچا تھے اور یہی روایت ان سے مختلف روایات کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہے۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

دیت کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

باب1: اونٹ کے حساب سے کتنی دیت ہوگی

1307 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَّعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ حِقَّةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَخْبَرَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَرَاَوْا اَنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الدِّيَةُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ مِنَ الْعَصَبَةِ يُحَمَّلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رُبُعَ دِيْنَارٍ وَّقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ اِلٰى نِصْفِ دِيْنَارٍ فَاِنْ تَمَّتِ الدِّيَةُ وَاِلَّا نُظِرَ اِلٰى اَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَاُلْزِمُوْا ذٰلِكَ

◆◆ حضرت خشف بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے قتلِ خطاء کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا: اس میں بیس بنت مخاض اور بیس ابن مخاض جو مذکر ہوں۔ بیس بنت لبون، بیس جزء اور بیس حقے دیئے جائیں گے۔

1307- اخرجه ابوداؤد (593/2) كتاب الديات' باب: الدية كم هي؟ حديث (4545) والنسائي (43/8) كتاب القسامة' باب: ذكر اسنان الخطاء' وابن ماجه (879) كتاب الديات' باب: دية الخطاء' حديث رقم (2631) واحمد (450/1) عن حجاج بن ارطاة' قال حدثنا زيد بن جبير' عن خشف بن مالك فذكره عن عبد الله بن مسعود "مرفوعاً".

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔
اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو "مرفوع" ہونے کے طور پر ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
یہی روایت حضرت عبداللہ تک "موقوف" حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔
بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔
اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: دیت تین سالوں میں وصول کی جائے گی۔ ہر ایک سال میں ایک تہائی دیت وصول کی جائے گی۔
یہ حضرات اس بات کے بھی قائل ہیں: قتل خطاء کی دیت کی ادائیگی قاتل کے خاندان پر لازم ہوگی۔
بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: عاقلہ سے مراد آدمی کے باپ کی طرف سے قریبی عزیز ہیں۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔
بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ دیت کی ادائیگی صرف مردوں پر لازم ہوگی۔ خواتین اور بچوں پر نہیں ہوگی جو اس کے عصبہ رشتے دار ہوں۔
ان میں سے ہر ایک شخص ایک چوتھائی دینار ادا کرے گا۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک نصف دینار ادا کرے گا اگر دیت مکمل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے قریبی قبائل کا جائزہ لیا جائے گا' اور ان پر اس کی ادائیگی لازم کی جائے گی۔

1308 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص قتل عمد کرے اسے مقتول کے اولیاء سپرد کیا جائے گا اگر وہ چاہیں' تو اسے قتل کر دیں اگر چاہیں' تو دیت قبول کر لیں اور یہ تیس حصے، تیس جذعے اور چالیس خلفے ہوگی اور اگر وہ اس کے ساتھ صلح کر لیں انہیں' اس کا حق حاصل ہے۔
(راوی کہتے ہیں) یہ دیت کی سختی کے لئے ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

1308– اخرجه ابوداؤد (173/4) كتاب الديات' باب: ولي العمد يرضى بالدية' حديث (4506) وباب: الدية كم هي؟ حديث (4541) والنسائي (42/2-43) كتاب القسامة' باب: ذكر الاختلاف على خالد الحذاء' وابن ماجه (877/2) كتاب الديات' باب: من قتل عمدا' فرضوا بالدية حديث (2626) واحمد (178/2'183'186' 224'217) عن عمرو بن شعيب عن ابيه فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

باب 2: دراہم کے اعتبار سے دیت کتنی ہوگی

1309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَّذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشَرَةَ اٰلَافٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَعْرِفُ الدِّيَةَ اِلَّا مِنَ الْاِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَوْ قِيْمَتُهَا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی ہے۔

عکرمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

ابن عیینہ سے منقول حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا گیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق محمد بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس حدیث کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔ دیت دس ہزار درہم ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق دیت صرف اونٹوں کے حساب سے ہوتی ہے اور وہ ایک سو اونٹ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُوْضِحَةِ

باب 3: موضحہ زخم کی دیت

1309- اخرجه ابوداؤد (593/2) كتاب الديات' باب: الدية كم هي حديث (4546) واخرجه النسائي (44/8) كتاب القسامة' باب: الدية من الورق' واخرجه ابن ماجه (878/2) كتاب الديات' باب: دية الخطاء' حديث (2629) واخرجه الدارمي (192/2) كتاب الديات' باب: كم الدية من الورق والذهب' عن محمد بن مسلم الطائفي عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس به.

1310 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اَنَّ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ

◆◆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موضحہ زخم کے بارے میں پانچ، پانچ (اونٹ بطور دیت ادائیگی) کا حکم دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: موضحہ زخم میں پانچ اونٹ دیے جائیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ

باب 4: انگلیوں کی دیت

1311 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِيْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اُصْبُعٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

1310- اخرجه ابوداؤد (262/1) كتاب الطلاق باب: الولد للفراش حديث (2274) مختصراً و (316/2) كتاب البيوع باب: في عطية المرأة بغير اذن زوجها حديث (3547) مختصراً و (599/2) كتاب الديات باب: ديات الاعضاء حديث (4566) والنسائي (65/5) كتاب الزكوة باب: عطية المرأة بغير اذن زوجها مختصراً و (278/6، 279) كتاب العمرى باب: عطية المرأة بغير اذن زوجها و (57/8) كتاب القسامة باب: المواضح واحمد (179/2، 180، 184، 189، 191، 192، 194، 207، 211، 212، 213) مختصراً عن عمرو بن شعيب عن ابيه فذكره "مرفوعاً".

1311- اخرجه البخاري (235/2) كتاب الديات باب: دية الاصابع حديث (6895) وابو داؤد (188/4) كتاب الديات باب باب: ديات الاعضاء حديث (4560- 4561) والنسائي (56/8-57) كتاب القسامة باب: عقل الاصابع وابن ماجه (885/2) كتاب الديات باب: دية الاصابع حديث (2652) واحمد (329/1، 345) والدارمي (194/2) كتاب الديات باب: في دية الاصابع وعبد بن حميد ص (572) حديث (572)

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہوگی۔اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

1312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَّعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ اور یہ (یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی دیت کے اعتبار سے) برابر ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَفْوِ

باب5: (دیت کو) معاف کردینا

1313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّفَرِ قَالَ

متنِ حدیث: دَقَّ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ قَالَ مُعَاوِيَةُ اِنَّا سَنُرْضِيكَ وَاَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَبْرَمَهٗ فَلَمْ يُرْضِهٖ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ شَاْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً قَالَ الْاَنْصَارِيُّ ءَاَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَذَرُهَا لَهٗ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ لَا اُخَيِّبُكَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَلَا اَعْرِفُ لِاَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِّنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيُّ

1313-اخرجه ابن ماجه (898/2) كتاب الديات' باب: العفو في القصاص حديث (2693) واخرجه احمد (448/6) قالا: حدثنا' يونس' بن ابي اسحق عن ابي السفر قال' قال ابوداؤد "مرفوع"آ.

◄► ابوسفر بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا دانت توڑ دیا یہ معاملہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا اس شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس شخص نے میرا دانت توڑ دیا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہیں راضی کردیں گے۔ اس پر دوسرے شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی منت سماجت کی' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تنگ آ گئے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تمہارا معاملہ تمہارے ساتھی کے سپرد ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کو جسمانی طور پر کوئی تکلیف لاحق ہو اور وہ (تکلیف پہنچانے والے کو) معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی ایک خطا کو مٹا دیتا ہے۔

اس انصاری نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا ہے' تو وہ شخص بولا میں اسے معاف کرتا ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ مال دینے کی ہدایت کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میرے علم کے مطابق ابوسفر نامی راوی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔

ابوسفر نامی راوی کا نام سعید بن احمد ہے اور ایک قول کے مطابق ابن یحمد ثوری ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَاْسُهُ بِصَخْرَةٍ

باب 6: جس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیا جائے

1314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا بِحَجَرٍ وَّاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ اَفُلَانٌ قَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

1314– اخرجه البخاری (85/5) كتاب الخصومات' باب: ما يذكر فی الاشخاص والملازمة والخصومة بين المسلم واليهودی حديث (2411) و (437) كتاب الوصايا' باب: اذا أوما المريض برأسه اشارة بينة جازت حديث (2746) و (206/12) كتاب الديات: باب: سؤال القاتل' حتى يقر والاقرار فی الحدود حديث (6876) ومسلم الابی (102/6) كتاب القسامة والمحاربين' باب: ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغيره (000) حديث (1672) وابو داؤد (180/4) كتاب الديات باب: يقاد من القاتل حديث (4529-4527) و (180/4) كتاب الديات' باب: القود بغير حديد' والنسائی (22/8) كتاب القسامة' باب: القود من الرجل للمرأة وابن ماجه (889/2) كتاب الديات' باب: يقتاد من القاتل كما قتل حديث (2665) واحمد (-262-203-193 183/3)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی جارہی تھی اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ ایک یہودی نے اسے پکڑا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور اس کے جسم پر موجود زیورا تار لیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس لڑکی تک کوئی پہنچ گیا۔ اس میں ابھی تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کو کس نے قتل کیا ہے۔ کیا فلاں نے؟ اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کیا کہ نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں نے' یہاں تک کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا' تو اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کیا جی ہاں تو اس یہودی کو پکڑ لیا گیا۔ اس نے اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جاسکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَشْدِيْدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب 7: مؤمن کو قتل کرنے کی شدید مذمت

1315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّبُرَيْدَةَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ

1315- اخرجه النسائی (82/7) کتاب تحریم الدم باب: تعظیم الدم۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ پوری دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کے قتل ہونے سے زیادہ کم تر ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم یہ "مرفوع" روایت کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ابن ابی عدی سے منقول روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ابن ابی عدی نے شعبہ کے حوالے سے یعلی بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اسی طرح سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے یعلی بن عطاء کے حوالے سے "موقوف" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک) یہ روایت "مرفوع" ہونے کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

باب 8: خون کے بارے میں فیصلہ

1316 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوْعًا وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون (کے مقدمات) کا فیصلہ کیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم بعض راویوں نے اسے اعمش کے

1316- اخرجہ البخاری (194/12) کتاب الدیات : باب: قول اللہ تعالیٰ (ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم) النساء 93 حدیث (6864) واخرجہ مسلم الابی (114/6) کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات' باب: المجازاۃ بالدماء فی الاخرۃ' حدیث (1678) والنسائی (84-83/7) کتاب تحریم الدم' باب: تعظیم الدم وابن ماجہ (873/2) کتاب الدیات' باب: التغلیظ فی قتل مسلم ظلماً حدیث (2617-2615) عن الاعمش' عن شقیق ابی وائل عن عبد اللہ "مرفوعاً".

حوالے سے نقل کیا ہے لیکن "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فِى الدِّمَاءِ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون (کے مقدمات) کا فیصلہ کیا جائے گا۔

1318 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَال سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِىْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِى النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ نُعْمٍ الْكُوْفِىُّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر آسمان اور زمین کے رہنے والے سب لوگ کسی مؤمن کے قتل کرنے میں شریک ہوں، تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈال دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ابوحکم بجلی، یہ عبدالرحمٰن بن ابی نعم کوفی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهٗ يُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا

باب 9: جو شخص اپنے بیٹے کو قتل کردے، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟

1319 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُرَاقَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِيْحٍ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا وَّهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ

اضطراب

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَبَ اِذَا قَتَلَ ابْنَهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَا قَذَفَ ابْنَهٗ لَا يُحَدُّ

◆◆ عمرو بن شعیب، اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے سے باپ کا قصاص لینے کا حکم دیا تھا لیکن آپ نے باپ سے بیٹے کا قصاص لینے کا حکم نہیں دیا۔

ہم اس روایت کو حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

دیگر راویوں نے اسے مثنیٰ بن صباح کے حوالے سے نقل کیا ہے اور مثنیٰ بن صباح کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

ابوخالد نے اس روایت کو حجاج کے حوالے سے، عمرو بن شعیب کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت عمرو بن شعیب کے حوالے سے "مرسل" حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

اس حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے اگر باپ اپنے بیٹے کو قتل کردے تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ اس پر زنا کا الزام لگائے تو اس پر حد قذف جاری نہیں کی جائے گی۔

1320 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بیٹے کے عوض میں باپ کو (قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا۔

1321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ

1320- اخرجه احمد (16/1، 22، 49) وابن ماجه (888/2) كتاب الديات: باب: لا يقتل الوالد بولده حديث (2662) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب "مرفوعاً".

1321- اخرجه ابن ماجه (888/2) كتاب الديات، باب: لا يقتل الوالد بولده حديث (2661) مختصر، وابن ماجه (867/2) كتاب الحدود، باب: النهي عن اقامة الحدود في المساجد، حديث (2599) والدارمي (190/2) كتاب الديعا، باب: القود بين الوالد والولد، عن اسماعيل بن مسلم عن عمرو بن دينار عن طاؤس، عن ابن عباس "مرفوعاً".

توضیح راوی: وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ مسجد میں حد قائم نہیں کی جائے گی اور بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے ''مرفوع'' ہونے کے طور پر جانتے ہیں جسے اسماعیل بن مسلم نے روایت کیا ہے۔

اسماعیل بن مسلم مکی کے بارے میں بعض اہلِ علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ

باب 10: کسی بھی مسلمان کا خون بہانا تین میں سے کسی ایک وجہ سے جائز ہے

1322 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں صرف تین میں سے کسی ایک وجہ سے (اسے قتل کیا جا سکتا ہے) شادی شدہ زانی، قتل کے بدلے میں قتل یا اپنے دین (اسلام) کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے شخص کو (قتل کیا جا سکتا ہے)

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّقْتُلُ نَفْسًا مُّعَاهَدَةً

باب 11: جو شخص کسی معاہد کو قتل کر دے (اس کا حکم)

1322– اخرجه البخاری (209/12) كتاب الديات، باب: قول الله تعالىٰ، ان النفس بالنفس والعين بالعين (المائدة: 45) حديث (6878)
ومسلم الابی (110/6) كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: ما يباح به دم المسلم حديث (1686) وابو داؤد (530/2) كتاب
الحدود، باب: الحكم فيمن ارتد حديث (4352) والنسائی (13/8) كتاب القسامة، باب: القود، وابن ماجه (837/2) كتاب الحدود، باب: لا
يحل دم امرىء مسلم الا فی ثلاث، حديث (2534) والدارمی (172/2) كتاب الحدود باب: ما يحل به دم المسلم و (218/2) كتاب السير،
باب: فی القتال علی قول النبی صلی الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس، واحمد (382/1، 328/1، 444/1) والحميدی (65/1) حديث
(119) عن الاعمش قال: سمعت عبد الله بن مرة يحدث، عن مسروق عن عبد الله "مرفوعاً"

1323 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الْبَصْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ایسے معاہد کو قتل کردے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو' تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کی' وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ اگرچہ جنت کی خوشبو **70** برس کے فاصلے سے محسوس ہوجاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

1324 سندِحدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَأَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں (کے قتل ہو جانے) پر مسلمانوں کی طرف سے انہیں دیت دلوائی تھی کیونکہ ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول نے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوسعد بقال نامی راوی کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

باب 12: مقتول کے ولی کا قصاص یا معاف کرنے کا فیصلہ کرنا

1323- اخرجه ابن ماجه (896/2) كتاب الديات' باب: من قتل معاهداً حديث (2687) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا معدى' بن سليمان قال انبانا' ابن عجلان' عن ابيه عن ابى هريرة "مرفوعاً".

1325 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِى النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے مکہ کو فتح کیا' تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: جس شخص کا کوئی (عزیز یا رشتے دار) قتل ہو جائے اسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے یا تو وہ معاف کر دے یا پھر (قاتل کو) قتل کر دے۔

اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ، حضرت خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِىْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِىْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِىَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَّاِنِّىْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّقْتُلُوْا اَوْ يَاْخُذُوا الْعَقْلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرَوَاهُ شَيْبَانُ اَيْضًا عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1325– اخرجه البخاری (213/12) كتاب الديات' باب: من قتل له قتيل فهو بخير النظرين' حديث (6880) و (248/1) كتاب العلم' باب: كتابة العلم' حديث (112)، و (105/5) كتاب اللقطة' باب: كيف تعرف لقطة اهل مكة؟ حديث (2434) ومسلم (464-461/4) كتاب الحج: باب: تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا لنشدها على الدوام حديث (447-448) مختصر' وابو داؤد (616/1) كتاب المناسك' باب: هل يؤخذ من قاتل العمد الدية اذا عفا ولى المقتول عن القود وابن ماجه (876/2) كتاب الديات' باب: من قتل ..ه قتل فهو بالخيار بين احدى ثلاث حديث (2624)

1326– اخرجه البخاری (238/1) كتاب العلم' باب: ليبلغ العلم الشاهد الغائب– حديث (104) مختصر و (50/4) كتاب جزاء الصيد' باب: الا يعضد شجر الحرم حديث (1832) مختصر (614/7) كتاب المغازی' باب (000) حديث (4295) مختصر و مسلم (460/4) كتاب الحج' باب: تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا لمنشد على الدوام' حديث (1354) وابو داؤد (172/4) كتاب الديات' باب: ولى العمد يرضى بالدية' حديث (4504) والنسائی (205/5) كتاب الحج والمناسك' باب: تحريم القتال فيه' مختصراً واحمد (32-31/4) د (385-384/6)

متن حدیث: مَنْ قُتِلَ لَـهُ قَتِيلٌ فَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ

مذاہب فقہاء: وَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے۔ اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر جو شخص ایمان رکھتا ہو وہ اس میں خون نہ بہائے اور اس کے درخت کو نہ کاٹے اگر کوئی شخص اس بارے میں رخصت حاصل کرنے کی کوشش کرے اور یہ کہے: یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے لئے حلال قرار دیا گیا تھا (تو یاد رکھنا) اسے اللہ تعالیٰ نے صرف میرے لئے حلال قرار دیا ہے۔ اسے لوگوں کے لئے حلال قرار نہیں دیا اور میرے لئے بھی دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال قرار دیا گیا تھا پھر یہ قیامت تک قابلِ احترام ہے۔

اے خزاعہ قبیلے کے لوگو! تم نے ہذیل قبیلے کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ میں اس کی دیت دلوا دیتا ہوں آج کے بعد جس کا کوئی عزیز قتل ہو جائے تو اس مقتول کے رشتے داروں کو دو باتوں میں سے ایک چیز کا اختیار ہوگا یا تو وہ (قاتل کو) قتل کر دیں یا وہ دیت وصول کرلیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شیبان نامی راوی نے اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے اسے اس بات کا اختیار ہے: وہ (قاتل کو) قتل کر دے یا معاف کر دے یا دیت وصول کرلے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قُتِلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ قَوْلُهُ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰى عَنْهُ الرَّجُلُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ قَالَ فَكَانَ يُسَمّٰى ذَا النِّسْعَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّالنِّسْعَةُ حَبْلٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔ قاتل کو اس کے ورثاء کے سپرد کیا گیا، تو قاتل نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے جان بوجھ کر اسے قتل نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

1327- اخرجه ابوداؤد (576/2) كتاب الديات، باب الامام يامر بالعفو في الدم، حديث (4498) والنسائي (13/8 كتاب القسامة، باب القود، حديث (4736) وابن ماجه (597/2) كتاب الديات، باب: العفو عن القاتل حديث (2690)

فرمایا: (یعنی مقتول کے ورثا سے فرمایا) اگر یہ سچ کہہ رہا ہے اور تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا' تو تم جہنم میں داخل ہو جاؤ گے' تو اس شخص نے اس قاتل کو معاف کر دیا۔ وہ قاتل رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اپنی رسی کو کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا اور اس کا نام "ذونسعہ" (رسی والا) پڑ گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ "نسعہ" رسی کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب 13: مثلہ کرنے کی ممانعت

1328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَنَسٍ وَّسَمُرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَيَعْلٰى بْنِ مُرَّةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تھے' تو آپ اسے بطور خاص اس کی اپنی ذات کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور دیگر مسلمانوں کے حوالے سے بھلائی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کا آغاز کرو! جو شخص اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں ان کے ساتھ لڑائی کرو تم خیانت نہ کرنا اور عہد شکنی نہ کرنا اور مثلہ نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔

اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم نے مثلہ کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

1328= اخرجہ مسلم (288/6) الابی' کتاب الجہاد والسیر باب: تأمیر الامام الامراء علی البعوث- وحدیث (1731) وابو داؤد (44/2) کتاب الجہاد' باب فی دعاء المشرکین' حدیث (2613) وابن ماجہ (953/2) کتاب الجہاد' باب: وصیۃ الامام' حدیث (2858) واحمد (352/5) مختصر و(358/5) والدارمی (215/2) کتاب السیر: باب وصیۃ الامام فی السرایا۔

1329 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: اَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ اسْمُهُ شَرَاحِيلُ بْنُ اٰدَةَ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں بھلائی کو لازم قرار دیا ہے تو جب تم (کسی کو قصاص میں یا جنگ کے دوران) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (یعنی اذیت پہنچائے بغیر قتل کرو) اور جب تم (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو آدمی اپنی چھری کو تیز کر لے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو تکلیف نہ پہنچائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابواشعث نامی راوی کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

باب 14: پیٹ میں موجود بچے کی دیت

1330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِىْ قُضِىَ عَلَيْهِ اَيُعْطٰى مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ بَلْ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ

1329– اخرجه مسلم (7/41'42– الابى) كتاب الصيد والذبائح: باب: الامر باحسان الذبح والقتل' وتحديد الشفرة' حديث (1955) وابو داؤد (109/2) كتاب الضحايا' باب: فى النهى ان تصبر البهائم والرفق بالذبيحة' حديث (2815) والنسائى (227/7) كتاب الضحايا' بالا امر باحداد الشفرة وباب: ذكر المنفلتة التى لا يقدر على اخذها (229/7) با: حسن الذبح' وابن ماجه (1052/8) كتاب الذبائح' باب: اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح' حديث (3170) والدارمى (82/2) كتاب الاضاحى' باب: فى حسن الذبيحة' واحمد (123/4'124'125) عن ابى قلابة' عن ابى الاشعث' الصنعانى عن شداد بن اوس "مرفوعاً".

1320= اخرجه البخارى (257/12) كتاب الديات' با: جنين المرأة' حديث (6904) ومسلم (130/6'134) الابى' كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب: دية الجنين' ووجوب الدية فى قتل الخطاء وشبه العمد على عاقلة الجانى حديث (1681) وابو داؤد (601/2) كتاب الديات' باب: دية الجنين' حديث (4576) حديث (4579) وحديث (4577) والنسائى (47/8-48-49) كتاب القسامة' باب: دية جنين المرأة' وابن ماجه (882/2) كتاب الديات' باب: دية الجنين' حديث (26390) ومالك (855/2) كتاب العقول' باب: عقل الجنين' حديث (6,5) والدارمى (197/2) كتاب الديات' باب: دية الخطا على من هى' واحمد (236/2'438'539)

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ حَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز تاوان کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ دیا جس شخص کے خلاف فیصلہ دیا گیا۔ اس نے عرض کی: کیا ہم اس کی ادائیگی کریں کہ جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ چیخ کر رویا نہیں۔ اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو شاعروں کی طرح کلام کر رہا ہے بلکہ اس طرح کے خون میں غلام یا کنیز کو تاوان کے طور پر ادا کیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ تاوان کے طور پر ایک غلام یا ایک کنیز یا پانچ سو درہم ادا کیے جائیں گے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کی بجائے گھوڑا یا خچر بھی (ادا کیا جاسکتا ہے)

1331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَّجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ

اسنادِ دیگر: قَالَ الْحَسَنُ وَاَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو عورتیں آپس میں سوکن تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا شاید خیمے کی لکڑی ماری تو اس عورت کا پیٹ میں موجود بچہ ضائع ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز تاوان کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ دیا اور آپ نے اس کی ادائیگی عورت کے خاندان کے ذمے لازم کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1331- اخرجه البخاری (257/12) کتاب الدیات' باب: جنین المرأة حدیث (2905) بنحوه و مسلم (138,137/6) کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات' باب: دیة الجنین' ووجوب الدیة فی القتل الخطاء وشبه العمد علی عاقلة الجانی' حدیث (1682/37)(1682/38)(1689/39) وابو داؤد (599/2) کتاب الدیات' باب: دیة الجنین' حدیث (4568)(4569) والنسائی (49/8) کتاب القسامة' باب: دیة جنین المرأة' باب: صفة شبة العمد وعلی من دیة الاجنة (50/8-51) وابن ماجه (879/2) کتاب الدیات' باب: الدیة علی العاقلة فان کان لم یکن عاقلة ففی بیت المال' حدیث (2633) والدارمی (196/2) کتاب الدیات' باب: فی دیة الجنین' واحمد (245/4'249) عن منصور عن ابراهیم وعن عبید بن نضلة عن المغیرة بن شعبة۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب 15: کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

1332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَّا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِيْ بَيْضَاءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا وَالَّذِىْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ اِلَّا فَهْمًا يُّعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِى الْقُرْاٰنِ وَمَا فِى الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِى الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس موجود تحریر میں کوئی ایسا حکم بھی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو' تو انہوں نے جواب دیا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے۔ میرے علم میں صرف وہ فہم ہے' جو اللہ تعالیٰ قرآن کے حوالے سے کسی شخص کو عطا کرتا ہے یا صحیفے میں موجود کچھ احکام ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: صحیفے میں کیا تحریر ہے' تو انہوں نے بتایا: اس میں دیت کے احکام ہیں۔ قیدی کو آزاد کرنے کے احکام ہیں' اور یہ حکم ہے: کسی کافر کے بدلے میں کسی مؤمن کو قتل نہ کیا جائے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کسی مؤمن کو کسی قاتل کے بدلے میں قتل نہیں کیا جاسکتا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: معاہد کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جاسکتا ہے۔

1332- اخرجه البخاری (246/2) كتاب العلم' باب: كتابة العلم' حديث (111)' (97/4) كتاب فضائل المدينة' باب: حرم المدينة' حديث (1870) بنحوه (193/6) كتاب الجهاد والسير: باب: فكاك الاسير' حديث (3047' 315/6) كتاب الجزية والموادعة باب: ذمة المسلمين وجوارهم واحدة-' حديث (3172) والنسائی (8/19' 20) كتاب القسامة' باب: القود بين الاحرار والمماليك فى النفس' وابن ماجه (887/2) كتاب الديات' باب: لا يقتل مسلم بكافر' حديث (2659) والدارمی (190/2) كتاب الديات: باب: لا يقتل مسلم بكافر' والحميدی (23/1) حديث 40) واحمد (79/1) عن مطرف بن طريف' عن عامر الشعبی' عن ابی جحيفة عن علی به.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دِيَةِ الْكُفَّارِ

باب 16: کفار کی دیت کا حکم

1333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

حدیثِ دیگر: وَّبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ دِيَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ دِيَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اِلٰى مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

آثارِ صحابہ: وَّرُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَّدِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَّبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی کافر کے بدلے میں کسی بھی مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے۔

آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کافر کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہو گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں جو حدیث منقول ہے وہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم اس روایت کی طرف گئے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہو گی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: یہودی یا

1333 – اخرجه ابوداؤد (89/2) كتاب الجهاد' باب: في السرية' ترد على اهل العسكر' حديث (2751) وابن ماجه (887/2) كتاب الديات' باب: لا يقتل مسلم بكافر حديث (2659) باب: المسلمون' تتكافأ دماؤهم' حديث (2685) واحمد (180/2'205'215'216) وابن خزيمة (26/4) حديث (2280) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده به.

عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہوگی جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

باب 17: جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے۔

1334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِلٰى هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ حَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَاِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهٖ قُتِلَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے ہم اسے قتل کروا دیں گے اور جو شخص اس کا کوئی عضو کاٹ دے ہم اس کا عضو کٹوا دیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔ ان میں ابراہیم نخعی بھی شامل ہیں۔

بعض اہلِ علم جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء بن ابی رباح شامل ہیں۔ ان کے نزدیک آزاد اور غلام شخص کے درمیان جان یا جان سے کم کوئی بھی قصاص نہیں لیا جا سکتا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے غلام کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جا سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1334= اخرجه النسائي (20/8) كتاب القسامة' باب: القود من السيد للمولى' باب: القصاص في السن' (26/8) وابن ماجه (888/2) كتاب الديات' باب: هل يقتل الحر بالعبد؟ حديث (2663) والدارمي (191/2) كتاب الديات: باب: القود بين العبد وبين سيده احمد (10/5' 11' 12' 19) عن الحسن' عن سمرة' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب 18: عورت اپنے شوہر کی دیت میں وارث ہوگی

1335 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَّرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے دیت کی ادائیگی (قاتل کے) خاندان کے ذمے ہو گی اور کوئی عورت اپنے شوہر کی دیت میں کسی چیز کی وارث نہیں ہوگی۔

پھر حضرت ضحاک بن سفیان کلابی نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ خط میں لکھا تھا: وہ اشیم ضبابی کی اہلیہ کو ان کے شوہر کی دیت میں وارث قرار دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِصَاصِ

باب 19: قصاص کا حکم

1336 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ)

1335- اخرجه ابوداؤد (144/2) كتاب الفرائض' باب: في المرأة ترث من دية زوجها وابن ماجه (883/2) كتاب الديات باب: الميراث من الدية حديث (2642) واحمد (452/3)

1336- اخرجه البخاري (229/12) كتاب الديات' باب: اذا عض رجلا فوقعت ثناياه حديث (6892) ومسلم (105/6) كتاب القسامة والمحاربين: باب الصائل على نفس الانسان او عضوه' حديث (1673/18) والنسائي (29/8) كتاب القسامة' باب: القود من العضة- وذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عمران بن حصين' وابن ماجه (887/2) كتاب الديات' باب: من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه' حديث (2657) والدارمي (195/2) كتاب الديات' باب: من عض رجلاً فنزع يده فندر ثناياه' حديث (2657) والدارمي (195/2) كتاب الديات' باب: ليس عض يد رجل فالعزع' المعضوض يده والحمد (428-427/4) عن زرارة بن اوفى عن عمران بن حصين "مرفوعاً"۔

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ
حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ دیا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے شخص کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے وہ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کے ہاتھ کو یوں چباتا ہے جیسے اونٹ چباتا ہے۔ تمہیں کوئی دیت نہیں ملے گی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا۔

''اور زخموں میں بھی قصاص ہوتا ہے''

اس بارے میں حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں حضرات بھائی ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

باب 20: تہمت کی وجہ سے قید کر دینا

1337 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ
متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ
فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بَهْزٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ رَوَى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت کی وجہ سے ایک شخص کو قید کروا دیا تھا پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بہز کی اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا سے منقول روایت ''حسن'' ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم نے اسے بہز کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو اس روایت کے مقابلے میں طویل اور مکمل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب 21: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے

1337- اخرجه ابوداؤد (337/2) كتاب الاقضية :باب: فى الحبس فى الدين وغيره حديث (3630-3631) مختصر' والنسائى (67-66/8) كتاب القسامة باب: امتحان السارق بالضرب والحبس' واحمد (447/4) و (2/5 ,4) عن حكيم بن معاوية عن ابيه "مرفوعاً".

1338 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ سَرَقَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

اختلافِ روایت: وَزَادَ حَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ مَعْمَرٌ بَلَغَنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ زَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین ہتھیالے گا' قیامت کے دن اس کی گردن میں سات زمینوں جتنا وزنی طوق ڈالا جائے گا۔

حاتم بن سیاہ مروزی نے اس میں اضافی الفاظ نقل کیے ہیں۔

معمر نے یہ بات بیان کی ہے: زہری کے حوالے سے مجھے یہ روایت پہنچی ہے اور میں نے ان سے یہ بات نہیں سنی کہ انہوں نے اس روایت میں مزید الفاظ نقل کیے ہوں۔ ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہوگا''۔

شعیب بن ابوحمزہ نے اس حدیث کو زہری کے حوالے سے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن عمرو کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے زہری کے حوالے سے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان نے اس روایت میں عبدالرحمٰن بن عمرو سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1338- اخرجه ابوداؤد (660/2) كتاب السنة' باب: في قتال اللصوص' حديث (4772) والنسائي (115/7'116) كتاب تحريم الدم' باب: من قتل دون ماله وابن ماجه (861/2) كتاب الحدود' باب: من قتل دون ماله فهو شهيد'حديث (2580) واحمد (187/1'190) والحميدي (44/1) من (83) وعبد بن حميد حديث (106)

1339 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہب فقہاء: وَّقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّقَاتِلَ عَنْ نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهٖ وَلَوْ دِرْهَمَيْنِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم نے مرد کے لئے یہ رخصت دی ہے: وہ اپنی جان یا اپنے مال کی حفاظت کے لئے کسی سے لڑ سکتا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے مال کی خاطر لڑ سکتا ہے اگر چہ وہ دو درہم ہوں۔

1340 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْكُوْفِيُّ شَيْخٌ ثِقَةٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ اُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ ابراہیم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا مال ناحق طور پر چھینا جا رہا ہو اور وہ لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

1339- اخرجه ابوداؤد (660/2) كتاب السنة، باب فی قتال اللصوص، حديث (4771) والنسائى (115/7) كتاب تحريم الدم، باب من قتل دون ماله واحمد (217،194،193/2)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کی گئی ہے۔

1341 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَيَعْقُوْبُ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِیُّ

◆◆ طلحہ بن عبداللہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے' جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے' جو شخص اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اسے ابراہیم بن سعد کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یعقوب نامی راوی یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقَسَامَةِ

باب 22: قسامت کا حکم

1342 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ

1342- اخرجه البخاری (359/5) كتاب الصلح' باب: الصلح مع المشركين' حديث (2702) مختصر و (317/6) كتاب الجزية والموادعة' باب: الموادعة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره- حديث (3173)' (552/10) كتاب الادب باب: اكرام الكبير- حديث (6143'6142) و (339/12) كتاب الديات' باب: اذا اصاب قوم من رجل هل يعاقب ام يقتص منهم كلهم' حديث (6898)' و (196/13) كتاب الاحكام' باب: كتاب الحاكم الى عماله- حديث 7192) ومسلم (72/6) كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب: القسامة حديث (1669/1) و (1669/2) و (1669/6) وابوداؤد (4/177-178) كتاب الديات' باب: القتل بالقسامة' حديث (4520-4521) والنسائی (8/5-12) كتاب القسامة' باب: تبدئة اهل الدم فی القسامة' وابن ماجه (892/2) كتاب الديات' باب: القسامة' حديث (2677) ومالك (877/2) كتاب القسامة' باب تبدئة اهل الدم فی القسامة' حديث (1) والدارمی (2/188'189) كتاب الديات' باب: الدية فی قتل العمد' واحمد (3'2/4) وابن خزيمة (77/4) حديث (2384) عن يحيیٰ بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن ابی حثمة' ورافع بن خديج به

بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ یَحْیٰی وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّهُمَا قَالَا

متن حدیث: خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَیْدٍ وَّمُحَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَیْدٍ حَتّٰی اِذَا كَانَا بِخَیْبَرَ تَفَرَّقَا فِیْ بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ اِنَّ مُحَیِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِیْلًا قَدْ قُتِلَ فَدَفَنَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِیَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَیْهِ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ لِلْكُبْرِ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا وَكَیْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ یَهُوْدُ بِخَمْسِیْنَ یَمِیْنًا قَالُوْا وَكَیْفَ نَقْبَلُ اَیْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی عَقْلَهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَاٰی بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِیْنَةِ الْقَوَدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَیْرِهِمْ اِنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوْجِبُ الْقَوَدَ وَاِنَّمَا تُوْجِبُ الدِّیَةَ

◆◆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ حدیث حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے یہ لوگ خیبر میں تھے وہاں یہ ایک جگہ پر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مقتول پایا جنہیں قتل کر دیا گیا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے ساتھ حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ان میں سب سے کم عمر تھے وہ اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے بات شروع کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے بڑوں کو موقع دو! وہ خاموش ہو گئے۔ ان کے دونوں ساتھیوں نے بات چیت کی پھر انہوں نے بھی ان دونوں کے ساتھ بات چیت میں حصہ لیا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل کے قتل ہونے کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے پچاس افراد قسم اٹھا کر اپنے ساتھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے قاتل کے حقدار بن جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں جب کہ ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم کافروں کی قسم کا کیسے اعتبار کریں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آپ نے اپنی طرف سے انہیں دیت عطا کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک قسامت کے بارے میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے بعض فقہاء کے نزدیک قسامت کی وجہ سے قصاص لازم آتا ہے۔

کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک قسامت سے قصاص لازم نہیں ہوتا بلکہ یہ دیت کو واجب کرتی ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدود کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ لَّا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

باب 1: جس شخص پر حد واجب نہیں ہوتی ہے

1343 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِّنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا وَّلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَدْ كَانَ الْحَسَنُ فِىْ زَمَانِ عَلِيٍّ وَّقَدْ اَدْرَكَهُ وَلٰكِنَّا لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِّنْهُ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں سے قلم (شرعی سزا کا حکم) اٹھا لیا گیا ہے۔

1343- اخرجه احمد (116/1، 118، 140) عن الحسن عن علي به وابو داؤد (545/2) كتاب الحدود، باب: فی المجنون يسرق او يصيب حدا حديث (4402) عن ابی ظبيان حديث (4403) عن ابی الضحی عن علي به۔

سوئے ہوئے شخص سے' یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ بچے سے' یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور پاگل سے' یہاں تک کہ اسے عقل آجائے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ لڑکے سے' یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

یہی روایت عطاء بن سائب کے حوالے سے، ابوظبیان کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

محدثین نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے، ابوظبیان کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بصری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں موجود تھے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' تاہم ہمارے علم کے مطابق ان کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع (ثابت) نہیں ہے۔

ابوظبیان نامی راوی کا نام حصین بن جندب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي دَرْءِ الْحُدُوْدِ

باب 2: حدود کو ساقط کر دینا

1344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1344- انفرد بہ الترمذی' ینظر تحفۃ الاشراف (101/12) حدیث (16689) واخرجہ البیہقی (238/8) والحاکم فی المستدرک (384/4) والخطیب البغدادی (331/5)

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيعٍ اَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ وَيَزِيدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو ساقط کر دو اور اگر کوئی گنجائش ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو کیونکہ امام کا غلطی سے معاف کر دینا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا گیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی یزید بن زیاد (دمشقی کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے طور پر جانتے ہیں)

وکیع نے اس روایت کو یزید بن زیاد کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) وکیع سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

اسی طرح کی روایت دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے: انہوں نے بھی اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی ''ضعیف'' ہیں۔

یزید بن ابوزیاد کوفی' ان سے زیادہ مستند اور پہلے زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب 3: مسلمان کی پردہ پوشی کرنا

1345 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ

1345- اخرجه مسلم (8/98-101) كتاب الذكر والدعاء' باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن' وعلى الذكر' حديث (38/2699) وابو داؤد (1/460) كتاب الصلوة: باب: ثواب قراءة القرآن' حديث (1455) مختصر (2/704) كتاب الاداب: باب: في المعونة للمسلم' حديث (4946) وابن ماجه (1/82) المقدمة' باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث (225) والدارمي (2/261-262) كتاب البيع' باب فيمن انظر معسرا' واحمد (2/252-272-325-406-500-514-522)

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان سے کسی دنیاوی پریشانی کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی پریشانی کو دور کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت اسی طرح ہے۔ اسے کئی راویوں نے اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ابوعوانہ نے نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں۔ ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (منقول) مجھے اسی کی مانند حدیث بیان کی گئی ہے۔ گویا یہ پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس روایت کو عبید بن اسباط نے بھی اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1346 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◄► سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن پریشانیوں کو دور کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

1346- اخرجه البخاري (338/12) كتاب الاكراه' باب: يمين الرجل لصاحبه- حديث (6951) و (116/5) كتاب المظالم' باب: لا يظلم المسلم ولا يسلمه' حديث (2442) ومسلم (536/8) كتاب البر والصلة والآداب' باب: تحريم الظلم' حديث (2580) وابو داؤد (690/2) كتاب الآداب' باب: المواخاة' حديث (4893) واحمد (91/2) قالوا' حدثنا الليث' عن عقيل' عن الزهري' عن سالم عن ابن عمر به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

باب 4: حد کے بارے میں تلقین کرنا

1347 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے فرمایا تھا: کیا وہ بات درست ہے جو تمہارے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: میرے بارے میں کیا بات آپ تک پہنچی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے: تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر انہوں نے چار مرتبہ یہ اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو سماک بن حرب کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَا رَجَعَ

باب 5: اعتراف کرنے والا جب رجوع کر لے تو اس سے حد کو ساقط کر دینا

1348 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ مَاعِزٌ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَمَرَ بِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ

1347= اخرجه مسلم (170/6) كتاب الحدود: باب: من اعترف على نفسه بالزنى' حديث (1693) وابوداؤد (552/2) كتاب الحدود' باب: رجم ماعز بن مالك' حديث (4425) واحمد (328'214'245/1) عن سماك' بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

1348= اخرجه ابن ماجه (854/2) كتاب الحدود' باب: الرجم' حديث (2554) واحمد بن حنبل في مسنده (450/2) من طريق محمد ابن عمرو' عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْىُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ماعز اسلمی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اس نے زنا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری سمت سے آیا اور اس نے بتایا: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت چوتھی مرتبہ کے اعتراف کے بعد اسے حرہ کے میدان میں لے جایا گیا اور پتھروں کے ذریعے سنگسار کر دیا گیا جب اسے پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ بھاگا' یہاں تک کہ وہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کا جڑا موجود تھا۔ اس شخص نے وہی اسے مار دیا۔ لوگوں نے بھی اسے مارا' یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا بعد میں لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہ جب اسے پتھروں کی تکلیف اور موت کی تکلیف محسوس ہوئی تو وہ بھاگ کھڑا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

1349 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا اِذَا اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ

1349- اخرجه البخارى (119/12) كتاب الحدود' باب: رجم المحصن' حديث (6814)' (300/9) كتاب الطلاق' باب: الطلاق فى الاغلاق حديث (5270) ومسلم (164/6-166) الابى' كتاب الحدود' باب: من اعترف على نفسه بالزنى' حديث (1691/16) وابو داؤد (553/2) كتاب الحدود' باب: رجم ماعز بن مالك' حديث (4430) والنسائى (63/4) كتاب الجنائز' باب: ترك الصلوٰة على المرجوم' والدارمى (176/2) كتاب الحدود' باب: الاعتراف بالزنا' واحمد (323/3) عن الزهرى' عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن جابر به.

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ مَرَّةً اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ

حدیثِ دیگر: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ زَنٰى بِامْرَاَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر اعتراف کیا آپ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا' یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ یہ گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم پاگل ہو۔ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم شادی شدہ ہو اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے عید گاہ میں سنگسار کر دیا گیا جب اسے پتھروں کی تکلیف لاحق ہوئی تو وہ بھاگا لیکن اسے پکڑ کر سنگسار کر دیا گیا' یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے الفاظ استعمال کیے تاہم آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا یعنی زنا کا اعتراف کرنے والا شخص جب اپنی ذات کے حوالے سے چار مرتبہ اعتراف کر لے تو حد قائم ہو جائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص اپنے بارے میں ایک مرتبہ اعتراف کر لے تو بھی اس پر حد قائم ہو جائے گی۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں جو حضرات اس بات کے قائل ہیں' ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

یہ حدیث طویل ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دینا یہ حضرات فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ عورت چار مرتبہ اعتراف کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّشَفَّعَ فِي الْحُدُوْدِ

باب 6: حدود کے بارے میں سفارش کرنا حرام ہے

1360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِىْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِىْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ مَسْعُوْدِ ابْنِ الْعَجْمَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ مَسْعُوْدُ بْنُ الْاَعْجَمِ وَلَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ قریش' مخزوم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے سلسلے میں پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے سوچا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات کرے گا پھر انہیں خیال آیا کہ یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔ اسامہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس لئے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان میں کوئی صاحب حیثیت شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیا کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ نے چوری کا ارتکاب کیا ہوتا تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

اس بارے میں حضرت مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ مسعود بن اعجم ہیں۔ اور ان سے صرف یہی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ

باب 7: رجم کی تحقیق کا بیان

1351 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

1350– اخرجه البخاري (693/6) كتاب احاديث الانبياء: باب (54) حديث (3475)، و (110/7) كتاب: فضائل الصحابة' باب: ذكر اسامة بن زيد حديث (3733)، و (89/12) كتاب الحدود' باب: كراهية الشفاعة في الحد' حديث (6788) ومسلم (153/6) كتاب الحدود' باب: قطع السارق الشريف وغيره' حديث (1688/8) وابوداؤد (537/2) كتاب الحدود: باب: في الحد يشفع' حديث (4373) والنسائي (72/8) كتاب قطع السارق' باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت' وابن ماجه (851/2) كتاب الحدود' باب الشفاعة في الحدود' حديث (2547) والدارمي (173/2) كتاب الحدود' باب: الشفاعة في الحدود دون السلطان' واحمد (62،41/6) عن الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشه به.

متن حدیث: رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَاِنِّي قَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَجِيءَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کروایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کروایا تھا۔ میں نے بھی رجم کروایا ہے اگر میں اس بات کو ناپسند نہ کرتا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی اضافہ کروں تو میں اس کو مصحف میں لکھوا دیتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے: کچھ لوگ آئیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اسے نہیں پائیں گے تو اس کا انکار کردیں گے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1352 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاِنِّيْ خَائِفٌ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلَ قَائِلٌ لَّا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ حَبَلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ

فی الباب: وَّفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا۔ اس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چیز نازل کی اس میں رجم سے متعلق آیت بھی تھی۔ نبی

1351- اخرجه مالك (823/2) كتاب الحدود' باب: ما جاء في الرجم حديث (10) واحمد (43'36/1) عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب به۔

1352- اخرجه البخاري (148/12) كتاب الحدود' باب: رجم الحبلى من الزنا اذا احصنت' حديث (6830) ومسلم (162/2) كتاب الحدود' رجم الثيب في الزنى' حديث (1691) وابو داؤد (550/2) كتاب الحدود' باب: في الرجم' حديث (4418) وابن ماجه (853) كتاب الحدود' باب: الرجم' حديث (2553) ومالك (823/2) كتاب الحدود' باب: ما جاء في الرجم حديث (8) والدارمي (179/2) كتاب الحدود: باب: في حد المحصنين بالزنا' والحميدي (16/1) حديث (25) واحمد (23/1' 40' 55) عن ابن شهاب الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمر به۔

اکرم ﷺ نے رجم کروایا ہے۔ آپ کے بعد ہم نے رجم کروایا ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے: جب طویل زمانہ گزر جائے گا تو کوئی شخص یہ کہے گا ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم کا حکم نہیں ملتا تو وہ لوگ ایک فرض کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یاد رکھنا رجم کا حکم حق ہے۔ اس شخص کے لئے جو زنا کا ارتکاب کرے' جبکہ وہ شادی شدہ ہو' اور ثبوت قائم ہو جائیں یا حمل کی وجہ سے (زنا ظاہر ہو) یا اعتراف کی وجہ سے (ثابت ہو)

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

باب 8: رجم کا حکم شادی شدہ شخص کے لئے ہے

1353 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ سَمِعَهُ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا وَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِي فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ فَاَخْبَرُوْنِي اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلٰى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ

1353- اخرجه البخاري (532/11) كتاب الايمان والنذور' باب: كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم حديث (6633'6634)' (179/12) كتاب الحدود' باب: اذا رمى امرأته او امرأة غيره- حديث (6842'6843) ومسلم (182/6) كتاب الحدود' باب: من اعترف على نفسه بالزنى' حديث (1697/25-1698) وابو داؤد (558/2) كتاب الحدود' باب: المرأة التي امر النبي برجمها من جهينة' حديث (4445) والنسائي (240/8, 241) كتاب آداب القضاة' باب: صون النساء عن مجلس الحكم وابن ماجه (852/2) كتاب الحدود' باب: حد الزنا' حديث (2549) ومالك (822/2) كتاب الحدود: باب: ما جاء في الرجم' حديث (6) والدارمي (177/2) كتاب الحدود' باب: الاعتراف بالزنا' واحمد (115/4) والحميدي (354/2'355) رقم (811) عن الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي هريرة وزيد بن خالد بنحوه

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِی بَكْرَةَ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِی هُرَيْرَةَ وَاَبِی سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَّالٍ وَّبُرَيْدَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ وَاَبِی بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّمَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: وَرَوَوْا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِی الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ

وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ وَّحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهِمَ فِيْهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَدْخَلَ حَدِيْثًا فِیْ حَدِيْثٍ

وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّابْنُ اَخِی الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا

وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ شِبْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ

وَهٰذَا الصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَشِبْلُ ابْنُ خَالِدٍ لَّمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَوٰى شِبْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّرُوِیَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ شِبْلُ بْنُ حَامِدٍ وَّهُوَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ شِبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَّيُقَالُ اَيْضًا شِبْلُ بْنُ خُلَيْدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے دو آدمی آپس میں بحث کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں جب آپ ہمارے درمیان فیصلہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ دوسرا شخص بولا (راوی بیان کرتے ہیں) وہ زیادہ سمجھدار تھا جی ہاں یارسول اللہ! آپ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں لیکن آپ مجھے اجازت دیں تو میں کچھ کہوں۔ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا ہے۔ لوگوں نے مجھے یہ بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے اس کے فدیے کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک خادم دے دیئے ہیں پھر میری ملاقات کچھ اہلِ علم سے ہوئی تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی جبکہ سنگسار اس شخص کی بیوی کو کیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ ایک سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس مل جائیں گے۔ تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔ (پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا) اے انیس! تم کل اس شخص کی بیوی کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کر دینا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اگلے دن وہ اس خاتون کے پاس گئے اس عورت نے اعتراف کیا' تو انہوں نے اسے سنگسار کروادیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ہزال، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

ان حضرات نے اس سند کے ہمراہ اسے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے کوڑے لگواؤ پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے فروخت کردو! خواہ رسی کے عوض میں کرو۔

سفیان بن عیینہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبیداللہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت شبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔

ابن عیینہ نے یہ دونوں روایات اسی طرح ایک ساتھ روایت کی ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ کی نقل کردہ حدیث وہم ہے۔ اس کے بارے میں سفیان بن عیینہ نے وہم کیا ہے۔ انہوں نے ایک حدیث کو دوسری میں ملا دیا ہے۔

درست روایت وہ ہے' جسے زبیدی اور یونس بن یزید نے' جو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبیداللہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔

زہری نے عبیداللہ کے حوالے سے شبل بن خالد کے حوالے سے' عبداللہ بن مالک اوسی کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ

فرمان نقل کیا ہے: ''جب کوئی کنیز گناہ کا ارتکاب کرے''۔

محدثین کے نزدیک یہ روایت مستند ہے۔

حضرت شبل بن خالد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔

حضرت شبل رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہ حدیث مستند ہے۔ ابن عیینہ سے منقول روایت محفوظ نہیں ہے۔

انہی کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: شبل بن حامد نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ بات غلط ہے کیونکہ ان کا نام شبل بن خالد ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام شبل بن خلید ہے۔

1354 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خُذُوْا عَنِّىْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْىُ سَنَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ وَّاُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوا الثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ اِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا فِىْ غَيْرِ حَدِيْثٍ فِىْ قِصَّةِ مَاعِزٍ وَّغَيْرِهٖ اَنَّهٗ اَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَاْمُرْ اَنْ يُّجْلَدَ قَبْلَ اَنْ يُّرْجَمَ

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے (شرعی احکام) حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے حکم جاری کردیا ہے۔ شادی شدہ شخص کو شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرنے کے نتیجے میں ایک سو کوڑے مارے جائیں گے پھر سنگسار کیا جائے گا۔ کنوارے شخص کو کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرنے پر ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے' اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1354- اخرجه مسلم (156/6، 161) كتاب الحدود' باب: حد الزنى حديث (12-13/1690) وابو داؤد (549/2) كتاب الحدود: باب: فى الرجم حديث (4415-4416) وابن ماجه (852/2) كتاب الحدود: باب: حد الزنا حديث (2550) والدارمى (181/2) كتاب الحدود' باب: فى تفسير قول الله تعالٰى (او يجعل الله لهن سبيلا' النساء 15) واحمد (213/5'317'318) عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشى عن عبادة بن الصامت به.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: شادی شدہ شخص کو کوڑے بھی مارے جائیں گے اور سنگسار بھی کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں: شادی شدہ شخص کو صرف سنگسار کیا جائے گا۔ اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند روایت کیا گیا ہے، جو حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی قصے میں اور دوسری حدیث میں منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے صرف سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا۔ آپ نے سنگسار کیے جانے سے پہلے کوڑے لگائے جانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب تَرَبُّصِ الرَّجْمِ بِالْحُبْلٰى حَتّٰى تَضَعَ

باب 9: حاملہ ملزمہ کو بچے کی پیدائش تک رجم نہ کرنا

1355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا فَقَالَتْ اِنِّيْ حُبْلٰى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں زنا کا اعتراف کیا۔ اس نے عرض کی: میں حاملہ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلوایا اور فرمایا: اس کے

1355- اخرجه مسلم (180/6) كتاب الحدود، باب: من اعتراف على نفسه بالزنى، حديث (1696/24) وابو داؤد (556/2) كتاب الحدود، باب: المرأة التي امر النبي برجمها من جهينة، حديث (4440، 4441) والنسائي (63/4) كتاب الجنائز، با: الصلوٰة على المرجوم، وابن ماجه (853/2) كتاب الحدود باب: الرجم حديث (2555) والدارمي (180/2) كتاب الحدود، باب: الحامل اذا اعترفت بالزنا واحمد (440-437-439/4)

ساتھ اچھا سلوک کرو جب یہ بچے کو جنم دے تو مجھے بتانا اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس عورت کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیئے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا' تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار کروایا ہے' پھر اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے: اگر وہ مدینہ کے رہنے والے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کی جائے' تو ان کے لئے کافی ہو۔ تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی اور چیز ملتی ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب 10: اہلِ کتاب کو سنگسار کرنا

1356 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَّيَهُوْدِيَّةً

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروا دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1357 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَّيَهُوْدِيَّةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرٍ وَّابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا اخْتَصَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوْا اِلٰى حُكَّامِ

1356- اخرجه البخاری (729/6) كتاب المناقب: باب قول الله تعالىٰ (يعرفونه كما يعرفون ابناء هم- البقره 146) حديث (3635) و (172/12) كتاب الحدود: باب: احكام اهل الذمة واحصانهم حديث (6841) ومسلم (192/6) كتاب الحدود باب: رجم اليهود' اهل الذمة فی الزنی' حديث (1699/27) وابو داؤد (558/2) كتاب الحدود' باب: رجم اليهودی واليهودية' حديث (2556) ومالك (819/2) كتاب الحدود: باب: ما جاء فی الرجم حديث (1) والدارمی (178/2) كتاب الحدود' باب: فی الحكم بين اهل الكتب اذا تحاكموا الی حكام المسلمين والحميدی (306/2) رقم (696) واحمد (5/2' 7' 17' 61' 76' 126) عن نافع عبد الله بن عمر به.

1357- اخرجه ابن ماجه (854/2) كتاب الحدود' باب: رجم اليهودی واليهودته' حديث (2557) واحمد (91/5, 94) قالوا' حدثنا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة به.

الْمُسْلِمِيْنَ حَكَمُوْا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِاَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا
قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروا دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب اہلِ کتاب کا آپس میں اختلاف ہو اور وہ اپنا مقدمہ مسلمان حکمرانوں کے سامنے پیش کریں تو مسلمان حکمران ان کے درمیان کتاب وسنت اور مسلمانوں کے احکام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات یہ فرماتے ہیں: زنا کے بارے میں ان پر حد جاری نہیں کی جاسکتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): پہلے رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّفْيِ

باب 11: جلاوطنی کا حکم

1358 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّيَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ فَرَفَعُوْهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَهٰكَذَا رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا

وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْىُ رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَبُوْ ذَرٍّ وَّغَيْرُهُمْ وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوڑے) بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (کوڑے) بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (کوڑے) بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن ادریس کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو عبداللہ بن ادریس۔کے حوالے سے' عبیداللہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت عمر نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیداللہ بن عمر سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

محمد بن اسحاق نے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے ہیں اور جلاوطن بھی کروایا ہے۔

ان محدثین نے اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جلاوطنی کی سزا دینا مستند طور پر ثابت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

تابعین فقہاء سے بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا

باب 12: حدود (سزا ملنے والوں) کے لئے کفارہ ہوتی ہیں

1359 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ اَسْمَعْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ الْحُدُوْدَ تَكُوْنُ كَفَّارَةً لِاَهْلِهَا شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاُحِبُّ لِمَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَيَتُوْبَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ

آثارِ صحابہ: وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اَنَّهُمَا اَمَرَا رَجُلًا اَنْ يَّسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے ہاتھ پر اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' چوری نہیں کرو گے' زنا نہیں کرو گے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر آپ نے لوگوں کے سامنے ایک آیت کی تلاوت کی پھر فرمایا:

تو تم میں سے جو شخص اس کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو کسی غلطی کا ارتکاب کرلے' اور اس پر اسے سزا مل جائے' تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگی اور جو ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کرے' اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے' تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اور اگر وہ چاہے' تو (آخرت میں) اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے' تو اس کی مغفرت کردے گا۔

1359- اخرجه البخاري (81/1) كتاب الايمان: باب- حديث (18) ومسلم (213/6) كتاب الحدود (1709) والنسائي (141/7) كتاب البيعة' باب: البيعة على الجهاد و (161/7) كتاب البيعة' باب: من وفى بما بايع عليه و (108/8) كتاب الايمان و شرائعه' باب: البيعة على الاسلام' والدارمي (220/2) كتاب السير' باب: في بيعة النبي صلى الله عليه وسلم' والحميدي (191/1) حديث (387) واحمد (320'314/5) عن الزهري عن ابي ادريس الخولاني' عن عبادة بن الصامت به.

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جریر بن عبداللہ' حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس موضوع پر اس سے زیادہ بہتر حدیث میں نے اور کوئی نہیں سنی ہے کہ حد جرم کرنے والوں کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے: جو شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے' اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے' تو وہ شخص خود بھی انہیں پردہ پوشی کرے' اور اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان معاملہ رکھتے ہوئے توبہ کرلے۔
اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ بات روایت کی گئی ہے: انہوں نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی تھی کہ اپنی ذات کے حوالے سے پردہ پوشی سے کام لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

باب 13: کنیزوں پر حد جاری کرنا

1360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْاَوْسِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلٰى مَمْلُوْكِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ بَعْضُهُمْ يُرْفَعُ اِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيْمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهٖ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق تین مرتبہ اسے کوڑے لگوائے اگر وہ پھر (یعنی چوتھی مرتبہ) ایسا کرے' تو اسے فروخت کردے خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں کرے۔
اس بارے میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' شبل کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہی روایت ان کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

1360- انفرد بہ الترمذی' ینظر تحفۃ الاشراف (375/9) حدیث (12497) واخرجہ النسائی فی السنن الکبری (299/4) رقم (5/7243)

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک آدمی اپنے (غلام یا کنیز) پر حد قائم کرسکتا ہے اس کے لئے حاکم کی ضرورت نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: معاملہ حاکم کے سپرد کرے گا' اور آدمی بذات خود حد قائم نہیں کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

1361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَّاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَالسُّدِّيُّ اسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّرَاٰى حُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اپنے غلاموں اور کنیزوں پر بھی حدود قائم کرو ان میں سے جو شادی شدہ ہوں اور جو شادی شدہ نہ ہوں بے شک نبی اکرم ﷺ کی ایک کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اسے کوڑے لگواؤں میں اس کے پاس آیا تو ابھی اس کے نفاس کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو میں اسے قتل کر دوں گا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وہ مر جائے گی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے۔

1362 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

1361- اخرجه مسلم (198/6) كتاب الحدود' باب: تأخير الحد عن النفساء حديث (1705/34) واحمد (156/1) عن اسماعيل السدي عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي قال خطب علي به.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد میں چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی ہے۔

مسعر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے یہ حکم شراب پینے والے کے لئے ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت سائب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوصدیق ناجی نامی راوی کا نام بکر بن عمرو ہے۔ اور ایک قول کے مطابق بکر بن قیس ہے۔

1363 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُوْنَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس نے شراب پی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چھڑیوں کے ذریعے اسے چالیس چھڑیاں لگوائیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا (یعنی چالیس چھڑیوں کی سزا دی)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

1362- اخرجه احمد (98'32/3) عن مسعر' عن زيد العمى' عن ابى الصديق الناجى' عن ابى سعيد الخدرى به.

1363- اخرجه البخارى (64/12) كتاب الحدود' باب: ما جاء فى ضرب شارب الخمر' حديث(6773) و (67/12) كتاب الحدود' باب: الضرب بالجريد والنعال' حديث (6776) ومسلم (204'200/6) كتاب الحدود: باب حد الخمر' حديث (1706) وابو داؤد (569/2) كتاب الحدود' باب فى الحد فى الخمر' حديث (4479) وابن ماجه (858/2) كتاب الحدود' باب: حد السكران' حديث (2570) واحمد (272'176'115/3) عن شعبة عن قتادة عن انس به.

فرمایا: اسے حدود میں سب سے کم تر حد کی طرح سزا ہونا چاہیے جو اسی کوڑے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق حکم دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں (نشہ کرنے والے شخص کی سزا) 80 کوڑے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ وَمَنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

باب 14: جو شخص شراب پئے اسے کوڑے لگاؤ

اور جو شخص (سزا ملنے کے باوجو) چوتھی مرتبہ ایسا کرے تو اسے قتل کردو

1364 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنِ اَوْسٍ وَّجَرِيْرٍ وَّاَبِي الرَّمَدِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ هٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ اَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَّمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِيْ اَوَّلِ الْاَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهٗ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذٰلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا فِيْ ذٰلِكَ فِي الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْثِ

1364- اخرجه ابوداؤد (570/2) كتاب الحدود، باب: اذا تتابع في شرب الخمر، حديث (4482) وابن ماجه (859/2) كتاب الحدود، باب: من شرب الخمر مرارًا، حديث (2573) واحمد (95/4، 96، 100) من عاصم به بهدلة عن ذكوان عن معاوية به

وَمِمَّا يُقَوِّى هٰذَا مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ

حدیث دیگر: اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ

◆◆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص شراب پئے اسے کوڑے لگاؤ اور اگر (بار بار سزا ملنے کے باوجود) چوتھی مرتبہ وہ ایسا کرے تو اسے قتل کردو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت شرید رضی اللہ عنہ' حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ' حضرت جریر رضی اللہ عنہ' حضرت ابورمد بلوی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ثوری نے بھی عاصم کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابن جریج اور معمر نے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ ابوصالح کی روایت اس بارے میں اس حدیث سے زیادہ مستند ہے' جسے ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ حکم پہلے تھا پھر اسے منسوخ کردیا گیا۔

محمد بن اسحاق نے محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پئے اسے کوڑے لگاؤ اگر (ہر مرتبہ سزا ملنے کے باوجود) چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو اسے قتل کردو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کے بعد ایک شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ نے اس کی پٹائی کروائی اسے قتل نہیں کروایا۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبیصہ بن ذویب کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا قتل کا حکم اٹھالیا گیا ہے اور یہ بات رخصت ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے پرانے اور (نئے زمانے کے) اہلِ علم کے درمیان اس بارے میں ہمارے علم کے مطابق کوئی اختلاف نہیں۔

اس بات کو جو چیز تقویت دیتی ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حوالے سے منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا' تین میں سے کسی ایک وجہ سے جائز ہے جان کے بدلے میں جان' شادی شدہ زانی یا اپنے دین (اسلام) کو ترک کرنے والا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

باب 15: کتنی قیمت والی چیز کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے

1365 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَتْهُ عَمْرَةُ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مَرْفُوْعًا وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مَوْقُوْفًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مہنگی چیز کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَيْمَنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ قَطَعَ فِيْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَرُوِىَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ اَنَّهُمَا قَطَعَا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَّرُوِىَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

1365- اخرجه البخاری (99/12) كتاب الحدود' باب: قول الله تعالٰى (والسارق والسارقه فاقطعوا ايديهما' المائدة: 38) وفي كم تقطع؟- حديث (6789) ومسلم (140/6) كتاب الحدود' باب الله ما يقطع فيه السارق' حديث (4383-4384) والنسائی (78/8-79) كتاب القسامة' باب: ذكر الاختلاف على الزهری' وابن ماجه (862/2) كتاب الحدود: باب : حد السارق' حديث (2585) والدارمی (172/2) كتاب الحدود' باب: ما يقطع فيه اليد والحميدی (2585) والدارمی (172/2) كتاب الحدود' باب: ما يقطع فيه اليد والحميدی (134/1) حديث (279) واحمد (36/6'80'163'249'252) عن عمرة عن عائشة به.

1366- اخرجه البخاری (99/12) كتاب الحدود' باب: قوله الله تعالٰى (والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما)- حديث (6795'6796'6797'6798) ومسلم (151/6) كتاب الحدود: باب: حد السرقه ونصابها' حديث (1686/6) وابو داؤد (541/2) كتاب الحدود' باب: ما يقطع فيه السارق' حديث (4385) والنسائی (76/8) كتاب القسامة' باب: القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت يده وابن ماجه (862/2) كتاب الحدود' باب: حد السارق' حديث (2584) ومالك (831/2) كتاب الحدود: باب: ما يحی فيه القطع حديث (21) والدارمی (173/2) كتاب الحدود' باب: ما يقطع فيه اليد' واحمد (6/2'54'64'80) عن نافع عن ابن عمر به.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوُا الْقَطْعَ فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا وَّقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِىْ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا لَا قَطْعَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

آثارِ صحابہ: وَرُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لَا قَطْعَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

◄◄ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ایمن رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔انہوں نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے ایک چوتھائی دینار کی (قیمت والی چیز چوری ہونے پر) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید کے حوالے سے یہ بات روایت کی گئی ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: پانچ درہم (قیمت کی چیز کی چوری پر) ہاتھ کٹوایا جائے گا۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض فقہاء کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمتی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دینار یا دس درہم (کی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔اس کے علاوہ نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

اسے قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

قاسم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں

کاٹا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم (قیمتی چیز کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اس کی سند "متصل" نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِیْقِ یَدِ السَّارِقِ

باب 16: چور کے ہاتھ کو لٹکا دینا

1367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ عَنْ تَعْلِیْقِ الْیَدِ فِیْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِیْ عُنُقِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَیْرِیْزٍ هُوَ اَخُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ شَامِیٌّ

◆◆ عبدالرحمٰن بن محیریز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی کی حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبدالرحمٰن نامی راوی عبداللہ شامی کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

باب 17: خیانت کرنے والا، اُچک کر لے جانے والا اور ڈاکو کا حکم

1368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1367- اخرجه ابوداؤد (548/2) كتاب الحدود' باب: فی تعلیق ید السارق فی عتقه حدیث (4411) والنسائی (92/8) کتاب القسامة' باب: تعلیق ید السارق فی عنقه وابن ماجه (863/2) کتاب الحدود' باب: تعلیق الید فی العنق' حدیث (2527) واحمد (19/6) عن ابی بکر عمر بن علی المقدامی' عن حجاج بن ارطاة' عن مکحول' عن عبد الرحمن بن محیریز عن فضالة بن عبیدہ به.

متنِ حدیث: لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

توضیح راوی: وَمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيٌّ اَخُو عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خیانت کرنے والے اچک کر لے جانے والے اور ڈاکو کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

مغیرہ بن مسلم نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ جیسی ابن جریج سے منقول ہے۔

مغیرہ بن مسلم نامی راوی بصری ہیں اور یہ عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔ علی بن مدینی نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ

باب 18: پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

1369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پھلوں اور

1368- اخرجه ابوداؤد (542/2) كتاب الحدود' باب: القطع في الخلسة والخيانة (4391-4293) والنسائي (88/8'89) كتاب القسامة' باب: ما لا يقطع فيه وابن ماجه (864/2) كتاب الحدود' باب: الخائن والمنتهب والمختلس' حديث (2591) والدارمي (175/2) كتاب الحدود' باب: ما لا يقطع من السراق' واحمد (312/3' 333' 335' 380' 395) عن ابي الزبير عن جابر "مرفوعاً"۔

1369- اخرجه النسائي (87/8) كتاب القسامة' باب: ما لا يقطع فيه وابن ماجة (865/2) كتاب الحدود' باب: لا يقطع في ثمر ولا كثر' حديث (2593) والدارمي (174/2) كتاب الحدود' باب: ما لا يقطع فيه من الثمار' والحميدي (199/1) حديث (407) عن يحيى بن سعيد' عن محمد بن يحيى بن حبان' عن عمه واسع بن حبان عن رافع بن خديج به۔

کھجوروں کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

بعض راویوں نے یحییٰ بن حبان کے حوالے سے ان کے چچا واسع بن حبان کے حوالے سے حضرت رافع کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے جیسا کہ لیث بن سعد نے نقل کی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے محمد بن یحییٰ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

ان حضرات نے اس کی سند میں واسع بن حبان کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنْ لَّا تُقْطَعُ الْاَيْدِىْ فِى الْغَزْوِ

باب 19: جنگ کے دوران ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے

1370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِىْ فِى الْغَزْوِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَيُقَالُ بُسْرُ بْنُ اَبِىْ اَرْطَاةَ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْاَوْزَاعِىُّ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّقَامَ الْحَدُّ فِى الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّلْحَقَ مَنْ يُّقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ مِنْ اَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ اَقَامَ الْحَدَّ عَلٰى مَنْ اَصَابَهٗ كَذٰلِكَ قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ

◆◆ حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جنگ کے دوران (کسی چور کے) ہاتھ کو نہیں کاٹا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ابن لہیعہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اسی سند کے ہمراہ اسے روایت کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق راوی کا نام بسر بن ابو ارطاۃ ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان میں امام اوزاعی بھی شامل ہیں ان کے نزدیک جب دشمن کا سامنا ہو تو اس وقت جنگ کے دوران حد قائم نہیں کی جائے گی اس اندیشے کی وجہ سے کہ جس شخص کے خلاف حد قائم کی جا رہی ہے وہ دشمن سے جا ملے گا۔ جب امام دشمن کی سرزمین سے نکل آئے اور اسلامی سلطنت کی حدود میں آجائے اس وقت وہ اس شخص پر حد قائم کرے گا

1370- اخرجه ابوداؤد (2/546-547) كتاب الحدود' باب: فى الرجل يسرق فى الغزو' ايقطع حديث (4408) والنسائى (8/91) كتاب القسامه' القطع فى السفر واحمد (4/181) عن جنادة بن ابى امية قال سمعت بسر بن ابى ارطة به.

جس نے اس جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ امام اوزاعی نے یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

باب 20: جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرے

1371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ وَاَيُّوبَ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَّقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَّاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهٗ وَيُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ كُتِبَ بِهٖ اِلٰى حَبِيبِ ابْنِ سَالِمٍ وَّاَبُو بِشْرٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا اَيْضًا اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَّابْنُ عُمَرَ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَّلٰكِنْ يُّعَزَّرُ وَذَهَبَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِلٰى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حبیب بن سالم بیان کرتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرلیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر یہ عورت اس کنیز کو اس مرد کے لئے حلال قرار دے دیتی ہے' تو میں اس مرد کو سو کوڑے لگاؤں گا' اور اگر وہ اس کے لئے حلال قرار نہیں دیتی تو میں اسے سنگسار کردوں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابوبشر نامی راوی نے حبیب بن سالم سے اس حدیث کو نہیں سنا ہے۔

1371- اخرجه ابو داؤد (563/2) كتاب الحدود' باب: في الرجل يزني بجارية امرأته حديث (4459) والنسائي (124/6) كتاب النكاح' باب: احلال الفرج وابن ماجه (853/2) كتاب الحدود' باب: من وقع على جارية امرأته حديث (2551) والدارمي (182/2) كتاب الحدود' باب: فيمن يقع على جارية امرأته' واحمد (272/4' 273' 277) لعن محمد بن جعفر قال' حدثنا شعبة' عن ابي بشر عن خالد بن عرفطة' عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير به.

انہوں نے خالد بن عرفطہ کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے۔
اس بارے میں حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل کی گئی ہے۔
حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے قتادہ نے حبیب بن سالم سے اس حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔
انہوں نے اس روایت کو خالد بن عرفطہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو اس کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے یہ بات روایت کی گئی ہے جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی تاہم اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی روایت کو اختیار کیا ہے جو حضرت نعمان بن بشیر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

باب 21: جب کسی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

1372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِي اَصَابَهَا وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيهِ وَلَا اَدْرَكَهُ يُقَالُ اِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ اَبِيهِ بِاَشْهُرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ لَّيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ

1372- اخرجه ابن ماجه (866/2) كتاب الحدود' باب: المستكرة' لحديث (2598) واحمد (318/4) عن معمر بن سليمان الرقي' عن الحجاج بن ارطاة' عن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن وائل بن حجر' به.

◆◆ عبدالجبار بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد کو ساقط کر دیا اور جس شخص نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی اس پر حد کو جاری کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لئے مہر کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ہے۔ یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے احادیث کا سماع نہیں کیا اور نہ ہی ان کا زمانہ پایا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے یعنی جس عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا ہو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

1373 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهٗ وَقَعَ عَلَيْهَا وَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِهٖ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَّقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَّوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَّعَبْدُ الْجَبَّارِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ

◆◆ علقمہ بن وائل کندی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلی ایک شخص اس کے سامنے آیا اس نے عورت کو پکڑ لیا اور اس کے ذریعے اپنی حاجت کو پورا کیا (یعنی زنا کا ارتکاب

1373- اخرجه ابوداؤد (2/538'539) كتاب الحدود' باب: في صاحب الحد يجيء' حديث (4379) واحمد (6/399) عن سماك بن حرب' عن علقمة بن وائل عن وائل بن حجر الكندي به.

کیا) اس عورت نے چیخ ماری تو وہ شخص چلا گیا پھر ایک اور شخص اس کے پاس سے گزرا تو اس عورت نے کہا: اس آدمی نے میرے ساتھ یہ حرکت کی ہے' پھر وہ عورت کچھ مہاجرین کے پاس سے گزری تو اس عورت نے یہ بتایا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ زیادتی کی ہے' وہ لوگ چلے گئے انہوں نے جا کر اس شخص کو پکڑا جس کے بارے میں اس عورت نے یہ بیان کیا تھا: اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے' پھر وہ اس عورت کے پاس آئے تو اس نے بتایا: ہاں یہی وہ شخص ہے۔ پھر وہ لوگ اس شخص کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا' تو ایک شخص کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں وہ شخص ہوں جس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! اللہ نے تمہیں بخش دیا ہے' پھر آپ نے پہلے والے شخص کے بارے میں کلمہ خیر ارشاد فرمایا پھر آپ نے دوسرے شخص کے بارے میں حکم دیا' جس نے واقعی اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا: تم لوگ اسے سنگسار کر دو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے: اگر تمام اہلِ مدینہ اسے کر لیتے تو ان سب کی طرف سے قبول ہو جاتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

علقمہ بن وائل نے اپنے والد کے حوالے سے احادیث سنی ہیں' اور یہ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے احادیث نہیں سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّقَعُ عَلَى الْبَهِيْمَةِ

باب 22: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے

1374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَّلٰكِنْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ مِنْ لَّحْمِهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کو پاؤ جس نے کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کی ہو' تو اسے بھی قتل کر دو اور جانور کو بھی مار دو۔

1374- اخرجه ابوداؤد (564/2) كتاب الحدود' باب: فيمن اتى بهيمة وابن ماجه (856/2) كتاب الحدود' باب: من اتى ذات محرم ومن اتى بهيمة' حديث (2561'2564) واحمد (269/1'300) وعبد بن حميد (ص:300) حديث (575) عن عكرمه' عن ابن عباس به.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا اس جانور کا کیا قصور ہے تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے: آپ نے اس وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے کہ اس جانور کا گوشت کھایا جائے یا اس سے نفع حاصل کیا جائے جبکہ اس کے ساتھ یہ بدفعلی کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف عمرو بن ابوعمرو سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

1375 وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رُزَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے ابورزین کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

یہ دوسری روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ

باب 23: قوم لوط کا عمل کرنے والے کی سزا

1376 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو

اختلافِ روایت: فَقَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيْهِ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّلَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ

توضیح راوی: وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ حَدِّ اللُّوْطِيِّ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ اَحْصَنَ اَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَّهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدُّ اللُّوْطِيِّ حَدُّ الزَّانِيْ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو تم قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کروادو۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ہم اس حدیث کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اس روایت کو عمرو بن ابو عمرو کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں اسے قتل کرنے کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے اس میں یہ بات ذکر کی ہے: جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔

یہی روایت عاصم بن عمر کے حوالے سے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاعل اور مفعول کو قتل کروادو۔

اس حدیث کی سند میں بھی کچھ کلام کی گنجائش ہے۔

ہمارے علم کے مطابق کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اسے روایت کو سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے نقل کیا ہو صرف عاصم بن عمر عمری ہی نے نقل کیا ہے۔

یہ عاصم بن عمر علم حدیث میں اپنے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیے گئے ہیں۔

قوم لوط کا سا عمل کرنے والے شخص کی سزا کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض فقہا اہل علم نے جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں انہوں نے یہ رائے دی ہے: قوم لوط کا عمل کرنے والے کی سزا زنا کرنے والے کی سزا ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے: وہ قوم لوط کا سا عمل کریں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو اس حوالے سے 'عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب کی' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمُرْتَدِّ

باب 24: مرتد کی سزا

1378 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

متن حدیث: اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْمُرْتَدِّ وَاخْتَلَفُوْا فِى الْمَرْاَةِ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد ہو جانے والے کچھ لوگوں کو جلوا دیا جب اس بات کی اطلاع حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو میں ان لوگوں کو قتل کرواتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد

1377- اخرجه ابن ماجه (856/2) كتاب الحدود' باب: من عمل عمل قوم لوط' حديث (2563) واحمد (382/3) عن القاسم بن عبد الواحد' عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر به.

1378- اخرجه البخاري (173/6) كتاب الجهاد والسير' باب: لا يعذب بعذاب الله' حديث (3017) (279/12) كتاب استتابة المرتدين' باب: حكم المرتد' والمرتدة- حديث (6922) وابو داؤد (530/3) كتاب الحدود' باب الحكم فيمن ارتد' حديث (4351) والنسائي (104/7) كتاب تحريم الدم' باب: توبة المرتد وابن ماجه (848/2) كتاب الحدود: باب المرتد عن دينه' حديث (2535) واحمد (217/1-219) والحميدي (244/1) حديث (533) عن عكرمة.

فرمایا ہے: جو شخص اپنے دین کو تبدیل کرے اسے تم قتل کر دو، میں انہیں جلواتا نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح کا کسی کو عذاب نہ دو۔

جب اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ٹھیک کہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک مرتد کے بارے میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

تاہم ان اہلِ علم نے مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں اختلاف کیا ہے جب وہ اسلام سے مرتد ہو جائے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک اس کو قتل کیا جائے گا۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ایک گروہ کے نزدیک اسے قید رکھا جائے گا قتل نہیں کیا جائیگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ کوفہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

باب 25: جو شخص (مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے

1379 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن اکوع سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَدِّ السَّاحِرِ

باب 26: جادو کرنے والے کی سزا

1379- اخرجه البخاری (26/13) كتاب الفتن' باب: قول النبی صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح' حديث (7071) ومسلم (348/1) كتاب الايمان' باب: من حمل علينا السلاح' حديث (100/163) وابن ماجه (860/2) كتاب الحدود' باب: من شهر السلاح' حديث (2577) عن ابى اسامة عن يزيد بن عبد الله بن ابى بردة عن ابى بردة عن ابى موسىٰ به.

1380 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكِيْعٌ هُوَ ثِقَةٌ وَّيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ اَيْضًا وَّالصَّحِيْحُ عَنْ جُنْدَبٍ مَوْقُوْفٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ اِذَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْ سِحْرِهٖ مَا يَبْلُغُ بِهِ الْكُفْرَ فَاِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُوْنَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا

◆◆ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جادو کرنے والے کی سزا یہ ہے: اسے تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جائے۔

ہم اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اسماعیل بن مسلم مکی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔

اسماعیل بن مسلم عبدی بصری کے بارے میں وکیع نے یہ فرمایا ہے: وہ ثقہ ہیں۔ انہوں نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

بعض اہل علم، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جادو کرنے والے شخص کو قتل کیا جائے گا جبکہ وہ اپنے جادو کے ذریعے ایسا عمل کرتا ہو جو کفر کی حد تک پہنچتا ہو لیکن جو عمل کفر کی حد تک نہیں پہنچتا تو ہمارے نزدیک ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

باب 27: مالِ غنیمت میں چوری کرنے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

1381 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ

1380- انفرد بہ الترمذی کما فی تحفۃ الاشراف (446/2) حدیث (3269) واخرجہ الحاکم فی المستدرک (360/4) والدار قطنی (114/3) والبیہقی (136/8)

1381- اخرجہ ابوداؤد (76/2) کتاب الجہاد' باب: فی عقوبۃ الغال' حدیث (2713) والدارمی (231/2) کتاب السیر: باب: فی عقوبۃ الغال واحمد (22/1) عن عبد العزیز بن محمد الدراوردی' قال' حدثنا صالح بن محمد عن سالم عن ابیہ عن عمر بہ.

بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ

قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهٗ فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ وَهُوَ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَالِّ فَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو تم ایسی حالت میں پاؤ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوری کی ہو' تو تم اس کے سامان کو جلا دو۔

صالح بیان کرتے ہیں: میں حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو پایا جس نے مال غنیمت میں چوری کی تھی۔ تو سالم نے یہ حدیث سنائی تو ان کے حکم کے تحت اس شخص کے سامان کو جلا دیا گیا' تو اس شخص کے سامان میں قرآن مجید بھی ملا تو سالم نے کہا اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو صدقہ کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس روایت کو صالح بن محمد نے روایت کیا ہے۔

یہ صاحب ابوواقد لیثی ہیں' اور یہ منکر الحدیث ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے خیانت کرنے والے کے بارے میں دوسری حدیث بھی منقول ہے۔ اس میں آپ نے اس کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّقُوْلُ لِاٰخَرَ يَا مُخَنَّثُ

باب 28: جو شخص دوسرے سے یہ کہے: اے ہیجڑے

1382 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ

عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّقُرَّةُ بْنُ اِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا قَالُوْا مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَّهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ اَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ اُمَّهٗ قُتِلَ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَنْ وَّقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کہے اے یہودی! تم اسے بیس کوڑے لگواؤ اور جب وہ یہ کہے: اے ہیجڑے! تم اسے بیس کوڑے لگواؤ اور جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرے تم اسے قتل کر دو۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' ابراہیم بن اسماعیل نامی راوی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیگر روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔ انہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جاننے کے باوجود کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کر لے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی ماں کے ساتھ شادی کر لے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّعْزِيْرِ

باب 29: تعزیر (سزا) کا بیان

1383 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

1382- اخرجه ابن ماجه (857/2) كتاب الحدود' باب: حد القذف' حديث (2568) قالا' حدثنا ابن ابى فديك' عن ابراهيم بن اسماعيل بن ابى حبيبة' عن داؤد بن الحصين' عن عكرمة' فذكره.

اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی التَّعْزِيْرِ وَاَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِی التَّعْزِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثُ

اختلاف سند: قَالَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَاٌ وَّالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دس سے زیادہ کوڑوں کی سزا صرف کسی حد میں دی جاسکتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف بکیر بن عبداللہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

تعزیر کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے تاہم تعزیر کے بارے میں روایت کی گئی سب سے بہتر روایت یہی حدیث ہے۔

ابن لہیعہ نے اس روایت کو بکیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور اس میں غلطی کی ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبدالرحمٰن بن جابر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے صحیح بات یہ ہے: اسے لیث بن سعد نے روایت کیا ہے اور وہ راوی عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ جنہوں نے حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

1383- اخرجه البخاری (182/12) کتاب الحدود' باب: کم التعزیر والادب' حدیث (6848) ومسلم (212/6' الابی) کتاب الحدود' باب: قدر اسواط التعزیر' حدیث (1708/40) وابو داؤد (573/2) کتاب الحدود' باب: فی التعزیر' حدیث (4491'4492) وابن ماجه (867/2) کتاب الحدود' باب التعزیر' حدیث (2601) والدارمی (176/2) کتاب الحدود' باب: التعزیر فی الذنوب' واحمد (466/3) وعبد بن حمید (ص143) حدیث (366) عن بکیر بن عبد الله بن الاشج' عن سلیمان بن یسار' عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة به۔

کِتَابُ الصَّیْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

شکار کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ مَا یُؤْکَلُ مِنْ صَیْدِ الْکَلْبِ وَمَا لَا یُؤْکَلُ

باب 1: کتے کے شکار میں سے کسے کھایا جاسکتا ہے اور کسے نہیں کھایا جاسکتا؟

1384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ ح وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَیْدٍ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَكَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَاَمْسَكَ عَلَیْكَ فَکُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْیٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَیْكَ قَوْسُكَ فَکُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیح راوی: وَعَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ وَاسْمُ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ جُرْثُوْمٌ وَّیُقَالُ جُرْثُمُ بْنُ نَاشِبٍ وَّیُقَالُ ابْنُ قَیْسٍ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کتے کو بھیجتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور وہ تمہارے لئے شکار کر لے تو تم اسے کھالو۔ میں نے عرض کی:

اگر چہ وہ اس جانور کو مار دے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ وہ اسے مار دے۔ میں نے عرض کی: ہم تیرانداز لوگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے تیر لگنے سے مرے اسے کھالو۔ میں نے عرض کی: ہم سفر میں ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہودیوں، عیسائیوں یا مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں، تو وہاں ہمیں صرف انہی کے برتن ملتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا تو تم اسے پانی کے ذریعے دھو کر پھر ان میں کھا بھی لو اور پی بھی لو۔

1384- اخرجه مسلم (12/7- الابی) کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان' باب: الصید بالکلاب المعلمة' حدیث (1930/11) واحمد (193/4)

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عائذ اللہ نامی راوی ابوادریس خولانی ہیں۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کا نام جرثوم ہے۔ اور ایک قول کے مطابق جرثم بن ناشب' ایک قول کے مطابق جرثم بن قیس ہے۔

1385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ اپنے تربیت یافتہ کتے کو (شکار کے لئے) بھیجتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے وہ تمہارے لئے پکڑے تم اسے کھالو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر وہ جانور کو مار ڈالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ اسے مار ڈالے۔ بشرطیکہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا کتا اس شکار میں شریک نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لاٹھی کے ذریعے بھی (جانور کو شکار کر لیتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس لاٹھی کی لوہے کی نوک) جسے چیر دے اسے کھالو اور جو اس لاٹھی کے چوڑائی کی سمت میں لگنے کی وجہ سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ

باب 2: مجوسی کے کتے کا شکار

1385- اخرجه البخاری (519/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: ما اصاب المعراض بعرضه' حديث (5477) ومسلم (3/7- الابی) كتاب الصيد والذبائح' باب: الصيد بالكلاب المعلمة' حديث (1929/1) وابو داؤد (120/2) كتاب الصيد' باب فی الصيد' حديث (2847) والنسائی (180/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: صيد الكلب المعلم وابن ماجه (1072/2) كتاب الصيد: باب: صيد المعراض' حديث (3215) واحمد (256/4) عن منصور عن ابراهيم همام بن الحارث عن عدی بن حاتم۔

1386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِىْ بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُرَخِّصُوْنَ فِىْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ

توضیحِ راوی: وَالْقَاسِمُ بْنُ اَبِىْ بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّىُّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں مجوسی کے کتے کے کئے ہوئے شکار (کو کھانے) سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مجوسی کے کتے کے شکار (کو کھانے) کی اجازت نہیں دی۔

قاسم بن ابوبزہ نامی راوی کا قاسم بن نافع مکی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صَيْدِ الْبُزَاةِ

باب 3: باز کے شکار کا حکم

1387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّهَنَّادٌ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِىْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُزَاةِ وَالصُّقُوْرِ بَاْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْبُزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِىْ يُصَادُ بِهٖ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ) فَسَّرَ الْكِلَابَ وَالطَّيْرَ الَّذِىْ يُصَادُ بِهٖ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ صَيْدِ الْبَازِىْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوْا اِنَّمَا تَعْلِيْمُهٗ اِجَابَتُهٗ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَالْفُقَهَاءُ اَكْثَرُهُمْ قَالُوْا يَاْكُلُ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جسے وہ تمہارے لئے شکار کر لے اسے کھا لو۔

1386- اخرجه ابن ماجه (/1070). كتاب الصيد، باب: صيد كلب المجوس- حديث (3209) قالا: حدثنا وكيع، قال: حدثنا شريك، عن الحجاج بن ارطاة، عن القاسم عن سليمان اليشكري عن جابر به.

1387- اخرجه ابوداؤد (121/2) كتاب الصيد: باب: فى اتخاذ الكلب للصيد وغيره حديث (2851) وابن ماجه (1071/2) كتاب الصيد، باب: صيد القوس، حديث (3212) واحمد (377-257/4) والحميدى (407-406/2) حديث (916-915-914) من طريق مجالد بن سعيد عن الشعبى ...

ہم اس روایت کو صرف مجالد کی شعبی سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک باز اور شکرے کے شکار میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مجالد فرماتے ہیں: باز وہ پرندہ ہے' جسے شکار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ان جوارح میں شامل ہے۔ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

''اور جن جوارح کی تم نے تربیت کی ہو''

انہوں نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کتے اور پرندے کا تذکرہ کیا ہے جن کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے باز کے اس شکار کو کھانے کی رخصت دی ہے' جسے اس باز نے خود بھی کھایا ہو۔

یہ علماء فرماتے ہیں: باز کے تربیت یافتہ ہونے کا مطلب یہ ہے: وہ حکم کی تعمیل کرے۔

بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اکثر فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی اس شکار کو کھا سکتا ہے' جس کے کچھ حصے کو باز نے کھالیا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

باب 4: آدمی شکار کو تیر مارتا ہے اور وہ شکار غائب ہو جاتا ہے

1388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِى الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِىْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ وَّعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ مِثْلَهُ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور پھر میں اسے اگلے دن اپنے تیر کے ہمراہ پاتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ یقین ہو کہ وہ تمہارے ہی تیر کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے اور تم اس میں کسی درندے (کے حملے) کا نشان نہ پاؤ تو تم اسے کھالو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1388- اخرجه النسائی (193/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: فی الذی یرمی الصید فیغیب عنه واحمد (377/4) عن سعید بن جبیر عن عدی بن حاتم به۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو ابو بشر کے حوالے سے عبدالملک بن میسرہ کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ دونوں روایات صحیح ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّرْمِى الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِى الْمَآءِ

باب 5: جو شخص شکار کو تیر مارے اور پھر اس شکار کو پانی میں مردہ پائے

1389 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِىْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَّجَدْتَّهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِىْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِى الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اسے اپنا تیر مارو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو پھر تم اسے اس حالت میں پاؤ کہ وہ مر چکا ہے تو تم اسے کھا لو ماسوائے اس صورت کے کہ تم اسے پانی میں گرا ہوا پاؤ، تو اسے نہ کھانا کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ وہ پانی کی وجہ سے مرا ہے یا تمہارے تیر کی وجہ سے مرا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْكَلْبِ يَاْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

باب 6: جو کتا شکار میں سے کچھ کھا لے اس کا حکم

1390 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخَرُ قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ

1389- اخرجه البخارى (525/9) كتاب الذبائح والصيد؛ باب: الصيد اذا غاب عنه يومين او ثلاثة' حديث (5484) ومسلم (12/7) كتاب الصيد والذبائح—باب: الصيد بالكلاب المعلمة حديث (1929/7) وابو داؤد (121/2) كتاب الصيد' باب: فى الصيد' حديث (2859) والنسائى (193/192/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: فى الذى يرمى الصيد فيقع فى الماء' وابن ماجه (1072/2) كتاب الصيد باب: الصيد يغيب ليلة' حديث (3213) واحمد (256/4) عن عاصم الاحوال عن الشعبى عن عدى بن حاتم به.

مذاہبِ فقہاء: قَالَ سُفْيَانُ أَكْرَهُ لَهُ أَكْلَهُ

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيْحَةِ إِذَا وَقَعَا فِي الْمَآءِ أَنْ لَّا يَأْكُلَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيْحَةِ إِذَا قُطِعَ الْحُلْقُوْمُ فَوَقَعَ فِي الْمَآءِ فَمَاتَ فِيْهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ مِنَ الصَّيْدِ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت یافتہ کتے کے شکار کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کتے کو بھیجتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لے لوتو جو وہ تمہارے لئے شکار کرے اسے کھالو اگر وہ خود اسے کھا چکا ہو' تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لئے کیا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ دوسرے کتے بھی آکر مل جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے کو بھیجتے ہوئے لیا تھا دوسروں پر نہیں لیا تھا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے جانور کو کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مکروہ قرار دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک شکار اور ذبیحہ میں اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اگر وہ دونوں پانی میں گر جائیں تو آدمی اسے نہیں کھائے گا۔

بعض حضرات نے ذبیحہ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے: اگر اس کا حلقوم کٹ چکا ہو' اور پھر وہ پانی میں گر جائے اور وہاں گر کر مر جائے' تو اسے کھایا جاسکتا ہے۔

عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اہلِ علم نے کتے کے بارے میں اختلاف کیا ہے اگر وہ شکار کو کھالیتا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اگر کتا شکار میں سے کھالیتا ہے' تو آدمی اسے نہیں کھائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے ایسے شکار کو کھانے کی اجازت دی ہے۔

اگرچہ کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھایا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب 7: لاٹھی کے ذریعے شکار کا حکم

1391 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِیْذٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَكَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو اس کی نوک لگنے کی وجہ سے مرے اس کو کھالو اور جو چوڑائی کی سمت میں لاٹھی لگنے کی وجہ سے مرے وہ مردار شمار ہوگا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الذَّبِیْحَةِ بِالْمَرْوَةِ

باب 8: پتھر کے ذریعے ذبح کرنا

1392 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْقُطَعِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَیْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَعَلَّقَهُمَا حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهِمَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَّعَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّذَكِّیَ بِمَرْوَةٍ وَّلَمْ یَرَوْا بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ اَكْلَ الْاَرْنَبِ

اختلافِ سند: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ الشَّعْبِیِّ فِیْ رِوَایَةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَرَوٰی دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ

1391- اخرجه البخاری (513/9) كتاب الذبائح والصيد: باب: التسمية على الصيد- حديث (5475) ومسلم (7/9- الابی) كتاب الصيد والذبائح، باب: الصيد بالكلاب المعلمة، حديث (1929/4) والنسائی (195/7) كتاب الصيد والذبائح، باب: ما اصاب بحد من صيد المعراض وابن ماجه (1072/2) كتاب الصيد، باب: صيد المعراض، حديث (3214) والدارمی (89/2) كتاب الصيد، باب: التسمية عند ارسال الكلب وصيد الكلاب، والحميدی (406/2) حديث (913) واحمد (256/4) عن زكريا عن الشعبی عن عدی بن حاتم به، وعند ابی داؤد (122/2) كتاب الصيد، باب: فی الصيد، حديث (2854) عن عبد الله بن ابی السفر عن الشعبی عن عدی بن حاتم به۔

الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوٰى عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ اَصَحُّ وَرَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيُحْتَمَلُ اَنَّ رِوَايَةَ الشَّعْبِيِّ عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک یا شاید دو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں پتھر کے ذریعے ذبح کر کے لٹکا دیا جب اس کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو اس نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا: آپ نے اسے ان دونوں کو کھا لینے کی ہدایت کی۔

اس بارے میں حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ، حضرت رافع رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی اجازت دی ہے: پتھر کے ذریعے ذبح کیا جا سکتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک خرگوش کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے خرگوش کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شعبی کے اصحاب نے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

داؤد بن ابوہند نے اسے شعبی کے حوالے سے، محمد بن صفوان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جبکہ عاصم نے اس روایت کو شعبی کے حوالے سے صفوان بن محمد یا شاید محمد بن صفوان نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

محمد بن صفوان نام درست ہے۔

جابر جعفی نے شعبی کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے جیسا کہ قتادہ نے شعبی سے نقل کی ہے۔

یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے: امام شعبی نے ان دونوں حضرات سے احادیث نقل کی ہوں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں: شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ محفوظ نہیں ہے۔

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

کھانے کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

باب1: جس جانور کو باندھ کر (نشانے بازی کے ذریعے مارا جائے) اسے کھانا حرام ہے

1393 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَفْرِيقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجثمہ کھانے سے منع کیا ہے اور یہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر اس پر تیراندازی کی جائے۔

اس بارے میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے۔

1394 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ وَّهْبٍ اَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ وَهُوَ ابْنُ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيهَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَاَنْ تُوطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُوْنِهِنَّ

مذاہب فقہاء: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ قَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُهُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ اَنْ

1393- اخرجه احمد (195/5)(455/6) والحميدي (194/1) حديث (397) عن سهيل بن ابي صالح عن عبد الله بن يزيد السعدي عن سعيد بن المسيب عن ابي الدرداء۔

1394- اخرجه احمد (127/4) اقل حدثنا وهب بن اخلد الحمصي قال: حدثني ام حبيبة بنت العرباض عن العرباض بن سارية۔

يُذَكِّيهَا

◆◆ اُم حبیبہ بنت عرباض اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے، پالتو گدھوں، مجثمہ اور خلیسہ کھانے سے منع کیا تھا نیز حاملہ کنیزوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا تھا جب تک وہ بچے کو جنم نہ دیں۔

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں ابوعاصم نامی راوی سے مجثمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: پرندے کو یا کسی اور (جانور کو) باندھ کر اس پر تیراندازی کی جائے۔ (یعنی نشانے بازی کی جائے)

ان سے خلیسہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: جسے کوئی بھیڑیا یا درندہ پکڑے اور پھر آدمی اس سے چھین لے اور وہ آدمی کے ہاتھ میں، آدمی کے اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے۔

1395 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَىْءٌ فِيْهِ الرُّوحُ غَرَضًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی جاندار چیز کو پکڑ کر اس پر نشانے بازی کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ذَكَاةِ الْجَنِيْنِ

باب 2: جنین کو ذبح کرنا

1396 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُّجَالِدٍ ح قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

1395– اخرجه مسلم (43/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: النهى عن صبر البهائم' حديث (1957/58) والنسائى (239/7) كتاب الضحايا' باب: النهى عن المجثمة' وابن ماجه (1063/2) كتاب الذبائح' باب: النهى عن صبر البهائم وعن المثلة' حديث (3187) واحمد (216/1، 274، 280، 285، 297، 338، 340، 345)

1396– اخرجه ابوداؤد (113/2) كتاب الذبائح' باب: ما جاء فى ذكاة الجنين' حديث (2827) وابن ماجه (1067/2) كتاب الذبائح' باب: ذكاة الجنين ذكاة امه' حديث (3199) واحمد (31/3) عن مجالد' عن ابى الوداك عن ابى سعيد الخدرى به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنین کی ماں کو ذبح کرنا جنین کو ذبح کرنا شمار ہو گا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

ابوو داک نامی راوی کا نام جبر بن نوف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ وَّذِىْ مِخْلَبٍ

باب 3: ہر نوکیلے دانت والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کو کھانا) حرام ہے

1397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1397- اخرجه البخاری (573/9) کتاب الذبائح والصید، باب: اکل کل ذی ناب من السباع حدیث ص(5530) ومسلم (14/7) کتاب الصید والذبائح، باب: تحریم اکل کی ذی ناب-حدیث (1932) وابوداؤد (382/2، 383) کتاب الاطعمة، باب: النهی عن اکل السباع، حدیث(3802) والنسائی (200/7) کتاب الصید والذبائح، باب: تحریم اکل السباع وابن ماجه(1077/2) کتاب الصید، باب: اکل کل ذی ناب من السباع، حدیث (3232) ومالك (496/2) کتاب الصید، باب: تحریم اکل کل ذی ناب من السباع، حدیث (13) واحمد (194، 193/4) والدارمی (84/2) کتاب الاضحی، باب: ما لا یوکل من السباع والحمیدی (286/2) حدیث (875) عن الزهری عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ثعلبة الخشنی به۔

توضیح راوی: وَاَبُو اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اسْمُهٗ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے پنجے والے درندے (کو کھانے سے) منع کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوادریس خولانی نامی راوی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

1398 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں یعنی غزوہ خیبر کے دن پالتو گدھوں کو، خچروں کے گوشت کو، ہر نوکیلے دانت والے درندے اور ہر نوکیلے پنجے والے پرندے کو (حرام قرار دیا ہے)

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

1399 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے (کو کھانے) کو حرام قرار دیا ہے۔

1398- اخرجه احمد (323/3) حدثنا ابوالنضر' هاشم بن القاسم' قال' حدثنا عكرمة بن عمار' عن يحيیٰ بن ابی كثير' عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر به.

1399- اخرجه احمد (366/2، 418) عن محمد بن عمرو' عن ابی سلمة عن ابی هريرة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

باب 4: جس زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹ لیا جائے' وہ عضو مردار شمار ہوگا

1400 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ

◆◆ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ اونٹ کی کوہان اور دنبوں کی چکی کاٹ لیا کرتے تھے (اور اسے کھایا کرتے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹ لیا جائے وہ حصہ مردار شمار ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف زید بن اسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

ابوواقد لیثی نامی راوی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

باب 5: حلق اور لبہ میں ذبح کرنا

1401 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ

1400- اخرجه ابوداؤد (124/2) كتاب الصيد' باب: فى صيد قطع منه قطعة' حديث (2858) والدارمى (93/2) كتاب الصيد' باب: فى الصيد يبين منه العضو' واحمد (218/5) عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار' عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار' عن ابى واقد الليثى به.

بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِىْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِى الضَّرُوْرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیح راوی: وَاخْتَلَفُوْا فِىْ اسْمِ اَبِى الْعُشَرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ اُسَامَةُ بْنُ قِهْطِمٍ وَّيُقَالُ اسْمُهُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَّيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَّيُقَالُ اسْمُهُ عُطَارِدٌ نُسِبَ اِلٰى جَدِّهٖ

ابوالعشراء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا شرعی طور پر ذبح کرنا صرف حلق اور لبہ میں ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان کی ران پر نیزہ ماردو تو تمہارے لئے یہ بھی جائز ہے۔

احمد بن منیع نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون فرماتے ہیں: یہ حکم ضرورت کے وقت ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق ابوالعشراء نے اپنے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی۔

محدثین نے ابوالعشراء کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے۔

ایک قول کے مطابق یسار بن برز ہے۔ ایک قول کے مطابق ابن بلز ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام عطارد ہے۔ ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کی جاتی ہے۔

1401 – اخرجه ابوداؤد (113/2) كتاب الذبائح' باب: ما جاء فى ذبيحة المتردية' حديث (2825) والنسائى (228/7) كتاب الضحايا' باب: ذكر المتردية فى البئر التى لايوصل الى حلقها وابن ماجه (1063/2) كتاب الذبائح' باب: ذكاة الناد من البهائم' حديث (3184) والدارمى (82/2) كتاب الاضاحى' باب: فى ذبيحة' المتردى فى البئر واحمد (24/4) عن حماد بن سلمة' عن ابى العشراء عن ابيه به.

كِتَابُ الْاَحْكَامِ وَالْفَوَائِدِ

مختلف احکام اور فوائد

(کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا مجموعہ)

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

باب1: چھپکلی کو مارنا

1402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُولٰى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَعْدٍ وَّعَائِشَةَ وَاُمِّ شَرِيْكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی کو مار دے اسے اتنی، اتنی نیکیاں ملیں گی اور اگر دوسری ضرب میں اسے مار دے تو اتنی، اتنی نیکیاں ملیں گی اور اگر تیسری ضرب میں اسے مار دے تو اسے اتنی، اتنی نیکیاں ملیں گی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

باب2: سانپ کو مارنا

1403 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ

1402- اخرجه مسلم (451/7) كتاب الاسلام' باب: استحباب قتل الوزغ' حديث (2240/147) وابو داؤد (788/2) كتاب الادب' باب: قتل الاوزاغ حديث (5262) وابن ماجه (1076/2) كتاب الصيد' باب: قتل الوزغ' حديث (3229) واحمد (355/2) عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحُبْلٰى

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ وَهِىَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَيْضًا

مذاہب فقہاء: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ قَتْلُ الْحَيَّةِ الَّتِىْ تَكُوْنُ دَقِيْقَةً كَاَنَّهَا فِضَّةٌ وَّلَا تَلْتَوِىْ فِىْ مِشْيَتِهَا

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سانپوں کو مار دو بطور خاص دو سیاہ نقطوں والے کو ضرور مارو اور کٹی ہوئی دم والے کو (بھی مار دو!) کیونکہ یہ دونوں بینائی کو زائل کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا یعنی جو گھریلو ہیں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے' جو پتلے ہوتے ہیں جن کے اندر چاندی کی طرح کی چمک ہوتی ہے اور وہ چلتے ہوئے بل نہیں کھاتے۔

1404 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ لِبُيُوْتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَىْءٌ فَاقْتُلُوْهُنَّ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

1403- اخرجه البخاری (399/6) كتاب بدء الخلق : باب: قول الله تعالىٰ (واذ صرفنا اليك نفرا) حديث (3297) ومسلم (442/7) كتاب الاسلام' باب: قتل الحيات وغيرها' حديث (2233) وابو داؤد (785/2) كتاب الاداب' باب: فى قتل الحيات' حديث (5252) وابن ماجه (1169/2) كتاب الطب' باب: قتل ذى الطفيتين' حديث (3535) والحميدى (279/2) حديث (620) واحمد (121, 9/2) عن ابن شهاب الزهرى' عن سالم عن ابيه به.

1404- اخرجه ابوداؤد (366/4) كتاب الاداب' باب: فى قتل الحيات حديث (5260) من طريق ثابت البنانى عن عبد الرحمن' بن ابى ليلىٰ عن ابيه فذكره.

الْخُدْرِيِّ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِى السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھروں میں بھی کچھ سانپ رہتے ہیں۔انہیں تین مرتبہ تنبیہ کرو اس کے بعد بھی وہ نظر آ جائیں تو انہیں قتل کر دو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صیفی نامی راوی کے حوالے سے، سائب کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہ روایت عبیداللہ بن عمرو سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

محمد بن عجلان نے صیفی نامی راوی کے حوالے سے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

1405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِى الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَّبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ بات روایت کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب گھر میں کوئی سانپ نظر آ جائے تو تم اسے کہو: ہم تم سے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے عہد کا تقاضا کرتے ہیں: تم ہمیں اذیت نہ دو! اگر وہ پھر آ جائے تو اسے مار دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بنانی سے منقول ہونے کے طور پر ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابن ابی لیلیٰ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ قَتْلِ الْكِلَابِ

باب 3: کتوں کو مارنے کا حکم

1406 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَبِیْ رَافِعٍ وَّاَبِیْ اَیُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حدیث دیگر: وَیُرْوٰی فِیْ بَعْضِ الْحَدِیْثِ اَنَّ الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ الْبَهِیْمَ شَیْطَانٌ وَّ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِیْمُ الَّذِیْ لَا یَکُوْنُ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنَ الْبَیَاضِ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ کَرِہَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَیْدَ الْکَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کتے مخلوق کی ایک مخصوص قسم نہ ہوتی تو میں ان سب کو مارنے کا حکم دے دیتا' تاہم ان میں سے ہر کالے کتے کو مار دیا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

کالے سیاہ کتے سے مراد وہ کتا ہے' جس میں ذرا بھی سفیدی نہ ہو۔

بعض اہلِ علم نے کالے سیاہ کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا مَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ

باب 4: جو شخص کتا پالے اس کے اجر میں کتنی کمی ہوتی ہے؟

1407 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ کَلْبًا لَیْسَ بِضَارٍ وَّلَا کَلْبَ مَاشِیَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ

1406- اخرجه ابوداؤد (120/2) كتاب الصيد' باب : في اتخاذ الكلب للصيد وغيره' حديث (2845) والنسائي (185/7) كتاب الصيد والذبائح: باب: صفة الكلاب التي امر بقتلها وابن ماجه (1069/2) كتاب الصيد' باب: النهي عن اقتناء الكلب الا كلب صيد' حديث (3205) والدارمي (90/2) كتاب الصيد' باب: في قتل الكلاب' واحمد (85/4)'(84/5)'وعبد بن حميد (ص 181) حديث (503) عن الحسن عن عبد الله بن مغفل به.

1407- اخرجه البخاري (524/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد او ماشية' حديث (5482) ومسلم (453/5)' كتاب المساقاة' باب: الامر بقتل الكلاب-' حديث (1574/50) والنسائي (188/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الرخصة في امساك الكلب للصيد ومالك (969/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء في امر الكلاب' حديث (13) واحمد (4/2'55'101) عن نافع ابن عمر به.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کتا پالے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کتا رکھے جو شکار کرنے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس شخص کے عمل میں روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مغفل، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: یا کھیت کی حفاظت کے لئے ہو۔

1408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيلَ لَهُ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا ہے، سوائے شکاری کتوں کے یا جانوروں کی حفاظت والے کتوں کے، راوی بیان کرتے ہیں: ان سے کہا گیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں: یا کھیت کی حفاظت کرنے والے کتوں کے، تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے کھیت تھے (اس لئے انہیں علم ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ اَنَّهُ رَخَّصَ فِي اِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَاِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَّاحِدَةٌ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جانوروں کی حفاظت والے یا کھیت کی حفاظت والے یا شکار کے کتے کے علاوہ کوئی اور کتا پالے تو اس کے اجر میں روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے کتا پالنے کی اجازت دی ہے، اگرچہ آدمی کے پاس صرف ایک بکری ہو۔

1408- اخرجه البخاري (523/9) كتاب الذبائح والصيد، باب: من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد او ماشية، حديث (5480) ومسلم (455/5) كتاب المساقاة، باب: الامر بقتل الكلاب - حديث (1574/52) والدارمي (90/2) كتاب الصيد: باب: في اقتناء كلب الصيد او الماشية واحمد (60،37/2) والحميدي (283/2) حديث (633) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر به.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

1410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ

متنِ حدیث: قَالَ اِنِّيْ لَمِمَّنْ يَّرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَّجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَّمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَّرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان افراد میں سے ایک ہوں جو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے ٹہنیاں ہٹا رہے تھے جب آپ خطبہ جمعہ دے رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک مخصوص قسم نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا تم ان میں سے ہر کالے سیاہ کتے کو مار دو اور جس گھر کے لوگ کتا پالتے ہیں ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ سوائے شکاری کتے کے یا کھیت کی حفاظت والے کتے کے یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے (یعنی کہ انہیں پالنے کی اجازت ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

باب 5: بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

1411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفُرًا وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

1410- اخرجه البخاری (8/5) كتاب الحرث والمزارعة' باب: اقتناء الكلب للحرث' حديث (2322) ومسلم (240/10 نووی) كتاب المساقاة' باب: الامر بقتل الكلاب-- وابو داؤد (120/2) كتاب الصيد' باب: في اتخاذ الكلب للصيد وغيره' حديث (2844) والنسائی (189/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الرخصة في امساك الكلب للحرث وابن ماجه (1069/2) كتاب الصيد' باب: النهي عن اقتناء الكلب الا كلب صيد-- حديث (3204) واحمد (267/2) عن ابی سلمة عن ابی هريرة به.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُذَكَّى بِسِنٍّ وَّلَا بِعَظْمٍ

◄► رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کل ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز خون کو بہادے اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو تم اسے کھالو بشرطیکہ اسے "سن" یا "ظفر" کے ذریعے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں السن ہڈی کو کہتے ہیں اور ناخن حبشہ کی مخصوص چھری ہے۔

عبایہ بن رفاعہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔ تاہم ان حضرات نے اس میں عبایہ کے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ عبایہ نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک سن یا عظم کے ذریعے جانور ذبح نہیں کیا جاسکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَعِيرِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اِذَا نَدَّ فَصَارَ وَحْشِيًّا يُرْمَى بِسَهْمٍ اَمْ لَا

باب 6: جب کوئی اونٹ، گائے یا بکری بھاگ جائے اور سرکش ہو جائے تو کیا اُسے تیر کے ذریعے مارا جاسکتا ہے یا نہیں؟

1412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِّنْ اِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ

1411- اخرجه البخاری (155/5) كتاب الشركة، باب: قسمة الغنم، حديث (2488) ومسلم (65/7) كتاب الاضاحی، باب: جواز الذبح بكل ما انهر الدم، حديث (1968/21) وابو داؤد (112/2) كتاب الذبائح، باب: فی الذبيحة بالمروة، حديث (2821) والنسائی (226/7) كتاب الصيد والذبائح، باب: فی الذبح بالسن، وابن ماجه (1048/2) كتاب الاضحی، باب. كم تجزی من الغنم عن البدنة حديث (3137) والدارمی (84/2) كتاب الاضحی: باب فی البهيمة اذا ندت والحميدی (199/1، 200) حديث (410، 41) عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج به.

رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَبَايَةَ عَنْ اَبِيهِ وَهٰذَا اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ

◆◆ عبایہ بن رفاعہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سرکش ہو کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اس جانور کو روک دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح سرکش ہو جاتے ہیں تو ان میں سے جو اس طرح کی حرکت کرے تو تم اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

محدثین نے اس کی سند میں عبایہ کی اپنے والد سے نقل کرنے کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ شعبہ نے سعید بن مسروق کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے سفیان نے اسے نقل کیا ہے۔

کِتَابُ الْاَضَاحِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

قربانی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْاُضْحِیَّۃِ

باب 1: قربانی کرنے کی فضیلت کا بیان

1413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْحَذَّاءُ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ مِّنْ عَمَلٍ یَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ اِنَّھَا لَتَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاَنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَّزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُثَنّٰی اسْمُہٗ سُلَیْمَانُ بْنُ یَزِیْدَ وَرَوٰی عَنْہُ ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَیُرْوٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْاُضْحِیَّۃِ لِصَاحِبِھَا بِکُلِّ شَعَرَۃٍ حَسَنَۃٌ وَّیُرْوٰی بِقُرُوْنِھَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قربانی کے دن کسی بھی آدمی کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ قربانی کا وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا، اور بے شک (جانور کا خون) زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (قبولیت کے مقام) پر گرتا ہے، تو تم اس خوشخبری سے خوش ہو جاؤ۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1413- اخرجہ ابن ماجہ (1045/2) کتاب الاضحی: باب: ثواب الاضحیۃ، حدیث (3126) عن عبد اللّٰہ بن نافع عن ابی المثنی، عن ہشام بن عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ بہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن عروہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوالمثنی نامی راوی کا نام سلیمان بن یزید ہے۔

ابن ابی فدیک نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے۔ آپ نے قربانی کے جانور کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اسے قربانی کرنے والے کو اس جانور کے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے اور ایک روایت کے مطابق اس کے ہر ایک سینگ کے عوض میں (نیکی ملتی ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاُضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

باب 2: دو مینڈھوں کی قربانی کرنا

1414 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ اَيْضًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے سیاہ و سفید رنگ کے دو مینڈھوں کی قربانی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا تھا بسم اللہ پڑھی تھی تکبیر کہی تھی اور اپنا ایک پاؤں ان کے پہلو پر رکھا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 3: مرحوم کی طرف سے قربانی کرنا

1414- اخرجه البخاری (25/10) کتاب الاضاحی' باب: التکبیر عند الذبح حدیث (5565) ومسلم (56/7) کتاب الاضاحی' باب: استحباب الضحیة' حدیث (17-1966) والنسائی (220/2) کتاب الاضحایا' باب: الکبش وابن ماجه (1043/2) کتاب الاضاحی' باب: اضاحی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم' حدیث (3120) والدارمی (75/2) کتاب الاضحی: باب السنة فی الاضحیة' وابن خزیمة (286/4) کتاب المناسك' باب: التسمیة والتکبیر عن دالذبح والنحر' حدیث (2895) واحمد (272'99/3) عن قتادة عن انس به۔

1415 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهُ اَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُضَحّٰى عَنِ الْمَيِّتِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُضَحّٰى عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا يُضَحّٰى عَنْهُ وَاِنْ ضَحّٰى فَلَا يَاْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَّيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلِّهَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ شَرِيْكٍ قُلْتُ لَهُ اَبُو الْحَسْنَاءِ مَا اسْمُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ قَالَ مُسْلِمٌ اسْمُهُ الْحَسَنُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے جن میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتا تھا اور ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہوتا تھا جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے ارشاد فرمایا آپ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے (راوی کہتے ہیں) یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حکم دیا ہے)' (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس لئے میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف شریک سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی اجازت دی ہے: مرحوم شخص کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے۔

بعض کے نزدیک مرحوم کی طرف سے قربانی نہیں کی جاسکتی۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے: مرحوم کی طرف سے صدقہ کیا جائے اور اس کی طرف سے قربانی نہ کی جائے لیکن اگر کوئی شخص قربانی کر لیتا ہے' تو وہ خود اس میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ اس پورے گوشت کو صدقہ کر دے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے یہ بات بیان کی ہے' شریک کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

میں نے ان سے ابوالحسناء کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں اس کا پتہ نہیں تھا۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اُس کا نام ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

باب 4: کون سے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

1415– اخرجه ابوداؤد (103/2) باب: الاضحية عن الميت' حديث (2790) واحمد (107/1) عن شريك بن عبد الله' عن ابي الحسناء' عن الحكم عن حنش عن علي به.

1416 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَّاْكُلُ فِیْ سَوَادٍ وَّيَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے نرمینڈھے کی قربانی کی تھی اس کا منہ، چاروں پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حفص بن غیاث سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

باب 5: کون سے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے

1417 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ

متنِ حدیث: قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1416- اخرجه ابوداؤد (104/2) كتاب الضحايا' باب: ما يستحب من الضحايا' حديث (2796) والنسائي (220/7' 221) كتاب الضحايا' باب: الكبش وابن ماجه (1046/2) كتاب الاضاحي' باب: ما يستحب من الاضحي' حديث (3128) عن حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن ابي سعيد.

1417- اخرجه ابوداؤد (106/2) كتاب الضحايا' باب: ما يكره من الضحايا: حديث (2802) والنسائي (214/7) كتاب الضحايا' باب: ما نهي عنه من الاضحي العوراء' وابن ماجه (1050/2) كتاب الاضحي: باب: ما يكره ان يضحي به' حديث (3144) ومالك (482/2) كتاب الضحايا' حديث (1) والدارمي (7776/2) كتاب الاضحي' باب: ما لا يجوز في الاضحي واحمد (301/4) عن عبيد بن فيروز عن البراء به.

ایسے لنگڑے جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو ایسا کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو ان کی قربانی نہ کی جائے۔اسی طرح بیمار نہایت کمزور جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے جس کی بیماری ظاہر ہو یا جس کی ہڈیوں میں گودا ہی نہ ہو (یعنی وہ انتا زیادہ کمزور ہو)۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبید بن فیروز کی حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

باب 6: کون سے جانور کی قربانی مکروہ ہے؟

1418 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيِّ وَهُوَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوْقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوْبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَشُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيُّ هُوَ كُوْفِيٌّ مِّنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ وَّشُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ كُوْفِيٌّ وَّلِوَالِدِهٖ صُحْبَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ وَّشُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ اَبُوْ اُمَيَّةَ الْقَاضِيْ قَدْ رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ وَّكُلُّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ قَوْلُهٗ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ اَيْ اَنْ نَّنْظُرَ صَحِيْحًا

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی: ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان کا اچھی طرح جائزہ لیں اور ہم کوئی ایسا جانور قربان نہ کریں جس کا کان آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے کٹا ہوا ہو یا اس میں سوراخ موجود ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: المقابلہ: اس جانور کو کہتے ہیں جس کا کان کنارے سے کٹا ہوا ہو۔

1418- اخرجه ابوداؤد (107/2) كتاب الضحايا باب: ما يكره من الضحايا حديث (2804) والنسائي (216/7) كتاب الضحايا باب: المقابلة وهي ما قطع طرف اذنها وابن ماجه (1050/2) كتاب الاضاحي: باب: ما يكره ان يضحى به حديث (3142) والدارمي (77/2) كتاب الاضحى باب: ما لا يجوز في الاضحى واحمد (108،80/1) عن ابي اسحق عن شريح بن النعمان عن علي به.

المدابرہ (اس جانور کو کہتے ہیں) جس کا کان پیچھے کی طرف سے کٹا ہوا ہو۔

الشرقاء اس جانور کو کہتے ہیں جس کا کان پھٹا ہوا ہو۔

الخرقاء اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان میں سوراخ موجود ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شریح بن نعمان صائدی، یہ کوفی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔

شریح بن ہانی کوفی ہیں۔ ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔

قاضی ابوامیہ شریح بن حارث کندی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں اور ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔

روایت کے الفاظ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ کا مطلب یہ ہے: ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ فِي الْاَضَاحِيِّ

باب 7: چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی

1419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ كِبَاشٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ بِلَالٍ ابْنَةِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهَا وَجَابِرٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَّعُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَّةِ

◄► ابوکباش بیان کرتے ہیں: میں چھ ماہ کے دنبے کو فروخت کرنے کے لئے مدینہ منورہ لے کر گیا لیکن وہ فروخت نہ ہوئے میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔

1419- اخرجه احمد (444/2) قالا: حدثنا وكيع، قال: حدثنا عثمان بن واقد عن كدام بن عبد الرحمٰن عن ابی كباش عن ابی هريرة به.

راوی بیان کرتے ہیں: یہ سن کر لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ ام بلال بنت ہلال رضی اللہ عنہا کی ان کے والد کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

عثمان بن واقد نامی راوی' عثمان بن واقد بن محمد بن زیاد بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔

1420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِه ضَحَايَا فَبَقِىَ عَتُوْدٌ اَوْ جَدْىٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: قَالَ وَكِيْعٌ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ يَكُوْنُ ابْنَ سَنَةٍ اَوْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَايَا فَبَقِىَ جَذَعَةٌ فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا اَنْتَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں عطا کی تاکہ ان بکریوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان قربانی کرنے کے لئے تقسیم کردیں ان میں سے ایک ''عتود'' یا ''جدی'' باقی بچ گئی (یعنی ایک سال کی بکری یا چھ ماہ کا بچہ) راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے تم قربان کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

وکیع نامی راوی بیان کرتے ہیں: ''الجذعہ'' بکری کے سات یا چھ ماہ کے بچے کو کہتے ہیں۔

1420- اخرجه البخاري (12/10) كتاب الاضحي' باب: اضحية النبي صلى الله عليه وسلم بكبشين' اقرنين ويذكر سمينين' حديث (5555) ومسلم (55/7' الابي) كتاب الاضاحي' باب: سن الاضحية' حديث (1956/15) والنسائي (218/7) كتاب الضحايا' باب: السنة والجذعة وابن ماجه (1048/2) كتاب الاضاحي' با: ما تجزئ ء من الاضاحي والدارمي (78/2) كتاب الاضاحي: باب: ما يجزىء من الضحايا واحمد (149/4) عن ليث بن سعد' قال: حدثني يزيد بن ابي حبيب' عن ابي الخير' عن عقبة بن عامر به.

یہی روایت دوسری سند کے ہمراہ حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور تقسیم کئے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے تم قربان کرلو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْاُضْحِيَّةِ

باب 8: قربانی میں حصے داری کرنا

1421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الْاَسَدِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے عیدالاضحیٰ کا موقع آ گیا' تو ہم لوگ سات آدمی ایک گائے میں اور دس آدمی ایک اونٹ میں شریک ہوئے۔

اس بارے میں ابواسد اسلمی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے' اس کے علاوہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1422 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

1421-اخرجه النسائی (222/7) كتاب الضحايا' باب: ما تجزیء عنه المدينة فی الضحايا' وابن ماجه (1047/2) كتاب الاضاحی' باب: عن كم تجزیء المدنة' والبقرة' حديث (3131) وابن خزيمة (291/4) كتاب المناسك' باب: ذكر الدليل على ان لا حظر فی اخبار جابر نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المدنة عن سبعة-' حديث (2908) واحمد (275/1) عن الفضل بن موسیٰ' عن الحسين بن واقد' عن علباء بن احمر عن عكرمة عن ابن عباس به.

1422- اخرجه مسلم (381/4) كتاب الحج' باب: اشتراك فی الهدی- حديث (1318/350) وابو داؤد (108/2) كتاب الضحايا' باب: فی البقرة والجزور- حديث (2809) وابن ماجه (1047/2) ابن ماجه (1047/2) كتب الاضحی' باب: عن كم تجزیء المدنة والبقرة' حديث (3132) ومالك (486/2) كتاب الضحايا' باب: الشركة فی الضحايا' حديث (9) وابن خزيمة (287/4) كتاب المناسك' باب: اباحة اشتراك النفر فی المدنة' حديث (2900) والدارمی (78/2) كتاب الاضحی : باب: المدنة عن سبعة والبقرة' عن سبعة واحمد (293/3) عن ابی الزبير' عن جابر بن عبدالله.

متن حدیث: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ يُجْزِئُ اَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ عَشَرَةٍ وَّاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ کے مقام پر سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے قربان کئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اونٹ کی قربانی دس آدمیوں کی طرف سے کرنا بھی جائز ہے اور انہوں نے دلیل کے طور پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے۔

بَابُ فِي الضَّحِيَّةِ بِعَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ

باب 9: جس بکری کے سینگ یا کان ٹوٹے ہوئے ہوں' اس کی قربانی کرنا

1423 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَّلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قَالَ لَا بَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

حجیہ بن عدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر وہ بچے کو جنم دے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ اس کے بچے کو بھی ذبح کر دو۔

1423- اخرجه النسائي (217/7) كتاب الضحايا' باب: الشرقاء وهي مشقوقة الاذن وابن ماجه (1050/2) كتاب الاضحى' باب: ما يكره ان يضحى به حديث (3143) وابن خزيمة (293/4) كتاب المناسك باب: النهي عن ذبح ذات النقص' حديث (2915) والدارمي (77/2) كتاب الاضاحي' باب: ما لا يجوز في الاضحى واحمد (125'105'95/1) عن سلمة بن كهيل عن حجية عن علي به.

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اگر وہ لنگڑی ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ قربان گاہ تک پہنچ سکتی ہو (تو قربانی جائز ہوگی)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے: ہم دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کا اچھی طرح جائزہ لیں (اس میں سینگ کا حکم شامل نہیں ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان نے اس روایت کو سلمہ بن کہیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے ٹوٹے ہوئے سینگ یا کٹے ہوئے کان والے جانور کو قربان کیا جائے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ سعید بن مسیب سے کیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: لفظ عضب سے مراد یہ ہے: جس کا نصف یا اس سے زیادہ (سینگ ٹوٹا ہوا یا کان کٹا ہوا) ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِىْ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

باب 10: ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے قربان کرنا جائز ہے

1425 حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِىْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّىْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى

1424- اخرجه ابوداؤد (107/2) كتاب الضحايا' باب: ما يكره من الضحايا' حديث (2805) والنسائي (217/7) كتاب الضحايا' باب: العضباء وابن ماجه (1051/2) كتاب الاضاحي' باب: ما يكره ان يضحى به' حديث (3145) وابن خزيمة (293/2) كتاب المناسك' باب: الزجر عن ذبح العضباء- حديث (2913) واحمد (129'127'101'83/1) عن قتادة' بن جرى عن على به.

1425- اخرجه ابن ماجه (1051/2) كتاب الاضاحي' باب: من ضحى بشاة عن اهله' حديث (3147) قالا' حدثنا الضحاك بن عثمان قال' حدثني عمارة بن عبد الله بن صياد عن عطاء' عن ابى ايوب الانصارى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ مَدَنِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ضَحّٰى بِكَبْشٍ فَقَالَ هٰذَا عَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزِئُ الشَّاةُ اِلَّا عَنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں قربانی کس طرح ہوا کرتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک آدمی ایک بکری کو اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربان کرلیتا تھا اور وہ لوگ اسے کھا لیتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ (بعد کے زمانے میں) لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنے لگے اور صورتحال وہ ہوگئی جو اب تم دیکھتے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عمارہ بن عبداللہ نامی راوی مدنی ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حیثیت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دنبے کی قربانی کی تھی اور آپ نے ارشاد فرمایا تھا: یہ میری امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے' جو قربانی نہ کر سکے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ایک بکری صرف ایک شخص کی طرف سے قربان کی جاسکتی ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

بَاب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ سُنَّةٌ

باب 11: قربانی کرنا سنت ہے

1426 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ

1426- اخرجه ابن ماجه (1044/2) كتاب الاضاحي' باب: الاضاحي واجبة هي ام لا؟' حديث (3124) عن حجاج بن ارطاة' قال' حدثنا جبلة' بن سحيم عن ابن عمر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَّلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

◆◆ جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ واجب ہے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جوب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ہے۔ مسلمانوں نے بھی کی ہے۔ راوی نے دوبارہ ان سے یہ سوال کیا' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: کیا تمہیں سمجھ نہیں آتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی قربانی کرنا واجب نہیں ہے بلکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1427 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس برس مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور آپ نے (ہر سال) قربانی کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب 12: نماز (عید) پڑھنے کے بعد قربانی کرنا

1428 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ

1427- اخرجه احمد (38/2) عن يحيىٰ بن زكريا بن ابى زائدة' عن حجاج بن ارطاة' عن نافع عن ابن عمر به۔

1428- اخرجه البخارى (546/2) كتاب العيدين' باب: كلام الامام والناس فى خطبة العيد حديث (983) ومسلم (50/7) كتاب الاضحى' باب: حديث (1960/5) وابو داؤد (105/2) كتاب الضحايا' باب: ما يجوز فى الضحايا من السن' حديث (2800) والنسائى (222/7) كتاب الضحايا' باب: ما يجوز فى الضحايا من السن' حديث (2800) والنسائى (222/7) كتاب الضحايا' باب: ذبح الاضحية قبل الامام' وابن خزيمة (341/2) كتاب جامع ابواب صلوٰة العيدين' باب: ذكر الخبر الدال على ان ترك الاكل يوم النحر حتىٰ يذبح المرء فضيلة- حديث (1427) والدارمى (80/2) كتاب الاضاحى' باب: فى الذبح قبل الامام واحمد (281/4' 287) عن عامر الشعبى عن البراء بن عازب به۔

قَالَ فَقَامَ خَالِىْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَّاِنِّىْ عَجَّلْتُ نُسُكِىْ لِاُطْعِمَ اَهْلِىْ وَاَهْلَ دَارِىْ اَوْ جِيْرَانِىْ قَالَ فَاَعِدْ ذَبْحًا اٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِىْ عَنَاقُ لَبَنٍ وَّهِىَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَىْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهِىَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّجُنْدَبٍ وَّاَنَسٍ وَّعُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُضَحّٰى بِالْمِصْرِ حَتّٰى يُصَلِّىَ الْاِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَهْلِ الْقُرٰى فِى الذَّبْحِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک قربانی نہ کرے جب تک وہ نماز عید ادا نہ کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے ماموں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آج کے دن گوشت سے لوگ جلد اکتا جاتے ہیں' اس لئے میں نے جلدی قربانی کر لی ہے تا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے محلے والوں کو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے پڑوسیوں کو (گوشت) کھلا دوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ دوسری قربانی کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دودھ دینے والی بکری ہے' جو گوشت کے اعتبار سے میرے نزدیک دو بکریوں سے بہتر ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے کیا میں اسے قربان کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں وہ تمہاری بہترین قربانی ہوگی۔ لیکن تمہارے بعد کسی بھی شخص کے لئے ایک سال سے کم عمر بکری کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت جندب رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی شہر میں اس وقت تک قربانی نہیں کی جاسکتی جب تک امام نماز عید ادا نہ کر لے۔

اہلِ علم سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے دیہات میں رہنے والے لوگوں کو صبح صادق ہو جانے کے بعد قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: ایک سال سے کم عمر بکرے کو قربان نہیں کیا جاسکتا البتہ دنبے کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ اگر چھ ماہ کا بھی ہو' تو اسے قربان کیا جاسکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

باب 13: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

1429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهٖ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ممانعت کا یہ حکم پہلے تھا اس کے بعد پھر آپ نے اس کی اجازت دے دی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

باب 14: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت

1430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِّيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَّا طَوْلَ لَهٗ فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَائِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَاَنَسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

1429- اخرجه مسلم (69/7) كتاب الاضحى باب: بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث- حديث (1970/26) والدارمى (78/2) كتاب الاضاحى: باب: فى لحوم الاضحى واحمد (16/2، 36) عن نافع عن ابن عمر به.

1430- اخرجه مسلم (73/7) كتاب الاضاحى: باب: بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحيه حديث (1977/37) وابن ماجه (1127/7) كتاب الاشربة باب: ما رخص فيه من ذلك حديث (3405) مختصر واحمد (359/5) عن سليمان بن بريدة عن بريدة به.

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں پہلے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا تھا تا کہ صاحب حیثیت لوگ غریب لوگوں کو زیادہ گوشت دیں اب تم جتنا مناسب سمجھو اسے کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

1431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ يَّطْعَمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُّضَحِّي وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهٗ بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ عَآئِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ ایک مرتبہ لوگوں نے کم قربانی کی تو آپ ﷺ کو یہ اچھا لگا کہ وہ لوگ (جنہوں نے قربانی کی ہے) وہ ان کو کھلائیں جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔ (ام المؤمنین بیان کرتی ہیں) ہم لوگ تو ایک ''پایا'' سنبھال کر رکھ لیتے تھے اور اسے دس دن گزرنے کے بعد کھایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں) یہاں ام المؤمنین سے مراد نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

انہی کے حوالے سے یہی حدیث دوسری سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب 15: فرع اور عتیرہ کا بیان

1432 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

1431- اخرجه البخاري (463/9) كتاب الاطعمة' باب: ما كان السلف يدخرون- حديث (5423) ومسلم' (441/9) كتاب الزهد والرقائق' باب(2) حديث (2970/23) والنسائي (235/7) كتاب الضحايا' باب: الادخار من الاضحي' وابن ماجه (1055/2) كتاب الاضاحي' باب' ادخار لحوم الاضاحي' حديث (3159) واحمد (102/6' 127) عن عابس بن ربيعة عن عائشة به.

متن حدیث: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ وَّاَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قول امام ترمذی: وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهَا فِي رَجَبٍ يُعَظِّمُوْنَ شَهْرَ رَجَبٍ لِاَنَّهُ اَوَّلُ شَهْرٍ مِّنْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَشْهُرِ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فرع اور عتیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: فرع جانور کے پیدا ہونے والے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لئے ذبح کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ اور ابوعشراء کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عتیرہ اس ذبیحے کو کہتے ہیں جسے مشرکین رجب کے مہینے میں ذبح کیا کرتے تھے وہ مشرکین رجب کے مہینے کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے جبکہ حرمت والے مہینے یہ ہیں، رجب، ذیقعدہ، ذی الحج اور محرم، حج کے مہینے یہ ہیں شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اور دیگر اہل علم سے حج کے مہینوں کے بارے میں اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَقِيقَةِ

باب 16: عقیقہ کا بیان

1433 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ

متن حدیث: اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَاَخْبَرَتْهُمْ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاُمِّ كُرْزٍ وَّبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَنَسٍ وَّسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

1432- اخرجه البخاری (510/9) كتاب العقيقة، باب: الفرع، حديث (5473) ومسلم (76/7) كتاب الاضاحى باب: الفرع والعتيرة، حديث (1976/38) وابو داؤد (115/2) كتاب الذبائح، باب: فى العتيرة، حديث (2831)

1433- اخرجه ابوداؤد (115/2) كتاب الذبائح، باب: فى العتيرة، حديث (2833) وابن ماجه (1056/2) كتاب الذبائح، باب: العقيقة، حديث (3163) واحمد (31/6، 82، 158) عن حفصة بنت عبد الرحمن عن عائشة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَحَفْصَةُ هِىَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

◆◆ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: وہ لوگ سیّدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ حفصہ نے انہیں بتایا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کے بارے میں لوگوں کو (عقیقے کے موقع پر) دو بکریاں ذبح کرنے اور لڑکی کے عقیقے پر ایک بکری ذبح کرنے کی ہدایت کی تھی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام کرز رضی اللہ عنہا' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حفصہ بنت عبدالرحمٰن نامی خاتون' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

1434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِيْطُوا عَنْهُ الْاَذٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سلمان بن عامر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بچے کا عقیقہ ہوتا ہے' تو اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی کو دور کر دو (یعنی بال صاف کر دو)

حضرت سلمان بن عامر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنْ سِبَاعِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ اَخْبَرَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ كُرْزٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْاُنْثٰى وَاحِدَةٌ وَّلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا

1434- اخرجه ابوداؤد (116/2) كتاب العقيقة: باب-' حديث (2835) والنسائى (165/7) كتاب العقيقة' باب: كم يعق عن الجارية وابن ماجه (1056/2) كتاب الذبائح' باب: العقيقة' حديث (3162) والدارمى (81/2) كتاب الاضاحى' باب: السنة فى العقيقة' والحميدى (166/1) حديث (345) واحمد (422/6) عن سفيان بن عيينة' عن عبد الله بن ابى يزيد' عن ابيه' عن سباع بن ثابت عن ام كرز به.

1435- اخرجه ابوداؤد (118/2) كتاب الاضاحى' باب: فى العقيقة' حديث (2839) وابن ماجه (1056/2) كتاب الذبائح' باب: العقيقة' حديث (3164) وابن خزيمة (278/3) حديث (2067) والدارمى (81/2) كتاب الاضاحى' باب: السنة فى العقيقة' والحميدى (362/2) حديث (823) من طريق حفصة بنت سيرين' عن الرباب' عن سلمان بن عامر الضبى به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی جائے گی اور وہ بکرا ہو یا بکری' اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے

بَابُ الْاَذَانِ فِيْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

باب 17: نومولود کے کان میں اذان دینا

1436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ فِي الْعَقِيْقَةِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَّرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَّقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں اذان دی جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عقیقہ کے بارے میں دیگر اسناد کے ہمراہ یہ بات روایت کی گئی ہے: لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں ہوں گی اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: آپ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی تھی۔

بعض اہلِ علم نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

1437 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ

1436– اخرجه ابوداؤد (749/2) كتاب الادب' باب: في الصبي يولد فيؤذن في اذنيه' حديث (5105) واحمد (392'391'9/6) من طريق سفيان' عن عاصم بن عبد الله عن عبيد الله بن ابي رافع عن ابيه به۔

1437– اخرجه ابن ماجه (1046/2) كتاب الاضاحي: باب: ما يستحب عن الاضاحي' حديث (3130) عن ابي عائذ' عن سعدان' عن سليم بن عامر' عن ابي امامة به۔

اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعُفَيْرُ ابْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین قربانی مینڈھے کی ہے اور سب سے بہترین کفن حلّہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

عفیر بن معدان نامی راوی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

1438 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ وَّعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

اے لوگو! ہر گھر میں ہر سال ایک قربانی اور عتیرہ لازم ہے کیا تم لوگ جانتے ہو عتیرہ سے مراد کیا ہے؟ یہ وہ چیز ہے جسے تم "رجبیہ" کا نام دیتے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے یعنی صرف ابن عون سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

بَاب الْعَقِيْقَةِ بِشَاةٍ

باب 18: عقیقہ میں ایک بکری (کی قربانی)

1439 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

1438- اخرجه ابوداؤد (102/2) كتاب الضحايا' باب: ما جاء فى ايجاب الاضاحى' حديث (2788) وللنسائى (168/7) كتاب الفرع والعتيرة وابن ماجه (1045/2) كتاب الاضاحى' باب: الاضاحى واجبة هى ام لا؟ حديث (3125) واحمد (215/4)(76/5) عن عبد الله بن عون' عن عامر ابى رملة عن مخنف بن سليم الغامدى۔

متن حدیث: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاۃٍ وَّقَالَ یَا فَاطِمَۃُ احْلِقِی رَأْسَہُ وَتَصَدَّقِی بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً قَالَ فَوَزَنَتْہُ فَکَانَ وَزْنُہُ دِرْھَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْھَمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّاِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ لَمْ یُدْرِکْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ

◆◆ امام محمد بن علی بن حسین (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حسن'' کے عقیقہ پر ایک بکری ذبح کی تھی اور ارشاد فرمایا تھا: اے فاطمہ! اس کے سر کے بال منڈوا دو اور ان بالوں کے وزن جتنی چاندی صدقہ کر دو جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کا وزن کیا' تو اس کا وزن ایک درہم یا ایک درہم کے کچھ حصے جتنا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ہے۔

کیونکہ امام ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1440 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَزْھَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِکَبْشَیْنِ فَذَبَحَھُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے آپ نے دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ

متن حدیث: شَھِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰی بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی خُطْبَتَہٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِہٖ فَاُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ ھٰذَا الْوَجْہِ

1440- اخرجه البخاري (190/1) كتاب العلم باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم رب مبلغ اوعى من سامع' حديث(67) ومسلم (124'126/6' الابى) كتاب القسامة والمحاربين' باب تغليظ تحريم الدماء والاعراض والاموال' حديث (1679/30) والنسائى (220/7) كتاب الضحايا' باب: الكبش' والدارمى (67/2) كتاب الاضاحى' باب: فى الخطبة' يوم النحر' واحمد فى مسنده (45'37/5) من طريق عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين' عن عبدالرحمن بن ابى بكرة عن ابيه' فذكره.

1441- اخرجه ابوداؤد (108/2) كتاب الضحايا' باب: فى الشاة يضحى بها عن جماعة' حديث (2810) واحمد (362'356/3) عن عمرو بن ابى عمرو عن المطلب عن جابر به.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

توضیح راوی: وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ اِنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر عیدگاہ میں موجود تھا جب آپ نے اپنا خطبہ ختم کیا' تو آپ منبر سے نیچے تشریف لائے آپ کے پاس ایک دنبہ لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے اسے ذبح کیا اور یہ پڑھا۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے ہے: جو شخص قربانی نہ کر سکے"۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی آدمی ذبح کرنے پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

مطلب بن عبداللہ نامی راوی مطلب بن عبداللہ بن حنطب ہیں۔ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

1442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيْقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَاِنْ لَّمْ يَتَهَيَّاْ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعَ عَشَرَ فَاِنْ لَّمْ يَتَهَيَّاْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ حَادٍ وَّعِشْرِيْنَ وَقَالُوْا لَا يُجْزِئُ فِي الْعَقِيْقَةِ مِنَ الشَّاةِ اِلَّا مَا يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَّةِ

1442- انفرد به الترمذي به انظر تحفة الاشراف (62/4) حديث (4574) من طريق اسماعيل بن مسلم المكي عن الحسن عن سمرة' واخرجه البخاري (504/9) كتاب العقيقة' باب: اماطة الاذى عن الصبي في العقيقة حديث (5472) والنسائي (166/7) كتاب العقيقة' باب: متى يعق' عن حبيب بن الشهيد البصري' عن الحسن عن سمرة' اخرجه ابو داؤد (117/2) كتاب العقيقة' باب-' حديث (3837) والنسائي (166/7) كتاب العقيقة' باب: متى يعق وابن ماجه (1056/2'1057) كتاب الذبائح' باب: العقيقة' حديث (3165) والدارمي (81/2) كتاب الاضحي' باب: السنة في العقيقة واحمد (5/7'12'17'22) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة به.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بچہ اپنے عقیقے کے عوض میں رہن ہوتا ہے (اس کی پیدائش) کے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے گا' اس کا نام رکھا جائے گا اور اس کا سر مونڈ دیا جائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: ساتویں دن یا چودھویں دن عقیقے میں بچے کی طرف سے قربانی کی جائے گی اور اگر یہ نہ ہو سکے' تو اکیسویں دین اس کا عقیقہ کیا جائے گا۔

علماء یہ فرماتے ہیں: عقیقے میں اسی بکری کو ذبح کرنا جائز ہے' جس کی قربانی کرنا جائز ہو۔

بَاب تَرْكِ اَخْذِ الشَّعْرِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ

باب 19: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' وہ بال نہ کٹوائے

1443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو اَوْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ كَانَ يَقُوْلُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ شَعَرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ

◆◆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو' تو وہ اپنے بال یا ناخن نہ کٹوائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1443- اخرجه مسلم (77/7) كتاب الاضاحي' باب: نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة- حديث (39-1977) وابو داؤد (103/2) كتاب الضحايا: باب الرجل ياخذ من شعره في العشر -' حديث (2791) والنسائي (211/7) كتاب الضحايا: باب- وابن ماجه (1052/2) كتاب الاضاحي' باب: من اراد ان يضحي فلا ياخذ في العشر' حديث (3150) والدارمي (76/2) كتاب الاضاحي' باب: السنة في الاضحية والحميدي (140/1) حديث (293) واحمد (289/6) عن سعيد بن المسيب' عن ام سلمة به.

صحیح یہ ہے: راوی کا نام عمرو بن مسلم ہے۔

محمد بن عمرو نے اور دیگر راویوں نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

بعض اہل علم بھی اس بات کے قائل ہیں۔

سعید بن مسیب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: (اس دوران) بال یا ناخن کٹوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

انہوں نے دلیل کے طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور روانہ کردیتے تھے اور آپ ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے حالت احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

كِتَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَيْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

نذر اور قسم کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةٍ

باب 1: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "گناہ (سے متعلق کام) کی نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے"

1444 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةٍ وَّكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ لِاَنَّ الزُّهْرِىَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِىْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گناہ کے کام سے متعلق نذر کی کوئی نیت نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے' جو قسم کا کفارہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ روایت مستند نہیں ہے کیونکہ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوسلمہ سے نہیں سنا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے یہ روایت کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق شامل ہیں۔ انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' سلیمان ارقم کے حوالے سے' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے حدیث نقل کی ہے۔

1444- اخرجه ابوداؤد (252'251/2) كعاب الايمان والنذور' حديث (3290) والنسائي (27-26/7) كعاب الايمان والنذور: باب : كفارة النذر وابن ماجه (686/1) كعاب الكفارات' باب: النذر في المعصية' حديث (125) واحمد (247/6) عن يونس بن يزيد' عن ابن شهاب' عن ابي سلمة عن عائشة به.

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (درست سند کے ہمراہ) حدیث یہی ہے۔

1445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ وَاسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ صَفْوَانَ هُوَ مَكِّيٌّ وَّاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ جُلَّةِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّلَا كَفَّارَةَ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے' جو ابوصفوان نے یونس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابوصفوان نامی راوی مکی ہیں' ان کا نام عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان ہے۔

حمیدی اور دیگر جلیل القدر محدثین نے ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے' جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ان دونوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کی ابوسلمہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ سے نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: معصیت کے بارے میں مانی گئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس بارے میں کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ

باب 2: جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری (کے کام) سے متعلق نذر مانے وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے

1446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ قَالُوْا لَا يَعْصِي اللّٰهَ وَلَيْسَ فِيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ اِذَا كَانَ النَّذْرُ فِيْ مَعْصِيَةٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری (کے کام) کی نذر مانے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (کے کام) کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر نے اسے قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور اس میں قسم کا کفارہ دینا لازم نہیں ہوگا اگر اس نے نافرمانی سے متعلق نذر مانی ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا نَذْرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ

باب 3: آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے

1446- اخرجه البخاري (594/11) كتاب الايمان والنذور باب: النذر فيما لا يملك وفي معصية' حديث (6700) وابو داؤد (251/2) كتاب الايمان والنذور' باب: ما جاء في النذر في المعصية حديث (3289) والنسائي (17/7) كتاب الايمان' والنذور' باب: النذر في المعصية وابن ماجه (687/1) كتاب الكفارات' باب: النذر في المعصية' حديث (2126) ومالك (476/2) كتاب النذور والايمان: باب ما لا يجوز من النذور من معصية' حديث (8) وابن خزيمة (352/3) كتاب الصيام باب: ذكر المعتكف ينذر في اعتكافه ما ليس له فيه-حديث (2241) والدارمي (184/2) كتاب النذور والايمان' باب: لا نذر في معصية الله' واحمد (224'41'36/6) عن القاسم بن محمد عن عائشة به.

1447 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَیْسَ عَلَی الْعَبْدِ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس (کے بارے میں) نذر بندے پر لازم نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَفَّارَةِ النَّذْرِ اِذَا لَمْ یُسَمَّ

باب 4: غیر متعین نذر کا کفارہ

1448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ مَوْلَی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنِیْ کَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: کَفَّارَةُ النَّذْرِ اِذَا لَمْ یُسَمَّ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی نے نذر متعین نہ کی ہو تو اس کا کفارہ وہی ہے' جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْمَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا

باب 5: جو شخص (کسی کام کو کرنے کی) قسم اٹھائے اور پھر اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھے (اسے کیا کرنا چاہیے؟)

1447- اخرجه البخاری (479/10) کتاب الآداب' باب: ما ینهی من السباب واللعن' حدیث (6047) ومسلم (363,362/1) کتاب الایمان باب: غلظ التحریم قتل الانسان نفسه-حدیث (110/176) وابو داؤد (244/2) کتاب الایمان والنذور' باب: ما جاء فی الحلف بالبراءة وملة غیر الاسلام' حدیث (3257) والنسائی (6/7) کتاب الایمان والنذور' باب: الحلف بملة سوی الاسلام وابن ماجه (678/1) کتاب الکفارات' باب: من حلف بملة غیر ملة الاسلام' حدیث (2098) واحمد (34-33/4) والحمیدی (375/2) حدیث (850) مختصر' عن ابی قلابة عن ثابت بن الضحاک به.

1448- اخرجه مسلم (26/6) کتاب النذر' باب: فی کفارة النذر حدیث (1645/13) وابو داؤد (261/2) کتاب الایمان والنذور' باب: من

نذر نذر الم يسم حديث (3324) والنسائى (26/7) كعاب الايمان والنذور' باب: كفارة النذر واحمد (144/4) عن كعب بن علقمة عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابى الخير مرثد بن عبد الله بن عقبة بن عامر به.

1449 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ هُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اَتَتْكَ عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِىْ مُوسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم حکومت نہ مانگنا کیوں اگر یہ مانگے بغیر تمہیں مل گئی تو اس کے بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھو، تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب 6: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا

1450 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

1449- اخرجه البخارى (525/11) كتاب الايمان والنذور' باب: قول الله تعالىٰ (لا يؤاخذكم الله باللغو فى ايمانكم- البقرة 225) حديث (6622) اطرافه (6722'7146'7147) ومسلم (35/6) كتاب الايمان' باب: ندب من حلف يمينا فرأى -حديث (1652/19) وابو داؤد (145/3) كتاب الخراج والامارة والفىء: باب: ما جاء فى طلب الامارة' حديث (2929) والنسائى (10/7) كتاب النذور والايمان' باب: الكفارة قبل الحنث والدارمى (186/2) كتاب النذور والايمان' باب: من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها' عن الحسن' عن عبد الرحمن بن سمرة به.

1450- اخرجه مسلم (33/6) كتاب الايمان' باب: ندب من حلف يمينا' حديث (1650/12) ومالك (478/2) كتاب النذور والايمان' باب: ما تجب فيه الكفارة من الايمان حديث (11) واحمد (361/2) عن سهيل بن ابى صالح عن ابى صالح عن ابى هريرة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكَفِّرُ اِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ كَفَّرَ بَعْدَ الْحِنْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ وَاِنْ كَفَّرَ قَبْلَ الْحِنْثِ اَجْزَاَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے (جو زیادہ بہتر ہو)

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یعنی کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ادا کرنا جائز ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی کفارہ قسم توڑنے کے بعد ادا کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قسم توڑنے کے بعد کفارہ ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے لیکن اگر کوئی شخص قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کر دیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِسْتِثْنَاءِ فِى الْيَمِيْنِ

باب 7: قسم میں استثنیٰ کرنا

1451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَّهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ

1451- اخرجه ابوداؤد (245/2) كتاب الايمان والنذور' باب: الاستثناء فى اليمين حديث (3261) والنسائى (12/7) كتاب الايمان والنذور: باب: من حلف فاستثنى وابن ماجه (680/1) كتاب الكفارات' باب: الاستثناء فى اليمين' حديث (2105) والدارمى (185/2) كتاب النذور والايمان' باب: فى الاستثناء فى اليمين والحميدى (303/2) حديث (690) وعبد بن حميد ص (249) حديث (279) واحمد (6/2'48) عن نافع عن ابن عمر به.

اِبْرَاهِيمَ وَكَانَ اَيُّوْبُ اَحْيَانًا يَّرْفَعُهُ وَاَحْيَانًا لَّا يَرْفَعُهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ اِذَا كَانَ مَوْصُوْلًا بِالْيَمِيْنِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر "انشاء اللہ" کہہ دے تو وہ قسم توڑنے والا شمار نہ ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

عبیداللہ بن عمر اور دیگر راویوں نے اسے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ایوب سختیانی کے علاوہ ہمارے علم میں اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہو۔

اسماعیل بن ابراہیم فرماتے ہیں: ایوب نامی راوی نے بعض اوقات اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور کبھی "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی جب قسم کے الفاظ کے ہمراہ استثنیٰ کر لیا جائے تو ایسا شخص قسم توڑنے والا شمار نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1452 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

1452- اخرجه النسائي (30/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الاستثناء' وابن ماجه (680/1) كتاب الكفارات باب: الاستثناء في اليمين' حديث (2104) واحمد (309/2) من طريق عبد الرزاق قال' حدثنا معمر' عن ابي طاوس عن ابيه عن ابي هريرة به.

لَكَانَ كَمَا قَالَ

اختلافِ روایت: هٰكَذَا رُوِىَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ سَبْعِيْنَ امْرَاَةً

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھائے اور پھر انشاء اللہ کہہ دے تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ حدیث خطاء پر مشتمل ہے۔

عبدالرزاق نامی راوی نے اس روایت کو نقل کرنے میں خطاء کی ہے انہوں نے معمر کی ابن طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کو مختصر طور پر نقل کر دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے یہ بات کہی کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے ساتھ صحبت کروں گا ان میں سے ہر ایک بچے کو جنم دے گی' تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان تمام ازواج کے ساتھ صحبت کی لیکن ان میں سے صرف ایک خاتون نے نامکمل بچے کو جنم دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو اسی طرح ہوتا جیسے انہوں نے کہا تھا۔

اس روایت کو عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے' ابن طاؤس کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: ستر بیویاں تھیں۔ یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے یہ کہا: آج رات میں اپنی سو بیویوں کے ساتھ صحبت کروں گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

باب 8: اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کے نام کی قسم اٹھانا مکروہ ہے

1453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: سَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِىْ وَاَبِىْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ

1453- اخرجه البخاری (539/11) كتاب الايمان والنذور' باب: الا تحلفوا باباء كم' حديث (6647) ومسلم (21/6) كتاب الايمان' باب: النهى عن الحلف بغير الله تعالىٰ' حديث (646/2) والنسائى (4/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الحلف بالاباء' والحميدى (280/2) حديث (624) واحمد (48،8،7/2) من طريق الزهرى عن سالم عن ابن عمر به.

تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقُتَیْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: قَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ مَعْنٰی قَوْلِهٖ وَلَا اٰثِرًا اَیْ لَمْ اٰثُرْهُ عَنْ غَیْرِیْ یَقُوْلُ لَمْ اَذْكُرْهُ عَنْ غَیْرِیْ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا' میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کر دیا ہے کہ تم لوگ اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کبھی بھی (باپ دادا کی) قسم نہیں اٹھائی۔

اس بارے میں حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت قتیلہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعبید یہ کہتے ہیں (اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ) "ولا اثرا" کا مطلب یہ ہے: میں نے اسے اپنے علاوہ کسی اور کے حوالے سے بھی نقل نہیں کیا۔

1454 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِیْ رَكْبٍ وَّهُوَ یَحْلِفُ بِاَبِیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ لِیَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِیَسْكُتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا وہ اس وقت چند سواروں کے درمیان تھے اور اپنے والد کے نام کی قسم اٹھا رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ' قسم اٹھانے والے شخص کو اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھانی چاہیے یا پھر خاموش رہنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1454- اخرجه البخاری (538/11) کتاب الایمان والنذور' باب: لا تحلفوا بآبائکم حدیث (6646) ومسلم (21/6) کتاب الایمان' باب: النهی عن الحلف بغیر الله تعالیٰ' حدیث (1-1646) وابو داؤد (242/2) کتاب الایمان والنذور: باب فی کراهیة الحلف بالآباء' حدیث (3249) ومالك (480/2) کتاب النذور والایمان: باب: جامع الایمان حدیث (14) والدارمی (185/2) کتاب النذور والایمان' باب: حدیث النهی عن ان یحلف بغیر الله والحمیدی (301/2) حدیث (686) واحمد (11/2'17'42) عن نافع عبد الله بن عمر به.

1455 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَفُسِّرَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيْظِ

حدیثِ دیگر: وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ حَلِفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الرِّيَاءَ شِرْكٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا) الْاٰيَةَ قَالَ لَا يُرَائِيْ

◆◆ سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص غیر اللہ کی قسم اٹھائے اس نے کفر کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے شرک کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک حدیث کے ان الفاظ "اس نے کفر کیا اور شرک کیا" کا مفہوم شدت سے منع کرنے کے لئے ہے۔

اس بارے میں دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائے تو وہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھ لے۔

تو یہ روایت اس کی مانند ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ریاکاری شرک ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس آیت کی یہ تفسیر بیان کی ہے۔

"جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے"۔

اس کا مطلب یہ ہے: وہ ریاکاری نہ کرے۔

1455- اخرجہ ابوداؤد (242/2) کتاب الایمان والنذور باب: فی کراھیۃ الحلف بالآباء حدیث (3251) واحمد (34/2، 58، 60، 69، 86، 125) عن سعد بن عبیدۃ عن عبد اللہ بن عمر بہ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

باب 9: جو شخص پیدل چلنے کی قسم اٹھائے حالانکہ وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو

1456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ شَاةً

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے تم اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت پیدل چلنے کی نذر مان لے تو اسے چاہیے: وہ سوار ہو جائے اور ایک بکری قربان کر دے۔

1457 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَّتَهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّرْكَبَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1457- اخرجه البخاري (93/4) كتاب جزاء الصيد' باب: من نذر المشي الى الكعبة حديث (1865) ومسلم (13/6) كتاب النذر' باب: من نذر ان يمشي الى الكعبة' حديث (1642/9) وابو داؤد (254/2) كتاب الايمان والنذور' باب: من راى عليه كفارة اذا كان في معصية حديث (30/1) والنسائي (30/7) كتاب الايمان والنذور' باب: ما الواجب على من اوجب على نفسه نذرا فعجز عنه وابن خزيمة (347/4) كتاب المناسك باب: النذر بالحج ما شاء - حديث (3044) وعبد بن حميد ص (361) حديث (1201)

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑی عمر کے صاحب کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا: رسول اللہ! انہوں نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان صاحب کے اپنی ذات کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو ہدایت کی کہ وہ سوار ہو جائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

بَابُ فِیْ کَرَاهِيَةِ النَّذْرِ

باب 10: نذر ماننے کا مکروہ ہونا

1458 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَّاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِي النَّذْرِ فِی الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ وَاِنْ نَّذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفّٰى بِهٖ فَلَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ وَّيُكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر کو نہیں ٹال سکتی اس کے ذریعے کنجوس آدمی کا مال نکلوایا جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے نذر ماننے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیکی اور گناہ دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے اگر کوئی شخص نیکی کی نذر مانے تو اسے پورا کرنا چاہیے۔ اسے اس کا اجر ملے گا البتہ یہ نذر ماننا اس کے لئے مکروہ ہے۔

1458- اخرجہ مسلم (8/6) کتاب النذر' باب النهي عن النذر وانه لا يرد شيئاً' حديث (1640/5) والنسائي (16/7) كتاب الايمان والنذور' باب: النذر يستخرج به من البخيل واحمد (412-235/2) عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَفَاءِ النَّذْرِ

باب 11: نذر کو پورا کرنا

1459 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالُوْا اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهٖ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صَوْمٌ اِلَّا اَنْ يُّوْجِبَ عَلٰى نَفْسِهٖ صَوْمًا وَّاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَذَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا (میں نے یہ نذر) زمانہ جاہلیت میں مانی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اسلام قبول کر لے' اور اس نے نیکی سے متعلق کوئی نذر مانی ہوئی ہو' تو وہ اسے پورا کرے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اعتکاف اسی وقت ہوگا' جب روزہ رکھا ہوا ہو' ما سوائے اس صورت کے کہ جب آدمی اپنے اوپر روزہ بھی واجب کرے۔

ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: انہوں نے زمانہ جاہلیت میں رات کے

1459– اخرجه البخاري (333/4) كتاب الاعتكاف' باب: من لم ير عليه اذا اعتكف صوماً حديث (2042) ومسلم (49/6) كتاب الايمان' باب: نذر الكافر' حديث (27-1656) وابو داؤد (261/2) كتاب الايمان' والنذور: باب: من نذر في الجاهلية' حديث (3325) والنسائي (21/7) كتاب الايمان والنذور' باب: اذا نذر ثم اسلم' قبل ان يفي' وابن ماجه (563/1) كتاب الصيام: باب: في اعتكاف يوم او ليلة' حديث (1772) والدارمي (183/2) كتاب النذور والايمان' باب: الوفاء بالنذر' حديث (338) وعبد بن حميد ص (44) حديث (40) واحمد (37/1، 20/2) عن نافع عن ابن عمر به.

وقت اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 12: نبی اکرم ﷺ (کن الفاظ میں) قسم اٹھاتے تھے

1460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَثِيْرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِيْنِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اکثر اوقات ان الفاظ میں قسم اٹھایا کرتے تھے۔

"دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

باب 13: جو شخص غلام آزاد کرے اس کا ثواب

1461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى يَعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ

1460- اخرجه البخاري (531/11) كتاب الايمان والنذور، باب: كيف كان يمين النبي صلى الله عليه وسلم - حديث (6628) والنسائي (2/7) كتاب الايمان والنذور، باب: حديث (3770) وابن ماجه (676/1) كتاب الكفارات، باب: يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (2092) والدارمي (187/2) كتاب النذور والايمان، باب: بأي اسماء الله حلفت لزمك وعبد بن حميد ص (241) حديث (741) واحمد (67،25/2) عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر به، واخرجه ابوداؤد (245/2) كتاب الايمان والنذور، باب: ما جاء في يمين النبي صلى الله عليه وسلم ما كانت، حديث (3263) لم تذكره هذا الطريق تحفة الاشراف.

1461- اخرجه البخاري (607/11) كتاب الكفارات الايمان، باب: قول الله تعالى: (او تحرير رقبة)- حديث (67/5) ومسلم (308/5- الابي) كتاب العتق، باب: فضل العتق، حديث (1509/23) واحمد (430،422،420/2) عن سعيد بن مرجانة عن ابي هريرة به.

اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مؤمن غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس آزاد کرنے والے کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا، یہاں تک کہ اس غلام کی شرمگاہ کے عوض اس شخص کی شرمگاہ کو بھی آزاد کردے گا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ، حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابن ہاد نامی راوی کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

باب 14: جو شخص اپنے خادم کو تھپڑ رسید کرے

1462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَبْعَةَ اِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ لَطَمَهَا عَلٰى وَجْهِهَا

حضرت سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم سات بھائی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا ہم میں سے ایک بھائی نے اسے طمانچہ رسید کردیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اس (غلام) کو آزاد کردیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی محدثین نے اس روایت کو حصین بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے اس خادم کے چہرے پر طمانچہ مارا تھا۔

1462- اخرجه مسلم (54/6، الابی) كتاب الايمان، باب: صحبة المماليك، وكفارة من لطم عبده، حديث (1658/32) كتاب الاداب، باب: في حق المملوك حديث (5166) واحمد (444/5) عن حصين، قال، سمعت هلال بن يساف عن سويد به.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ

باب 15: کسی دوسرے مذہب کی قسم اٹھانا حرام ہے

1463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ فَقَالَ هُوَ يَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ اِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ الشَّیْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ اَتٰى عَظِيْمًا وَّلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّاِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِیْ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے اس نے کہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جب کوئی شخص اسلام کی بجائے کسی اور مذہب کی قسم اٹھا لے وہ یہ کہے: وہ یہودی یا عیسائی ہو اگر اس نے ایسا ایسا کیا اور پھر وہ شخص وہ کام بھی کر لے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس نے ایک بڑا گناہ کیا ہے تاہم اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں: امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور ابوعبید نے بھی اس قول کو اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک ایسی صورتحال میں اس شخص پر کفارہ دینا لازم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الرُّعَيْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

1464-اخرجه ابوداؤد (253/2) كتاب الايمان والنذور، باب: من راى عليه كفارة اذا كان في معصية، حديث (2393) والنسائي (20/7) كتاب الايمان والنذور، باب: اذا حلفت المراة لتمشي، حافية غير مختمرة وابن ماجه (689/1) كتاب الكفارات، باب: من نذر ان يحج ماشيا، حديث (2134) والدارمي (183/2) كتاب النذور والايمان، باب: كفارة النذر واحمد (149،145،143/3) عن ابي سعيد الرعيني جعثل القتباني، عن عبد الله بن مالك عن عقبة بن عامر به.

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بہن نے یہ نذر مانی ہے: وہ بیت اللہ پیدل جائے گی' چادر اوڑھے بغیر' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کے اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عورت کو چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر بھی اوڑھ لے اور (قسم کے کفارے کے طور پر) تین دن روزے رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُغِيْرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے "لات" اور "عزیٰ" کی قسم اٹھائے تو اسے کلمہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص یہ کہے: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوالمغیرہ نامی راوی خولانی حمصی ہیں' ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

1465- اخرجه البخاري (545/11) كتاب الايمان' باب: لا يحلف باللات والعزى' ولا بالطواغيت' حديث (6650) ومسلم (25/6- الابي) كتاب الايمان' باب: من حلف باللات والعزى' - حديث (1647/5) وابو داؤد (241/2) كتاب الايمان والنذور- باب: الحلف بالانداد' حديث (3247) والنسائي (7/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الحلف باللات وابن ماجه (678/2) كتاب الكفارات: ابواب النهي ان يحلف بغير الله' حديث (2096) وابن خزيمة (28/1) كتاب الوضوء باب: ذكر الدليل على ان الكلام السيء - حديث (45) واحمد (309/2) عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 16: میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا

1466 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِ عَنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ دریافت کیا: جوان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اوران کی والدہ کا اسے پورا کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم اس خاتون کی طرف سے اسے پورا کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

باب 17: غلام آزاد کرنے کی فضیلت

1467 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ اَخُو سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُمَا عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُّسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عِتْقَ الذُّكُوْرِ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْاِنَاثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِى كُلُّ عُضْوٍ

1466- اخرجه البخاري (592/11) كتاب الايمان والنذور' باب: من مات وعليه نذر' حديث (6698) ومسلم (5/6- الابي) كتاب النذر' باب: الامر بقضاء النذر حديث (1638/1) وابو داؤد (256/2) كتاب الايمان والنذور' باب: في قضاء النذر عن الميت' و (20/7) كتاب الايمان والنذور' باب: من مات وعليه نذر وابن ماجه (688/1) كتاب الكفارات' باب: من مات وعليه نذر' حديث (2132) ومالك (472/2) كتاب النذور والايمان' باب: ما يجب من النذور في المشي حديث (1) والحميدي (241/1) حديث (522) واحمد (291/1'329)عن ابن شهاب الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود' عن ابن عباس به.

مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے تو وہ غلام اس کے لئے جہنم (سے بچاؤ کے لئے) فدیہ ہو جائے گا اس غلام کا ہر ایک عضو (آزاد کرنے والے) کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان دو مسلمان کنیزوں کو آزاد کردے تو وہ دونوں کنیزیں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہو جائیں گی ان دونوں کنیزوں کا ہر ایک عضو اس آزاد کرنے والے کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان کنیز کو آزاد کردے تو وہ کنیز اس عورت کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہوگی اس کنیز کا ہر ایک عضو آزاد کرنے والی کی ہر ایک عضو کا بدلہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' کنیز کو آزاد کرنے کے مقابلے میں غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے گا' تو یہ عمل اُس شخص کے جہنم سے بچاؤ کا باعث بنے گا۔ اس (آزاد کرنے والے شخص) کا ہر عضو اُس (غلام) کے ہر عضو (کے بدلے میں جہنم سے محفوظ ہو جائے گا)۔

كِتَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیَر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب 1: جنگ سے پہلے دعوت دینا

1468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ جَيْشًا مِّنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِّنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ دَعُوْنِيْ اَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنَنِيْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْنَا وَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ قَالَ وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِيْ نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَّحَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ اَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِاَنَّهٗ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَّسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا رَاَوْا اَنْ يُّدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنْ تُقُدِّمَ اِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَّكُوْنُ ذٰلِكَ اَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْرِفُ الْيَوْمَ اَحَدًا يُّدْعٰى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتّٰى يُدْعَوْا اِلَّا اَنْ يَّعْجَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ

◄► ابوبختری بیان کرتے ہیں: مسلمانوں کے ایک لشکر کے امیر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے ایران کے

1468- اخرجه احمد (444،441،440/5) عن عطاء بن السائب عن ابی البختری عن سلمان به۔

ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے موقع دو کہ میں ان لوگوں کو اسی طرح دعوت دوں جیسے میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اوران سے فرمایا: میں بھی تمہاری طرح ایرانی ہوں اور تم نے عربوں کو دیکھا ہے: وہ میری اطاعت کرتے ہیں اگر تم لوگ اسلام قبول کر لیتے ہو تو تمہیں وہ تمام سہولیات حاصل ہوں گی جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو ہم پر لازم ہیں اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اس پر قائم رہنے دیتے ہیں تم لوگ ہمیں جزیہ دو جبکہ تم ذلت کی حالت میں ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے فارسی زبان میں یہ تقریر کی تھی (اور انہوں نے یہ بھی فرمایا) کہ تم لوگوں کی تعریف نہیں کی گئی ہوگی۔ اگر تم اس کا بھی انکار کر دیتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر نہیں ہوگا۔ ہم تمہیں آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے انہوں نے کہا ہم جزیہ نہیں دیں گے ہم آپ کے ساتھ جنگ کریں گے مسلمانوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تین دن تک انہیں اس طرح کی دعوت دیتے رہے پھر انہوں نے حکم دیا ان پر حملہ کر دو! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان پر حملہ کیا اور اس قلعے کو فتح کر لیا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے، ہم اسے صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ابوبختری نامی راوی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ انہوں نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جنگ سے پہلے دعوت دی جائے گی۔

اسحاق بن ابراہیم بھی اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: پہلے انہیں دعوت دی جائے یہ زیادہ بہتر ہے اور انہیں زیادہ ہیبت زدہ کر دے گی۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کے ساتھ اس وقت تک جنگ نہ کی جائے جب تک اسے دعوت نہ دی جائے البتہ اگر وہ جلد بازی کا مظاہرہ کریں تو (حکم مختلف ہوگا) لیکن اگر مسلمان ایسا نہیں کرتے تو دعوت اسلام ان تک پہلے ہی پہنچ چکی ہوگی۔

1489 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ

لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ

متن حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا اَوْ سَرِیَّۃً یَقُوْلُ لَھُمْ اِذَا رَاَیْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا

حکم حدیث: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّھُوَ حَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَۃَ

◆◆ ابن عصام مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے: نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر یا مہم کو روانہ کرتے تھے' تو آپ ان سے یہ فرمایا کرتے تھے: جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا کہیں اذان کی آواز سنو تو وہاں کسی کے ساتھ جنگ نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اور یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِی الْبَیَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب 2: شب خون مارنا اور حملہ کرنا

1470 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِی مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی خَیْبَرَ اَتَاھَا لَیْلًا وَّکَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَّمْ یُغِرْ عَلَیْھِمْ حَتّٰی یُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ یَھُوْدُ بِمَسَاحِیْھِمْ وَمَکَاتِلِھِمْ فَلَمَّا رَاَوْہُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّافَقَ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ الْخَمِیْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ)

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خیبر کے لئے تشریف لے گئے' تو آپ رات کے وقت وہاں پہنچے آپ جب بھی کسی قوم کے علاقے میں رات کے وقت پہنچتے تھے' تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے جب صبح ہوئی اور یہودی اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا اور بولے محمد ﷺ آ گئے ہیں اللہ کی قسم! حضرت محمد لشکر سمیت آئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں' تو وہ ان لوگوں کی بہت بری صبح ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔

1471 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا ظَھَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِھِمْ ثَلَاثًا

1469- اخرجہ ابوداؤد (43/3) کتاب الجہاد' باب: فی دعاء المشرکین حدیث (2635) والحمیدی (359/2) حدیث (820) واحمد (448/3) عن سفیان بن عیینۃ' قال' حدثنا عبد الملک بن نوفل بن مساحق انہ سمع رجلا من مزینۃ یقال لہ ابن عصام المزنی عن ابیہ بہ۔

1470- اخرجہ البخاری (130/6) کتاب الجہاد والسیر' باب: دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس الی الاسلام والنبوۃ- حدیث (2943) ومالک (468/2) کتاب الجہاد: باب: ما جاء فی الخلیل والسابقۃ بینہا- حدیث (48) واحمد (159/3'206'236'237) عن حمید الطویل' عن انس بہ۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَاَنْ يُّبَيِّتُوْا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّبَيَّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ يَعْنِىْ بِهِ الْجَيْشَ

◆◆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غلبہ پالیتے تھے' تو آپ ان کے علاقے میں تین دن قیام کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے رات کے وقت حملہ کرنے کی اجازت دی ہے' جبکہ بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رات کے وقت دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث کے الفاظ ''وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ'' کا مطلب یہ ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا لشکر بھی ہے۔

بَابُ فِى التَّحْرِيْقِ وَالتَّخْرِيْبِ

باب 3: (دشمن کے گھروں یا باغات) کو آگ لگانا اور برباد کرنا

1472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِى النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِىَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفَاسِقِيْنَ)

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَتَخْرِيْبِ الْحُصُوْنِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ وَنَهٰى اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ اَنْ يَّقْطَعَ شَجَرًا مُّثْمِرًا اَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَّعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ لَا بَاْسَ بِالتَّحْرِيْقِ فِىْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ

1471- اخرجه البخاري (209/6) كتاب الجهاد والسير' باب: من غلب العدو- حديث (3065) ومسلم (9/323- الابي) كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها' باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه- حديث (2875/78) وابو داؤد (70/2) كتاب الجهاد' باب: في الامام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم' حديث (2695) والدارمي (222/2) كتاب السير: باب: ان النبي صلى الله عليه وسلم اذا ظهر على قوم اقام بالعرصة واحمد (29/4) عن سعيد بن ابي عروبة' عن قتادة عن انس عن ابي طلحة به.

1472- اخرجه البخاري: كتاب المغازي' باب: حديث بني النضير' حديث (4031) ومسلم (6/308- الابي) كتاب الجهاد والسير' باب: جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها' حديث (29-1746) وابو داؤد (44/2) كتاب الجهاد' باب: في الحرق في بلاد العدو' حديث (2615) وابن ماجه (938/2) كتاب الجهاد: باب: التحريق بارض العدو' حديث (2844) والدارمي (222/2) كتاب الجهاد' باب: في تحريق النبي صلى الله عليه وسلم نخل بني النضير والحميدي (301/2) حديث (685) واحمد (86'80'52'7/2) عن نافع ابن عمر به.

وَالثِّمَارِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَقَدْ تَكُوْنُ فِيْ مَوَاضِعَ لَا يَجِدُوْنَ مِنْهُ بُدًّا فَاَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقْ وَقَالَ اِسْحٰقُ التَّحْرِيْقُ سُنَّةٌ اِذَا كَانَ اَنْكٰى فِيْهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے باغات جلوا دیے تھے اور انہیں کٹوا دیا تھا جو "بویرہ" کے مقام پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تم نے جو بھی کھجور کے درخت کاٹے ہیں یا جن کی جڑوں پر انہیں چھوڑ دیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہے تا کہ وہ گنہگاروں کو وہ رسوا کر دے"۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے اسے اختیار کیا ہے ان کے نزدیک درختوں کو کاٹنے اور قلعوں کو برباد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل دار درخت کو کاٹا جائے یا آباد جگہ کو برباد کر دیا جائے اور مسلمانوں نے اس کے بعد اسی حکم پر عمل کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کی سرزمین میں آگ لگانے یا درختوں کو کاٹنے اور پھلوں کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ضروری ہو تو ایسا کیا جائے ورنہ غیر ضروری طور پر آگ نہ لگائی جائے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آگ لگانا سنت ہے تا کہ اس سے وہ رسوا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

باب 4: غنیمت کا بیان

1473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ

1473- اخرجه احمد (248/5) ولم يخرجه من الستة الا الترمذي انظر تحفة الاشراف (168/4) حديث (4877)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے اور ہمارے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سیار نامی راوی بنومعاویہ کے غلام ہیں۔

سلیمان تیمی' عبداللہ بن بحیر اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

1474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے چھ حوالوں سے دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں' رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے' میرے لئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے' مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سَهْمِ الْخَيْلِ

باب 5: گھوڑے کا حصہ

1475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ نَحْوَهٗ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ مُّجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهٗ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت مجمع بن جاریہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن ابی عمرہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

یہ روایت جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: گھڑسوار کو تین حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے' جبکہ پیدل چلنے والے کو ایک حصہ ملے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّرَايَا

باب 6: جنگی مہمات کا بیان

1476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَّخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَّخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ وَّلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1475- اخرجه البخاري (79/6) كتاب الجهاد والسير' باب: سهام الفرس حديث (2863) ومسلم (351/6- الابي) كتاب الجهاد والسير' باب: كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين' حديث (1862/57) وابو داؤد (83/2) كتاب الجهاد: باب: في سهمان الخيل' حديث (2733) وابن ماجه (952/2) كتاب الجهاد' باب: قسمة الغنائم' حديث (2854) والدارمي (225/2) كتاب السير' باب: في سهمان الخيل واحمد (72'62'41'2/2) عن عبيد الله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر به.

1476- اخرجه ابوداؤد (42/2) كتاب الجهاد' باب: فيما يستحب من الجيوش- حديث (2611) وابن خزيمة (140/4) كتاب المناسك' باب: استحباب مصاحبة الاربعة في السفر' حديث (2538) والدارمي (215/2) كتاب السير: باب في خير الاصحاب والسرايا والجيوش' وعبد بن حميد ص (218) حديث (652) واحمد (294/1) من طريق الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس به.

اسنادِ دیگر: لَايُسْنِدُهُ كَبِيرُ اَحَدٍ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَّاِنَّمَا رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيِّ الْعَنَزِىُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: چار آدمی بہترین ساتھی ہوتے ہیں چارسو آدمیوں کی جنگی مہم سب سے بہتر ہوتی ہے چار ہزار لوگوں کالشکر سب سے بہتر ہوتا ہےاور بارہ ہزار لوگ کم ہونے کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوسکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

جریر بن حازم کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کوحبان بن علی نے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

لیث بن سعد نے اسے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَاب مَنْ يُّعْطَى الْفَيْءَ

باب 7: مالِ غنیمت کس کودیا جائے؟

1477 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ

متنِ حدیث: اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْاَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَآءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَآءِ وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ

وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ

1477– اخرجه مسلم (478/6) كتاب الجهاد والسير' باب: النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يهسم– حديث (1812/137) وابو داؤد (82/2) كتاب الجهاد: باب: فى المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2728) والنسائى (128/7) كتاب قسمة الفئ: باب– والدارمى (225/2) كتاب السير' باب: سهم ذى القربى' والحميدى (244/1) حديث (532). واحمد (248/1' 349) عن يزيد بن هرمز عن ابن عباس به.

بِخَيْبَرَ وَاَسْهَمَتْ اَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي اَرْضِ الْحَرْبِ

حدیثِ دیگر: قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَآءِ بِخَيْبَرَ وَاَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهُ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ يَقُوْلُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا

◆◆ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا جس میں ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں خواتین کو شامل رکھتے تھے اور کیا آپ انہیں کوئی طے شدہ حصہ بھی دیتے تھے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جواب میں لکھا: تم نے مجھے خط لکھا جس میں مجھ سے سوال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کو جنگ میں شامل رکھتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے وہ بیماریوں (یعنی زخمیوں) کی تیمارداری کرتی تھیں اور انہیں مالِ غنیمت سے کچھ دے دیا جاتا تھا' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کوئی باقاعدہ حصہ مقرر نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: خاتون اور بچے کو بھی طے شدہ حصہ دیا جائے گا۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کو حصہ دیا تھا اور مسلمان حکمرانوں نے بھی ہر پیدا ہونے والے بچے کو حصہ دیا ہے' جو دشمن کی سرزمین پر پیدا ہوا ہو۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں خواتین کو بھی حصہ دیا تھا اور مسلمانوں نے اس کے بعد اس عمل کو اختیار کیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ ''يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ'' کا مطلب یہ ہے: انہیں مالِ غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا۔

بَاب هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب 8: کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟

1478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّي مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ

اَرْقِی بِهَا الْمَجَانِیْنَ فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یُسْهَمُ لِلْمَمْلُوْكِ وَلٰكِنْ یُرْضَخُ لَهٗ بِشَیْءٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► عمیر جو ابولحم کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوا لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی لوگوں نے اس بارے میں آپ کو بتایا کہ میں غلام ہوں راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے سامان میں سے کوئی چیز مجھے عطا کرنے کی ہدایت کی پھر میں نے آپ کو ایک دم پڑھ کے سنایا جس کے ذریعے میں پاگلوں کا دم کیا کرتا تھا تو آپ نے اس کا کچھ حصہ مجھے استعمال کرنے کی ہدایت کی اور کچھ کو ترک کرنے کی ہدایت کی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی غلام کو حصہ دیا جائے گا تاہم اسے انعام کے طور پر کچھ دیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَهْلِ الذِّمَّةِ یَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ هَلْ یُسْهَمُ لَهُمْ

باب 9: اہلِ ذمہ اگر مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شرکت کرتے ہیں تو کیا انہیں کوئی حصہ دیا جائے گا؟

1479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَیْلِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِیَارٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی بَدْرٍ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ لَحِقَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ یَذْكُرُ مِنْهُ جُرْاَةً وَّنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ

حکمِ حدیث: وَفِی الْحَدِیْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا یُسْهَمُ لِاَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِنْ قَاتَلُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الْعَدُوَّ

مذاہب فقہاء: وَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّسْهَمَ لَهُمْ اِذَا شَهِدُوْا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ

1478- اخرجه ابوداؤد (82/2) كتاب الجهاد' باب: فى المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2730) وابن ماجه (952/2) كتاب الجهاد' باب: العبيد والنساء يشهدون مع المسلمين' حديث (2855) والدارمى (226/2) كتاب السير' باب: فى سهام العبيد والصبيان' واحمد (223/5) عن محمدبن زيد بن المهاجر عن عمير مولى ابى اللحم.

1479- اخرجه مسلم (488/6) كتاب الجهاد' با: كراهية الاستعانة فى الغزو بكافر' حديث (1817/50) وابو داؤد (83/2) كتاب الجهاد' باب: فى المشرك يسهم له؟ حديث (2732) وابن ماجه (945/2) كتاب الجهاد' باب: الاستعانة بالمشرك' حديث (2832) والدارمى (233/2) كتاب السير' باب: انا لا نستعين بالمشرك' واحمد (67/6) من طريق عروة بن الزبير' عن عائشة به.

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر تشریف لے گئے جب آپ حرۃ الوبر کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ سے ملا اس کی جرأت اور بہادری کا تذکرہ کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو اس نے جواب دیا: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس چلے جاؤ کیونکہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیں گے۔

اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔ویسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یہ فرماتے ہیں: اہلِ ذمہ کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ان لوگوں کو حصہ دیا جائے گا اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔

1480 متن حدیث: وَيُرْوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهُ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

زہری سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کو حصہ دیا تھا جنہوں نے آپ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی تھی۔

1481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

متن حدیث: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْهَمَ لِلْخَيْلِ اُسْهِمَ لَهٗ

توضیح راوی: وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى اَبَا بُرَيْدَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّرَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا

◄► حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں: میں اشعر قبیلے کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں بھی ان لوگوں کے ساتھ حصہ دیا جو خیبر کی فتح میں شریک تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مسلمانوں کے ساتھ جو شخص آ کر مل جاتا ہے اسے بھی حصہ دیا جائیگا۔

1481- اخرجه البخاري (557/7) كتاب المغازي' باب: غزوة خيبر' حديث (4233) وابو داؤد (81/2) كتاب الجهاد' باب: فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له حديث (2725)

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِیَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بہن نے یہ نذر مانی ہے: وہ بیت اللہ پیدل جائے گی' چادر اوڑھے بغیر' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کے اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عورت کو چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر بھی اوڑھ لے اور (قسم کے کفارے کے طور پر) تین دن روزے رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِیْ حَلِفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْمُغِيْرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِیُّ الْحِمْصِیُّ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ''لات'' اور ''عزیٰ'' کی قسم اٹھائے تو اسے کلمہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص یہ کہے: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوالمغیرہ نامی راوی خولانی حمصی ہیں' ان کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

1465- اخرجه البخاری (545/11) كتاب الايمان' باب: لا يحلف باللات والعزى' ولا بالطواغيت' حديث (6650) ومسلم (25/6- الابی) كتاب الايمان' باب: من حلف باللات والعزى' - حديث (1647/5) وابو داؤد (241/2) كتاب الايمان والنذور - باب: الحلف بالانداد' حديث (3247) والنسائی (7/7) كتاب الايمان والنذور' باب: الحلف باللات وابن ماجه (678/2) كتاب الكفارات : باب: النهى ان يحلف بغير الله' حديث (2096) وابن خزيمة (28/1) كتاب الوضوء باب: ذكر الدليل على ان الكلام السيء - حديث (45) واحمد (309/2) عن الزهری عن حميد بن عبد الرحمن عن ابی هريرة.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 16: میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا

1466 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِ عَنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ دریافت کیا: جوان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اوران کی والدہ کا اسے پورا کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس خاتون کی طرف سے اسے پورا کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

باب 17: غلام آزاد کرنے کی فضیلت

1467 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ اَخُوْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُمَا عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُّسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عِتْقَ الذُّكُوْرِ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْاِنَاثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ

1466- اخرجه البخاري (592/11) كتاب الايمان والنذور' باب: من مات وعليه نذر' حديث (6698) ومسلم (5/6- الابي) كتاب النذر' باب: الامر بقضاء النذر حديث (1638/1) وابو داؤد (256/2) كتاب الايمان' والنذور' باب: في فضل الصدقة على الميت' و (20/7) كتاب الايمان والنذور' باب: من مات وعليه نذر وابن ماجه (688/1) كتاب الكفارات' باب: من مات وعليه نذر' حديث (2132) ومالك (472/2) كتاب النذور والايمان' باب: ما يجب من النذور في المشي حديث (1) والحميدي (241/1) حديث (522) واحمد (329'291/1) عن ابن شهاب الزهري' عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود' عن ابن عباس به.

مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے تو وہ غلام اس کے لئے جہنم (سے بچاؤ کے لئے) فدیہ ہو جائے گا اس غلام کا ہر ایک عضو (آزاد کرنے والے) کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان دو مسلمان کنیزوں کو آزاد کر دے تو وہ دونوں کنیزیں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہو جائیں گی ان دونوں کنیزوں کا ہر ایک عضو اس آزاد کرنے والے کے عضو کا بدلہ ہوگا اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان کنیز کو آزاد کر دے تو وہ کنیز اس عورت کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہوگی اس کنیز کا ہر ایک عضو آزاد کرنے والی کی ہر ایک عضو کا بدلہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کنیز کو آزاد کرنے کے مقابلے میں غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے گا تو یہ عمل اس شخص کے جہنم سے بچاؤ کا باعث بنے گا۔ اس (آزاد کرنے والے شخص) کا ہر عضو اس (غلام) کے ہر عضو (کے بدلے میں جہنم سے محفوظ ہو جائے گا)۔

كِتَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سِیَر کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب 1: جنگ سے پہلے دعوت دینا

1468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ جَيْشًا مِّنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرَهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِّنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ دَعُوْنِيْ اَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنَنِيْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْنَا وَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ قَالَ وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِيْ نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَّحَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِاَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَّسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ تُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنْ تُقُدِّمَ اِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْرِفُ الْيَوْمَ اَحَدًا يُدْعٰى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتّٰى يُدْعَوْا اِلَّا اَنْ يَّعْجَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ

◆◆ ابوالبختری بیان کرتے ہیں: مسلمانوں کے ایک لشکر کے امیر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے ایران کے

1468- اخرجه احمد (5/440، 441، 444) عن عطاء بن السائب عن ابی البختری عن سلمان به۔

ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے موقع دو کہ میں ان لوگوں کو اسی طرح دعوت دوں جیسے میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اوران سے فرمایا: میں بھی تمہاری طرح ایرانی ہوں اور تم نے عربوں کو دیکھا ہے: وہ میری اطاعت کرتے ہیں اگر تم لوگ اسلام قبول کر لیتے ہو تو تمہیں وہ تمام سہولیات حاصل ہوں گی جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو ہم پر لازم ہیں اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اس پر قائم رہنے دیتے ہیں تم لوگ ہمیں جزیہ دو جبکہ تم ذلت کی حالت میں ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے فارسی زبان میں یہ تقریر کی تھی (اور انہوں نے یہ بھی فرمایا) کہ تم لوگوں کی تعریف نہیں کی گئی ہوگی۔ اگر تم اس کا بھی انکار کر دیتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر نہیں ہوگا۔ ہم تمہیں آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے انہوں نے کہا ہم جزیہ نہیں دیں گے ہم آپ کے ساتھ جنگ کریں گے مسلمانوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تین دن تک انہیں اس طرح کی دعوت دیتے رہے پھر انہوں نے حکم دیا ان پر حملہ کر دو! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان پر حملہ کیا اور اس قلعے کو فتح کر لیا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ابوبختری نامی راوی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ انہوں نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جنگ سے پہلے دعوت دی جائے گی۔

اسحاق بن ابراہیم بھی اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: پہلے انہیں دعوت دی جائے یہ زیادہ بہتر ہے اور انہیں زیادہ ہیبت زدہ کر دے گی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اب دعوت دینے کی گنجائش نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کے ساتھ اس وقت تک جنگ نہ کی جائے جب تک اسے دعوت نہ دی جائے البتہ اگر وہ جلد بازی کا مظاہرہ کریں تو (حکم مختلف ہوگا) لیکن اگر مسلمان ایسا نہیں کرتے تو دعوت اسلام ان تک پہلے ہی پہنچ چکی ہوگی۔

1489 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ هُوَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيهِ وَكَانَتْ

لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

◆◆ ابن عصام مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے: نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر یا مہم کو روانہ کرتے تھے' تو آپ ان سے یہ فرمایا کرتے تھے: جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا کہیں اذان کی آواز سنو تو وہاں کسی کے ساتھ جنگ نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب 2: شب خون مارنا اور حملہ کرنا

1470 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ إِلٰى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا وَّكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَّمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خیبر کے لئے تشریف لے گئے' تو آپ رات کے وقت وہاں پہنچے آپ جب بھی کسی قوم کے علاقے میں رات کے وقت پہنچتے تھے' تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے جب صبح ہوئی اور یہودی اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا اور بولے محمد ﷺ آ گئے ہیں اللہ کی قسم! حضرت محمد لشکر سمیت آئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں' تو وہ ان لوگوں کی بہت بری صبح ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔

1471 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

1469- اخرجه ابوداؤد (43/3) كتاب الجهاد' باب: في دعاء المشركين حديث (2635) والحميدى (359/2) حديث (820) واحمد (448/3) عن سفيان بن عيينة' قال' حدثنا عبد الملك بن نوفل بن مساحق انه سمع رجلا من مزينة يقال له ابن عصام المزني عن ابيه به۔

1470- اخرجه البخارى (130/6) كتاب الجهاد والسير' باب: دعاء النبى صلى الله عليه وسلم الناس الى الاسلام والنبوة- حديث (2943) ومالك (468/2) كتاب الجهاد: باب: ما جاء في الخليل والسابقة بينها- حديث (48) واحمد (159/3'206'236'237) عن حميد الطويل' عن انس به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَاَنْ يُّبَيِّتُوْا وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّبَيَّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ يَعْنِىْ بِهِ الْجَيْشَ

◄◄ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غلبہ پا لیتے تھے' تو آپ ان کے علاقے میں تین دن قیام کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے رات کے وقت حملہ کرنے کی اجازت دی ہے' جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رات کے وقت دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث کے الفاظ ''وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ'' کا مطلب یہ ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا لشکر بھی ہے۔

بَابُ فِى التَّحْرِيْقِ وَالتَّخْرِيْبِ

باب 3: (دشمن کے گھروں یا باغات) کو آگ لگانا اور برباد کرنا

1472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِى النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِىَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفَاسِقِيْنَ)

فى الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِقَطْعِ الْاَشْجَارِ وَتَخْرِيْبِ الْحُصُوْنِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ وَنَهٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اَنْ يَّقْطَعَ شَجَرًا مُّثْمِرًا اَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَّعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ وقَالَ الشَّافِعِىُّ لَا بَاْسَ بِالتَّحْرِيْقِ فِىْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْاَشْجَارِ

1471– اخرجه البخارى (209/6) كتاب الجهاد والسير' باب: من غلب العدو– حديث (3065) ومسلم (9/323– الابى) كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها: باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه– حديث (2875/78) وابو داؤد (70/2) كتاب الجهاد: باب: فى الامام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم' حديث (2695) والدارمى (222/2) كتاب السير: باب: ان النبى صلى الله عليه وسلم اذا اظهر على قوم اقام بالعرصة واحمد (29/4) عن سعيد بن ابى عروبة' عن قتادة عن انس عن ابى طلحة به۔

1472– اخرجه البخارى: كتاب المغازى' باب: حديث بنى النضير' حديث (4031) ومسلم (6/308– الابى) كتاب الجهاد والسير' باب: جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها' حديث (29-1746) وابو داؤد (44/2) كتاب الجهاد' باب: فى الحرق فى بلاد العدو' حديث (2615) وابن ماجه (938/2) كتاب الجهاد: باب: التحريق بارض العدو' حديث (2844) والدارمى (222/2) كتاب الجهاد' باب: فى تحريق النبى صلى الله عليه وسلم نخل بنى النضير والحميدى (301/2) حديث (685) واحمد (7/2'52'80'86) عن نافع ابن عمر به۔

وَالثِّمَارِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَقَدْ تَكُوْنُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُوْنَ مِنْهُ بُدًّا فَاَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقُ وَقَالَ اِسْحٰقُ التَّحْرِيْقُ سُنَّةٌ اِذَا كَانَ اَنْكٰى فِيْهِمْ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلوادیئے تھے اور انہیں کٹوا دیا تھا جو ''بویرہ'' کے مقام پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم نے جو بھی کھجور کے درخت کاٹے ہیں یا جن کی جڑوں پر انہیں چھوڑ دیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہے تاکہ وہ گنہگاروں کو وہ رسوا کردے''۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے اسے اختیار کیا ہے ان کے نزدیک درختوں کو کاٹنے اور قلعوں کو برباد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بعض اہل علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل دار درخت کو کاٹا جائے یا آباد جگہ کو برباد کردیا جائے اور مسلمانوں نے ان کے بعد اسی حکم پر عمل کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دشمن کی سرزمین میں آگ لگانے یا درختوں کو کاٹنے اور پھلوں کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ضروری ہو تو ایسا کیا جائے ورنہ غیر ضروری طور پر آگ نہ لگائی جائے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آگ لگانا سنت ہے تاکہ اس سے وہ رسوا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

باب 4: غنیمت کا بیان

1473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ

1473- اخرجه احمد (248/5) ولم يخرجه من الستة الا الترمذی انظر تحفة الاشراف (168/4) حديث (4877)

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے اور ہمارے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سیار نامی راوی بنو معاویہ کے غلام ہیں۔

سلیمان تیمی عبداللہ بن بحیر اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

1474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے چھ حوالوں سے دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے، میرے لئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے، مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سَهْمِ الْخَيْلِ

باب 5: گھوڑے کا حصہ

1475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ نَحْوَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لَّهٗ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت مجمع بن جاریہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابن ابی عمرہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

یہ روایت جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: گھڑسوار کو تین حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے جبکہ پیدل چلنے والے کو ایک حصہ ملے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

باب 6: جنگی مہمات کا بیان

1476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَّخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَّخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَّلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1475- اخرجه البخاری (79/6) كتاب الجهاد والسير' باب: سهام الفرس حديث (2863) ومسلم (351/6- الابی) كتاب الجهاد والسير' باب: كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين' حديث (1862/57) وابو داؤد (83/2) كتاب الجهاد: باب: فی سهمان الخيل' حديث (2733) وابن ماجه (952/2) كتاب الجهاد' باب: قسمة الغنائم' حديث (2854) والدارمی (225/2) كتاب السير' باب: فی سهمان الخيل واحمد (2/2'41'62'72) عن عبيد الله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر به۔

1476- اخرجه ابوداؤد (42/2) كتاب الجهاد' باب: فيما يستحب من الجيوش- حديث (2611 وابن خزيمة (140/4) كتاب المناسك' باب: استحباب مصحابة الاربعة فی السفر' حديث (2538) والدارمی (215/2) كتاب السير: باب فی خير الاصحاب والسرايا والجيوش' وعبد بن حميد ص (218) حديث (652) واحمد (294/1) من طريق الزهری' عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس به۔

اسنادِ دیگر: لَايُسْنِدُهُ كَبِيْرُ اَحَدٍ غَيْرُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَّاِنَّمَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيِّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار آدمی بہترین ساتھی ہوتے ہیں چار سو آدمیوں کی جنگی مہم سب سے بہتر ہوتی ہے چار ہزار لوگوں کا لشکر سب سے بہتر ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ کم ہونے کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

جریر بن حازم کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کو حبان بن علی نے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' عبید اللہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

لیث بن سعد نے اسے عقیل کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَاب مَنْ يُّعْطَى الْفَيْءَ

باب 7: مالِ غنیمت کس کو دیا جائے؟

1477 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ

متنِ حدیث: اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْاَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَكَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ

وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ

1477- اخرجه مسلم (478/6) كتاب الجهاد والسير' باب: النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يهسم- حديث (1812/137) وابو داؤد (82/2) كتاب الجهاد: باب: في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2728) والنسائي (128/7) كتاب قسمة الفئ: باب- والدارمي (225/2) كتاب السير' باب: سهم ذي القربى' والحميدي (244/1) حديث (532) واحمد (248/1'349) عن يزيد بن هرمز عن ابن عباس به.

بِخَيْبَرَ وَاَسْهَمَتْ اَئِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ لِكُلِّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ

حدیث دیگر: قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَآءِ بِخَيْبَرَ وَاَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ يَقُوْلُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا

◆◆ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس ﷠ کو خط لکھا جس میں ان سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جنگ میں خواتین کو شامل رکھتے تھے اور کیا آپ انہیں کوئی طے شدہ حصہ بھی دیتے تھے؟ تو حضرت ابن عباس ﷠ نے اسے جواب میں لکھا: تم نے مجھے خط لکھا جس میں مجھ سے سوال کیا کہ نبی اکرم ﷺ خواتین کو جنگ میں شامل رکھتے تھے تو آپ ﷺ خواتین کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے وہ بیماریوں (یعنی زخمیوں) کی تیمارداری کرتی تھیں اور انہیں مالِ غنیمت سے کچھ دے دیا جاتا تھا' تاہم نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے کوئی باقاعدہ حصہ مقرر نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت انس ﷛' سیّدہ اُمّ عطیہ ﷞ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری ﷫' امام شافعی ﷫ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: خاتون اور بچے کو بھی طے شدہ حصہ دیا جائے گا۔

امام اوزاعی ﷫ اس بات کے قائل ہیں' امام اوزاعی ﷫ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر میں بچوں کو حصہ دیا تھا اور مسلمان حکمرانوں نے بھی ہر پیدا ہونے والے بچے کو حصہ دیا ہے' جو دشمن کی سرزمین پر پیدا ہوا ہو۔

امام اوزاعی ﷫ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر میں خواتین کو بھی حصہ دیا تھا اور مسلمانوں نے اس کے بعد اس عمل کو اختیار کیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ ''يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ'' کا مطلب یہ ہے: انہیں مالِ غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا۔

بَاب هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب 8: کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا؟

1478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ

متنِ حدیث: قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ

اَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُسْهَمُ لِلْمَمْلُوكِ وَلٰكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ عمیر جوابولحم کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوا لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی لوگوں نے اس بارے میں آپ کو بتایا کہ میں غلام ہوں راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے سامان میں سے کوئی چیز مجھے عطا کرنے کی ہدایت کی پھر میں نے آپ کو ایک دم پڑھ کے سنایا جس کے ذریعے میں پاگلوں کا دم کیا کرتا تھا تو آپ نے اس کا کچھ حصہ مجھے استعمال کرنے کی ہدایت کی اور کچھ کو ترک کرنے کی ہدایت کی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی غلام کو حصہ دیا جائے گا تاہم اسے انعام کے طور پر کچھ دیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب 9: اہلِ ذمہ اگر مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شرکت کرتے ہیں تو کیا انہیں کوئی حصہ دیا جائے گا؟

1479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْاَةً وَّنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ

حکمِ حدیث: وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يُسْهَمُ لِاَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِنْ قَاتَلُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الْعَدُوَّ

مذاہبِ فقہاء: وَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّسْهَمَ لَهُمْ اِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

1478- اخرجه ابوداؤد (82/2) كتاب الجهاد' باب: في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة' حديث (2730) وابن ماجه (952/2) كتاب الجهاد' باب: العبيد والنساء يشهدون مع المسلمين' حديث (2855) والدارمي (226/2) كتاب السير' باب: في سهام العبيد والصبيان' واحمد (223/5) عن محمد بن زيد بن المهاجر عن عمير مولى ابي اللحم.

1479- اخرجه مسلم (488/6) كتاب الجهاد' باب: كراهية الاستعانة في الغزو بكافر' حديث (1817/50) وابو داؤد (83/2) كتاب الجهاد' باب: في المشرك يسهم له؟ حديث (2732) وابن ماجه (945/2) كتاب الجهاد' باب: الاستعانة بالمشرك' حديث (2832) والدارمي (233/2) كتاب السير' باب: انا لا نستعين بالمشرك' واحمد (67/6) من طريق عروة بن الزبير' عن عائشة به.

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر تشریف لے گئے جب آپ حرۃ الوبر کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ سے ملا اس کی جرأت اور بہادری کا تذکرہ کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو اس نے جواب دیا: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس چلے جاؤ کیونکہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیں گے۔

اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔ ویسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یہ فرماتے ہیں: اہلِ ذمہ کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ان لوگوں کو حصہ دیا جائے گا اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔

1480 ۔ متنِ حدیث: وَيُرْوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهٗ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

زہری سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کو حصہ دیا تھا جنہوں نے آپ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی تھی۔

1481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْهَمَ لِلْخَيْلِ اُسْهِمَ لَهٗ

توضیحِ راوی: وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى اَبَا بُرَيْدَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَّرَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا

◆◆ حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں: میں اشعر قبیلے کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں بھی ان لوگوں کے ساتھ حصہ دیا جو خیبر کی فتح میں شریک تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مسلمانوں کے ساتھ جو شخص آ کر مل جاتا ہے اسے بھی حصہ دیا جائیگا۔

1481- اخرجه البخاري (557/7) كتاب المغازي' باب: غزوة خيبر' حديث (4233) وابو داؤد (81/2) كتاب الجهاد' باب: فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له حديث (2725)

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِنْتِفَاعِ بِآنِیَةِ الْمُشْرِکِیْنَ

باب 10: مشرکین کے برتن استعمال کرنا

1482 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَّاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَّذِيْ نَابٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَاَبُوْ قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں دھو کر اچھی طرح صاف کر لو اور پھر ان میں پکا لو! ویسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

ابوادریس خولانی نے اسے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابوقلابہ نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا انہوں نے اس روایت کو ابواسماء کے حوالے سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1483 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَال سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَال سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَّجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس کے علاوہ اگر برتن مل جائیں تو تم ان میں نہ کھاؤ لیکن اگر نہیں ملتے تو تم ان برتنوں کو دھو کر ان میں کھا لو۔

1482- اخرجه بهذا اللفظ الترمذي' كما في تحفة الاشراف (136/9) حديث (11880) واخرجه البخاري (537/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: انية المجوس' والميتة' حديث (5496) ومسلم (12/7) كتاب الصيد' باب: الصيد بالكلاب المعلمة' حديث (1930/18) وابو داؤد (122/2) كتاب الصيد: باب: في الصيد' حديث (2855) وابن ماجه (1069/2) كتاب الصيد' باب: صيد الكلب' حديث (3207) والدارمي (232/2) كتاب السير' باب: في الشرب في انية المشركين واحمد (195/4) من طريق ابي ادريس الخولاني عن ابي موسى الاشعري به...

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّـهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذَكِّ وَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں' ان کی ہنڈیا میں پکا لیتے ہیں' ان کے برتنوں میں پی لیتے ہیں (اس کا حکم کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن نہیں ملتے تو تم ان (کے برتنوں) کو پانی کے ذریعے دھوکر (استعمال کرلو)۔ پھر حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں شکار کر کے جانور حاصل کیا جاتا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو بھیجتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لو اور پھر وہ کتا اُس شکار کو مار دے تو تم اُسے کھالو' لیکن اگر تمہارا بھیجا ہوا کتا تربیت یافتہ نہ ہو' تو تم شکار کو پہلے ذبح کرو' پھر اُسے کھانا اور جب تم اپنا تیر پھینکتے ہوئے اُس پر اللہ کا نام لے لو اور اُس تیر کی وجہ سے شکار مر جائے تو تم اُسے کھالو۔

بَابُ فِي النَّفَلِ

باب 11: نفل کا بیان

1485 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄◄ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں چوتھائی مالِ غنیمت تقسیم کر دیتے تھے اور واپسی پر باقی تین حصے تقسیم کرتے تھے۔

1485- اخرجه ابن ماجه (951/2) كتاب الجهاد' باب: النفل' حديث (2852) واحمد (319/5'322) والدارمي (228/2) كتاب السير' باب: في ان ينفل في البداة الربع وفي الرجعة' عن ابي سلام' عن ابي امامة عن عبادة بن الصامت.

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اورحضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی حدیث ابوسلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

1486 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَّمْ يَبْلُغْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِیْ مَغَازِيهِ كُلِّهَا وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّهُ نَفَّلَ فِیْ بَعْضِهَا وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَلٰی وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ فِیْ اَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَاٰخِرِهٖ قَالَ اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اِذَا فَصَلَ بِالرُّبُعِ بَعْدَ الْخُمُسِ وَاِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ فَقَالَ يُخْرِجُ الْخُمُسَ ثُمَّ يُنَفِّلُ مِمَّا بَقِیَ وَلَا يُجَاوِزُ هٰذَا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰی مَا قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ النَّفَلُ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ اِسْحٰقُ هُوَ كَمَا قَالَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار غزوہ بدر کے دن مالِ غنیمت سے لی تھی اور یہ وہی تلوار ہے' جسے آپ نے غزوہ احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف ابن ابی زناد سے نقل ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

مالِ غنیمت میں سے نفل ادائیگی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسی کوئی روایت نہیں ملی جس میں یہ ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غزوات میں نفل کے طور پر کچھ عطا کیا ہوتا ہم مجھے یہ روایت پتہ چلی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں نفل کے طور پر ادائیگی کی تھی۔

یہ صورت حال حاکم وقت کے اجتہاد پر محمول ہوگی' خواہ یہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے آغاز میں ہو یا اس کے آخر میں ہو۔

ابن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلی طور پر کوئی ادائیگی کی تھی جب آپ نے خمس کے بعد چوتھے حصے کو تقسیم کیا تھا یا جب آپ نے واپس تشریف لانے کے بعد خمس کے بعد تین حصوں کو تقسیم کیا تھا تو

انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے خمس کو باہر نکال دیا تھا پھر جو باقی بچ گیا تھا اس میں سے نفلی طور پر ادائیگی کی تھی۔ آپ نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

یہ حدیث اس کے مطابق ہے جو ابن مسیب نے بیان کیا ہے: نفل خمس میں سے ادا کیا جائے گا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

باب 12: جو شخص کسی مقتول کو قتل کرے اس کا سامان اس شخص کو ملے

1487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَاَنَسٍ وَّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

حکمِ حدیث: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ النَّفَلُ اَنْ يَّقُوْلَ الْاِمَامُ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّلَيْسَ فِيْهِ الْخُمُسُ وَقَالَ اِسْحٰقُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا كَثِيْرًا فَرَاَى الْاِمَامُ اَنْ يُّخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ

آثارِ صحابہ: كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

◆◆ حضرت ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مقتول کو قتل کر دے اور اس پر ثبوت پیش کر دے تو اس مقتول کا سامان اسے ملے گا۔

اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1487- اخرجه البخاري (284/6) كتاب فرض الخمس' باب: من لم يخمس الاسلاب' حديث (3142) ومسلم (317/6'الابي) كتاب الجهاد والسير' باب: استحقاق القاتل سلب القتيل' حديث (1751/41) وابو داؤد (78'77/2) كتاب الجهاد' باب: في السلب يعطى القاتل' حديث (1717) وابن ماجه (946/2) كتاب الجهاد' باب: المبارزة والسلب' حديث (2837) ومالك (454/2) كتاب الجهاد' با: ما جاء في السلب في النفل' والحميدي (204/1) حديث (243) واحمد (306'296'295/5) عن ابي محمد مولى ابي قتادة عن ابي قتادة۔

اس بارے میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابو محمد نامی راوی نافع ہیں جو ابوقتادہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: امام کو یہ حق حاصل ہے: اس چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکالے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نفل یہ ہے: امام یہ کہے: جس شخص کو جو چیز ملے گی وہ اس کی ہوگی اور جو شخص کسی کو قتل کردے گا، تو اس مقتول کا سامان اسے ملے گا ایسا کرنا جائز ہے اس میں خمس نہیں ہوگا۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ ساز و سامان قتل کرنے والے کو ملے گا البتہ اگر وہ چیز زیادہ ہو، اور امام یہ سمجھے تو اس میں سے پانچواں حصہ نکال سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

باب 13: مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اسے فروخت کرنا مکروہ ہے

1488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبَايَا

باب 14: حاملہ قیدی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے

1488- اخرجه ابن ماجه (740/2) كتاب التجارات' باب: النهي عن شراء ما في بطون الانعام وضروعها وضربة الغائص' حديث (2196) واحمد (42/3) قالا' حدثنا جهضم بن عبد الله اليمانی' عن محمد بن ابراهيم الباهلی' عن محمد بن زيد العبدی' عن شهر بن حوشب عن ابی سعيد الخدری به.

1489 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ عَنْ وَّهْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ اَبَاهَا اَخْبَرَهَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُوْطَاَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: وَّحَدِيْثُ عِرْبَاضٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ اِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ

آثارِ صحابہ: فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ فِيْهِنَّ بِاَنْ اُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ اُم حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ بیان کرتی ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: قیدی عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے جب تک وہ اپنے پیٹ میں موجود بچوں کو جنم نہیں دیتی۔

اس بارے میں حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص قیدیوں میں سے کسی کنیز کو خرید لے اور وہ حاملہ ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حاملہ عورت کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کی جاسکتی جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک آزاد عورتوں کا تعلق ہے' تو ان کے بارے میں سنت کا حکم آچکا ہے: انہیں عدت بسر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ تمام باتیں علی بن خشرم نے بیان کی ہیں وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: عیسیٰ بن یونس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَعَامِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب 16: مشرکین کے کھانے کا حکم

1489- اخرجه احمد (167/4) ولم يروه غير الترمذي من الستة كما في تحفة الاشراف (290/7) حديث (9893) من طريق ام حبيبة بنت العرباض بن سارية عن العرباض بن سارية به.

1490 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: سَمِعْتُ مَحْمُوْدًا وَّقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَّقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ طَعَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ

◆◆ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا کھانا جس میں عیسائیت کی مشابہت ہو وہ تمہارے ذہن میں کوئی شک پیدا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

محمود بیان کرتے ہیں: اس روایت کو عبیداللہ نے اسرائیل کے حوالے سے' سماک کے حوالے سے' قبیصہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

محمود بیان کرتے ہیں: وہب بن جریر نے شعبہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی اہلِ کتاب کے کھانے کی انہوں نے اجازت دی ہے۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ السَّبْيِ

باب 16: قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا حرام ہے

1491 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الشَّيْبَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حُيَيٌّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1490- اخرجه ابوداؤد (378/2) كتاب الاطعمة' باب: في كراهية التقذر للطعام' حديث (3784) وابن ماجه (944/2) كتاب الجهاد' باب: الاكل في قدور المشركين' حديث (2830) واحمد (226/5, 226) عن سماك بن حرب' عن قبيصة بن هلب عن هلب به.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيْقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَدْ سَمِعْتُ الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص والدہ اوراس کے بچے کے درمیان علیحدگی کروا دے اللہ تعالیٰ اس کے اوراس کے محبوب لوگوں کے درمیان قیامت کے دن علیحدگی کروا دے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے قیدیوں میں سے والدہ اوراس کے بچوں کے درمیان علیحدگی کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح والد اوراس کے بچوں کے درمیان اور بھائیوں کے درمیان علیحدگی کو بھی (حرام قرار دیا ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ قَتْلِ الْاُسَارٰى وَالْفِدَاءِ

باب 17: قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

1492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ وَاسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّآءَ بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ جِبْرَائِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ يَعْنِىْ اَصْحَابَكَ فِىْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوٰى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل ان کے پاس آئے اوران سے کہا: آپ

انہیں اختیار دیجئے! یعنی اس بارے میں اختیار دیجئے کہ وہ غزوۂ بدر میں قیدی ہونے والے مشرکین کو قتل کر دیں یا پھر ان سے فدیہ لیں، لیکن اگر فدیہ لیا' تو پھر اُن (مسلمانوں) میں سے بھی اُتنے ہی افراد اگلے سال (جنگ میں) مارے جائیں گے۔ تو اصحاب نے اس بات کو اختیار کیا کہ ہم اب فدیہ لے لیتے ہیں اگرچہ (اگلے برس) ہمارے افراد قتل کر دیئے جائیں۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' جو ثوری سے منقول ہے اور ہم اسے صرف ابوزائدہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابو اسامہ نے اس روایت کو ہشام کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' عبیدہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

ابن عون نے اسے ابن سیرین کے حوالے سے' عبیدہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابوداؤد حفری نامی راوی کا نام عمر بن سعد ہے۔

1493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعَمُّ اَبِیْ قِلَابَةَ هُوَ اَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ قِلَابَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِیُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّمُنَّ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنَ الْاُسَارٰى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيَفْدِیَ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ بَلَغَنِیْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْسُوْخَةٌ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً) نَسَخَتْهَا (وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ) حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اُسِرَ الْاَسِيْرُ يُقْتَلُ اَوْ يُفَادٰى اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اِنْ قَدَرُوْا اَنْ يُّفَادُوْا فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَّاِنْ قُتِلَ فَمَا اَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا قَالَ اِسْحٰقُ الْاِثْخَانُ اَحَبُّ اِلَیَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْرُوْفًا فَاَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيْرَ

1493- اخرجه مسلم (9/6) كتاب النذر' باب: لا وفاء لنذر فی معصية الله' حديث (1641/8) وابو داؤد (258/2) كتاب الايمان والنذور' باب: فی النذر فيما لا يملك' حديث (3316) وابن ماجه (686/1) كتاب الكفارات' باب: النذر فی المعصية' حديث (2124) مختصراً والنسائی (19/7) كتاب الايمان والنذور' باب: النذر فيما لا يملك' والدارمی (223/2) كتاب السير' باب: فی فداء الاسارى' (236/2) كتاب السير: باب اذا احرز مشرك اموال المسلمين' والحميدی (365/2) حديث (829) واحمد (426/4' 430' 432' 433) عن ايوب' عن ابی قلابة' عن عمه ابی المهلب' عن عمران بن حصين به.

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرک کے عوض میں دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کروایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوقلابہ کا چچا ابومہلب ہے اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے ایک قول کے مطابق معاویہ بن عمرو ہے۔

ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔

اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی امام کو یہ اختیار حاصل ہے: وہ قیدیوں میں سے جس پر چاہے احسان کرے' اور جس کو چاہے اس کو قتل کروادے اور جس کا چاہے فدیہ وصول کرلے۔

بعض اہلِ علم نے فدیہ کے مقابلے میں قتل کو اختیار کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے: یہ آیت منسوخ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس کے بعد تم احسان کرو یا فدیہ لو''۔

اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کردیا۔

''تم انہیں قتل کردو' جہاں بھی تم انہیں پاؤ''۔

یہ بات ھناد نے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اسحاق بن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: جب کسی شخص کو قید کرلیا جائے' تو کیا اسے قتل کیا جانا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا اس کو فدیے کے طور پر آزاد کردینا پسندیدہ ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ فدیہ ادا کرسکتے ہوں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس شخص کو قتل کردیا جائے' تو میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خون بہانا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ بشرطیکہ وہ عام دستور کے مخالف نہ ہو۔

مجھے اس کے بارے میں زیادہ اجر و ثواب کی امید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

باب 18: خواتین اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

1494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ

1494- اخرجه البخاری (172/6) كتاب الجهاد والسير' باب: قتل الصبيان فی الحرب حديث (3014) ومسلم (305/6) كتاب الجهاد والسير: باب: تحريم قتل النساء والصبيان فی الحرب' حديث (1744/24) وابو داؤد (60/2) كتاب الجهاد' باب: فی قتل النساء' حديث (2668) وابن ماجه (947/2) كتاب الجهاد' باب: الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان حديث (2841) ومالك (447/2) كتاب الجهاد: باب: النهی عن قتل النساء والولدان فی الغزو' حديث (9) والدارمی' كتاب السير: باب: النهی عن قتل النساء والصبيان واحمد (23'22/2) عن نافع ابن عمر به.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبَاحٍ وَّيُقَالُ رِيَاحُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَالْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا قَتْلَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَآءِ فِيْهِمْ وَالْوِلْدَانِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَا فِي الْبَيَاتِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جنگ میں ایک خاتون مقتول پائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور آپ نے خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رباح سے احادیث منقول ہیں ایک قول کے مطابق ان کا نام ریاح بن ربیع ہے' ان کے علاوہ اسود بن سریع' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت صعب بن جثامہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے خواتین اور بچوں کو قتل کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے شب خون مارنے اور اس دوران بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں حضرات نے شب خون میں انہیں مارنے کی اجازت دی ہے۔

1495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ خَيْلَنَا اُوْطِئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور ان کے بچوں کو روند ڈالا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے باپ دادا کے ساتھ ہیں۔

1495- اخرجه البخاري (170/6) كتاب الجهاد والسير' باب:اهل الدار يبيتون' حديث (3012) ومسلم (37/6) كتاب الجهاد والسير' باب: جواز قتل النساء والصبيان- حديث (26-1745/28) وابو داؤد (61/3) كتاب الجهاد' باب: في قتل النساء' حديث (2672) وابن ماجه (947/2) كتاب الجهاد: باب: الغارة واحمد (38'37/4) عن الزهري' عن عبيد الله' عن ابن عباس' عن الصعب بن جثامة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1496 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَّجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّىْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِىِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

اختلافِ سند: وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّبَيْنَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ

قولِ امام بخاری: قَالَ الْبُخَارِىُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِىِّ فِىْ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی' تو ان دونوں کو آگ سے جلا دینا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ ہم روانہ ہونے لگے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم فلاں اور فلاں کو آگ کے ذریعے جلا دینا' آگ کے ذریعے عذاب صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

محمد بن اسحاق نامی راوی نے سلیمان بن یسار اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور راوی کا بھی ذکر کیا ہے۔

کئی راویوں نے اسے لیث کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند اور مناسب ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اِس بارے میں حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

1496- اخرجه البخاری (173/6) کتاب الجهاد والسیر' باب: لا یعذب بعذاب الله' حدیث (3016) وابو داؤد (61/2) کتاب الجهاد' باب: فی کراهیة حرق العدو بالنار' حدیث (2674) واحمد (307/2'338'453) وعن بکیر بن عبد الله بن الاشج' عن سلیمان بن یسار' عن ابی هریرة.

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْغُلُوْلِ

باب 19: مالِ غنیمت میں خیانت کرنا

1497 حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ تکبر اور مالِ غنیمت میں خیانت اور قرض سے بری الذمہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1498 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

اختلافِ روایت: هٰكَذَا قَالَ سَعِیْدٌ الْكَنْزُ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ فِیْ حَدِیْثِهِ الْكِبْرُ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَایَةُ سَعِیْدٍ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی روح جسم سے اس عالم میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری الذمہ ہو، خزانہ اکٹھا کرنے، مالِ غنیمت میں خیانت کرنے اور قرض سے، تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

سعید نے یہاں پر لفظ "الکنز" نقل کیا ہے۔

ابوعوانہ نے اپنی روایت میں لفظ "الکبر" نقل کیا ہے۔

انہوں نے اپنی سند میں معدان سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا تاہم سعید کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

1499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ اَبُوْ زُمَیْلٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَّقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَاَیْتُهُ فِی النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ ثُمَّ یَا عُمَرُ فَنَادِ اِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا

1498- اخرجه ابن ماجه (806/2) كتاب الصدقات، باب: التشديد فى الدين، حديث (2412) واحمد (282،281،277،276/5) من طريق قتادة عن سالم، عن معدان بن ابى طلحة، عن ثوبان به.

1499- اخرجه مسلم (371/1- الابى) كتاب الايمان، باب: غلظ تحريم الغلول وانه لا يدخل الجنة الا المؤمنون، حديث (114/182) والدارمى (230/2) كتاب السير، باب: ما جاء فى الغلول من الشدة، واحمد (47،30/1) عن عكرمة بن عمار، قال: حدثنا ابوزميل سماك الحنفى، عن ابن عباس عمر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص شہید ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں اس چادر کے ہمراہ دیکھا ہے' جسے اس نے مالِ غنیمت میں سے خیانت کے طور پر لیا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! تم اٹھو اور یہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف اہلِ ایمان داخل ہوں گے' اور یہ تین مرتبہ اعلان کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ

باب 20: جنگ کے دوران خواتین کا جانا

1500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے ہمراہ چند دیگر انصاری خواتین کو جنگ میں ساتھ لے کر گئے تھے جو پانی پلایا کرتی تھیں' بیماروں (یعنی زخمیوں) کو دوا دیا کرتی تھیں۔

اس بارے میں سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَبُوْلِ هَدَايَا الْمُشْرِكِيْنَ

باب 21: مشرکین کے تحائف قبول کرنا

1501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ كِسْرٰى اَهْدٰى لَهٗ فَقَبِلَ وَاَنَّ الْمُلُوْكَ اَهْدَوْا اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

1500- اخرجه مسلم (6/478- الابی) كتاب الجهاد والسير' باب: غزوة النساء مع الرجال' حديث (135/1810) وابو داؤد (2/22) كتاب الجهاد' باب: في النساء يغزون' حديث (2531) عن جعفر بن سليمان' عن ثابت' عن انس به.

توضیح راوی: وَثُوَیْرُ بْنُ اَبِیْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِیْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَیْرٌ یُکْنٰی اَبَا جَهْمٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: کسریٰ نے آپ کی خدمت میں تحفہ بھجوایا تو آپ نے اسے قبول کرلیا۔ اسی طرح بادشاہوں نے آپ کی خدمت میں تحائف بھجوائے تو آپ نے انہیں قبول کرلیا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ثویر ابن ابی فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

ثویر نامی راوی کی کنیت ابوجہم ہے۔

بَابُ فِیْ کَرَاهِیَةِ هَدَایَا الْمُشْرِکِیْنَ

باب 22: مشرکین کے تحائف قبول کرنا مکروہ ہے

1502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الشِّخِّیْرِ عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدِیَّةً لَهٗ اَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ قَالَ لَا قَالَ فَاِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ یَعْنِیْ هَدَایَاهُمْ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ هَدَایَاهُمْ وَذُکِرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْکَرَاهِیَةُ وَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا بَعْدَ مَا کَانَ یَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهٰی عَنْ هَدَایَاهُمْ

◆◆ حضرت عیاض بن حمار بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی طرف سے ایک تحفہ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک اونٹنی پیش کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ مجھے مشرکین کے ''زبد'' قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے مراد ان کے تحائف قبول کرنا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے کہ آپ مشرکین کے بھیجے ہوئے تحائف قبول کرلیا کرتے تھے۔

1501- انفرد به الترمذی دون اصحاب الکتب الستة ینظر تحفة الاشراف (378/7) حدیث (10109) واخرجه احمد (145،96/1) من طریق اسرائیل، عن ثویر بن ابی فاختة، عن ابی فاختة، عن علی به.

1502- اخرجه ابوداؤد (189/2) کتاب الخراج والفیء والامارة، باب: فی الامام یقبل هدایا المشرکین، حدیث (3057) قالا: حدثنا ابوداؤد: عن عمران القطان، عن قتادة، عن یزید بن عبد الله بن الشخیر عن عیاض بن حمار به.

جبکہ اس حدیث میں اس کے مکروہ ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس بات کا بھی احتمال موجود ہے' پہلے نبی اکرم ﷺ مشرکین کے تحائف قبول کرلیا کرتے تھے پھر اُس کے بعد آپ کو ان کے تحائف قبول کرنے سے منع کردیا گیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سَجْدَةِ الشُّكْرِ

باب 23: سجدہ شکر کا بیان

1503 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَمْرٌ فَسُرَّ بِهٖ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ

توضیحِ راوی: وَبَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک اطلاع آئی جس سے آپ بہت خوش ہوئے تو آپ سجدہ میں چلے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے بکار بن عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کی اکثریت کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک سجدہ شکر کرنا درست ہے۔

بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ ''مقارب الحدیث'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَمَانِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ

باب 24: عورت اور غلام کا امان دینا

1504 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَكْثَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِیْ تُجِيْرُ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ

1503- اخرجه ابوداؤد (98/2) كتاب الجهاد: باب: فی سجود الشكر' حديث (2774) وابن ماجه (446/1) كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها' باب: ما جاء فی الصلوٰة والسجدة عند الشكر' قالوا' حدثنا ابوعاصم' قال: حدثنا بكار بن عبد العزيز بن ابی بكرة' عن ابيه به.

1504- اخرجه احمد (365/2) وانفرد به الترمذی عن اسعة الظر تحفة الاشراف (415/10) حديث (14809)

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قول امام بخاری: وَّسَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّكَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَ مِنَ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّالْوَلِيْدُ بْنُ رَبَاحٍ سَمِعَ مِنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت لوگوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔ یعنی مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔

اس بارے میں سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ سے (اس حدیث کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

کثیر بن زید نامی راوی نے ولید بن رباح سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ولید بن رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے' تاہم یہ شخص ''مقارب الحدیث'' ہے۔

1505 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِىْ ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِىْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ

متنِ حدیث: أَنَّهَا قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَجَازُوا أَمَانَ الْمَرْأَةِ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ أَجَازَ أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

توضیح راوی: وَّأَبُوْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ وَّيُقَالُ لَهُ أَيْضًا مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ أَيْضًا وَّاسْمُهُ يَزِيْدُ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَجَازَ أَمَانَ الْعَبْدِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ

قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَعْطَى الْأَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلٰى كُلِّهِمْ

◄► سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے سسرالی عزیزوں میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے تم نے پناہ دی ہے ہم بھی اسے پناہ دیتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے عورت کی دی ہوئی امان کو درست قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں نے عورت اور غلام کی دی ہوئی پناہ کو درست قرار دیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے غلام کی دی ہوئی امان کو درست قرار دیا ہے۔
ابومرہ جو عقیل بن ابوطالب کے غلام ہیں' ایک قول کے مطابق انہیں سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام بتایا گیا ہے۔
ان کا نام یزید ہے

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے اور ان کا عام فرد بھی اسے پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہلِ علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے: مسلمانوں میں سے جو شخص بھی امان دیدے تو دیگر تمام لوگوں کی طرف سے یہ جائز ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَدْرِ

باب 25: عہد شکنی کا بیان

1506 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْفَيْضِ قَال سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ اَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَّكَانَ يَسِيْرُ فِیْ بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ اَوْ عَلٰى فَرَسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَّا غَدْرٌ وَّاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَّلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِىَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان امن معاہدہ چل رہا تھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیش قدمی شروع کی جیسے ہی معاہدے کا وقت ختم ہوا تو ان پر حملہ کر دیا۔ اسی دوران ایک شخص اپنے جانور پر یا شاید اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر وعدہ پورا ہوا ہے کوئی عہد شکنی نہیں ہوئی۔ وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ امن معاہدہ چل رہا ہو' تو جب تک اس کی طے شدہ مدت پوری نہیں ہو جاتی یا وہ دشمن کو آگاہ نہیں کر دیتا اس کی خلاف ورزی نہ کرے' اور اسے توڑے نہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس چلے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1506- اخرجہ ابوداؤد (92/2) کتاب الجہاد' باب: فی الامام یکون بینہ وبین العدو عہد' حدیث (2759) واحمد (4/111'113'385) عن شعبۃ قال اخبرنی ابوالفیض' قال: سمعت سلیم بن عامر عن عمرو بن عبسۃ۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب 26: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا ہوگا

1507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ حَدِيْثِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرْفُوْعًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا گاڑھا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سوید' ابواسحاق' عمارہ بن عمیر' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ''ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا ہوگا''۔

تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے سے واقف نہیں ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النُّزُوْلِ عَلَى الْحُكْمِ

باب 27: کسی کو ثالث تسلیم کرنا

1508 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَكْحَلَهٗ اَوْ اَبْجَلَهٗ فَحَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1507- اخرجه البخاري (578/10) كتاب الادب' باب: ما يدعى الناس بآبائهم حديث (6178) ومسلم (297/6- الابي) كتاب الجهاد والسير' باب: تحريم الغدر' حديث (1735/9) وابو داؤد (91/2) كتاب الجهاد' باب: في الوفاء بالعهد' حديث (2756) واحمد (116'103'56/2) عن نافع عن ابن عمر به.

1508- اخرجه مسلم (391/7- الابي) كتاب السلام باب' لكل داء دواء واستحباب التداوي' حديث (2208/75) وابو داؤد (398/2) كتاب الطب' باب: في الكي' حديث (3866) وابن ماجه (1156/2) كتاب الطب' باب: من اكتوى' حديث (3494) والدارمي (238/2) كتاب السير' باب: نزول اهل قريظة على حكم سعد بن معاذ' واحمد (386'363'350'312/3) من طريق ابي الزبير عن جابر به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَا نِسَاؤُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمُ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ

في الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگ گیا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آگ کے ذریعے داغ لگوایا تو ان کا ہاتھ سوج گیا جب انہوں نے یہ دیکھا تو یہ دعا کی اے اللہ! میری جان کو اس وقت تک نہ نکالنا جب تک بنوقریظہ کے حوالے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کردے تو ان کی رگ سے خون نکلنا بند ہو گیا اس کے بعد ایک قطرہ بھی نہیں گرا یہاں تک کے جب ان لوگوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی خواتین کو زندہ رکھا جائے اور مسلمان ان سے کام لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے' وہ لوگ چار سو افراد تھے جب مسلمان ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ میں سے خون بہنا شروع ہو گیا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1509 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے: مشرکین کے عمر رسیدہ لوگوں کو قتل کر دو البتہ ان کے بچوں کو زندہ رہنے دو۔

لفظ شرخ کا مطلب وہ بچے ہیں جن کے زیر ناف بال نہ اُگے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

1509- اخرجه ابوداؤد (60/2) كتاب الجهاد' باب: في قتل النساء' حديث (2670) واحمد (12/5, 20) عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب به.

حجاج بن ارطاۃ نے اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1510 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْاِنْبَاتَ بُلُوغًا اِنْ لَمْ يُعْرَفِ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُّهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں جنگ قریظہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' تو جس لڑکے کے زیرناف بال اگ چکے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا میں ان لوگوں میں سے تھا جس کے بال نہیں اُگے تھے' تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک بالوں کا اگ جانا بلوغت کی علامت ہے' اگرچہ اس کے احتلام کا نہ پتہ چلا ہو یا اس کی عمر کا پتہ نہ ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِلْفِ

باب 28: حلف اٹھانا

1511 سندِحدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَّلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

1510- اخرجه ابوداؤد (546/2) كتاب الحدود' باب: في الغلام يصيب الحد' حديث (4404) والنسائي (155/6) كتاب الطلاق' باب: متى يقطع طلاق الصبي وابن ماجه (839/2) كتاب الحدود' باب: من لا يجب عليه الحد' والدارمي (223/2) كتاب السير' باب: حد الصبي متى يقتل' والحميدي (394/2) حديث (888) واحمد (384'310/4)

1511- اخرجه احمد (215'213'212'207'205'180/2) وانفرد به الترمذي عن الستة' انظر تحفة الاشراف (310/6) حديث (8690)

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی: زمانہ جاہلیت کے حلف کو پورا کرو کیونکہ اسلام اس کی شدت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور اسلام (قبول کر لینے کے بعد کسی کافر قبیلے کے ساتھ) تم کوئی معاہدہ نہ کرو۔ (یعنی اس بات کا معاہدہ کہ کسی جنگ کی صورت میں تم اُن کا ساتھ دو گے)۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِ

باب 29: مجوسیوں سے جزیہ لینا

1512 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَجَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت بجالہ بن عبدہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جزء بن معاویہ کا ''مناذر'' کے مقام پر سیکرٹری تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہمارے پاس آیا انہوں نے فرمایا: اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ''ہجر'' کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت بجالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ''ہجر'' کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

1512- اخرجه البخاری (297/6) كتاب الجزية والموادعة باب: الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب (3156) وابو داؤد (184/2) كتاب الخراج والفيء والامارة باب: في اخذ الجزية من المجوس حديث (3043) والدارمي (234/2) كتاب السير: باب: في اخذ الجزية من المجوس والحميدي (35/1) حديث (64) واحمد (190/1، 191) عن عمرو بن دينار عن بجالة.

اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1514 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِىْ كَبْشَةَ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ

آثارِ صحابہ: وَاَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ فَارِسَ وَاَخَذَهَا عُثْمَانُ مِنَ الْفُرْسِ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ هُوَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایرانیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ''فرس'' سے جزیہ وصول کیا تھا۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب 30: ذمیوں کے مال میں سے کون سی چیز حلال ہے؟

1515 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ اَيْضًا

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَخْرُجُوْنَ فِى الْغَزْوِ فَيَمُرُّوْنَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُوْنَ بِالثَّمَنِ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اَنْ يَبِيْعُوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا هٰكَذَا رُوِىَ فِىْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِنَحْوِ هٰذَا

1515- اخرجه البخاری (129/5) كتاب المظالم' باب: قصاص المظلوم اذا وجد مال ظالمه' حديث (2461) ومسلم (281/6) كتاب اللقطة' باب: الضيافة ونحوها' حديث (1727/17) وابو داؤد (370/2) كتاب الاطعمة' باب: ما جاء فى الضيافة' (3752) وابن ماجه (1212/2) كتاب الادب' باب حق الضيف' حديث (3676) واحمد (149/4) عن يزيد بن ابى حبيب' عن ابى الخير عن عقبة بن عامر به.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں اور وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور ہمارا ان پر جو حق ہے وہ اسے ادا نہیں کرتے۔ نہ ہی ہم (معاوضہ دے کر) ان سے کوئی چیز حاصل کر سکتے ہیں۔ (ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ انکار کرتے ہیں تو تم ان سے زبردستی وصول کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

لیث بن سعد نے اسے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے: جب مسلمان جنگ کے لئے نکلیں اور کسی ایسی قوم کے پاس سے گزریں اور انہیں صرف وہی اناج ملے جسے وہ قیمت کے ذریعے خرید سکتے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ فروخت کرنے سے انکار کر دیں تو تم ان سے زبردستی وصول کرلو۔

بعض روایات میں اس کی یہی وضاحت بیان کی گئی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے اس کی مانند حکم دیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْهِجْرَةِ

باب 31: ہجرت کا بیان

1516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ بات ارشاد فرمائی: مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں جب تم سے جنگ میں نکلنے کے لئے کہا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1516- اخرجه البخاري (219/6) كتاب الجهاد، والسير: باب: لا هجرة بعد الفتح، حديث (3077) ومسلم (580/6) كتاب الامارة، باب: المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام والجهاد والخير- حديث (1353/85) وابو داؤد (6/2) كتاب الجهاد، باب: في الهجرة، هل انقطعت، حديث (2480) والدارمي (239/2) كتاب السير: باب: لا هجرة بعد الفتح واحمد (355،315،259،226/1) عن منصور بن المعتمر، عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس به.

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منصور بن معتمر کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ بَیْعَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 32: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا بیان

1517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) قَالَ جَابِرٌ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَایِعْهُ عَلَی الْمَوْتِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَجَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عِیْسٰی بْنِ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ یُذْکَرْ فِیْهِ اَبُوْ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ ان اہلِ ایمان سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے تم سے بیعت کی''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے ہم نے آپ کے دستِ اقدس پر مر جانے کی بیعت نہیں کی تھی۔

اس بارے میں میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے' اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' یحییٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے نقل کی گئی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ راوی نے اس کی سند میں ابوسلمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

1518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر حدیبیہ کے موقع پر بیعت کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: موت پر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1518– اخرجه البخاری (205/13) کتاب الاحکام' باب: کیف یبایع الامام' حدیث (7206) ومسلم (577/6) کتاب الامارة' باب: استحباب مبایعة الامام الجیش عند ارادة القتال' حدیث (1860/80) والنسائی (141/7) کتاب البیعة' باب البیعة علی الموت واحمد (54'51'47/4) عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع۔

1519 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: قَالَ کُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَیَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

قولِ امام ترمذی: کِلَاهُمَا وَمَعْنٰی کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ قَدْ بَایَعَهٗ قَوْمٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَلَی الْمَوْتِ وَاِنَّمَا قَالُوْا لَا نَزَالُ بَیْنَ یَدَیْكَ حَتّٰی نُقْتَلَ وَبَایَعَهٗ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَفِرُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اس حد تک جس کی تم میں استطاعت ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

دونوں روایات کا مفہوم درست ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے موت کی بیعت کی تھی اور انہوں نے یہ کہا تھا: مرتے دم تک آپ کے ساتھ رہیں گے' جبکہ کچھ دوسرے لوگوں نے یہ کہا تھا: ہم فرار نہیں ہوں گے۔

1520 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ لَمْ نُبَایِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمَوْتِ اِنَّمَا بَایَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی تھی ہم نے اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نَکْثِ الْبَیْعَةِ

باب 33: بیعت کو توڑ دینا

1521 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

1519- اخرجه مالك فی الموطا (981/2) کتاب البیعة' باب: ما جاء فی البیعة' حدیث (1) والبخاری (205/13) کتاب الاحکام' باب: کیف یبایع الناس الامام' حدیث (7202) ومسلم (587/6 الابی) کتاب الامارة' باب: البیعة علی السمع والطاعة فیما استطاع' حدیث (1867/90) وابو داؤد (133/3) کتاب الخراج والامارة والفیء' باب: ما جاء فی البیعة حدیث (2940) والنسائی (152/7) کتاب البیعة' باب: البیعة فیما یستطیع الانسان' واحمد (9/2'62'81'101'139) والحمیدی (285/2) حدیث (640) من طریق عبد الله بن دینار عن ابن عمر فذکره۔

1520- اخرجه مسلم (574/6) کتاب الامارة' باب: استحباب مبایعة الامام الجیش عند ارادة القتال' حدیث (1856-68) والنسائی (140/7) کتاب البیعة' باب: البیعة علی ان لا نفرد والدارمی (220/2) کتاب السیر' باب: فی بیعة ان لا یفروا' والحمیدی (536/2) حدیث (1275'1277) واحمد (381/3'396) عن ابی الزبیر عن جابر به۔

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِلَا اخْتِلَافٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' ایک وہ شخص جو کسی امام کی بیعت کرے' اور اگر امام اسے کچھ دے تو وہ اس بیعت کو پورا کرے' اور اگر کچھ نہ دے تو اس کو پورا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کسی اختلاف کے بغیر یہی حکم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

باب 34: غلام کی بیعت کا بیان

1522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر ہجرت کی بیعت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا: وہ غلام ہے' پھر اس کا آقا آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو' پھر آپ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں خرید لیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سے بیعت لیتے تھے' تو اس سے دریافت کر

1521– اخرجه البخاری (214/13) كتاب الاحكام' باب: من بايع رجلا لا يبايعه الا للدنيا حديث (7212) ومسلم (358/1) كتاب الايمان' باب: بيان غلظ تحريم اسباب الا زار والمن بالعطية' حديث (108/173) وابو داؤد (299/2) كتاب البيوع' باب: فی منع الماء' حديث (3475) وابن ماجه (744/2) كتاب التجارات' باب: ما جاء فی كراهية الايمان فی الشراء والبيع' حديث (2207) واحمد (480'253/2) عن ابی صالح السمان عن ابی هريرة به.

1522– اخرجه مسلم (523/5) كتاب المساقاة' باب: جواز بيع الحيوان بالحيوان– حديث (1602/123) وابو داؤد (270/2) كتاب البيوع' باب: فی ذلك اذا كان يدا بيد' حديث (3358) وابن ماجه (958/2) كتاب الجهاد' باب: البيعة' حديث (2869) والنسائی (150/7) كتاب البيعة' باب: بيعة المالك' (292/7) كتاب البيوع' باب: بيع الحيوان بالحيوان يدا بيدا' واحمد (372'349/3) عن الليث' عن ابی الزبير' به.

لیتے تھے کہ کیا وہ غلام تو نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔
ہم اسے صرف ابوزبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب 35: خواتین سے بیعت لینا

1523 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ

متنِ حدیث: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهُ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ لِاُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاُمَيْمَةُ امْرَاَةٌ اُخْرٰى لَهَا حَدِيْثٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ بیعت اس حد تک ہوگی جس کی تم میں استطاعت ہو' جس کی تم طاقت رکھتی ہو' تو میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بارے میں ہم سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم سے بیعت لیں۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کی مراد یہ تھی کہ آپ اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **100** عورتوں سے میرا کلام بھی ایک عورت کے ساتھ بات کرنے کی مانند ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
ہم اس روایت کو صرف محمد بن منکدر سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

1523- اخرجه النسائی (149/7) کتاب البیعة' باب: بیعة النساء وابن ماجه (959/2) کتاب الجهاد' باب: بیعة النساء حدیث (2874) ومالك (982/2) کتاب البیعة' باب: ما جاء فی البیعة' حدیث (2) والحمیدی (163/1) حدیث (241) واحمد (357/6) عن محمد بن المنکدر عن امیمة بنت دقیقة به۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق سیّدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے صرف یہی روایت منقول ہے۔

اُمیمہ نامی ایک اور خاتون بھی ہیں جن کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

باب 36: اصحابِ بدر کی تعداد

1524 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ گفتگو کیا کرتے تھے' غزوہ بدر کے دن' اصحابِ بدر کی تعداد' حضرت طالوت کے ساتھیوں جتنی تھی۔ یعنی وہ تین سو تیرہ افراد تھے۔

اِس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اسے ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُمُسِ

باب 37: خمس کا بیان!

1525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

1524- اخرجه البخاری (339/7) کتاب المغازی' باب: عدة اصحاب بدر' حدیث (3957'3959) وابن ماجه (944/2) کتاب الجهاد' باب: السرایا' حدیث (2828) واحمد (290/4) عن سفیان و اسرائیل وزهیر عن ابی اسحق السبیعی عن البراء به.

1525- اخرجه البخاری (157/1) کتاب الایمان' باب: اذا الخمس من الایمان' حدیث (53) واطرافه (87'523'1398'3095'3510'4368'4269'6176'7266'7556) ومسلم (146/1) کتاب الایمان' باب: الامر بالایمان بالله تعالیٰ ورسوله صلی الله علیه وسلم وشرائع الدین' حدیث (17/23) وابو داؤد (355/2) کتاب الاشربة' باب: فی الاوعیة' حدیث (3692) والنسائی (323/8) کتاب الاشربة' باب: الاخبار التی بها من اباح شراب السکر وابن خزیمة (6/4) کتاب الزکوٰة' باب: البیان ان ایتاء الزکوٰة من الایمان حدیث (2245) احمد (23/3) عن ابی جمرة عن ابن عباس به.

قَالَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے یہ فرمایا تھا: میں تم لوگوں کو یہ ہدایت کرتا ہوں' تمہیں جو مالِ غنیمت حاصل ہو اس کے پانچویں حصے کو ادا کرو۔

اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ النُّهْبَةِ

باب 38: ''نہبہ'' حرام ہے

1526 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُخْرَی النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَیْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِیْرًا بِعَشْرِ شِیَاهٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبَایَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَّلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ اَبِیْهِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ

توضیح راوی: وَعَبَایَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ رَیْحَانَةَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ

◄► عبایہ بن رفاعہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ جلد باز لوگوں نے جلدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مالِ غنیمت میں (ملنے والے جانوروں کو) پکانا شروع کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے والے لوگوں کے ساتھ آ رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں الٹا دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کیا' آپ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی سند کے حوالے سے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کی سند میں عبایہ کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

عبایہ بن رفاعہ نامی راوی نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1527 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ

باب 39: اہلِ کتاب کو سلام کرنا

1528 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَبْدَئُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ بَصْرَةَ الْغِفَارِىِّ صَاحِبِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا تَبْدَئُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ تَعْظِيْمًا لَهُمْ وَاِنَّمَا اُمِرَ الْمُسْلِمُوْنَ بِتَذْلِيْلِهِمْ وَكَذٰلِكَ اِذَا لَقِىَ اَحَدَهُمْ فِى الطَّرِيْقِ فَلَا

1527- اخرجه احمد (3/140, 197) وانفرد الترمذى عن الستة به' انظر تحفة الاشراف (1/152) حديث (479) عن معمر عن ثابت عن انس به.

1528- اخرجه مسلم (7/332- الابى) كتاب الاسلام' باب: النهى عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام' حديث (13-14/2167) وابو داؤد (2/773) كتاب الاداب باب فى السلام على اهل الذمة حديث (5205) واحمد (2/263'266'346'444) عن سهيل بن ابى صالح عن ابى صالح عن ابى هريرة به.

يَتْرُكِ الطَّرِيْقَ عَلَيْهِ لِاَنَّ فِيْهِ تَعْظِيْمًا لَهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تمہارا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راستے میں سامنا ہو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، ان سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث کے الفاظ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ کراہیت کا مفہوم رکھتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ان کی تعظیم ظاہر ہوتی ہے اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح جب کوئی مسلمان کسی یہودی یا عیسائی سے راستے میں ملے تو اس کے لئے راستہ نہ چھوڑے کیونکہ اس میں بھی ان کی تعظیم ہوگی۔

1529 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرے اور السام علیکم (تمہیں موت آئے) کہے تو علیک (یعنی تم کو بھی) کہہ دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب 40: مشرکین کے درمیان رہنا مکروہ ہے

1530 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِىْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ

1529- اخرجه البخاری (293/12) کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم، حدیث (6928) ومسلم (328/7 الابی) کتاب السلام، باب: النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالاسلام، حدیث (2164/8) وابو داؤد (774/2) کتاب الادب: باب فی الاسلام علی اهل الذمة، حدیث (5206) ومالك (920/6) کتاب الاسلام، باب: ما جاء فی السلام علی الیهودی والنصرانی حدیث (3) والدارمی (276/2) کتاب الاستئذان، باب: فی رد السلام علی اهل الکتاب، والحمیدی (290/2) حدیث (656) واحمد (58،19،9/2) عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر به.

بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ جَرِيْرٍ وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تُجَامِعُوْهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم قبیلے کی طرف ایک جنگی مہم روانہ کی کچھ لوگوں نے سجدے کے ذریعے بچنے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں نے انہیں تیزی سے قتل کر دیا اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس وجہ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (انہیں ایک دوسرے سے اتنا دور رہنا چاہیے) کہ ایک کی آگ دوسرے کو نظر نہ آئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

اسماعیل نامی راوی کے اکثر شاگردوں نے اسے اسماعیل کے حوالے سے قیس بن ابوحازم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہوں نے اس کی سند میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

حماد بن سلمہ نامی راوی نے حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے اسمٰعیل بن ابوخالد کے حوالے سے' قیس کے حوالے سے' حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جیسے ابومعاویہ نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مستند روایت وہ ہے' جسے قیس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1530–اخرجه ابوداؤد (52/2) كتاب الجهاد' باب: النهي عن قتل من اعتصم بالسجود حديث 2645) والنسائي (36/8) كتاب القسامة' باب: القود بغير حديدة من طريق قيس بن ابي حازم عن جرير بن عبد الله به.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' مشرکین کے ساتھ رہائش اختیار نہ کرو ان کے ساتھ میل جول نہ رکھو جو شخص ان کے ساتھ رہائش اختیار کرے' اور ان کے ساتھ میل جول رکھے وہ بھی ان کی مانند ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب 41: یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا

1531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں زندہ رہا اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

1532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب یہودیوں' عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا' اور یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرِكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 42: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان

1533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَّرِثُكَ قَالَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ قَالَتْ فَمَا لِيْ لَا اَرِثُ اَبِيْ

1531- اخرجه مسلم (366/6) كتاب الجهاد والسير' باب: اخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب' حديث (1767/63) وابو داؤد (180/2) كتاب الخراج والفيء والامارة' باب: في اخراج اليهود من جزيرة العرب' حديث (3030) واحمد (29/1' 32)' (345/3) عن ابي الزبير عن جابر عن عمر بن الخطاب به۔

فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنِّىْ اَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدٍ وَّعَآئِشَةَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلاف سند: اِنَّمَا اَسْنَدَهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ وَرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور دریافت کیا: آپ کا وارث کون ہوگا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میری بیوی اور میرے بچے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: پھر کیا وجہ ہے؟ میں اپنے والد کی وارث نہیں بن رہی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا) لیکن میں ان تمام لوگوں کی کفالت کرتا رہوں گا جن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفالت کیا کرتے تھے اور میں ان تمام لوگوں کا خرچ فراہم کروں گا جن کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فراہم کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے اسے محمد بن عمرو کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق' صرف حماد بن سلمہ نے اِسے محمد بن عمرو' ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

عبدالوہاب بن عطاء نے محمد بن عمرو' ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' حماد بن سلمہ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

1534 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِىُّ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

1533- اخرجه المصنف فی كتابه الشمائل المحمديه (ص 56) حديث (401) واحمد (1/10-13)' و(2/353) والبيهقی فی سنة (6/302) من طريق حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن ابی هريرة به.

متن حدیث: اَنَّ فَاطِمَةَ جَائَتْ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَسْاَلُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنِّىْ لَا اُوْرَثُ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكُمَا اَبَدًا فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا

مذاہب فقہاء: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى مَعْنٰى لَا اُكَلِّمُكُمَا تَعْنِىْ فِىْ هٰذَا الْمِيْرَاثِ اَبَدًا اَنْتُمَا صَادِقَانِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئیں' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی وراثت' طلب کریں۔ ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ دونوں حضرات کے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد مرتے دم تک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کے ساتھ کبھی کلام نہیں کیا۔

شیخ علی بن عیسیٰ فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ کا مطلب یہ ہے: میں وراثت کے اس مسئلے میں آئندہ کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی' کیونکہ آپ دونوں حضرات سچے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ

متن حدیث: قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّسَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِىٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِىْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِىُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ

1534- اخرجه احمد (10/1) انظر السابق عن ابى سلمة ان فاطمة قالت لابى بكر به.

1535- اخرجه البخارى (227/6) كتاب فرض الخمس: باب: فرض الخمس' حديث (3094) ومسلم (336/6' الابى) كتاب الجهاد والسير' باب: حكم الفىء (1757/49) وابو داؤد (153/2) كتاب الخراج والفىء' باب: فى صفايا رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاموال' حديث (2963) والنسائى (135/7' 137) كتاب قسم الفىء واحمد (25/1' 48' 164' 179' 191) عن الزهرى' عن مالك بن اوس بن الحدثان عن عمر به.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

◄◄ مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی وہاں آ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی وہاں آئے وہ دونوں کسی بات پر تکرار کر رہے تھے حضرت رضی اللہ عنہ عمر نے ان سے کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آپ حضرات یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: میں اللہ تعالیٰ کے رسول کا نائب ہوں اس وقت آپ اور یہ صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ نے اپنے بھتیجے کی وراثت کے بارے میں سوال کیا اور ان صاحب نے اپنی اہلیہ کی ان کے والد سے ملنے والی وراثت کا مطالبہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے: وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) سچے تھے' نیک تھے' ہدایت یافتہ تھے' حق کے پیروکار تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ

باب 43: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا آج کے دن کے بعد اس (شہر مکہ میں) جنگ نہیں کی جائے گی

1536 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَّمُطِيْعٍ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهُوَ حَدِيْثُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِىِّ فَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◄◄ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرماتے ہوئے

1536- اخرجه الحميدى حديث (572) واحمد (412/3)' (343/4) قال يزيد: اخبرنا' وقال الاخرون' حدثنا زكريا' بن ابى زائدة' عن الشعبى عن الحارث بن مالك بن البرصاء به.

سنا: آج کے دن کے بعد قیامت تک اس پر حملہ نہیں کیا جائیگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ اور حضرت مطیع رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زکریا بن ابوزائدہ نے شعبی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے یہ صرف انہی کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

باب 44: وہ گھڑی جس میں قتال کرنا مستحب ہے

1537 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ

متنِ حدیث: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتّٰى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِاِسْنَادٍ اَوْصَلَ مِنْ هٰذَا

توضیح راوی: وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكِ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ وَّمَاتَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

◆◆ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ میں شرکت کی ہے' جب صبح صادق ہوجاتی تو سورج نکلنے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ شروع نہیں کرتے تھے جب وہ نکل آتا تھا تو جنگ شروع کردیتے تھے اور جب دوپہر کا وقت ہوجاتا تو آپ جنگ سے رک جاتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تو پھر آپ جنگ شروع کردیتے تھے' یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوجاتا تو آپ پھر رک جاتے تھے۔ پھر آپ عصر کی نماز ادا کرتے تھے پھر جنگ شروع کردیتے تھے اور اس وقت کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا: اس وقت مدد کی ہوا چلتی ہے اور اس دوران اہلِ ایمان اپنی نمازوں میں اپنے لشکروں کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

یہی روایت حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جو اس کے مقابلے میں زیادہ موصول ہے۔

قتادہ نامی راوی نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران ہوگیا تھا۔

1538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

1538- اخرجه ابوداؤد (49/3) كتاب الجهاد' باب: في اي وقت يستحب اللقاء' حديث (2655) واحمد (444/5) من طريق حماد بن سلمة' عن ابي عمران الجوني' عن علقمة بن عبد الله المزني' عن معقل بن يسار عن النعمان بن مقرن' فذكره.

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ اِلَى الْهُرْمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہرمزان کی طرف بھیجا۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جنگوں میں) شریک ہوا ہوں آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ نہیں کرتے تھے اور انتظار کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہوتی (اس وقت جنگ شروع کرتے تھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

علقمہ بن عبداللہ نامی راوی بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الطِّيَرَةِ

باب 45: طیرہ کا بیان

1539 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيْسٰى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَعْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ اَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قول امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰذَا عِنْدِىْ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا مِنَّا

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طیرہ شرک ہے ہم میں سے ہر شخص کو اس

1539- اخرجه ابوداؤد (409/2) كتاب الطب، باب: فى الطيرة، حديث (3910) وابن ماجه (1170/2) كتاب الطب، باب: من كان يعجبه الفال ويكره الطيرة، حديث (3538) واحمد (40-438-389/1) عن سلمة بن كهيل، عن عيسى بن عاصم، عن زر بن حبيش، عن عبد الله بن مسعود به.

کا خیال آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے توکل کو ختم کر دیتا ہے۔
اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت حابس تمیمی رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف سلمہ بن کہیل کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ نے بھی اس روایت کو سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے سلیمان بن حرب نے یہ بات بیان کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ: "ہم میں سے ہر شخص"۔ سلیمان کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

1540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَاْلَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَاْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے البتہ میں فال کو پسند کرتا ہوں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فال سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی بات۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَّسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ جب آپ کسی کام کے لئے نکلیں تو آپ یہ الفاظ سنیں۔

"اے ٹھیک راستہ پانے والے! اے کامیاب شخص!"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

1540– اخرجه البخاری (254/10) کتاب الطب' باب: لا عدوی' حدیث (5776) ومسلم (4207/7) کتاب السلام' باب: الطیرة والفال' وما یکون فیه من الشوم' حدیث (2224/112) وابو داؤد (411/2) کتاب الطب' باب فی الطیرة' حدیث (3916) وابن ماجه (1170/2) کتاب الطب' باب: من کان یعجبه الفال ویکره الطیرة' حدیث (3537) واحمد (130/3'173'251'275) عن قتادة' عن انس به۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

باب 46: جنگ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی تلقین

1542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَّقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا فَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ اَيَّتُهَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْا كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِيْ عَلَى الْاَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ اَصْحَابِكَ لِاَنَّكُمْ اِنْ تَخْفِرُوْا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهِ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيْهِ فَاِنْ اَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوٰى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَّذَكَرَ فِيْهِ اَمْرَ الْجِزْيَةِ

◄► سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر بنا کر روانہ کرتے تو اس شخص کو اس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور دیگر مسلمانوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتے آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کا آغاز کرو اور ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا ہے۔ اور مالِ غنیمت میں چوری نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو، جب تمہارا اپنے

مشرک دشمن سے سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو مان جائیں تم ان کی طرف سے اسے قبول کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرنے سے رک جاؤ تم انہیں اسلام کی دعوت دو اور اس بات کی کہ وہ اپنے علاقے کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں آ جائیں اور انہیں یہ بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو انہیں وہ سب کچھ ملے گا جو مہاجرین کو حاصل ہے اور ان پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو مہاجرین پر لازم ہیں تاہم اگر وہ وہاں جانے سے انکار کردیں تو تم انہیں یہ بتا دینا کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح رہ سکتے ہو تم پر بھی وہ حکم جاری ہوگا جو دیگر دیہاتی مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے لیکن انہیں جہاد میں شریک ہونا پڑے گا اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کردیں تو تم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ شروع کرو پھر تم اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعہ والے تم سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پناہ مانگیں تو تم انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر پناہ نہ دینا بلکہ تم اپنی طرف سے اور اپنے لشکر کی طرف سے پناہ دینا کیونکہ اگر تم عہد شکنی کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر دیئے گئے پیمان کو توڑنے کے مقابلے میں تمہارا اپنے پیمان کو توڑنا بہتر ہے اسی طرح اگر وہ لوگ یہ کہیں: تم ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو تم ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے ذاتی فیصلے کے مطابق فیصلہ کرنا کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ اور کیا تم اس کے مطابق فیصلہ کررہے ہو یا نہیں؟ (راوی کو شک ہے یا شاید اسی کی مانند کچھ منقول ہے)۔

اس بارے میں حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

وہ اس بات کا انکار کریں تو تم ان سے جزیہ وصول کرنا اگر وہ اس کا بھی انکار کریں تو تم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔

وکیع اور دیگر راویوں نے سفیان کے حوالے سے اس طرح نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں جزیہ کا تذکرہ کیا ہے۔

1543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ اِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ

اسنادِ دیگر: قَالَ الْحَسَنُ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت حملہ کیا کرتے تھے اگر آپ کو وہاں

1543- اخرجه مسلم (2/240، 241 الابی) كتاب الصلوة، باب: الامساك عن الاغارة على قوم في دارالكفر، حديث (9/382) وابو داؤد (2/49) كتاب الجهاد: باب: في دعاء المشركين، حديث (2634) من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس به.

سے اذان کی آواز آ جاتی تھی تو آپ حملے سے رک جاتے تھے ورنہ حملہ کر دیتے تھے۔ ایک دن آپ نے غور سے سننے کی کوشش کی تو آپ کو ایک شخص کی آواز سنائی دی جو اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ فطرت پر ہے۔ اس شخص نے کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جہنم سے نکل گئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

كِتَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فضائلِ جہاد کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب 1: جہاد کی فضیلت

1544 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الْقَائِمِ الصَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ وَّلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی چیز جہاد کے برابر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھو گے لوگوں نے دو تین مرتبہ اس سوال کو دہرایا، نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ، یہی ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے، پھر آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس روزہ دار اور نفل پڑھنے والے کی طرح ہے، جو اپنی نماز میں کوئی وقفہ نہیں کرتا اور روزے میں کوئی وقفہ نہیں کرتا اس وقت تک جب تک، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس نہ آ جائے۔

اس بارے میں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیّدہ اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1544- اخرجه البخاری (6/6) كتاب الجهاد والسير، باب: فضل الجهاد، حديث (2785)، (8/6) كتاب الجهاد والسير، باب: افضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله- حديث (2786) ومسلم (603/6) كتاب الامارة: باب: فضل الشهادة في سبيل الله تعالى، حديث (1878/110) والنسائي (19/6) كتاب الجهاد باب: مثل المجاهد في سبيل الله واحمد (324/2، 344، 359) من طريق ذكوان ابوصالح ابي هريرة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
یہی روایت دیگر حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

1545 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ مَرْزُوْقٌ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: يَعْنِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ
قَالَ هُوَ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی ذمہ داری مجھ پر ہے اگر میں نے اس کی روح کو قبض کرلیا تو میں اسے جنت کا وارث کروں گا اور اگر میں نے اسے (اس کے گھر) واپس بھیجا تو اسے اجر (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) غنیمت کے ہمراہ بھیجوں گا۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

باب 2: جو شخص پہرہ دیتے ہوئے فوت ہوجائے اس کی فضیلت

1546 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
متنِ حدیث: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَاْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ
فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّجَابِرٍ
حکمِ حدیث: وَحَدِيْثُ فَضَالَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ابوہانی خولانی یہ بات بیان کرتے ہیں: عمرو بن مالک جنبی نے انہیں یہ بتایا ہے: انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہر مرنے والے شخص کا عمل ختم ہوجاتا ہے ماسوائے اس شخص کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو اس شخص کا عمل قیامت تک چلتا رہتا ہے اور وہ شخص قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجاہد وہ شخص ہے جو اپنی جان کے ساتھ جہاد کرے

1546- اخرجه ابوداؤد (12/2) كتاب الجهاد، باب: في فضل الرباط حديث (2500) واحمد (6/20، 22) من طريق ابي هانيء، عن عمرو بن مالك الجنبي عن فضالة به.

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 3: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے دوران) روزہ رکھنے کی فضیلت

1547 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ سَبْعِيْنَ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ اَرْبَعِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِىُّ الْمَدَنِىُّ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دے گا۔

ایک روایت میں ستر کا لفظ ہے اور دوسری روایت میں چالیس کا لفظ ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابواسود نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1548 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ قَالَ وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَّوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَّجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا

1548- اخرجه البخاری (56/6) كتاب الجهاد والسير، باب: فضل الصوم فی سبيل الله حديث (2840) ومسلم (4/101، 102) كتاب الصيام، باب: فضل الصيام فی سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق، حديث (167، 168/1153) والنسائی (173/4) كتاب الصيام، باب: ثواب من صام فی سبيل الله عزوجل وذكر الاختلاف والدارمی (202/2) كتاب الجهاد، باب: من صام يوما فی سبيل الله عزوجل وابن خزيمة (297/3) كتاب الصيام، باب: ذكر الخبر المفسر للفظة الجملة التی ذكرتها- حديث (2113) وعبد بن حميد ص (301) حديث (977)، واحمد (83/3) وابن ماجه (547/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم فی سبيل الله، حديث (1717) عن النعمان بن ابی عياش الزرقی، عن ابی سعيد الخدری به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے پر دور کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اُمَامَةَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنی بڑی خندق بنا دے گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

یہ حدیث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 4: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

1550 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يُّسَيْرِ بْنِ عَمِيْلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ

◆◆ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی ایک چیز خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسے سات سو گنا ثواب عطا کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف رکین بن ربیع سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1550- اخرجه النسائی (49/6) كتاب الجهاد' باب: فضل النفقة فی سبيل الله تعالی واحمد (345/4) عن الركين' بن الربيع عن عميلة الفزاری' عن ابيه عن يسير بن عميلة عن خريم بن فاتك به.

1551 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ

متنِ حدیث: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَخُولِفَ زَيْدٌ فِي بَعْضِ إِسْنَادِهِ

◆◆ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خدمت کرنا (یعنی اپنے ساتھیوں کی کام کاج میں مدد کرنا یہاں یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے: اللہ کی راہ میں اپنے غلام کی خدمات دینا) یا سائے کے لئے خیمہ لگا دینا' یا جوان اونٹنی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا۔

معاویہ بن صالح کے حوالے سے اس روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

اس کی سند میں زید نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

1552 قَالَ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ

ولید بن جمیل نے اس روایت کو قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا صدقہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیمے کا سایہ فراہم کرنا ہے اور کسی خادم کو معاوضے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے یا کسی اونٹنی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

میرے نزدیک یہ روایت معاویہ بن صالح سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب 5: جوشخص کسی غازی کو سامان فراہم کرے

1553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جوشخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی غازی کو سامان فراہم کرے تو اس شخص نے بھی گویا جنگ میں حصہ لیا اور جوشخص غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھے اس نے بھی جنگ میں حصہ لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دوسرے حوالے سے منقول ہے۔

1554 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ خَلَفَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے والوں کو سامان فراہم کرے تو اس نے بھی جنگ میں شرکت کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1555 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ

1553- اخرجه البخاري (58/6-59) كتاب الجهاد والسير: باب: من فضل من جهز غازيا او خلفه بخير' حديث (2843) ومسلم (629/6) كتاب الامارة' باب: فضل اعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره- حديث (1895/136) وابو داؤد (15/2) كتاب الجهاد' باب: ما يجزئ من الغزو حديث (2509) والنسائي (46/6) كتاب الجهاد' باب: فضل من جهز غازيا' وعبد بن حميد (117) حديث (277) واحمد (116/4-117) عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني به.

يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈◈ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی غازی کو سامان فراہم کرے اس نے ہی جنگ میں شرکت کی یا اس کے گھر والوں کا (اس کی غیر موجودگی میں) خیال رکھے اس نے بھی جنگ میں شرکت کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 6: جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اس کی فضیلت

1556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ

متن حدیث: قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّاَنَا مَاشٍ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْسٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ وَّفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوٰى عَنْهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ كُوْفِيٌّ اَبُوْهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَبُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّرَوٰى عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَيُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَشُعْبَةُ اَحَادِيْثَ

حضرت برید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبایہ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی میں اس وقت جمعہ کے لئے جارہا تھا انہوں نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ تمہارے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیں۔ میں نے حضرت ابوعبس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو یہ دونوں

1556- اخرجه البخاری (35/6) كتاب الجهاد والسير باب: من اغبرت قدماه فی سبیل الله - حدیث (2811) والنسائی (14/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من اغبرت قدماه فی سبیل الله' واحمد (479/3) عن يزيد بن ابی مریم' قال: حدثنا' عباية بن رفاعة عن ابی عباس عبد الرحمن به.

پاؤں جہنم پر حرام ہوں گے۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابوعبس نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن جبر ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے احادیث منقول ہیں۔

یزید بن ابومریم یہ شام کے رہنے والے ہیں۔

ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور دیگر شام کے رہنے والے حضرات نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

برید بن ابومریم کوفہ کے رہنے والے ہیں، ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

برید بن ابومریم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابواسحاق ہمدانی، عطاء بن سائب، یونس بن ابواسحاق اور شعبہ نے یزید بن ابومریم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 7: اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار کی فضیلت

1557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسٰى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے روئے وہ اس وقت تک جہنم میں داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ واپس تھن میں نہ چلا جائے۔ (یعنی یہ ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی ابوطلحہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 8: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے

1557- اخرجه النسائی (12/6) كتاب الجهاد، باب: فضل من عمل في سبيل الله على قدمه وابن ماجه (927/2) كتاب الجهاد، باب: الخروج في النفير، حديث (2774) والحميدي (466/2) حديث (1091) واحمد (505/2) عن محمد بن عبد لرحمن مولى آل طلحة، عن عيسى بن طلحة عن ابي هريرة به.

1558 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ اَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ وَاَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ فِى الْاِسْنَادِ رَجُلًا

وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ وَيُقَالُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِىُّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِىُّ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ

سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: شرحبیل بن سمط نے کہا: اے کعب بن مرہ! ہمیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنایئے اور احتیاط سے تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مسلمان ہونے کی حالت میں بوڑھا ہو جائے' تو یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت حسن ہے۔

اعمش نے اسے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت منصور کے حوالے سے' سالم بن ابوالجعد کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ تاہم اس کی سند میں ان کے اور حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک صاحب کا تذکرہ ہے۔

ایک روایت کے مطابق راوی کا نام کعب بن مرہ ہے اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام مرہ بن کعب بہزی ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کے حوالے سے معروف ہیں۔

مرہ بن کعب بہزی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

1559 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِىُّ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِىُّ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1558– اخرجه النسائی (27/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من رمى بسهم فى سبيل الله عزوجل' واحمد (235/4) قالوا حدثنا ابو معاوية' قال حدثنا الاعمش' عن عمرو بن مرة' عن سالم بن ابى الجعد' عن شرحبيل بن السمط عن كعب بن مرة به.

1559– اخرجه النسائی (31/2) كتاب المساجد' باب: افضل فى بناء المساجد مختصر' واحمد (386/4) قالا حدثنا بقية عن بحير بن سعد' عن خالد بن معدان' عن كثير بن مرة عن عمرو بن عبسة به.

متن حدیث: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ابْنُ يَزِيْدَ الْحِمْصِيُّ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے' تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

حیوۃ بن شریح نامی راوی حیوۃ بن شریح ابن یزید حمصی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 9: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا دے

1560 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ اَجْرٌ لَّا يَغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْءٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرًا وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی لکھ دی گئی ہے۔ گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک شخص کے لئے اجر کی حیثیت رکھتے ہیں ایک شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوتے ہیں اور ایک شخص کے لئے گناہ ہوتے ہیں۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حاصل کرتا ہے اور اسی کے لئے اسے تیار کرتا ہے' تو یہ گھوڑا اس کے لئے اجر ہوگا اس کے پیٹ میں جو بھی چیز جائے گی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے حق میں اجر لکھے گا۔ (اس حدیث میں قصہ منقول ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زید بن اسلم کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

1560- اخرجه النسائي (215/6) كتاب الخيل: باب- وابن ماجه (932/2) كتاب الجهاد' باب: ارتباط الخيل في سبيل الله' حديث (2788) واحمد (383/2) عن سهيل بن ابي صالح عن ابي صالح عن ابي هريرة به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 10: اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیراندازی کی فضیلت

1561 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ وَقَالَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهٖ وَتَاْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اَهْلَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

فی الباب: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا اسے بنانے والا' جس نے ثواب کی امید میں اسے بنایا ہو' اس تیر کو چلانے والا اور اس تیر کو اٹھا کر پکڑانے والا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تیراندازی سیکھو اور گھڑسواری سیکھو تمہارا تیراندازی سیکھنا میرے نزدیک گھڑسواری سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور آدمی جو کھیل کھیلتا ہے' وہ سب باطل ہیں سوائے تیراندازی کے اور گھوڑے کو سدھانے کے اور اپنی بیوی کے ساتھ خوش مزاجی کرنے کے' کیونکہ یہ حق ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1562 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1562- اخرجه ابوداؤد (414/2) كتاب العتق' باب: اى الرقاب افضل' حديث (3965) والنسائى (26/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من رمى بسهم فى سبيل الله عزوجل واحمد (113/4) عن قتادة' عن سالم بن ابى الجعد' عن معدان بن ابى طلحة عن ابى نجيح عمرو بن عبسة۔

توضیح راوی: وَاَبُوْ نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے تو یہ اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

ابونجیح نامی راوی عمرو بن عبسہ سلمی ہیں۔

عبداللہ بن ازرق نامی راوی عبداللہ بن زید ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْحَرَسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 11: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

1563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو طرح کی آنکھوں کو جہنم نہیں چھو سکے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزار دے۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف شعیب بن رزیق نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ

باب 12: شہید کے ثواب کا بیان

1564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوْعِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَّا الدَّيْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي قَتَادَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وقَالَ اَرٰى اَنَّهٗ اَرَادَ حَدِيْثَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلَّا الشَّهِيْدُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جانا ہر گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے' جبریل نے یہ بات بتائی: صرف قرض معاف نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نے فرمایا: صرف قرض معاف نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابوبکر نامی راوی سے منقول ہونے کے طور پر اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں' اس کا پتہ نہیں تھا انہوں نے کہا میرا یہ خیال ہے: ان کی مراد حمید نامی راوی کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اہلِ جنت میں سے کسی بھی شخص کو یہ آرزو نہیں ہوگی کہ وہ واپس دنیا میں جائے صرف شہید ہی یہ آرزو کرے گا۔

1565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت کعب بن مالک کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں اور وہ جنت کے پھلوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جنت کے درختوں سے کھاتی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1566 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1565- اخرجه النسائی (108/4) كتاب الجنائز' باب: ارواح المؤمنين وابن ماجه (1428/2) كتاب الزهد' باب: ذكر القبر والبلی' حديث (4271) ومالك (240/1) كتاب الجنائز' باب: جامع الجنائز' حديث (49) الحميدی (385/2) حديث (873) وعبد بن حميد (147) حديث (147) حديث (376) واحمد (386/6) عن الزهری عن عبد الرحمن بن كعب عن كعب بن مالك به۔

متن حدیث: عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَّعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل ہونے والے پہلے تین (قسم کے) افراد کو میرے سامنے پیش کیا گیا' (ایک) شہید (دوسرا) وہ پاکدامن شخص جو حرام کے ارتکاب سے بچتا ہو اور (تیسرا) وہ غلام ہوگا' جو بہتر طریقے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' اور اپنے آقا کے حقوق کا خیال رکھتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِيِّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے' تو وہ یہ پسند نہیں کرے گا کہ دوبارہ دنیا میں جائے' اگرچہ اسے دنیا اور اس میں موجود ہر چیز مل جائے۔ صرف شہید ایسا شخص ہے (جو یہ آرزو کرے گا) کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت کو دیکھے گا' تو وہ یہ آرزو کرے گا: وہ دوبارہ دنیا میں جائے اور اسے دوبارہ شہید کر دیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: عمرو بن دینار' عمر میں زہری سے بڑے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

باب 13: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہداء کی فضیلت

1568 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

1567- اخرجه البخاري (18/6) كتاب الجهاد' باب: الحور العين وصفتهن' حديث (2795) وطرفه في (2817) من طريق حميد عن انس به.

1568- اخرجه احمد (22/1) وعبد بن حميد ص (39) حديث (27) عن عبد الله بن لهيعة بن عقبة الحضرمي' عن عطاء بن دينار' عن ابي يزيد الخولاني قال: سمعت فضالة بن عبيد' عن عمر بن الخطاب به.

متن حدیث: الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ قَالَ فَمَا اَدْرِىْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِى الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِى الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ قَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ عَنْ اَشْيَاخٍ مِّنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ يَزِيْدَ وقَالَ عَطَاءُ بْنُ دِيْنَارٍ لَّيْسَ بِهٖ بَاْسٌ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: شہید چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ مومن جس کا ایمان مضبوط ہو اور وہ دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کرے اور شہید ہو جائے یہ وہ شخص ہے: قیامت کے دن لوگ نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عملی طور پر کر کے دکھایا) اس طرح اور پھر آپ کی ٹوپی گر گئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ علم نہیں ہے: ٹوپی گرنے والے الفاظ کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔

دوسرا وہ مومن شخص جس کا ایمان مضبوط ہو اور دشمن کے مقابلے میں خوف کی وجہ سے اس کی یہ کیفیت ہو کہ گویا اس کی جلد کو کانٹوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے پھر ایک تیر اسے آکر لگے اور وہ شہید ہو جائے۔

تیسرا وہ مومن شخص جس کے نیک اور برے اعمال خلط ملط ہو چکے ہوں اور جب وہ دشمن کے سامنے آئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے شہید ہو جائے یہ تیسرا درجہ ہے۔

چوتھا وہ مومن شخص ہے جو گنہگار ہو لیکن اس کے باوجود دشمن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے شہید کر دیا جائے یہ چوتھے درجے میں ہوگا۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عطاء بن دینار سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سعید بن ابوایوب نے اس روایت کو عطاء بن دینار کے حوالے سے خولان سے تعلق رکھنے والے کچھ بزرگوں سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں ابویزید سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: عطاء بن دینار سے روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ غَزْوِ الْبَحْرِ

باب 14: سمندری جنگ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ اُخْتُ اُمِّ سُلَيْمٍ وَّهِيَ خَالَةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ آپ کو کھانا کھلایا کرتی تھیں' سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور آپ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے' سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے میری امت کے کچھ افراد پیش کیے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے کے لئے اس سمندر پر یوں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جس طرح بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں (سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعائے خیر کر دی پھر آپ سر رکھ کر سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں'

1569- اخرجه البخاری (13/6) کتاب الجهاد والسیر' باب: الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء -' (2789'2788) ومسلم (667'664/6) کتاب الامارة' باب: (1912/160) وابو داؤد (9/2) کتاب الجهاد: باب: فضل الغزو فی البحر' حدیث (2491) والنسائی (40/4) کتاب الجهاد' باب فضل الجهاد فی البحر والدارمی (210/2) کتاب الجهاد' باب: فی فضل غزاة البحر احمد (423'361/6) عن یحیٰی بن سعید' عن محمد بن یحیٰی بن حبان' عن انس بن مالك عن ام حرام بنت ملحان به.

یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کررہے ہوں گے اس کے بعد آپ نے اسی طرح کی بات ارشاد فرمائی جو آپ نے پہلے لوگوں کے بارے میں بیان کی تھی۔

سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی عہد حکومت میں سمندری جنگ میں شریک ہوئی تھیں اور اسی دوران ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّقَاتِلُ رِيَاءً وَّلِلدُّنْيَا

باب 15: جو شخص دکھاوے کے لئے یا دنیا کے لئے جنگ میں حصہ لے

1570 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ رِيَاءً فَاَیُّ ذٰلِكَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بہادری ظاہر کرنے کے لئے یا ریاکاری کی وجہ سے یا دکھاوے کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے: ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ میں حصہ لے کہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار ہوگا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1571 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ

1570– اخرجه البخاری (33/6) کتاب الجهاد والسير، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هی العلياء، حديث (2810) ومسلم (645/6) کتاب الامارة، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا فهو فی سبيل الله (904/150) وابو داؤد (18/2) کتاب الجهاد: باب من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا، حديث (2517) والنسائی (23/6) کتاب الجهاد، باب: من قاتل لتكون كلمة الله هی العلياء، وابن ماجه (931/2) کتاب الجهاد، باب: النية فی القتال، حديث (2783) وعبد بن حميد ص (195) حديث (553) واحمد (392/4، 417) عن شقيق بن سلمة ابی والل عن ابی موسیٰ الاشعری۔

1571– اخرجه البخاری (15/1) کتاب بدء الوحی، باب: كيف كان بدء الوحی، حديث (1) ومسلم (657/6، الابی) کتاب المارة، باب: قوله صلی الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات– حديث (1907/155) وابو داؤد (670/1) کتاب الطلاق، باب: فيما عنی به الطلاق والنيات، حديث (2201) والنسائی (58/1) کتاب الطهارة، باب: النية فی الوضوء، وابن ماجه (1413/2) کتاب الزهد، باب: النية حديث (4227) وابن خزيمة (73/1) کتاب الوضوء، باب: ايجاب احداث النية للوضوء، والغسل، حديث (142) والحميدی (16/1) حديث (28) واحمد (25/1، 43) عن يحيیٰ بن سعيد، قال: اخبرنی محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمی، انه سمع علقمة بن وقاص الليثی عن عمر بن الخطاب به۔

بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متن حدیث: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
اسنادِدیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يَنْبَغِيْ اَنْ نَّضَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ كُلِّ بَابٍ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اعمال کی جزاء کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ آدمی کو وہی ثواب ملتا ہے' جو اس نے نیت کی ہو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جو شخص دنیا کے لئے ہجرت کرے تاکہ اسے حاصل کرلے یا کسی عورت کی وجہ سے ہجرت کرے تاکہ اس کے ساتھ شادی کرلے تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے (نیت کر کے ہجرت) کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر آئمہ نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے ہم اس روایت کو صرف یحییٰ بن سعید سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: ہمیں چاہیے کہ ہم اس حدیث کو ہر باب کے آغاز میں نقل کریں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 16: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح شام جانے کی فضیلت

1572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متن حدیث: غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا
فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ
حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1572– اخرجه البخاری (7/6) کتاب الجهاد والسیر' باب: الغدوة والروحة فی سبیل الله– حدیث (2792) ومسلم (608/6) کتاب الامارة' باب: فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله' حدیث (113–114/1881) والنسائی (15/6) کتاب الجهاد' باب: فضل غدوة فی سبیل الله عزوجل وابن ماجه (921/2) کتاب الجهاد' باب: فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله عزوجل' حدیث (2756) وعبد بن حمید ص (168) حدیث (456) والحمیدی (415/2) حدیث (930) واحمد (433/3)، (335/5) عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی۔

◈ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت جانا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: غَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِیْ رَوٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ وَهُوَ مَدَنِیٌّ وَّاسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِیْ رَوٰى عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِیُّ الْكُوْفِیُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ وَهُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◈ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا دنیا میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

وہ ابوحازم جنہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں' وہ ابوحازم زاہد ہیں جو مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔

ابوحازم نامی راوی جنہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں' ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزہ اشجعیہ کے غلام ہیں۔

1574 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

1573- اخرجه ابن ماجه (921/2) كتاب الجهاد' باب: فضل الغدوة والروحة فی سبيل الله عزوجل' حديث (2755) قالا' حدثنا ابو خالد الاحمر' عن ابن عجلان' عن ابی حازم عن ابی هريرة به.

اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب ایک گھاٹی کے پاس سے گزرے جہاں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا انہیں یہ جگہ بہت پسند آئی انہوں نے آرزو کی کاش وہ لوگوں سے الگ ہو کر اس گھاٹی میں رہیں لیکن پھر انہوں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت لئے بغیر ایسا نہیں کروں گا۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرنا کیونکہ کسی شخص کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر برس تک نفل نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کردے اور تمہیں جنت میں داخل کرے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے جتنے عرصے کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

1575 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اور جنت کی اتنی جگہ جو کسی شخص کی کمان جتنی ہو یا ہاتھ رکھنے جتنی ہو یہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی ایک عورت دنیا کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیان موجود ہر چیز کو روشن کردے اور اس پوری جگہ کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

1574– اخرجه احمد (524،446/2) عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابى هلال، عن ابن ابى ذباب، عن ابى هريرة به۔

1575– اخرجه البخاري (17/6) كتاب الجهاد والسير: باب: الغدوة والروحة في سبيل الله– حديث (2792) وابن ماجه (921/2) كتاب الجهاد: باب: فضل الغدوة والروحة في سبيل الله عزوجل، حديث (2757) واحمد (263،141/3) عن حميد عن انس به۔

بَابُ مَا جَآءَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ

باب 17: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟

1576 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُّسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِیْ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تمہیں سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا ہے (اور نکل کھڑا ہوتا ہے) کیا میں تمہیں بتاؤں جو شخص اس کے بعد ہوگا؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنی بکریاں لے کر لوگوں سے الگ ہو جاتا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہے کیا میں تمہیں سب سے بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ

باب 18: جو شخص شہادت کی دعا مانگے

1577 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

1576- اخرجه النسائی (83/5) کتاب الزکوٰۃ: باب: من یسال باللّٰہ ولا یعطی به والدارمی (201/2) کتاب الجهاد، باب: افضل الناس رجل ممسك براس فرسه فی سبیل اللّٰہ، وعبد بن حمید ص (223) حدیث (668) واحمد (237/1، 319) عن عطاء بن یسار، عن ابن عباس به۔

1577- اخرجه مسلم (662/6) کتاب الامارۃ، باب: استحباب طلب الشهادۃ فی سبیل اللّٰہ تعالٰی، حدیث (157/1909) والنسائی (36/6) کتاب الجهاد، باب: مسالة الشهادۃ، وابن ماجه (935/2) کتاب الجهاد، باب: القتال فی سبیل اللّٰہ سبحانه تعالٰی، حدیث (2797) والدارمی (205/2) کتاب الجهاد: باب: فیمن سال اللّٰہ الشهادۃ قالا: حدثنا عبد الرحمن بن شریح، ان سهل بن ابی امامة بن سهل بن حنیف حدثه عن ابیه عن سهل بن حنیف به، واخرجه ابوداؤد (476/1) کتاب الصلوٰۃ باب: فی الاستغفار، حدیث (1520) عن ابی امامة بن سهل بن حنیف عن ابیه به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى اَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اِسْكَنْدَرَانِيٌّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

◆◆ حضرت سہل بن حنیف نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا۔ اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہوا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت سہل بن حنیف سے منقول ہونے کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبداللہ بن صالح نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن شریح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عبدالرحمٰن شریح کی کنیت ابوشریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا سا اجر عطا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ

باب 19: مجاہد، نکاح کرنیوالے اور مکاتب کا بیان اور ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد

1579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ

1578- اخرجه النسائي (25/6) كتاب الجهاد' باب: ثواب من قاتل في سبيل الله فواق ناقة' وابن ماجه (933/2) كتاب الجهاد' باب: القتال في سبيل الله سبحانه' حديث (2792) والدارمي (201/2) كتاب الجهاد' باب: من قاتل في سبيل الله فواق ناقة' واحمد (230/5'235'243) عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل به.

1579- اخرجه النسائي (15/6) كتاب الجهاد' باب: فضل الروحة في سبيل الله عزوجل وابن ماجه (841/2) كتاب العتق' باب: المكاتب' حديث (2518) واحمد (251/2'437) عن محمد بن عجلان' عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة به.

الَّذِیْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص، دوسرا وہ مکاتب شخص جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ نکاح کرنے والا شخص جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 20: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے

1580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے: کسے اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے، جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا، تو اس زخم کا رنگ خون جیسا ہوگا، لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

1581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

1580- اخرجه ابن ماجه (934/2) كتاب الجهاد، باب: القتال فی سبيل الله سبحانه وتعالٰی رقم (3759) واحمد (391/2، 398، 399، 400، 512، 502، 531، 537) والدارمی (205/2) كتاب الجهاد: باب: فضل من جرح فی سبيل الله.

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے جتنے عرصے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی زخم آ جائے یا کوئی چوٹ لگ جائے' تو وہ شخص قیامت کے دن اس سے زیادہ بڑے زخم کو ساتھ لے کر آئے گا جس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

باب 21: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

1582 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ اَوْ اَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے (یا شاید یہ الفاظ ہیں) کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد عمل کی کوہان ہے۔ (یعنی سب سے بلند ترین عمل ہے) عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مقبول حج ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ اَنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ

باب 22: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں

1583 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1583- اخرجه مسلم (1511/3) كتاب الامارة: باب: ثبوت الجنة للشهيد' حديث (1902/146) واحمد (410/396)

متنِ حدیث: إِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ ءَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهٗ

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دشمن کا سامنا ہونے کے وقت یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں' حاضرین میں سے ایک صاحب جو بظاہر مفلوک الحال لگ رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو حضرت ابوموسیٰ نے یہ جواب دیا: جی ہاں۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس گئے اور بولے میں تم لوگوں کو سلام کرتا ہوں' پھر انہوں نے اپنی تلوار کی میان کو توڑا اور دشمن کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوعمران جونی نامی راوی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ابوبکر بن ابوموسیٰ نامی راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ان کا نام یہی (یعنی ابوبکر) ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ

باب 23: کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

1584 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1584- اخرجه البخاری (8/6) کتاب الجهاد والسير' باب: افضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه - الخ' حديث (2786) طرفه فی حديث (6494) ومسلم (1503/3) کتاب الامارة' باب: فضل الجهاد والرباط حديث (1888/122) وابو داؤد (5/3) کتاب الجهاد: باب: فی ثواب الجهاد' حديث (2485) والنسائی (11/6) کتاب الجهاد: باب: فضل من يجاهد فی سبيل الله بنفسه وماله' حديث (3105) وابن ماجه (1316/2) کتاب الفتن' باب: العزلة' حديث (3978) واحمد (16/3'37'56'88) وعبد بن حميد ص (301) حديث (975)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے لوگوں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ مؤمن ہے جو کسی گھاٹی میں رہے اور اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

باب 24: شہید کا ثواب

1585 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا يَقُوْلُ حَتّٰى اُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا اَعْطَاهُ مِنَ الْكَرَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کے رہنے والے کسی بھی شخص کی یہ آرزو نہیں ہوگی کہ وہ دنیا میں واپس جائے صرف شہید ہی یہ آرزو کرے گا' کیونکہ وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں جائے وہ یہ کہے گا کہ مجھے دس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا جائے ایسا اس وجہ سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو بزرگی عطا کی ہوگی جب وہ اس کو دیکھے گا' تو پھر یہ آرزو کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1586 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1585- اخرجه البخاري (39/6) كتاب الجهاد والسير' باب: تمنى المجاهد ان يرجع الى الدنيا' حديث (2817) ومسلم (1398/3) كتاب الامارة' باب: فضل الشهادة في سبيل الله' حديث (1877/109) والدارمي (206/2) كتاب الجهاد: باب: ما يعني الشهيد من الرجعة' واحمد (289'276'173'251'103/3) وعبد الله بن احمد في الزوائد (278/3) وعبد بن حميد ص (353) حديث (1167)

1586- اخرجه ابن ماجه (936-935/2) كتاب الجهاد' باب: فضل الشهادة في سبيل الله' حديث (2799) واحمد (131/4)

متن حدیث: لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھ خصوصیات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ وہ جنت میں اپنے مخصوص ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے۔ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا' وہ قیامت کے دن کی بھیانک وحشت سے محفوظ رہے گا' اس کے سر پر یاقوت سے جڑا ہوا وقار کا تاج رکھا جائے گا' جو دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور اسے بڑی آنکھوں والی بہتر (72) حوریں نکاح میں دی جائیں گی اور اس شخص کے ستر رشتے داروں کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ

باب 25: پہریدار کی فضیلت

1587 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کے لئے پہرہ دینا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے' ایک دن صبح کے وقت یا شام کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنا' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے اور جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1588 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ

متن حدیث: قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابَطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى

1588- تفرد به الترمذي' من طريق ابن ابي عمر' قال: حدثنا سفيان بن عيينة' قال: حدثنا محمد بن المنكدر' قال: مر سلمان الفارسي بشر حبيل بن السمط- فذكره- ينظر تحفة الاشراف (34/4) حديث (4510) واخرجه مسلم (6/669'670- الابي) كتاب الامارة' باب: فضل الرباط في سبيل الله عزوجل حديث (163/1913) كتاب الجهاد' باب: فضل الرباط' واحمد (441/5) من طريق شرحبيل بن السمط' عن سلمان قال' سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول- فذكره.

اَصْحَابِهٖ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

رِبَاطُ يَوْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِىَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِّىَ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ شرحبیل بن سمط کے پاس سے گزرے جو اپنے مورچے میں پہرہ دے رہے تھے۔ یہ کام ان کے اور ان کے ساتھیوں کے لیے بہت دشوار تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سمط کے بیٹے! کیا میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے تو شرحبیل نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا' ایک ماہ کے روزوں اور (رات بھر نوافل میں) قیام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) بہتر ہے۔ جو شخص اس دوران میں فوت ہو جائے وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ ہو جائے گا اور قیامت تک اُس کا عمل پھلتا پھولتا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ لَقِىَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَّقِىَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ مُّقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ سَلْمَانَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِىَّ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی جہاد کا نشان لئے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو گویا وہ اپنے دین میں کمی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

ولید بن مسلم نامی راوی کی نقل کردہ یہ روایت جو اسمٰعیل بن رافع سے منقول ہے۔ یہ ''غریب'' ہے۔ اسمٰعیل بن رافع کو بعض محدثین نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ صاحب ثقہ ہیں البتہ مقارب الحدیث ہیں۔

1589– اخرجه ابن ماجه (923/2) كتاب الجهاد: باب: التغليظ من ترك الجهاد' حديث (2763)

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی سند متصل نہیں ہے۔

کیونکہ محمد بن منکدر نامی راوی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

یہی روایت ایوب بن موسیٰ کے حوالے سے مکحول' شرحبیل بن سمط' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1590 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنِّيْ كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّيْ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: وقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ اسْمُهُ تُرْكَانُ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا: میں نے تم لوگوں سے ایک حدیث چھپا کر رکھی ہوئی تھی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی' اس اندیشے کے تحت کہ تم لوگ مجھ سے الگ ہو جاؤ گے پھر مجھے یہ مناسب لگا کہ میں وہ حدیث تمہیں سنا دوں تاکہ ہر شخص اپنی ذات کے بارے میں فیصلہ کر لے جو اسے مناسب لگے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (سرحد پر) پہرہ دینا دیگر جگہوں پر ایک ہزار دن گزارنے سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوصالح نامی راوی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' ان کا ترکان ہے۔

1591 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

1590- اخرجه النسائي (39/6) كتاب الجهاد' باب: فضل الرباط' حديث (3169'3167) والدارمي (211/2) كتاب الجهاد' با: فضل من ربط' واحمد (75'65'62/1) وعبد الله بن احمد في الزوائد (66/1)

1591- اخرجه النسائي (36/6) كتاب الجهاد: ما يجد الشهيد من الالم' حديث (3161) وابن ماجه (937/2) واحمد (297/2) والدارمي (205/2) كتاب الجهاد' باب: فضل الشهيد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہید کو قتل ہوتے وقت اتنی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جتنی کسی شخص کو چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ الْفِلَسْطِيْنِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ شَىْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ مِّنْ دُمُوْعٍ فِىْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِىْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی بھی چیز دو قطروں سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلنے والے آنسو کا قطرہ اور ایک خون کا وہ قطرہ جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہایا گیا ہو جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے۔ (جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں) تو ایک نشان وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (زخم کی شکل میں) آئے اور ایک نشان وہ جو اللہ تعالیٰ کے فرض کی وجہ سے (ماتھے پر سجدے کے نشان کی صورت میں) ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

كِتَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جہاد کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِاَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ

باب 1: معذور لوگوں کا جہاد میں شریک نہ ہونا

1593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ اَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) وَعَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ)

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس (کسی جانور کے) شانے کی ہڈی یا کوئی تختی لاؤ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے (یہ آیت) تحریر کروائی۔

"اہل ایمان میں سے بیٹھے رہنے والے لوگ برابر نہیں ہیں"

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی پشت کے پیچھے موجود تھے انہوں نے عرض کی: کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے، تو یہ آیت نازل ہوئی:

"وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو"۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" اور سلیمان تیمی کی ابواسحاق سے روایت کرنے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1593- اخرجه البخاري (53/6) كتاب الجهاد' والسير' باب: قول الله تعالىٰ (لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير اولي الضرر-) حديث (2831) واطرافه في (4593-4594-4990) والنسائي (10/6) كتاب الجهاد' باب: فضل المجاهدين على القاعدين' حديث (3101) واحمد (282/4'284'290'299) والدارمي (209/2) كتاب الجهاد' باب: العذر في التخلف عن الجهاد' من طريق ابي اسحق' فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ خَرَجَ فِي الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ

باب 2: جو شخص اپنے والدین کو چھوڑ کر جنگ میں چلا جائے

1594 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں کی خدمت کا جہاد کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعباس نامی راوی نابینا مکی شاعر ہیں اور ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ وَحْدَهُ سَرِيَّةً

باب 3: جس شخص کو تنہا کسی مہم پر روانہ کیا جائے

1595 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ

متنِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ (اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

◆◆ ابن جریج اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

1594- اخرجه البخاري (162/6) كتاب الجهاد والسير' باب: اذا حمل على فرس فرآها تباع' حديث (3004) وطرفه في (5972) ومسلم (1975/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: والوالدين' وانهما احق به' حديث (2549/5) والنسائي (10/6) كتاب الجهاد' باب: لرخصة في التخلف لمن له والدان' حديث (3103) واحمد (193'165/2) والحميدي (268/2) حديث (585) من طريق حبيب بن ابي ثابت به.

1595- اخرجه البخاري (102'101/8) كتاب التفسير' باب: اطيعوا الله' واطيعوا الرسول واولي الامر منكم' رقم (4584) ومسلم (1465/3) كتاب الامارة' باب: وجوب طاعة الامراء في غير معصية- رقم (1834/31) وابو داؤد (40/3) كتاب الجهاد' باب: في الطاعة رقم (2624).

''تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو''
تو حضرت عبداللہ بن حذافہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔
یہ بات یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔
ہم اس روایت کو صرف ابن جریج سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ

باب 4: آدمی کا تنہا سفر کرنا مکروہ ہے

1596 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَرٰى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَّعْنِيْ وَحْدَهٗ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تنہا (سفر کرنے) کے بارے میں مجھے جو علم ہے اگر لوگوں کو پتہ چل جائے، تو کبھی بھی کوئی شخص رات کے وقت سفر نہ کرے۔ (یعنی تنہا سفر نہ کرے)

1597 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَّالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمٍ

توضیحِ راوی: وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ وَّعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ لَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَّحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک سوار شیطان ہوتا ہے دو سوار دو شیطان ہوتے ہیں اور تین سوار حقیقتاً سوار ہوتے ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1596– اخرجه البخاري (160/6) كتاب الجهاد والسير، باب: السير وحده، حديث (2998) وابن ماجه (1239/2) كتاب الادب، باب: كراهية الوحدة، حديث (3768) واحمد (23/2، 24، 60، 86، 111، 112، 120) وابن خزيمة (151/4) حديث (2569) والحميدي (292/2) حديث (661) عن طرق عن عاصم به.

1597– اخرجه مالك في الموطا (978/2) كتاب الاستئذان باب: ما جاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء، حديث (35) وابو داؤد (36/4) كتاب الجهاد، باب: في الرجل يسافر وحده، حديث (2607) واحمد (186/2، 214) من طريق عمرو بن شعيب، عن ابيه، عن جده "مرفوعاً".

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو عاصم نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔
عاصم نامی راوی عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرو ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

باب 5: جنگ کے دوران جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کی اجازت

1598 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَا

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟

1599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ اَيَّتُهُنَّ كَانَ اَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ اَوِ الْعُشَيْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1599– اخرجه البخاری (183/6) كتاب الجهاد والسير، باب: الحرب خدعة، حديث (3030) ومسلم (1361/3) كتاب الجهاد والسير، باب: جواز الخداع، فى الحرب، حديث (1739/17) وابو داؤد (43/3) كتاب الجهاد، باب: المكر فى الحرب، حديث (2636) والحميدى (519/2) حديث (1237) من طريق سفيان بن عيينة، قال: حدثنا عمرو بن دينار، فذكره۔

1599– اخرجه البخاری (326/7) كتاب المغازى، باب: غزوة العشيرة، او العسيرة، حديث (3949) وطرفاه فى (4404، 4471) ومسلم (1447/3) كتاب الجهاد والسير، باب: عدد غزوات النبى صلى الله عليه وسلم، حديث (143) (143، 144/1254) واحمد (368/4، 370، 374) من طريق ميمون ابى عبد الله، قال: سمعت زيد بن ارقم يقول— فذكره۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا' ان سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت کی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: انیس غزوات میں' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کتنے غزوات میں آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: سترہ غزوات میں' میں نے دریافت کیا: ان میں سب سے پہلا کون سا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ذات العشیر'' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ''ذات العشیرۃ''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِئَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 7: جنگ کے وقت صفیں قائم کرنا اور ترتیب دینا

1600 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِيْنَ رَاَيْتُهٗ كَانَ حَسَنَ الرَّاْيِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهٗ بَعْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر سے پہلے والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں' اس کا علم نہیں تھا۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے انہیں (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو) دیکھا ہے: محمد بن حمید رازی نامی راوی کے بارے میں پہلے ان کی رائے اچھی تھی' لیکن بعد میں انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 8: جنگ کے وقت دعا کرنا

1601 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دشمن کے) لشکروں کے لئے دعائے ضرر کی اور یہ دعا کی۔

"اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے! جلدی حساب لینے والے تو (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کردے اور انہیں (یعنی ان کے قدم) اکھاڑ دے"۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاَلْوِيَةِ

باب 9: چھوٹے جھنڈوں کا بیان

1602 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَمَّارٍ يَعْنِى الدُّهْنِىَّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ وقَالَ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا

1601– اخرجه البخاری (124/6) کتاب الجهاد والسير' باب: الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة' حديث (2933) واطرافه فی (2965' 3025' 4115' 6392' 7479) ومسلم (1363/3) کتاب الجهاد والسير' باب: استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو' حديث (21' 22/1742) وابن ماجه (935/2) کتاب الجهاد: باب: القتال فی سبيل الله' حديث (2796) واحمد (353/4' 355' 381) والحميدی (314/2) حديث (719) وابن خزيمة (238/4) حديث (2775) وعبد بن حميد (186) حديث (523) من طريق اسماعيل بن ابی خالد' فذكره۔

1602– اخرجه ابوداؤد (32/3) کتاب الجهاد' باب: فی الرايات والالوية' حديث (2592) والنسائی (200/5) کتاب مناسك الحج' باب: دخول مكة باللواء' حديث (2866) وابن ماجه (941/2) کتاب الجهاد' باب: الرايات والالوية' حديث (2817) من طريق يحيی بن آدم' قال: حدثنا شريك' عن عمار الدهنی' عن ابی الزبير' فذكره۔

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالدُّهْنُ بَطْنٌ مِّنْ بَجِيلَةَ وَعَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا مُعَاوِيَةَ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا مخصوص جھنڈا سفید تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کی شریک نامی راوی سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں یحییٰ بن آدم سے منقول ہونے کے حوالے سے اس حدیث کا علم تھا۔

دیگر راویوں نے اسے شریک کے حوالے سے' عمار کے حوالے سے' ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصل میں حدیث یہی ہے۔

"دہن" بجیلہ قبیلے کا ایک خاندان ہے۔

عمار دہنی نامی راوی عمار بن معاویہ دہنی ہیں' ان کی کنیت ابومعاویہ ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّايَاتِ

باب 10: بڑے جھنڈوں کا بیان

1603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَّمِرَةٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوٰى عَنْهُ اَيْضًا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى

◆◆ یونس بن عبید بیان کرتے ہیں: محمد بن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے بتایا: وہ سیاہ رنگ کا تھا اور چوکور تھا اور اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔

1603- اخرجه ابوداؤد (32/3) كتاب الجهاد: باب: في الرايات والالوية' حديث (2591) واحمد (297/4)

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی نقل کے طور پر جانتے ہیں۔

ابو یعقوب ثقفی نامی راوی کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔

ان کے حوالے سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

1604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ وَهُوَ السَّالِحَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ لَاحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ ابومجلز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹے جھنڈے سفید تھے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشِّعَارِ

باب 11: شعار (کوڈ ورڈ) کا بیان

1605 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حم لَا يُنْصَرُوْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ مہلب بن ابوصفرہ ان صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر دشمن رات کے وقت تم پر حملہ کردے تو تم لوگ (نشانی کے طور پر) یہ کہنا ''حم لَا يُنْصَرُوْنَ''۔

اس بارے میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

بعض راویوں نے ابواسحٰق کے حوالے سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جیسا کہ ثوری نے نقل کی ہے۔

1604 - اخرجه ابن ماجه (2/941) كتاب الجهاد' باب: الرايات والالوية' حديث (2818) من طريق ابي مجلز لاحق بن حميد يحدث' فذكره.

1605 - اخرجه ابوداؤد (3/33) كتاب الجهاد' باب: في الرجل ينادي بالشعار' حديث (2597) واحمد (4/65)(5/377) من طريق ابي اسحق' عن المهلب بن ابي صفرة' فذكره.

مہلب بن ابوصفرہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" حدیث کے طور پر بھی اسے نقل کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 12: نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا بیان

1606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ

متنِ حدیث: قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ ي سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِيْ عُثْمَانَ ابْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کی مانند بنوائی تھی اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم ﷺ کی تلوار کی طرح بنوائی ہے' جو بنوحنیف کی مخصوص تلواروں کی مانند تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 13: جنگ کے وقت روزہ توڑ دینا

1607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم ﷺ "مرالظہران" کے مقام پر پہنچے تو

1606- اخرجه احمد (20/5) من طريق ابن سيرين' فذكره.

1607- اخرجه احمد (87'29/3) وابن خزيمة (264/3) حديث (2038) من طريق سعيد بن عبد العزيز' عن عطية بن قيس' عن قزعة' فذكره.

آپ نے ہمیں دشمن کا سامنا ہونے کی اطلاع دی اور ہمیں ہدایت کی کہ ہم روزہ توڑ دیں تو ہم سب لوگوں نے روزہ توڑ دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

باب 14: خطرہ کے وقت باہر نکلنا

1608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام مندوب تھا (واپس آ کر آپ نے ارشاد فرمایا) کوئی خطرے کی بات نہیں ہے ہم نے اس (گھوڑے کو) سمندر (کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّاَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں خطرے کا اندیشہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا عارضی

1608- اخرجه البخاري (285/5) كتاب الهبة' باب: من استعار من الناس الفرس' حديث (2627) واطرافه في (2820'2857'2862'2866'2867' 2908'2968'2969'3040'6033'6212) ومسلم (1802/4'1803) كتاب الفضائل' باب: في شجاعة النبي عليه السلام' وتقدمه للحرب' حديث (2307/49) وابو داؤد (297/4) كتاب الادب باب: ما روى في الرخصة في ذلك' حديث (4988) واحمد (170/3'274'180'291) والبخاري في الادب المفرد (887) من طريق شعبة' عن قتادة' فذكره.

1609- اخرجه البخاري (81/6) كتاب الجهاد' والسير' باب: من قاد دابة غيره في الحرب' حديث (2864) اطرافه في (2874'2930'3042'4315'4316'4317) ومسلم (1400/3) كتاب الجهاد والسير: باب: في غزوة حنين' حديث (1776/78) واحمد (280/4'281'289'304) من طرق عن ابي اسحق' به.

طور پر لیا جس کا نام مندوب تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو خطرے کی کوئی بات نہیں دیکھی اور ہم نے اس (گھوڑے کو) سمندر کی طرح پایا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1610 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاَجْوَدِ النَّاسِ وَاَشْجَعِ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت تھے سب سے زیادہ سخی تھے سب سے زیادہ بہادر تھے ایک مرتبہ رات کے وقت اہلِ مدینہ نے ایک آواز سنی اور اس کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس طرف گئے۔ اس گھوڑے کی پشت پر کچھ نہیں تھا (یعنی گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر گئے) نبی اکرم ﷺ نے اپنی تلوار لٹکائی ہوئی تھی (واپس آ کر آپ ﷺ نے) ارشاد فرمایا: تم لوگ گھبراؤ نہیں' تم لوگ گھبراؤ نہیں! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے سمندر پایا ہے۔ (یعنی گھوڑے کو)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب 15: جنگ کے وقت ثابت قدمی اختیار کرنا

1611 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ

1610- اخرجه البخاري (189/6) كتاب الجهاد والسير' باب: اذا فزعوا بالليل' حديث (3040'470/10) كتاب الآداب' باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل' حديث (6033) والبخاري في الادب المفرد (300) ومسلم (1802/4) كتاب الفضائل: باب في شجاعة صلى الله عليه وسلم' وتقدمه للحرب' حديث (2037/48) وابن ماجه (926/2) كتاب الجهاد' باب: الخروج في النفير' حديث (2772) واحمد (271'185'147/3) وعبد بن حميد (398) حديث (1341) من طريق ثابت' فذكره.

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابوعمارہ! کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی بلکہ کچھ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی جب ہوازن نے ان پر تیراندازی کی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے اس کی لگام تھامی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے۔

''میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے غزوہ حنین کے بارے میں اچھی طرح یاد ہے اس وقت دو گروہ تھے جو پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے اور اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف 100 افراد رہ گئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عبیداللہ نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

باب 16: تلواروں کا بیان اور ان کی آرائش وزیبائش

1613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّجَدُّ هُوْدٍ اسْمُهٗ مَزِيْدَةُ الْعَصَرِيُّ

◄► حضرت مزیدہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال جب (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا۔

طالب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے چاندی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: اس تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ھود نامی راوی کے دادا کا نام مزیدہ عصری ہے۔

1614 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی تلوار مبارک کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت اسی طرح ھمام کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے اسے قتادہ کے حوالے سے' سعید بن ابوالحسن کے حوالے سے روایت کیا ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی تلوار مبارک کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الدِّرْعِ

باب 17: زرہ کا بیان

1615 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

1615- اخرجه احمد (165/1) عن محمد بن اسحق عن يحيىٰ بن عباد بن عبد الله بن الزبير' عن ابيه' عن جده عبدالله بن الزبير عن الزبير بن العوام به.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں یہ غزوہ احد کے دن کی بات ہے آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے' لیکن آپ چڑھ نہیں سکے' تو آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ گئے جب آپ چٹان پر پہنچ گئے' تو راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کرلی ہے۔

اس بارے میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِغْفَرِ

باب 18: خود کا بیان

1616 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهٗ ابْنُ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس کے علاوہ کسی بڑے محدث نے اسے روایت نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

باب 19: گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

1616- اخرجه مالك (423/1) كتاب الحج' باب: جامع الحج' حديث (247) والبخاري (70/4) كتاب جزاء الصيد' باب: دخول الحرم ومكة بغير احرام (1846) والحديث اطرافه في (5808'4286'3044) ومسلم (989/2) كتاب الحج' باب: جواز دخول مكة بغير احرام' حديث (1307/450) وابو داؤد (59/3) كتاب الجهاد' باب: قتل الاسير ولا يعرض عليه السلام' حديث (2685) والنسائي (200/5) كتاب مناسك الحج' باب: دخول مكة بغير احرام' حديث (2867-2878) وابن ماجه (938/2) كتاب الجهاد' باب: السلاح' حديث (2805) والدارمي (221/2) كتاب السير' باب: كيف دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة' واحمد (109/3' 185' 164' 180' 324' 231' 232' 240) والحميدي (509/2) حديث (1212) وابن خزيمة (355/4) حديث (3063) عن ابن شهاب عن انس به.

1617 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّجَرِيْرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ اَبِى الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ هُوَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ اِمَامٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

◆◆ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں بھلائی رکھ دی گئی ہے اجر اور غنیمت (کی شکل میں)۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت جریر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عروہ نامی راوی عروہ بن ابوالجعد بارقی ہیں۔

ایک قول کے مطابق عروہ بن جعد ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ حکم بھی ثابت ہوتا ہے: جہاد قیامت تک برقرار رہے گا خواہ حکمران کوئی بھی ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

باب 20: کون سا گھوڑا پسندیدہ ہے؟

1618 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ يَعْنِىْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

1617- اخرجه البخارى (64/6) كتاب الجهاد والسير' باب: الخليل معقود فى نواصيها الخير الى يوم القيامة' حديث (2850) والحديث اطرافى فى (2852'3119'3343) ومسلم (1493/3) كتاب الامارة' باب: الخليل فى نواصيها الخير الى يوم القيامة' حديث (1872/97) والنسائى (222/6) كتاب التجارات' باب: اتخاذ الماشية' حديث (2305) والدارمى (211/2'212) كتاب الجهاد' باب: فضل الخليل فى سبيل- واخرجه احمد (375/4'376) والحميدى (373/2) حديث (842) عن عامر الشعبى' عن عروة بن ابى الجعد به.

1618- اخرجه ابوداؤد (22/3) كتاب الجهاد' باب: فى ما يستحب فى الوان الخليل' حيدث (3545) واخرجه احمد (272/1) عن شيبان' عن عيسىٰ بن على بن عبد الله بن عباس عن ابيه عن ابن عباس به.

متن حدیث: يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو شیبان نامی راوی نے نقل کی ہے۔

1619 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہوتی ہے اس کے بعد وہ گھوڑے ہیں جن کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور پیشانی سفید ہوتے ہیں صرف دایاں ہاتھ سفید نہیں ہوتا اور اگر کالے رنگ والا گھوڑا نہ ہو تو اپنی صفات کا حامل سیاہی مائل سرخ گھوڑا (بہتر ہوتا ہے)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب 21: ناپسندیدہ گھوڑے

1620 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَلْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1619- اخرجه ابن ماجه (933/2) كتاب الجهاد' باب: ارتباط الخيل في سبيل الله' حديث (2789) والدارمي (212/2) كتاب الجهاد: باب: ما يستحب من الخيل وما يكره' واحمد (300/5) عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن ابي رباح عن ابي قتادة به.

1620- اخرجه مسلم (1494/3) كتاب الامارة' باب: ما يكره من صفات الخيل' حديث (1875/101) وابو داؤد (22/3) كتاب الجهاد' باب: ما يكره من الخيل' حديث (2547) والنسائي (219/6) كتاب الخيل' باب: لشكال في الخيل' حديث (3566-3567) وابن ماجه (933/2) كتاب الجهاد: باب: ارتباط الخيل في سبيل الله' حديث (2790) واخرجه احمد (250/2'436'476'457'460)

متن حدیث: اَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِىْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَا حَدَّثْتَنِىْ فَحَدِّثْنِىْ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ فَاِنَّهُ حَدَّثَنِىْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ اس گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفید نشان ہو یا دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ پر نشان ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اسے عبداللہ یزید کے حوالے سے ابوزرعہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

محمد بن حمید رازی نے اس روایت کو جریر کے حوالے سے عمارہ بن قعقاع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: جب تم نے مجھے کوئی حدیث سنانی ہو تو ابوزرعہ کے حوالے سے سنایا کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھے ایک حدیث سنائی بعد میں میں نے دو سال بعد ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرِّهَانِ وَالسَّبَقِ

باب 22: گھڑ دوڑ کا بیان

1621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَّمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَّبَيْنَهُمَا مِيْلٌ وَّكُنْتُ فِيْمَنْ اَجْرٰى فَوَثَبَ بِىْ فَرَسِىْ جِدَارًا

1621- اخرجه مالك فى الموطا (467/2) كتاب الجهاد' باب: ما جاء فى الخيل والسابقة بينها' والنفقة فى الغزو' حديث (45) والبخارى (614/1) كتاب الصلوٰة' باب: هل يقال مسجد بنى فلان' حديث (420) والحديث اطرافه فى (2868'2869'2870'7336) ومسلم (1491/3) كتاب الامارة' باب: المسابقة بين الخيل وتضميرها' حديث (1870/95) وابو داؤد (29/3) كتاب الجهاد' باب: فى السبق' حديث (2575) والنسائى (226/6) كتاب الخيل' باب: اضمار الخيل للسبق' حديث (3584) وابن ماجه (5/2'11'55) والحميدى (301/2) حديث (684) عن نافع عن عمر به.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔ جو حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک تھا ان دونوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی زریق تک کروایا تھا اور ان دونوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس میں حصہ لیا تھا اور میرا گھوڑا مجھے لے کر ایک دیوار پھلانگ گیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح حسن غریب" ہے۔

1622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ اَبِىْ نَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا سَبَقَ اِلَّا فِىْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مقابلہ صرف تیر اندازی میں اونٹوں کی دوڑ میں اور گھوڑوں کی دوڑ میں ہوسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

باب 23: گدھے کے ذریعے گھوڑی کی جفتی کروانا مکروہ ہے

1623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْضَمٍ مُّوْسٰى بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَىْءٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِىَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا عَنْ اَبِىْ جَهْضَمٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ

1622- اخرجه ابوداؤد (29/3) كتاب الجهاد' باب: في السبق : حديث (2574) والنسائي (227/6) كتاب الخيل' باب: السبق' حديث (3589) واخرجه احمد (385'256/2)

1623- اخرجه ابوداؤد (214/1) كتاب الصلوٰة' باب: قدر القراءة في صلوٰة الظهر والعصر' حديث (808) والنسائي (89/1) كتاب الطهارة' باب: الامر با سباغ الوضوء' حديث (141) وابن ماجه (147/1) كتاب الطهارة' باب: ما جاء في اسباغ الوضوء' حديث (426) واحمد (249'234'232'225/1) وابن خزيمة (89/1) حديث (175)

عَبَّاسٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّوَهِمَ فِيْهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (اللہ تعالیٰ کے) احکامات کے پابند تھے آپ نے ہم لوگوں کو بطور خاص خصوصیت کے ساتھ صرف تین چیزیں بتائیں آپ نے ہمیں ہدایت کی کہ ہم اچھی طرح وضو کریں اور ہم صدقے میں سے کچھ نہ کھائیں اور ہم گدھے کے ذریعے گھوڑی کی جفتی نہ کروائیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابوجہضم کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ثوری سے منقول روایت محفوظ نہیں ہے اس میں ثوری کو وہم ہوا ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے اسمٰعیل بن علیہ اور عبد الوارث بن سعید نے ابوجہضم کے حوالے سے عبد اللہ بن عبید اللہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب 24: غریب مسلمانوں سے دعائے خیر کروانا (یا ان کے وسیلے سے فتوحات طلب کرنا)

1624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِبْغُوْنِىْ ضُعَفَائَكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے اپنے ظاہری طور پر کمتر حیثیت کے لوگوں کے درمیان تلاش کرو کیونکہ کمزوروں کی وجہ سے ہی تم لوگوں کو رزق اور مدد ملتے ہیں۔

1624- اخرجه ابوداؤد (32/3) كتاب الجهاد' باب: في الانتصار' برذل الخليل والضعفة' حديث (2594) والنسائي (45/6) كتاب الجهاد' باب: الاستنصار' بالضعيف' حديث (3179) واحمد (198/5)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

باب 25: گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا

1625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَصْحَبُ الْمَلَآئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فرشتے ان سواروں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ساتھ کتا ہو یا گھنٹی موجود ہو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ يُّسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

باب 26: جنگ کا امیر کسے بنایا جائے؟

1626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ الْجَوَّابِ اَبُو الْجَوَّابِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ

1625- اخرجه مسلم (1672/3) كتاب اللباس والزينة، باب: كراهة الكلب والجرس في السفر، حديث (2113/103) وابو داؤد (25/3) كتاب الجهاد: باب: في تعليق الاجراس، حديث (2555) والدارمي (288/2) كتاب الاستئذان، باب: النهي عن الجرس واخرجه احمد (262/2، 311، 327، 343، 392، 444، 476) وابن خزيمة (146/4) حديث (2553) عن سهيل بن ابي صالح عن ابي هريرة به.

قولِ امام ترمذی: قَوْلُهُ يَشِي بِهِ يَعْنِي النَّمِيمَةَ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر روانہ کئے ان میں سے ایک کا امیر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے کا امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: جب جنگ شروع ہو تو علی (دونوں لشکروں کے مشترکہ) امیر ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعے کو فتح کیا انہوں نے وہاں سے ایک کنیز کو لیا اور (اس کے ساتھ صحبت کر لی) تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط بھیجا جس میں اس بات کا تذکرہ تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط کو پڑھا تو آپ کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں تم لوگ کیا سمجھتے ہو؟ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں' تو میں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں صرف ایک قاصد ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف احوص بن جواب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ ''یشیء بہ'' کا مطلب چغلی کرنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِمَامِ

باب 27: امام کا بیان

1627 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاَمِيْرُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِىَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِىْ مُوْسٰى غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

وَّحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ حَكَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

1627– اخرجه البخاری (441/2) کتاب الجمعة' باب: الجمعة فی القری والمدن' حدیث (893) اطرافه فی (2409' 2554' 2558' 2751' 5188' 5200' 7138) وفی الادب المفرد (208) ومسلم (1459/3) کتاب الامارة باب: فضیلة الامام العادل' وعقوبة الجائر' والحث علی الرفق بالرعیة' حدیث (1829/20) واحمد (54,5/2) وعبد بن حمید (242) حدیث (745) عن نافع' فذکره.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِكَ مُحَمَّدٌ بِنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ وَرَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّرَوٰی اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّاِنَّمَا الصَّحِيْحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ امیر لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس حوالے سے حساب لیا جائے گا' غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس حوالے سے حساب لیا جائے گا خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائیگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی محفوظ نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابراہیم بن بشار راوی نے اسے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے' برید بن عبداللہ کے حوالے سے' ابوبردہ کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

محمد بن ابراہیم بن بشار نے اس روایت کو مجھے سنایا ہے۔

کئی راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے' برید کے حوالے سے' ابوبردہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے' یہ بات نقل کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران شخص سے حساب لے گا اس چیز کے بارے میں جس کا اس نے اسے نگران مقرر کیا تھا۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: روایت بھی محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے' جو معاذ بن ہشام کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب 28: حاکم وقت کی پیروی کرنا

1628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ

متنِ حدیث: قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهٖ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ قَالَتْ فَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى عَضَلَةِ عَضُدِهٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اُمِّ حُصَيْنٍ

◆◆ سیّدہ ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے دوران خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس وقت آپ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ نے اس کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹا ہوا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: (میں آپ سے اتنے فاصلے پر تھی) کہ آپ کے بازو کے پٹھوں کی حرکت کو دیکھ سکتی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اگر چہ تم پر کسی حبشی شخص کو حاکم بنایا جائے جس کا کان کٹا ہوا ہو تو تم اس کی بھی اطاعت و فرمانبرداری کرو جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تمہارے لئے قائم رکھے"۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے سیّدہ ام حصین رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

باب 29: خالق کی نافرمانی کے حوالے سے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی

1629 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ

1628- اخرجه احمد (403،402/6) والحميدي (174/1) حديث (359) من طريق يونس بن ابي اسحق، عن العيزار بن حريث، فذكره۔

1629- اخرجه البخاري (135/6) كتاب الجهاد والسير، باب: السمع والطاعة للامام، حديث (2955) وطرفه في (7144) ومسلم (1469/3) كتاب الامارة، باب: وجوب طاعة الامراء في غير معصية، وتحريمها في المعصية، حديث (1839/38) وابو داؤد (41/3) كتاب الجهاد، باب: في الطاعة، حديث (2626) وابن ماجه (956/2) كتاب الجهاد، باب: لا طاعة في معصية الله، حديث (2864) والنسائي (160/7) كتاب البيعة، باب: جزاء من امر بمعصية فاطاع، حديث (4606) من طريق نافع، فذكره۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مسلمان کو کوئی بات پسند ہو یا ناپسند ہو اطاعت وفرمانبرداری اس پر لازم ہے' جب تک اسے (اللہ تعالیٰ کی) کسی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے کیونکہ اس صورت میں اطاعت و فرمانبرداری اس پر لازم نہیں ہوگی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1630 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کی لڑائی کروانے سے منع کیا ہے۔

1631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ مُّجَاهِدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّيُقَالُ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قُطْبَةَ

اختلافِ سند: وَرَوٰى شَرِيْكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ وَّرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

توضیح راوی: وَاَبُوْ يَحْيٰى هُوَ الْقَتَّاتُ الْكُوْفِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهٗ زَاذَانُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کی لڑائی کروانے سے منع کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

ایک قول کے مطابق یہ روایت قطبہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1630- اخرجه ابوداؤد (26/3) كتاب الجهاد' باب: في التحريش بين البهائم' حديث (2562) عن مجاهد به.

شریک نامی راوی نے اسے اعمش کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں ابویحییٰ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

ابومعاویہ نامی راوی نے اسے اعمش کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابویحییٰ قتات کوفی ہیں۔ ایک قوت کے مطابق ان کا نام "زاذان" ہے۔

اس بارے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عکراش بن ذویب سے احادیث منقول ہیں۔

1632 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِى الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر داغ لگانے اور ضرب لگانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَـهٗ

باب 30: آدمی کی بلوغت کی حد' جب مالِ غنیمت میں اس کا حصہ مقرر ہوگا

1633 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِىْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِىْ جَيْشٍ وَّاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِىْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ

1632- اخرجه مسلم (1673/3) كتاب اللباس والزينة' باب: النهى عن ضرب الحيوان فى وجهه' ووسمه فيه' حديث (2116/106) واحمد (378'318/3) عن طريق ابن جريج' عن ابى الزبير' فذكره۔

1633- اخرجه البخارى (453/7) كتاب المغازى' باب: غزوة الخندق وهى الاحزاب' حديث (4097) ومسلم (1490/3) كتاب الامارة' باب: بيان سن البلوغ' حديث (1868/91) وابو داؤد (137/3) كتاب الخراج والامارة والفىء' باب: متى يفرض للرجل فى المقاتلة' حديث (2957)(113/4) كتاب الملاحم باب: فى ذكر البصرة' حديث (4307'430/6) وابن ماجه (850/2) كتاب الحدود' باب: من لايجب عليه الحد' حديث (2543) والنسائى (155/6) كتاب الطلاق' باب: متى يقع طلاق الصبى' حديث (3431) واحمد (17/2) من طريق عبيد الله بن عمر' قال: اخبرنى نافع' فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے ایک لشکر میں شرکت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی آپ نے مجھے قبول نہیں کیا اس سے اگلے سال ایک لشکر میں شرکت کے لئے مجھے پیش کیا گیا میں اس وقت پندرہ سال کا تھا تو آپ نے مجھے قبول کرلیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہ حد ہے' پھر انہوں نے یہ تحریر کروایا کہ جو شخص پندرہ سال کا ہو جائے اسے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بچوں اور جنگجوؤں کے درمیان حد باطل یہی ہے۔

اس میں یہ بات مذکورہ ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمان بھجوایا تھا: اتنی عمر کے شخص کو مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

اسحٰق بن یوسف سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

1634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِىْ ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسانیدِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

1634- اخرجه مسلم (1501/3) كتاب الامارة' باب: من قتل فى سبيل الله كفرت خطاياه' الا الدين' حديث (117-1885) والنسائى (34/6) كتاب الجهاد' باب: من قاتل فى سبيل الله عزوجل وعليه دين' حديث (3157) والدارمى (207/2) كتاب الجهاد' باب: فيمن قاتل فى سبيل الله' واخرجه مالك فى الموطا (461/2) كتاب الجهاد' باب: الشهداء فى سبيل الله' حديث (31) واحمد (297/5'308) وعبد بن حميد ص (96) حديث (192) من طريق سعيد بن ابى سعيد المقبرى' عن عبد الله بن ابى قتادة الانصارى عن ابيه ابى قتادة فذكره.

◆◆ عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے آپ نے لوگوں کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا تمام اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے اگر مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کردیا جائے' تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کردیا جائے' تم صبر کرنے والے ہو' اور ثواب کی امید رکھنے والے ہو' آگے بڑھنے والے ہو' پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو۔ (تو تمہیں یہ اجر ملے گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کردیا جائے' تو کیا میرے تمام گناہوں کو معاف کردیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم صبر کرنے والے ہو' ثواب کی امید رکھنے والے ہو' آگے بڑھنے والے ہو' پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو (تو تمہیں یہ اجر ملے گا) البتہ قرضہ معاف نہیں ہوگا' کیونکہ جبریل نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے سعید مقبری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری اور دیگر راویوں نے اسے اسی طرح سعید مقبری کے حوالے سے' عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

سعید مقبری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

باب 31: شہداء کو دفن کرنا

1635 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِى الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: شُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ اَبِيْ فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ خَبَّابٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1635- اخرجه احمد (20'19/4) ابو داؤد (214/3) كتاب الجنائز' باب: فى تعميق القبر' حديث (3215) والنسائي (81'80/4) كتاب الجنائز' باب: ما يستحب من اعماق القبر' حديث (2010) وابن ماجه (497/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء فى حفر القبر' حديث (1560) من طريق حميد بن هلال عن ابى الدهماء عن هشام بن عامر فذكره.

اسنادِ دیگر: وَرَوى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ

توضیح راوی: وَاَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهُ قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ اَوْ بَيْهَسٍ

◆◆ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء کے بارے میں بتایا گیا آپ نے (کہ شہید ہونے والوں کے بارے میں) یہ ہدایت کی ان کی قبر کھودو اس کو کشادہ رکھو اور اسے اچھی طرح صاف رکھو اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھو اور ان میں آگے اسے رکھو جو سب سے زیادہ قرآن پاک کا عالم ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے باقی دو ساتھیوں سے آگے رکھوایا تھا۔

اس بارے میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان اور دیگر راویوں نے اسے ایوب کے حوالے سے حمید بن ہلال کے حوالے سے ہشام بن عامر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابو دہماء نامی راوی کا نام قرفہ بن بہیس یا بیہس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَشُوْرَةِ

باب 32: مشورے کا بیان

1636 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّجِيْءَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَآءِ الْاُسَارٰى فَذَكَرَ قِصَّةً فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ طَوِيْلَةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حدیثِ دیگر: قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مَشُوْرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کو لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے طویل قصہ کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

1636- اخرجه احمد (384/3831) من طريق الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابى عبيدة عن عبد الله بن مسعود فذكره.

ابوعبیدہ نامی راوی نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُفَادٰى جِيفَةُ الْاَسِيْرِ

باب 33: قیدی کی لاش کا فدیہ نہ لیا جائے

1637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ اِيَّاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ اَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ وَّلٰكِنْ لَّا نَعْرِفُ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَلَا اَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا وَّابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ فَقِيْهٌ وَّرُبَّمَا يَهِمُ فِى الْاِسْنَادِ

توضیح راوی: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فُقَهَاؤُنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُبْرُمَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرکین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی میت کو خرید لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف حکم نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حجاج بن ارطاۃ نے اسے حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ فقیہہ ہیں لیکن ہمیں ان کی نقل کردہ روایات میں سے صحیح اور سقیم کی معرفت حاصل نہیں ہو سکی اور میں ان کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا ویسے ابن ابی لیلیٰ صدوق (سچے) اور فقیہہ ہیں لیکن بعض اوقات سند میں انہیں وہم ہو جاتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہمارے فقہاء ہیں۔

1637- اخرجه احمد (326،256/1) من طريق ابى ليلىٰ عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب 34: جہاد سے فرار اختیار کرنا

1638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً يَعْنِي اَنَّهُمْ فَرُّوْا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَالْعَكَّارُ الَّذِي يَفِرُّ اِلٰى اِمَامِهٖ لِيَنْصُرَهٗ لَيْسَ يُرِيْدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا لیکن لوگ وہاں سے بھاگ گئے جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم شرم سے چھپتے پھر رہے تھے اور ہم یہ سوچ رہے تھے کہ ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے‘ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم فرار ہو کر آئے ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے لوگ ہو‘ اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے‘ ہم اسے صرف یزید بن ابوزیاد کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ”فحاص الناس حيصة“ کا مطلب یہ ہے: وہ لوگ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ”بل انتم العكارون“ عکار اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے امام کی طرف بھاگ کر جائے تاکہ اس سے مدد حاصل کرے اس سے مراد جنگ سے بھاگنا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيْلِ فِي مَقْتَلِهٖ

باب 35: شہید کو مقتل میں دفن کرنا

1639 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

1638– اخرجه البخاری فی الادب المفرد‘ ص (287) حديث (981) وابو داؤد (46/3) كتاب الجهاد‘ باب: فی التولی يوم الزحف‘ حديث (2647) وابن ماجه (1221/2) كتاب الاداب‘ باب: الرجل يقبل يد الرجل‘ حديث (3704) مختصرا‘ واخرجه احمد (23/2‘58‘70‘99) والحميدی (302/2) حديث (687) من طريق يزيد بن ابی زياد عن عبد الرحمن بن ابی ليلٰی عن ابن عمر فذكره۔

1639– اخرجه احمد (297/3‘308‘397) وابو داؤد (202/3) كتاب الجنائز: باب: فی الميت يحمل من ارض الی ارض وكراهة ذلك‘ حديث (3165) والنسائی (79/4) كتاب الجنائز: باب: اين يدفن الشهيد‘ حديث (2004) وابن ماجه (486/1) كتاب الجنائز‘ باب: ما جاء فی الصلوٰة علی الشهداء ودفنهم‘ حديث (1516) والدارمی (22/1) المقدمة‘ باب: ما اكرم النبی صلی الله عليه وسلم بحنين المنبر‘ والنسائی (544/2) حديث (1298) من طريق الاسود بن قيس عن نبيح العنزی عن جابر بن عبد الله فذكره۔

سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَّنُبَيْحٌ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر میری پھوپھی میرے والد کی میت کے پاس آئیں تا کہ انہیں ہمارے خاندانی قبرستان میں دفن کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ مقتولین کو ان کی مخصوص جگہ پر واپس کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبیح نامی راوی "ثقہ" ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

باب 36: جب کوئی شخص باہر سے واپس آئے تو اس کا استقبال کرنا

1640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ کا استقبال کرنے کے لئے ثنیۃ الوداع تک آئے حضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا میں اس وقت کمسن بچہ تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَيْءِ

باب 37: مالِ فئی کا بیان

1641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

1640- اخرجه احمد (449/3) والبخاری (733/7) كتاب المغازی' باب: كتاب النبی صلی الله عليه وسلم الی كسری وقيصر' حديث (4426) وابو داؤد (90/3) كتاب الجهاد' باب: فی التلقی' حديث (2779) من طريق سفيان بن عيينة عن الزهری عن السائب بن يزيد فذكره.

مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ

متن حدیث: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بنونضیر کے اموال وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر عطا کئے تھے یہ وہ چیزیں ہیں جن کے لئے مسلمانوں نے جنگ نہیں کی تھی' اپنے جانور نہیں دوڑائے تھے یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھے اس میں سے آپ اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ لیا کرتے تھے اور باقی مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں وغیرہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان نے اسے معمر کے حوالے سے ابن شہاب سے روایت کیا ہے۔

1641- اخرجه البخاري (498/8) كتاب التفسير، باب: قوله، (ما افاء الله على رسوله) حديث (4885) ومسلم (1376/3) كتاب الجهاد والسير، باب: حكم الفيء، حديث (48-1757) وابو داؤد (141/3) كتاب الخراج والامارة والفيء، حديث (2965) والنسائي (132/7) كتاب قسم الفيء، حديث (4140) واخرجه احمد (25/1، 48) والحميدي (13/1) حديث (22) من طريق مالك بن اوس بن الحدثان عن عمر بن الخطاب فذكره.

كِتَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لباس کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ

باب 1: مردوں کے ریشمی کپڑے یا سونا پہننے کا حکم

1642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِىْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِىٍّ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَنَسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ رَيْحَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑے کو پہننا اور سونے کو پہننا میری امت کے مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ البتہ خواتین کے لئے اسے حلال قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر، سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوریحان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1643 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ

1642- اخرجه احمد (394/4) والنسائي (161/8) كتاب الزينة' باب: تحريم الذهب على الرجال' حديث (5148) واخرجه عبد بن حميد ص (193) حديث (546) من طريق نافع عن سعيد بن ابى هند عن ابى موسىٰ الاشعرى فذكره۔

1643- اخرجه احمد (51/1) ومسلم (1643/3؛1644) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم خاتم الذهب والحرير على الرجل' حديث (2069'15) والنسائي (202/8) كتاب الزينة' باب: الرخصة فى لبس الحرير' حديث (5313) من طريق قتادة عن الشعبى عن سويد بن غفلة عن عمر بن الخطاب فذكره۔

سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ

متن حدیث: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے البتہ دو انگلی یا تین انگلی یا چار انگلی کے برابر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

باب 2: جنگ کے دوران ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت

1644 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَّهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ عَلَيْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنگ کے دوران جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو ریشمی قمیصیں پہننے کی اجازت دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں حضرات کو وہ قمیصیں پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1645 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ

متن حدیث: قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَّاِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلِهِمْ وَاِنَّهٗ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1644- اخرجه البخاری (118/6) كتاب الجهاد والسير' باب: الحرير في الحرب' حديث (2919) ومسلم (1647/3) كتاب اللباس والزينة' باب: اباحة لبس الحرير' اذا كان به حكة او نحوها' حديث (26-2076) واخرجه احمد (122/3-192-252)' (504) من طريق همام بن يحيٰ عن قتادة عن انس بن مالك فذكره.

1645- اخرجه احمد (121/2) والنسائی (199/8) كتاب الزينة' باب: لبس الديباج المنسوج بالذهب' حديث (5302) من طريق محمد بن عمرو عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن انس فذكره.

وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِّنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا فَقَالُوْا مَا رَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَرَوْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ .

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ واقد بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں واقد بن عمرو ہوں راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مشابہت رکھتے ہو' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سب سے عظیم اور بلند مرتبہ شخصیت تھے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جبہ لایا گیا' جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زیب تن کیا جب آپ منبر پر تشریف لائے تو لوگ اسے چھوکر دیکھنے لگے اور بولے: ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو یہ پسند آیا ہے' سعد کے جنت میں رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں جسے تم دیکھ رہے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

باب 3: مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

1646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَّضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِي رِمْثَةَ وَاَبِي جُحَيْفَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرخ کپڑوں میں لمبے بالوں والے کسی بھی شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال شانوں تک آتے تھے آپ کا سینہ چوڑا تھا آپ نہ چھوٹے قد کے مالک تھے نہ انتہائی طویل قد کے مالک تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1646- اخرجه البخاری (368/10) كتاب اللباس' الجعد' حديث (5901) ومسلم (1818/4) كتاب الفضائل' باب: فی صفة النبی صلی الله عليه وسلم وانه كان احسن الناس وجها' حديث (92-2337) وابو داؤد (81/4) كتاب الترجل' باب: ما جاء فی الشعر' حديث (4183) والنسائی (183/8) كتاب الزينة' باب: اتخاذ الجمعة حديث (5233) وابن ماجه (1190/2) كتاب اللباس' باب: لبس الاحمر

1647 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

وَحَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑے اور کسم سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

باب 4: پوستین پہننا

1648 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْجُمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ سند: وَرَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ الْمَوْقُوفَ اَصَحُّ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَا اُرَاهُ مَحْفُوظًا رَوٰى سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ مَوْقُوفًا قَالَ الْبُخَارِيُّ وَسَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَاصِمٍ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ چیز حلال ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ حرام ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جس چیز کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں کیا یہ ان چیزوں سے تعلق رکھتی ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا ہے۔

1647- اخرجه ابن ماجه(1117/2) كتاب الاطعمة، باب: اكل الجبين والسمن، حديث (3367)

اس بارے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے "مرفوع" ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان اور دیگر راویوں نے اسے سلیمان تیمی کے حوالے سے ابوعثمان کے حوالے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

گویا اس روایت کا "موقوف" ہونا زیادہ مستند ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے فرمایا: میں اسے محفوظ شمار نہیں کرتا۔

سفیان نے سلیمان تیمی ابوعثمان کے حوالے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تک "موقوف" روایت کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیف بن ہارون مقارب الحدیث ہے جبکہ سیف بن محمد عاصم کے حوالے سے نقل کرنے میں ذاہب الحدیث ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب 5: مردار کی کھال جبکہ اس کی دباغت کر دی جائے

1649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهَا اَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک بکری مرگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے فرمایا: تم نے اس کی کھال اتار کر اسے دباغت کر کے اسے استعمال کیوں نہیں کیا۔

1650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

1649-اخرجه مسلم (209/2' الابی) كتاب الحيض' باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ' حديث (365/104, 364/103) والنسائی (172/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: جلود الميتة' حديث (4238'4237) واحمد (227/1' 366' 372' 277) والحميدی (229/1) حديث (491)

1650- اخرجه مالك فی الموطا (498/2) كتاب الصيد' باب: ما جاء فی جلود الميتة' حديث (17) ومسلم (210/2' الابی) كتاب الحيض' باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ' حديث (366/105) وابو داؤد (66/4) كتاب اللباس' باب من اهب الميتة' حديث (4123) والنسائی (173/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: جلود الميتة' حديث (4241) وابن ماجه (1193/2) كتاب اللباس' باب: لبس جلود الميتة اذا دبغت' حديث (3609) والدارمی (85/2) كتاب الاضحی' باب: الاستمتاع' بجلود الميتة' واحمد (219'217'279'280'343)

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِىْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ الشَّافِعِىُّ اَيُّمَا اِهَابِ مَيْتَةٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِلَّا الْكَلْبَ وَالْخِنْزِيْرَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّهُمْ كَرِهُوا جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَاِنْ دُبِغَ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَشَدَّدُوْا فِىْ لُبْسِهَا وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ جِلْدُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وقَالَ اِسْحٰقُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اِنَّمَا يُقَالُ الْاِهَابُ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَآئِشَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِىَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ

وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُّصَحِّحُ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَقَالَ احْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ رَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس چمڑے کی دباغت کردی جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے مردار کی کھال کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب اس کی دباغت کردی جائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کتے اور خنزیر کے علاوہ جس بھی کھال کی دباغت کردی جائے وہ پاک ہوجاتی ہے۔انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے درندوں کی کھال استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔خواہ اس کی دباغت کر بھی دی جائے۔

عبداللہ بن مبارک امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے بارے میں سخت رائے پیش کی ہے انہوں نے اسے پہننے یا اس پر نماز ادا کرنے کے بارے میں سختی کی ہے۔

اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جس بھی کھال کی دباغت کی جائے وہ پاک ہوجاتی ہے۔اس سے مراد اس جانور کی کھال ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

نضر بن شمیل نے بھی اس کی اسی طرح وضاحت کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ''اھاب'' اس جانور کی کھال کو کہا جاتا ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہو۔

اس بارے میں حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ روایت کو مستند قرار دیا ہے اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے اس کی سند میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہ کیا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ اَشْيَاخٍ لَّهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ

مذاہبِ فقہاء: وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرَيْنِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَّذْهَبُ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لِمَا ذُكِرَ فِيْهِ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ كَانَ هٰذَا اٰخِرَ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَمَّا اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِهٖ حَيْثُ رَوٰى بَعْضُهُمْ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ اَشْيَاخٍ لَّهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ

1651– اخرجه ابوداؤد (67/4) كتاب اللباس' باب: من روى ان لا ينتفع باهاب الميتة' حديث 4127'4128) والنسائى (175/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: ما يدبغ به جلود الميتة' حديث (4249'4250) وابن ماجه (1194/2) كتاب اللباس: باب: من قال لا ينتفع من الميتة باهاب ولا عصب' حديث (3613) واحمد (310/4) وعبد بن حميد ص (177) حديث (488)

◄► حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر آئی کہ تم لوگ مردار کی کھال یا اس کے پٹھوں میں سے کسی چیز کو استعمال نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہ روایت عبداللہ بن عکیم کے حوالے سے ان کے کئی مشائخ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

لیکن اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔

حضرت عبداللہ بن عکیم کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے آئی تھی۔

میں نے امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے کیونکہ اس میں یہ بات مذکور ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے کا واقعہ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم یہی ہے۔

اس کے بعد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ترک کر دیا کیونکہ اس کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے کیونکہ بعض راویوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عکیم کے حوالے سے ان کے جہینہ قبیلے کے بعض مشائخ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْاِزَارِ

باب 6: ٹخنوں سے نیچے تہبند رکھنا حرام ہے

1652 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَآئِشَةَ وَهُبَيْبِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکمِ حدیث: وَّحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت نہیں کرے گا۔ جو تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر

1652- اخرجه مالك (914/2) كتاب اللباس، باب: ما جاء في اسبال الرجل ثوبه، حديث (11) والبخاري (264/10) كتاب اللباس، باب- حديث (5783) ومسلم (1651) كتاب اللباس والزينة، باب: تحريم جر الثوب خيلاء، وبيان حد ما يجوز ارخاؤه اليه، وما يستحب، حديث (2085/42) والنسائي (206/8) كتاب الزينة، باب: التغليظ من جر الازار، حديث (5327) وابن ماجه (1181/2) كتاب اللباس، باب: ... جر ثوبه من الخيلاء، حديث (3569) واحمد (5/2، 55، 56، 101، 9، 33) والحميدي (284/2) حديث (636)

غفاری رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت وہب بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي جَرِّ ذُيُولِ النِّسَآءِ

باب 7: خواتین کے دامن لٹکانے کا حکم

1653 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَآءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَّا يَزِدْنَ عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر خواتین اپنے دامن کے بارے میں کیا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پھر تو ان کے پاؤں ظاہر ہوجائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں' اس سے زیادہ نہ کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1654 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِّنْ نِطَاقِهَا

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

قولِ امام ترمذی: وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رُخْصَةٌ لِّلنِّسَآءِ فِيْ جَرِّ الْاِزَارِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ اَسْتَرَ لَهُنَّ

◆◆ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو' تہبند ایک بالشت سے زیادہ (ٹخنوں سے نیچے) رکھنے کی اجازت دی تھی۔

بعض راویوں نے اسے حماد بن سلمہ کے حوالے سے' علی بن زید' حسن بصری' ان کی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں خواتین کے لئے ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ یہ ان کے

1653- اخرجه احمد (299/6)

لئے پردے کے زیادہ مطابق ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لُبْسِ الصُّوفِ

باب 8: اونی لباس پہننا

1655 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَآئِشَةُ كِسَاءً مُّلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّحَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوبردہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے صوف (اون) کی موٹی چادر نکالی اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1656 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ وَّجُبَّةُ صُوفٍ وَّكُمَّةُ صُوفٍ وَّسَرَاوِيْلُ صُوفٍ وَّكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ

توضیحِ راوی: وَحُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْكُوْفِيُّ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حُمَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَعْرَجُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَعْرَجُ الْمَكِّيُّ صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْكُمَّةُ الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيْرَةُ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے کلام کرنے کے لئے گئے اس وقت انہوں نے اون کا لباس پہنا ہوا تھا اون کا جبہ تھا اون کی ٹوپی تھی اور اونی شلوار پہنی ہوئی تھی اور

1655– اخرجه البخاري (289/10) كتاب اللباس، باب: الاكسية والخمائر، حديث (5818) ومسلم (1649/3) كتاب اللباس والزينة، باب: التواضع في اللباس، والاقتصار على الغليظ منه واليسير، في اللباس والفراش وغيرهما وجواز لبس الثوب الشعر، وما فيه، حديث (2080/34)، (2080/35) وابو داؤد (45/4) كتاب اللباس، باب: لباس الغليظ، حديث (4036) وابن ماجه (1176/2) كتاب اللباس، باب: لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (3551) واحمد (32/6)، (1376)

ان کے پاؤں میں جو جوتے تھے وہ مردہ گدھے کی کھال کے بنے ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ یہ حمید بن علی کوفی اور منکر الحدیث ہیں۔

حمید بن قیس اعرج مکی جو مجاہد کے شاگرد ہیں وہ ثقہ ہیں۔

لفظ "الکمہ" کا مطلب چھوٹی ٹوپی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

باب 9: سیاہ عمامے کا حکم

1657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعُمَرَ وَابْنِ حُرَيْثٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّرُكَانَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ سَدْلِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

باب 10: عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا

1658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَّفْعَلَانِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تھے تو شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اپنے عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے ہیں۔

عبیداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سند کے اعتبار سے مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب 11: سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے

1659 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَائَةِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی لباس پہننے، رکوع اور سجدے میں قرأت کرنے اور کسم سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1660 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ حَدَّثَنَا اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

◆◆ حفص لیثی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں، انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

1660- اخرجه النسائی (170/8) کتاب الزینۃ، باب: حدیث ابی ھریرۃ، والاختلاف علی قتادۃ، حدیث (5187) واحمد (427/4، 443)

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب 12: چاندی کی انگوٹھی

1661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس میں سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ فِيْ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب 13: انگوٹھی میں کون سا نگینہ مستحب ہے؟

1662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی سے بنا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

1661 – اخرجه مسلم (1658/3) كتاب اللباس والزينة' باب: من خاتم الورق فصه حبشي' حديث (2094/61) وابو داؤد (88/4) كتاب الخاتم' باب: ما جاء في اتخاذ الخاتم' حديث (4216) والنسائي (173/8) كتاب الزينة' باب: صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (5197) وابن ماجه (1201/2'1202) كتاب اللباس' باب: نقش الخاتم' حديث (3641) واحمد (209/3'225)

1662 – اخرجه البخاري (334/10) كتاب اللباس' باب: فص الخاتم' حديث (5870) وابو داؤد (88/4) كتاب الخاتم' با: ما جاء في اتخاذ الخاتم' حديث (4217) والنسائي (173/8'174) كتاب الزينة' باب: صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (5198'5199'193/8) كتاب الزينة' باب: صفة خاتم النبي' ونقشه حديث (5280) واحمد (266/3)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِيْنِ

باب 14: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

1663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِيْ يَمِيْنِيْ ثُمَّ نَبَذَهٗ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَنَّهٗ تَخَتَّمَ فِيْ يَمِيْنِهٖ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی ہے' پھر آپ نے اسے اتار دیا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول کی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن رضی اللہ عنہما عمر سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔ لیکن دوسری سند کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں اس بات کا تذکرہ نہیں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی۔

1664 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَلَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ

1663- اخرجه البخاری (328/10) كتاب اللباس' باب: خواتيم الذهب' حديث (5865) واطرافه فی (5866' 5867' 5873' 5876' 7298' تا 6651) ومسلم (1655/3) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم خاتم الذهب- حديث (2091/53) وابوداؤد (4/88, 89) كتاب اللباس' باب: ما جاء فی اتخاذ الخاتم' حديث (4218' 4219' 4220) والنسائی (8/178' 179) كتاب الزينة' باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء' حديث (5214' 5215' 5216' 5218' 8/195) كتاب الزينة باب: طرح الخاتم وترك لبسه' حديث (5292) وابن ماجه (1201/2) كتاب اللباس' باب: نقش الخاتم' حديث (3639) و (1202/2) كتاب اللباس' باب: من جعل فص خاتمه مما يلی كفه' حديث (3645) واحمد (2/18' 22' 141' 34' 39' 60' 127' 128' 94' 96' 119' 146' 53؛) والحميدی (297/2) حديث (675)

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ صلت بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی میرا خیال ہے: انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن اسحٰق نے صلت بن عبداللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ "حسن صحیح" ہے۔

1665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

آثارِ صحابہ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے۔

یہ روایت "حسن صحیح" ہے۔

1666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ ابْنَ اَبِىْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

◆◆ حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں دستِ مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بارے میں منقول روایات میں یہ سب سے زیادہ مستند روایت ہے۔

1667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ

1665- اخرجه المصنف في الشمائل المحمدية' ص (95) برقم (103)

1666- اخرجه النسائي (175/8) كتاب الزينة' باب: موضع الخاتم من اليد' حديث (5204) واحمد (204/1'205)

1667- اخرجه احمد (161/3)

لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ نَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلٰى خَاتَمِهٖ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کروایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نقش تم لوگ اپنی انگوٹھی پر نہ بنوانا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "تم اس پر یہ نقش نہ بنوانا" اس سے مراد یہ ہے: کوئی بھی شخص اپنی انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" نقش نہ کروائے۔

1668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَّالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب 15: انگوٹھی پر نقش (کندہ کروانا)

1669 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ

متنِ حدیث: نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین لائنوں میں یہ نقش تھا "محمد" ایک لائن میں لفظ "رسول" ایک لائن میں اور لفظ "اللہ" ایک لائن میں۔

1668- اخرجه ابوداؤد (5/1) كتاب الطهارة، باب: الخاتم يكون فى ذكر الله يدخل به الخلاء، حديث (19) والنسائى (178/8) كتاب الزينة، باب: نزع الخاتم عند دخول الخلاء، حديث (5213) وابن ماجه (110/1) كتاب الطهارة وسننها، باب ذكر الله عزوجل على الخلاء والخاتم فى الخلاء، حديث (303)

1669- اخرجه البخارى (341/10) كتاب اللباس، باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة اسطر، حديث (5878) طرفه فى (3106)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1670 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ

اختلافِ روایت: وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین لائنوں میں یہ نقش تھا لفظ "محمد" ایک لائن میں لفظ "رسول" ایک لائن میں اور لفظ "اللہ" ایک لائن میں۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں تین لائنوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصُّوْرَةِ

باب 16: تصویر کا بیان

1671 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُّصْنَعَ ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ طَلْحَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویریں رکھنے سے منع کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنانے سے بھی منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1672 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ قَالَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا

1671- اخرجه احمد (397،336،384،383،335/3)

1672- اخرجه مالك (966/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء من الصور والتماثيل' حديث (7) والنسائي (212/8) كتاب الزينة' باب: التصاوير' حديث (5349) واحمد (486/3)

اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهُ فَقَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلایا تا کہ وہ ان کے نیچے سے چادر نکال دے تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ اسے کیوں نکال رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اس کی وجہ یہ ہے: اس میں تصاویر موجود ہیں اور تصاویر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ آپ جانتے ہیں تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے؟ جو تصویریں کپڑے میں نقش کے طور پر ہوں (ان کی اجازت ہے) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں اپنی تسلی کرنا چاہتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

باب 17: تصویر بنانے والوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1673 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِى الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ يَفِرُّوْنَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس میں پھونک مارے (یعنی اسے زندہ کرے) اور جو کوئی شخص لوگوں کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرے گا جبکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخِضَابِ

باب 18: خضاب کا حکم

1674 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِىْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ رِمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَاَبِى الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِىْ جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بڑھاپے کو (یعنی سفید بالوں کو خضاب کے ذریعے) تبدیل کردو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو (کیونکہ وہ سفید بال رکھتے ہیں)

اس بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ' حضرت جہدمہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوحجیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

1675 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم اپنے سفید بالوں کو تبدیل کرو وہ مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1675- اخرجه ابوداؤد (85/4) كتاب الترجل' باب: في الخضاب' حديث (4205) والنسائى (139/8) كتاب الزينة' باب: الخضاب بالحناء' والكتم' حديث (5078'5079'5080) وابن ماجه (1196/2) كتاب اللباس' باب: الخضاب بالحناء' حديث (3622) واحمد (147/5'150'154'156'169) من طريق عبد الله بن بريدة الاسلمى' عن ابى الاسود' فذكره.

ابواسود دیلی نامی راوی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعَرِ

باب 19: لمبے بال رکھنا اور بال بڑھانا

1676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَّيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبْطٍ اِذَا مَشٰى يَتَوَكَّأُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاُمِّ هَانِئٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' نہ زیادہ طویل تھے' نہ زیادہ چھوٹے تھے' آپ خوبصورت جسم کے مالک تھے' گندمی رنگ کے مالک تھے' آپ کے بال نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' جب آپ چلتے تھے' تو جھک کر چلتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت براء رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

(یہ روایت غریب) اس سند کے حوالے سے ہے' جو حمید نامی راوی نے نقل کی ہے۔

1677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ هٰذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

1676– اخرجه ابوداؤد (266/4) كتاب الادب' باب: في هدى الرجل' حديث (4863) من طريق خالد (الطحان) عن حميد به.

1677– اخرجه البخاري (455/1) كتاب الغسل' باب: تخليل الشعر' حديث (273)' (400/10) كتاب اللباس' باب: ما وطىء من التصاوير' حديث (5956)' (317/13) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب: ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق اهل العلم' وما اجتمع عليه الحرمان' حديث (7339) واحمد (192/6' 193' 230' 231) وابن خزيمة (1190/1) حديث (239) من طرق عن هشام بن عروة به.

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ ثِقَةٌ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُوَثِّقُهُ وَيَاْمُرُ بِالْكِتَابَةِ عَنْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے بال کانوں کی لو سے کچھ زیادہ لمبے تھے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہ روایت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے کئی سندوں سے منقول ہے: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے تاہم ان راویوں نے اس میں اس جملے کا اضافہ نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں کی لو سے ذرا لمبے تھے۔

عبدالرحمٰن بن زناد نامی راوی نے اس بات کا اضافی تذکرہ کیا ہے اور وہ ثقہ ہیں اور حافظ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

باب 20: روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

1678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

متنِ حدیث: قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِكْتِحَالِ

باب 21: سرمہ لگانا

1679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1678- اخرجه ابوداؤد (75/4) كتاب الرجل' حديث (4159) والنسائي (132/8) كتاب الزينة' باب: الترجل غبا' حديث (5055) واحمد (56/4) من طريق هشام بن حسان' عن الحسن' فذكره.

1679- اخرجه ابن ماجه (1157/2) كتاب الطب' باب: من اكتحل وتراء حديث (3499) واحمد (354/1) وعبد بن حميد (199) حديث (573) من طريق عباد بن منصور' عن عكرمة' فذكره.

متن حدیث: اكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اثمد نامی سرمہ لگایا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

راوی یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کے وقت تین مرتبہ اس آنکھ میں اور تین مرتبہ اس آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

ان لفظوں کے اعتبار سے ہم اسے صرف عباد بن منصور کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اثمد" نامی سرمہ لگاؤ کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب 22: اشتمال صماء اور ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹنے کی ممانعت

1680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

1680- اخرجه احمد (2/496، 510) من طرق عن عبيد الله بن عمر.

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کے لباس پہننے سے منع کیا ہے ایک صماء اور دوسرا یہ کہ آدمی اپنے کپڑے کو اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

باب 23: مصنوعی بال لگانے کا حکم

1681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّمُعَاوِيَةَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی اور گدوانے والی خواتین پر لعنت بھیجی ہے۔

نافع نامی راوی بیان کرتے ہیں: گودنے کا تعلق مسوڑوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

باب 24: میاثر (ریشمی بچھونوں) پر سوار ہونا (یعنی بیٹھنا)

1681- اخرجه البخاري (387/10) كتاب اللباس، باب: وصل الشعر، حديث (5937) واطرافه في (5940، 5942، 5947) ومسلم (1677/3) كتاب اللباس والزينة، باب: تحريم فعل الواصلة والمستوصلة حديث (2124/119) وابو داؤد (77/4) كتاب الترجل، باب: في صلة الشعر، حديث (4168) والنسائي (145/8) باب: المستوصلة، حديث (5090)، (188/8) كتاب الزينة، باب: لعن الله الواشمة والمستوشمة، حديث (5251) واحمد (21/2) من طريق نافع، فذكره.

1682 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ قَالَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةَ وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهٗ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاثر پر سوار ہونے (یعنی ریشمی بچھونوں پر بیٹھنے) سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اشعث بن ابوشعثاء کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے اور اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 25: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کا بیان

1683 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمٌ حَشْوُهٗ لِيفٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بستر جس پر آپ سویا کرتے تھے چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

1682- اخرجه البخاری (135/3) كتاب الجنائز' باب: الامر باتباع الجنائز' حديث (1239) اطرافه فی (2445'5175'5635'5650'5838'5849'5863'6222'6654) وفی الادب المفرد (932) ومسلم (1635/3) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم استعمال انا الذهب والفضة على الرجال والنساء حديث (2066/3) والنسائی (8/7) كتاب الايمان والنذور' باب: برار القسم' حديث (3778)' (201/8) كتاب الزينة' باب: النهی عن الثياب القسية' حديث (5309) وابن ماجه (683/1) كتاب الكفارات' باب: ابرار القسم' حديث (2115) واحمد (284/4'287'299) من طريق اشعث بن ابی الشعثاء عن معاوية بن سويد' فذكره.

1683- اخرجه مسلم (1650/3) كتاب اللباس والزينة' باب: التواضع فی اللباس' والاقتصار على الغليظ منه واليسير' حديث (37'38/2082) وابو داؤد (71/4) كتاب اللباس' باب: فی الفرش' حديث (4146'4147) وابن ماجه (1390/2) كتاب الزهد' باب: ضجاع آل محمد صلی الله عليه وسلم' حديث (4151) واحمد (48/6'56'73'207'212) وعبد بن حميد (436) حديث (1506) من طريق هشام بن عروة' عن ابيه' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُمُصِ

باب 26: قمیص کا بیان

1684 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین لباس قمیص تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبدالمؤمن بن خالد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں' اسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں یہ صاحب مروزی ہیں۔

بعض راویوں نے اس روایت کو ابوتمیلہ کے حوالے سے' عبدالمؤمن بن خالد کے حوالے سے' عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کی والدہ کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

1685 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا يُذْكَرُ فِيْهِ اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ اُمِّهٖ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ لباس قمیص تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عبداللہ بن بریدہ کی اپنی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

1684- اخرجه ابوداؤد (43/4) كتاب اللباس' باب: ما جاء في القميص' حديث (4026'4052) وابن ماجه (1183/2) كتاب اللباس' باب: لبس القميص' حديث (3575) واحمد (317/6) وعبد بن حميد (444) حديث (1540) من طريق عبد الله بن بريدة' عن ام سلمة' فذكره' ليس فيه' عن امه.

اس روایت کی سند میں ابوتمیلہ کے اپنی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کرنے کا بھی تذکرہ ہے۔

1686 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس قمیص تھا۔

1687 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو آپ کی کلائی تک تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1688 سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تھے' تو دائیں طرف سے پہننا شروع کرتے تھے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق صرف عبدالصمد نامی راوی نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب 27: جب آدمی نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے؟

1687– اخرجه ابوداؤد (43/4) كتاب اللباس' ما جاء في القميص' حديث (4027) من طريق شهر بن حوشب' فذكره.

1688– اخرجه النسائي في الكبرى (482/5) رقم (9669)

1689 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا لباس پہنتے تھے‘ تو اس کا نام لیتے یعنی عمامہ یا قمیص یا تہبند اور پھر یہ دعا کرتے۔

”اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں‘ تو نے ہی مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے‘ لہٰذا میں اس کی بھلائی اور جس بھلائی کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کا تجھ ہی سے طلبگار رہوں۔ اور اس کے شر اور جس شر کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

ہشام نے قاسم بن مالک کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے‘ جو جریری کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ لُبْسِ الْجُبَّةِ وَالْخُفَّيْنِ

باب 28: جبہ اور موزے پہننا

1690 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ

1689- اخرجه ابوداؤد (4/41‘42) كتاب اللباس‘ حديث (4020‘4021‘4022) واحمد (3/30‘50) وعبد بن حميد (278) حديث (882) من طريق سعيد بن اياس الجريرى‘ عن ابى نضرة‘ فذكره۔

1690- اخرجه مالك فى الموطا (1/35) كتاب الطهارة‘ باب: ما جاء فى المسح على الخفين‘ حديث (41) والبخارى (1/342-343) كتاب الوضوء‘ باب: الرجل يوضىء صاحبه‘ حديث (182) اطرافه فى (203‘206‘363‘388‘2918‘4421‘5798‘5799) مطولا‘ ومسلم (2/168‘169‘ نووى) كتاب الطهارة‘ باب: المسح على الخفين‘ حديث (75‘76‘77‘78‘79‘80/274) مطولاً وابو داؤد (1/37‘38) كتاب الطهارة‘ باب: لمسح على الخفين‘ حديث (149‘151) والنسائى (1/63) كتاب الطهارة‘ باب: صفة الوضوء‘ غسل الكفين‘ حديث (82) مطولا‘ واحمد (4/249‘251‘254‘255)وابن خزيمة (9/63) حديث (1642) مطولاً والدارمى (1/181) كتاب الصلوٰة‘ باب: المسح على الخفين (1/307)كتاب الصلوٰة‘ باب: السنة فيمن سبق ببعض الصلوٰة بروايات مختلفة‘ وعبد بن حميد (152) حديث (397) من طريق مالك‘ عن ابن شهاب‘ عن عباد بن زياد من ولد المغيرة بن شعبة‘ عن ابيه‘ عن المغيرة بن شعبة‘ فذكره۔

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی جبہ پہنا تھا' جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ھُوَ الشَّیْبَانِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ

متن حدیث: قَالَ قَالَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَھْدٰی دِحْیَۃُ الْکَلْبِیُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَھُمَا

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَالَ اِسْرَآئِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ

وَجُبَّۃً فَلَبِسَھُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَا یَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَکِیٌّ ھُمَا اَمْ لَا

حکم حدیث: وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اسْمُہٗ سُلَیْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَیَّاشٍ ھُوَ اَخُوْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوموزے تحفے کے طور پر پیش کئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا۔

اسرائیل نامی راوی نے جابر کے حوالے سے' عامر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک جبہ بھی بھیجا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پہن لیا' یہاں تک کہ وہ دونوں پھٹ گئے راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا: جس جانور کے چمڑے سے وہ موزے بنائے گئے ہیں' اسے شرعی طور پر ذبح کیا گیا تھا کہ نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابواسحٰق نامی راوی کا نام سلیمان ہے۔

حسن بن عیاش نامی راوی ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَدِّ الْاَسْنَانِ بِالذَّھَبِ

باب 29: دانتوں کو سونے کے ذریعے باندھنا

1692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ھَاشِمِ بْنِ الْبَرِیْدِ وَاَبُوْ سَعْدٍ الصَّغَانِیُّ عَنْ اَبِی الْاَشْھَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَۃَ عَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ اَسْعَدَ

1692- اخرجہ ابوداؤد (92/4) کتاب الخاتم' باب: ما جاء فی ربط الاسنان بالذھب' حدیث (4232'4233'4234) والنسائی (164/8) کتاب الزینۃ' باب: ما اصیب انفہ' ھل یتخذ انفا من ذھب' حدیث (5161) باب: الرخصۃ فی خاتم الذھب للرجال' حدیث (5163) واخرجہ احمد (342/4)' (23/5) وعبد اللہ بن احمد فی زوائدہ علی المسند (23/5)

متنِ حدیث: قَالَ اُصِيبَ اَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيَّ فَاَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ طَرَفَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي الْاَشْهَبِ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ شَدُّوا اَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِي الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَّهُمْ

توضیح راوی: وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ سَلْمُ بْنُ زَرِينٍ وَّهُوَ وَهْمٌ وَّزَرِيرٌ اَصَحُّ وَاَبُو سَعْدٍ الصَّغَانِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ

◆◆ حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن میری ناک کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوالی پھر اس میں سے مجھے بو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ میں سونے کی ناک بنوالوں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبدالرحمٰن بن طرفہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

سلم بن زریر نے اسے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ابواشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

کئی اہلِ علم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے سونے کے دانت لگوائے ہوئے تھے۔

اس حدیث میں ان حضرات کی دلیل موجود ہے۔

ابن مہدی بیان کرتے ہیں: (جن راویوں نے) سلم بن زرین لفظ نقل کیا ہے یہ وہم ہے لفظ "زریر" درست ہے۔

ابوسعد صغانی کا نام محمد بن میسر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب 30: درندوں کی کھال استعمال کرنا

1693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ

اختلافِ روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ اَنَّهُ كَرِهَ جُلُوْدَ السِّبَاعِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ غَيْرَ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَهٰذَا اَصَحُّ

ابوالملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال کو بچھونے کے طور پر استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

حضرت ابوالملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو ابوالملیح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوالملیح نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 31: نبی اکرم ﷺ کے نعلین شریفین کا بیان

1694 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے نعلین کیسے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: ان کے دو تسمے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1695 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

1693- اخرجه ابوداؤد (69/4) كتاب اللباس، باب: في جلود النمور والسباع، حديث (4132) والنسائي (176/7) كتاب الفرع والعتيرة، باب: النهي عن الانتفاع بجلود السباع، حديث (4253) والدارمي (85/2) كتاب الاضاحي، باب: النهي عن لبس جلود السباع.

1694- اخرجه البخاري (324/10) كتاب اللباس، باب: قبالان في نعل، ومن راى قبالاً واحداً وسعاً، حديث (5857) وابو داؤد (69/4) كتاب اللباس، باب: في الانتعال، حديث (3134) والنسائي (217/8) كتاب الزينة، باب: صفة نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (5369) وابن ماجه (1194/2) كتاب اللباس، باب: صفة النعال، حديث (3615) واخرجه احمد (122/3، 203، 245، 269) عن همام بن يحيى، عن قتادة، عن انس بن مالك به.

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کے دو تسمے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب 32: ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

1696 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَمْشِي اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِّيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا تو دونوں کو پہن لے یا دونوں کو اتار دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

باب 33: کھڑے ہو کر جوتا پہننا مکروہ ہے

1697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ

1696- اخرجه مالك (916/2) كتاب اللباس' باب: ما جاء في الانتعال' حديث (14) والبخاري (322/10) كتاب اللباس' باب: لا يمشي في نعل واحدة' حديث (5855) ومسلم (1660/3) كتاب اللباس والزينة' باب: استحباب: لبس

بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَصْلًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

عبیداللہ بن عمرو الرقی نامی راوی نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

محدثین کے نزدیک یہ دونوں روایات مستند نہیں ہیں۔

حارث بن نبہان محدثین کے نزدیک حافظ نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جبکہ قتادہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

1698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے اور نہ ہی معمر کی وہ روایت مستند ہے' جو انہوں نے عمار بن ابوعمار کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب 34: ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

1699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ كُوْفِيٌّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوتا پہن کر چلا کرتے تھے۔

1700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَآئِشَةَ

آثارِ صحابہ: اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ مَوْقُوْفًا وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک جوتا پہن کر چلتی تھیں۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر راویوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے حوالے سے اس روایت کو "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ رِجْلٍ يَّبْدَاُ اِذَا انْتَعَلَ

باب 35: آدمی جوتا پہنتے ہوئے کون سے پاؤں میں پہلے پہنے؟

1701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے جوتا پہننا ہو تو دائیں پاؤں میں پہلے پہنے اور جب جوتا اتارنا ہو تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے دایاں پاؤں پہنتے ہوئے پہلے ہو اور اتارتے ہوئے بعد میں ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

باب 36: کپڑوں میں پیوند لگانا

1702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا

1701- اخرجه مالك (916/2) كتاب اللباس' باب: ما جاء فى الانتعال' حديث (15) والبخارى (324/10) كتاب اللباس' باب: ينزع نعله اليسرى' حديث (5856) ومسلم (1660/3) كتاب اللباس والزينة' باب: استحباب لبس النعل فى اليمنى اولا والخلع من اليسرى اولا' وكراهة المشى فى نعل واحدة' حديث (2097/67) وابو داؤد (70/4) كتاب اللباس' باب: فى الانتعال' حديث (4139) واخرجه احمد (245/2) والحميدى (480/2) حديث (1135)

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِیْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِی ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَصَالِحُ بْنُ اَبِیْ حَسَّانَ الَّذِیْ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ ثِقَةٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ عَلٰى نَحْوِ مَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

حدیثِ دیگر: مَنْ رَاٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هُوَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا يَزْدَرِیَ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وَيُرْوٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْاَغْنِيَاءَ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا اَكْبَرَ هَمًّا مِّنِّیْ اَرٰى دَابَّةً خَيْرًا مِّنْ دَابَّتِیْ وَثَوْبًا خَيْرًا مِّنْ ثَوْبِیْ وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اگر تم (آخرت میں) میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو' تو تمہارے لئے دنیا اتنی ہی کافی ہوگی' جتنا سفر کا زادِ راہ ہوتا ہے اور خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی بھی کپڑے کو پہننا اس وقت تک نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' صالح بن حسان منکر الحدیث ہیں۔

صالح بن ابوحسان نامی وہ راوی جن کے حوالے سے ابن ابی ذئب نے احادیث نقل کی ہیں وہ ثقہ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا اس کی مانند وہ روایت ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھے کہ ظاہری شکل وصورت اور رزق کے حوالے سے اسے اس پر فضیلت دی گئی ہو' تو وہ اپنے سے نچلے طبقے کے اس شخص کو بھی دیکھ لے جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھے گا''۔

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں پہلے خوشحال لوگوں کے ساتھ رہا اور میں نے ان میں سب سے زیادہ غمگین اپنے آپ کو پایا کیونکہ میں یہی سمجھتا تھا کہ اس کا جانور میرے جانور سے بہتر ہے اور اس کا لباس میرے لباس سے بہتر ہے' پھر میں نے غریبوں کی صحبت اختیار کی تو اس سے مجھے راحت حاصل ہوئی۔

بَاب دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

باب 37: نبی اکرم ﷺ کا مکہ میں داخل ہونا

1703 حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَائِرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ لَّا اَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا مِّنْ اُمِّ هَانِئٍ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ اَرْبَعُ ضَفَائِرَ اَبُوْ نَجِيحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ مَكِّيٌّ

◆◆ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو اس وقت آپ ﷺ نے بالوں کو چار حصوں میں باندھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق مجاہد نے سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

اور ایک سند کے ساتھ یہ منقول ہے۔ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے گیسو مبارک چار حصوں میں بندھے ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابونجیح نامی راوی کا نام یسار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

عبداللہ بن ابونجیح مکی ہیں۔

بَاب كَيْفَ كَانَ كِمَامُ الصَّحَابَةِ

باب 38: صحابہ کرام کی ٹوپیاں کیسی تھیں؟

1704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيَّ يَقُوْلُ

1703– اخرجه ابوداؤد (83/4) كتاب الترجل' باب: في الرجل يقص شعره' حديث (4191) وابن ماجه (1199/2) كتاب اللباس' باب: اتخاذ الجمة والذوائب' حديث (3631) واخرجه احمد (341/6'425)

متن حدیث: كَانَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُسْرٍ بَصْرِيٌّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهُ

قول امام ترمذی: وَبُطْحٌ يَعْنِيْ وَاسِعَةً

◆◆ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیاں سر سے ملی ہوئی تھیں (یعنی اونچی نہیں ہوتی تھیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

عبداللہ بن بسر نامی بصری راوی محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہیں۔

یحییٰ بن سعید اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

لفظ ''بطح'' کا مطلب کشادہ ہونا ہے۔

بَابُ فِيْ مَبْلَغِ الْاِزَارِ

باب 39: پائنچے کا مقام

1705 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

متن حدیث: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پکڑا اور ارشاد فرمایا: یہ تہبند رکھنے کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے تو ٹخنوں سے نیچے تہبند رکھنے کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے تو اس سے تھوڑا سا نیچے کر لو لیکن اگر یہ بھی نہیں مانتے تو ٹخنوں سے نیچے تہبند رکھنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَاب الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

باب 40: ٹوپی پر عمامہ باندھنا

1706 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرِ بْنِ

1705- اخرجه النسائی (206/8) کتاب الزینۃ' باب موضع الازار' حدیث (5329) وابن ماجه (1182/2) کتاب اللباس' باب: موضع الازار این ہو؟ حدیث (3572) واخرجه احمد (400'398'396'382/5)

مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

اِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ

◆◆ ابوجعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رکانہ نے جب نبی اکرم ﷺ سے کشتی کی اور نبی اکرم ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا تھا' رکانہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور مشرکین کے درمیان بنیادی فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے۔

ہمیں ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب 41: لوہے کی انگوٹھی کا حکم

1707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَّاَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَآئَهٗ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَّرِقٍ وَّلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنٰى اَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں تمہارے اوپر اہلِ جہنم کا لباس دیکھ رہا ہوں؟ پھر وہ شخص آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے؟ مجھے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے' پھر وہ شخص آپ کی

1706- اخرجه ابوداؤد (55/4) كتاب اللباس' باب: في العمائم' حديث (4078)

1707- اخرجه ابوداؤد (90/4) كتاب الخاتم' باب: ما جاء في خاتم الحديد' حديث (4223) والنسائي (172/8) كتاب الزينة' باب: مقدار ما يجعل في الخاتم من الفضة' حديث (5195) واحمد (359/5)

خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں تمہارے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی: پھر میں کون سی انگوٹھی پہنوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاندی کی اور اس میں بھی تم ایک مثقال پورا نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

عبداللہ بن مسلم نامی راوی کی کنیت ابوطیبہ ہے اور یہ مروزی ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِيْ اُصْبُعَيْنِ

باب 42: دو انگوٹھیاں پہننا حرام ہے

1708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ وَفِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَابْنُ اَبِيْ مُوْسٰى هُوَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى وَاسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے سے، سرخ میسرہ استعمال کرنے سے اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے یعنی شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں (انگوٹھی پہننے سے) منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن ابی موسیٰ نامی راوی ابوبردہ بن ابوموسیٰ ہیں اور ان کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَحَبِّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 43: نبی اکرم ﷺ کا پسندیدہ لباس

1709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ

1708–اخرجه مسلم (1659/3) كتاب اللباس والزينة' باب: النهي عن التختم من الوسطى والتي تليها' حديث (2078/64) وابو داؤد (90/4، 91) كتاب الخاتم' باب: ما جاء في خاتم الحديد' حديث (4225) والنسائي (177/8) كتاب الزينة' باب: النهي عن الخاتم في السبابة' حديث (5210، 5211، 5212)' (194/8) كتاب الزينة' باب: موضع الخاتم' حديث (5286، 5287)' (219/8) كتاب الزينة باب: النهي عن الجلوس على المياثر من الارجوان' حديث (5376) وابن ماجه (1203/2) كتاب اللباس' باب: التختم في الابهام' حديث (3648) واحمد (109/1، 124، 134، 138، 154، 78، 88) والحميدي (29/1) حديث (52)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ لباس دھاری دار یمنی چادر تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1709- اخرجه البخاري (287/10) كتاب اللباس' باب: البرود والحبرة والشملة' حديث (5813'5812) ومسلم (1648/3) كتاب اللباس والزينة' باب: فضل لباس ثياب الحبرة' حديث (2079/33'32) وابو داؤد (51/4) كتاب اللباس' باب: من لبس الحبرة' حديث (4060) والنسائي (203/8) كتاب الزينة' باب: لبس الحبرة' حديث (5315) واحمد (291'184'251'134/3)

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

کھانے کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَلَامَ كَانَ يَاْكُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب1: نبی اکرم ﷺ جس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1710 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُوَانٍ وَّلَا فِیْ سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّيُوْنُسُ هٰذَا هُوَ يُوْنُسُ الْاِسْكَافُ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ''چوکی'' پر رکھ کر نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چھوٹے پیالے میں کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے کبھی چپاتی تیار کی گئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، پھر وہ لوگ کسی چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: عام دسترخوان پر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن بشار فرماتے ہیں: یہ یونس جو ہیں یہ ''یونس اسکاف'' ہے۔

عبدالوارث نے سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے، قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

1710- اخرجه البخاری (440/9) كتاب الاطعمة، باب: الخبز المرقق والاكل على الخوان والسفرة، حديث (5386) طرفه فی (5415) وابن ماجه (1095/2) كتاب الاطعمة، باب: الاكل على الخوان والسفرة، حديث (3292) واحمد (130/3)

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَكْلِ الْاَرْنَبِ

باب 2: خرگوش کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهُ قَالَ قُلْتُ اَكَلَهُ قَالَ قَبِلَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّعَمَّارٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَّقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَقَالُوْا اِنَّهَا تَدْمٰى

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "مرالظہران" کے مقام پر ہم لوگ ایک خرگوش کے پیچھے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کے پیچھے بھاگے میں اس تک پہنچ گیا اور میں نے اسے پکڑ لیا میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے ایک سخت پتھر کے ذریعے اسے ذبح کیا اور اس کی دو رانیں یا دو سرینیں میرے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوائیں تو آپ نے انہیں کھالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا، کیا آپ نے انہیں کھالیا، تو انہوں نے جواب دیا: آپ نے اسے قبول کرلیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق محمد بن صیفی، سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض اہل علم نے خرگوش کھانے کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں: اسے حیض آتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَكْلِ الضَّبِّ

باب 3: گوہ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1711- اخرجه البخاری (528/9) كتاب الذبائح والصيد، باب: ما جاء في التصيد، حديث (5489) وطرفه في (5535) ومسلم (1547/3) كتاب الصيد والذبائح، باب: اباحة الارنب، حديث (1953/53) وابو داؤد (352/3) كتاب الاطعمة، باب: في اكل الارنب، حديث (3791) والنسائي (197/7) كتاب الصيد والذبائح، باب: الارنب، حديث (4312) وابن ماجه (1080/2) كتاب الصيد، باب: الارنب، حديث (3343) والدارمي (92/2) كتاب الصيد، باب: اكل الارنب، واحمد (118/3، 171، 291)

1712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ اَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کھانے کے بارے میں دریافت کیا: گیا' تو آپ نے فرمایا: نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم نے گوہ کھانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اور دیگر اہل علم میں سے بعض حضرات نے اس کی رخصت عطا کی ہے اور بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کرتے ہوئے خود اسے نہیں کھایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَكْلِ الضَّبُعِ

باب 4: بجو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

1712- اخرجه مالك (968/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء فى اكل الضب' حديث (11) والبخارى (580/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: الضب' حديث (5536) ومسلم (1541/3) كتاب الصيد والذبائح' باب: اباحة الضب' حديث (1943/39) والنسائى (197/7) كتاب الصيد والذبائح' باب: الضب' حديث (4314) وابن ماجه (1080/2) كتاب الصيد' باب: الضب' حديث (3242) والدارمى (92/2) كتاب الصيد' باب: اكل الضب' واحمد (9/2' 10' 46' 60' 62' 74' 81) والحميدى (285/2) حديث (641)

1713- اخرجه ابوداؤد (355/3) كتاب الاطعمة' باب فى اكل الضبع' حديث (3801) والنسائى (191/5) كتاب مناسك الحج' باب: ما لا يقتله' المحرم و (200/7) كتاب الصيد' والذبائح' باب: الضبع' وابن ماجة (1030/2) كتاب المناسك' باب: جزاء الصيد يصيبه المحرم' حديث (3085) و (1078/2) كتاب الصيد' حديث (3236) من طريق عبد الله بن عبيد بن عمير عن ابى عمار عن جابر' فذكره۔

عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ صَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بِاَكْلِ الضَّبُعِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِىِّ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ

اختلاف روایت: وَرَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ

توضیح راوی: وَابْنُ اَبِىْ عَمَّارٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ الْمَكِّىُّ

◆◆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں' ان کے نزدیک بجو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد' امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ایسی بھی منقول ہے' جس میں بجو کھانے کی کراہت کا تذکرہ ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور بعض اہل علم نے بجو کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے' ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

یحیٰی قطان بیان کرتے ہیں' جریر بن حازم نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید کے حوالے سے ابن ابی عمار کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا اور ان کے قول کے طور پر کیا ہے' تاہم ابن جریج کی روایت زیادہ مستند ہے۔

ابن ابی عمار نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعمار مکی ہے۔

1714 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَّسَاَلْتُهُ عَنِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ

1714- اخرجه ابن ماجه (1078/2) كتاب الصيد' باب: الضبع' حديث (3237)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ

متن حدیث: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِیْ اِسْمٰعِيْلَ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ قَيْسِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِیُّ ثِقَةٌ

◄► حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کھانے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: کوئی شخص بجو کھا سکتا ہے؟ میں نے آپ سے ''بھیڑیا'' کھانے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص بھیڑیے کو کھا سکتا ہے' جس میں بھلائی موجود ہو؟

اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور یہ اسماعیل بن مسلم کے حوالے سے عبدالکریم بن امیہ کے حوالے سے منقول ہے۔ بعض محدثین نے اسمٰعیل کے بارے میں کلام کیا اور عبدالکریم ابوامیہ جو ہیں' یہ عبدالکریم بن قیس ہیں' اور یہ قیس ابومخارق کے صاحبزادے ہیں جبکہ عبدالکریم بن مالک جذری مستند راوی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب 5: گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1715 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَّرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ابوعیسٰی فرماتے ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس حدیث کو کئی راویوں نے اسی طرح عمرو بن دینار کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کو حماد بن زید نے عمرو بن دینار کے حوالے سے امام محمد بن علی (امام محمد الباقر) کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1715- اخرجه النسائي (201/7) كتاب الصيد' والذبائح' باب: الاذن في اكل لحوم الخيل' حديث (4327-4328) والحميدي (528/2) حديث (1254)

ابن عیینہ کے روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب 6: پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1716 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُّتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يُكْنٰى اَبَا هَاشِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ اَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وقَالَ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ اَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' زہری نے اس حدیث کو عبداللہ اور حسن سے روایت کیا ہے' جو امام محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں انہوں نے اس روایت کو اپنے والد کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے موقع پر خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

زہری اس حدیث کو عبداللہ اور حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جو امام محمد (الباقر) کے صاحبزادے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

زہری فرماتے ہیں' ان دونوں حضرات میں حسن بن محمد میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن محمد زیادہ مستند ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1716- اخرجه البخاری (570/9) كتاب الذبائح والصيد' باب: لحوم الحمر الانسية' حديث (5523) واخرجه مسلم (1028/2) كتاب النكاح' باب: نكاح المتعة وبيان' انه ابيح ثم نسخ' ثم ابيح ثم نسخ' واستقر تحريمه الى يوم القيامة' حديث (31-1407/32) و (1537/3) كتاب الذبائح' والصيد: باب: تحريم اكل لحم الحمر الاهلية' حديث (1407/22) والنسائى (202/7) كتاب الذبائح' والصيد: باب: تحريم اكل لحوم الحمر الاهلية' (120/6) كتاب النكاح' باب: تحريم المتعة' وابن ماجه (630/10) كتاب النكاح' باب: النهي عن نكاح المتعة' حديث (1961)

1717 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِىَّ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَاَنَسٍ وَّالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِىْ ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ذَكَرُوْا حَرْفًا وَّاحِدًا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر نوکیلے دانتوں والے درندوں کا گوشت کھانے اور جانور کو باندھ کر اس پر نشانے بازی کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ' حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالعزیز بن محمد اور دیگر راویوں نے محمد بن عمرو کے حوالے سے اسی حدیث کو نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس حدیث کا صرف یہ جملہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاَكْلِ فِىْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

باب 7: کفار کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1718 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِىُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ اَنْقُوهَا غَسْلًا وَّاطْبُخُوا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِىْ نَابٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ وَرُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ اسْمُهٗ جُرْثُوْمٌ وَّيُقَالُ جُرْهُمٌ وَّيُقَالُ نَاشِبٌ

1717- اخرجه احمد (366/2)

اسنادِ دیگر: وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں دریافت کیا: گیا' تو آپ نے فرمایا: تم دھوکر انہیں صاف کرلو اوران میں پکالو! (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرنو کیلے دانت والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے اوراس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی یہ ان سے منقول ہے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کا نام جرثوم تھا اور ایک قول کے مطابق جرہم تھا اور ایک قول کے مطابق "ناشب" تھا۔

یہ حدیث ابوقلابہ کے حوالے سے ابواسماء رحبی کے حوالے سے' حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1719 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِي قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں اوران کی ہنڈیا میں پکالیتے ہیں اوران کے برتنوں میں پی لیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں' ان کے علاوہ اور کوئی برتن نہ ملے تو تم انہیں پانی کے ذریعے صاف کرلیا کرو پھر حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم شکار کی سرزمین پر رہتے ہیں ہم کیا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو بھیجو اوراس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اوروہ کتا جانور کو ماردے تو تم اسے کھالو اوراگر وہ تربیت یافتہ نہ ہو' تو تم اسے ذبح کر کے کھالو اوراگر تم نے اپنا تیر پھینکا ہو' اوراس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا ہو' اوراس نے جانور کو قتل کردیا ہو' تو اسے کھالو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ

باب 8: وہ چوہا جو گھی میں گر کر مرجائے اس کے بارے میں جو منقول ہے

1720 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

1719- اخرجه احمد (195/4)

متن حدیث: اَنَّ فَارَةً وَّقَعَتْ فِىْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَصَحُّ وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

قول امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيْهِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ هٰذَا خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مَعْمَرٌ قَالَ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: گیا' تو آپ نے فرمایا: اس کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور باقی کو استعمال کر لو۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ حدیث زہری کے حوالے سے عبید اللہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا:

محدثین نے اس روایت میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا تاہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے تاہم یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمر نے زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیب سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے: ''آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ جما ہوا ہو تو اسے اور اس کے آس پاس والے کو پھینک دو اور اگر وہ مائع ہو تو اسے استعمال نہ

1720- اخرجه مالك في المؤطا (971/2) كتاب الاستئذان' باب: ما جاء في الفارة في السمن' حديث (20) والبخاري (585/9) كتاب الذبائح' والصيد: باب: اذا وقعت الفارة في السمن الجامد والذائب' حديث (5538'5540) وابوداؤد (392/2) كتاب الاطعمة' باب: في الفارة تقع في السمن' حديث (3841) والنسائي (187/7) كتاب الفرع والعتيرة' باب: الفارة تقع في السمن' والحميدي (149/1) حديث (312) من طريق الزهري' عن عبيد الله بن عتبة بن مسعود' عن ابي عباس عن ميمونة' فذكره۔

کرو"۔اس میں خطاء ہے اور صحیح حدیث وہ ہے جو زہری نے عبیداللہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

باب 9: بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1721 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّحَفْصَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

متنِ حدیث: وَهٰكَذَا رَوٰى مَالِكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس حدیث کو اسی طرح امام مالک نے اور ابن عیینہ نے زہری کے حوالے سے ابوبکر بن عبیداللہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

معمر اور عقیل نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم امام مالک اور ابن عیینہ کی نقل کردہ حدیث زیادہ مستند ہے۔

1722 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

1721- اخرجه احمد (80/2)

1722م- اخرجه مالك في الموطا (922/2) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم باب النهي عن الاكل بالشمال' حديث (6) ومسلم (1598/3) كتاب الاشربة' باب: آداب الطعام' والشراب واحكامهما' حديث (2020/105) واحمد (33/2) والدارمي (96/2'97) كتاب الاطعمة' باب: الاكل باليمين' والحميدي (283/2) حديث (635)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص کچھ کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لَعْقِ الْاَصَابِعِ بَعْدَ الْاَكْلِ

باب 10: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1723 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

قولِ امام بخاری: وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنَ الْمُخْتَلِفِ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◄► سہیل بن ابوصالح اپنے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھالے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی حوالے سے پہچانتے ہیں جو سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: عبدالعزیز سے منقول روایت ''مختلف'' ہے اور یہ صرف انہی کے حوالے سے معلوم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب 11: جو لقمہ گر جائے' جو کچھ اس کے بارے میں منقول ہے

1724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1723- اخرجه مسلم (1607/3) كتاب الاشربة' باب: استحباب لعق الاصابع والقصعة' واكل اللقمة' الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذى وكراهة مسح اليد قبل لعقها' حديث (2035/137) واحمد (341/2) كلاهما' من طريقسهل بن ابى صالح' عن ابيه' فذكره۔

1724- اخرجه مسلم (1606/3) كتاب الاشربة' باب: استحباب لعق الاصابع والقصعة' حديث (134) واحمد (301/3) والحميدى (518/2) حديث (1234)

متن حدیث: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے اوراس کا لقمہ گر جائے' تو اس پر جو چیز لگی ہو' وہ اسے صاف کرلے' اور پھر اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

1725 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ اِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذَى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◄► ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھالیتے تھے' تو اس کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے (جن کے ذریعے آپ نے کھانا کھایا ہوتا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے' تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کرلے' اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) آپ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

1726 سندِحدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اُمُّ عَاصِمٍ وَّكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَّقَدْ رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◄► سیّدہ اُمّ عاصم رضی اللہ عنہا' جو حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی اُمّ ولد ہیں' بیان کرتی ہیں' حضرت نبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ ہماری

1725– اخرجه مسلم (1607/3) كتاب الاشربة' باب: استحباب لعق الاصابع والقصعة' حديث (2034/136) واحمد (290, 177/3) عن حماد بن سلمة' عن ثابت فذكره.

1726– اخرجه ابن ماجه (1089/2) كتاب الاطعمة' باب: تنقية الصحفة' حديث (3271) واحمد (76/5) والدارمي (96/2) كتاب الاطعمة' باب: في لعق الصحفة من طريق المعلى بن راشد ابى اليمان' قال: حدثتني جدتي ام عاصم' فذكر نه.

طرف آئے ہم اس وقت ایک پیالے میں کھا رہے تھے انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی پیالے میں کھائے اور پھر اسے چاٹ لے تو وہ پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف معلٰی بن راشد کے حوالے سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور دیگر ائمہ نے معلٰی بن راشد کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَّسَطِ الطَّعَامِ

باب 12: "کھانے" کے درمیان میں سے کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1727 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَّسَطِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو اس کے درمیان میں سے نہ کھایا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ یہ حدیث عطاء بن سائب کے حوالے سے پہچانی گئی ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

باب 13: لہسن اور پیاز کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1728 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

1727- اخرجه ابوداؤد (348/3) كتاب الاطعمة' باب: ما جاء فى الاكل من اعلى الصحفة' حديث (3772) وابن ماجه (1090/2) كتاب الاطعمة' باب: النهى عن لاكل من ذروة الثريد' حديث (3277) واحمد (270/1' 300' 343' 345' 364) والدارمى (100/2) كتاب الاطعمة' باب: فى الذى ياكل مايليه' والحميدى (243/1) حديث (529) من طريق عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره.

1728- اخرجه البخارى (395/2) كتاب الاذان' باب: ما جاء فى الثوم النىء والبصل والكراث' حديث (855) ومسلم (467/2' 468' الابى) كتاب المساجد' ومواضع الصلوة' باب' نهى من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها' حديث (72' 73' 74/564) من طرق عن جابر والنسائى (43/2) كتاب المساجد' باب: من يمنع من المسجد' واحمد (380/3) وابن خزيمة (83/3) حديث (1664' 1665)

متن حدیث: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِیْ مَسْجِدِنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ اَيُّوْبَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِیِّ وَابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص اسے کھالے (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) راوی نے ایک مرتبہ' صرف لہسن کا ذکر کیا ہے اور پھر ایک مرتبہ' لہسن' پیاز اور گندنے کا ذکر کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہے۔

1729 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ

متن حدیث: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَيُّوْبَ وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَّلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ثُوْمٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز کھا لیتے تھے' تو بچا ہوا کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھیج دیتے تھے ایک مرتبہ آپ نے کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھجوایا آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں لہسن موجود تھا' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1729- اخرجه احمد (5/94،95،103،106) عن سماك بن حرب، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوخًا

باب 14: پکے ہوئے لہسن کھانے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيْحٍ وَّالِدُ وَكِيْعٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ

آثارِ صحابہ: نُهِىَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوخًا

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لہسن کھانے سے منع کیا گیا ہے البتہ پکے ہوئے کا حکم مختلف ہے۔

1731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يَصْلُحُ اَكْلُ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوخًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ قَوْلُهُ وَرُوِىَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيْحٍ صَدُوْقٌ وَّالْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لہسن کھانا ٹھیک نہیں ہے البتہ پکے ہوئے (کا حکم مختلف ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

یہ روایت شریک کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) امام بخاری فرماتے ہیں' جراح بن ملیح ''صدوق'' ہیں اور جراح بن ضحاک ''مقارب الحدیث'' ہے۔

1732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اُمَّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوْا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهُ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْهُ فَاِنِّىْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّىْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِىَ صَاحِبِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّاُمُّ اَيُّوْبَ هِىَ امْرَاَةُ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

◄► سیدہ اُم ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں پڑاؤ کیا ان لوگوں نے آپ کے لئے کھانا پکایا جس میں کچھ سبزیاں ڈال دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کھانے کو نا پسند کیا آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ اسے کھالو

1730- اخرجه ابوداؤد (389/2) كتاب الاطعمة' باب: فى اكل الثوم' حديث (3828)

732- اخرجه ابن ماجه (1116/2) كتاب الاطعمة' باب: اكل الثوم والبصل والكراث' حديث (3364) واحمد (462،433/6) والدارمى (102/2) كتاب الاطعمة' باب: اكل الثوم' وابن خزيمة (86/3) حديث (1671)

کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں اس کے ذریعے اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے اور اُم ایوب سے مراد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

1733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِىْ خَلْدَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ

قَالَ الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّسَمِعَ مِنْهُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ هُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ اَبُوْ خَلْدَةَ خِيَارًا مُّسْلِمًا

◄► ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں' لہسن بہترین رزق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اوران سے احادیث سنی ہیں۔

ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے یہ "ریاحی" ہیں اور عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں' ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 15: سوتے وقت برتن ڈھانپنے' چراغ اور آگ کو بجھادینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَّلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً وَّاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سوتے ہوئے) دروازے بند کردو' مشکیزے کا منہ بند کردو' برتنوں کو اوندھا کردو یا برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ کو بجھادو کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور جس کا منہ بند ہوا سے کھول نہیں سکتا اور ڈھانپی ہوئی چیز کو ہٹا نہیں سکتا اور چوہا گھر کو لوگوں سمیت جلاسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

1734- اخرجه مسلم (1594/3) كتاب الاشربه' باب: الامر بتغطية الاناء وايكاء السقا' حديث (210/96) وابو داؤد (365/2) كتاب الاشربه' باب: فى ايكاء الآنية' حديث (3732)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْقِرَانِ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ

باب 16: دو کھجوریں ملا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1736 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْرَنَ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے البتہ اگر اپنے ساتھی سے اجازت لے لی جائے (تو ایسا کرنا جائز ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1735- اخرجه البخاری (88/11) کتاب الاستئذان باب: لا تترك النار فی البیت عند النوم' حدیث (6293) ومسلم (1596/3) کتاب الاشربة' باب: الامر بتغطیة الاناء وایكاء السقاء واطفاء السراج' حدیث (2015/100) وابو داؤد (784/2) کتاب الاداب' باب: فی اطفاء النار باللیل' حدیث (5246) وابن ماجه (1239/2) کتاب الآداب' باب: اطفاء النار عند المبیت' حدیث (3769)

1736- اخرجه البخاری (127/5) کتاب المظالم' باب: اذا اذن انسان لاخر شیئا جاز' حدیث (2455)(156/5) کتاب الشركة' باب: القرآن فی التمر بین الشركاء' حدیث (2489'2490)'(482/9) کتاب الاطعمة' باب: القرآن فی التمر' حدیث (5446) ومسلم (1617/3) کتاب الاشربة' باب: نهی الاكل مع جماعة عن قرآن تمرتین' حدیث (151) وابوداؤد (390/2) کتاب الاطعمة باب: الاقرآن فی التمر عند الاكل' حدیث (3834) وابن ماجه (1106/2) کتاب الاطعمة' باب: النهی عن قرآن التمر' حدیث (3331'3332)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

باب 17: کھجور کھانے کے مستحب ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1737 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِیُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ سَلْمَى امْرَاَةِ اَبِیْ رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ الْبُخَارِیَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں جو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق یحییٰ بن حسان کے علاوہ اور کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

باب 18: کھانے سے فارغ ہوجانے کے بعد اس پر حمد بیان کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

1737- اخرجه مسلم (1618/3) كتاب الاشربة' باب: ادخال التمر ونحوه من الاقوات للعيال' حديث (2046/152) وابو داؤد (390/2) كتاب الاطعمة' باب: في التمر' حديث (3831) وابن ماجه (1104/2) كتاب الاطعمة' باب: التمر' حديث (3327) والدارمي (2/103'104) كتاب الاطعمة' باب: في التمر' من طريق سليمان بن بلال' عن هشام عروة' عن ابيه' فذكره.

1738- اخرجه مسلم (2095/4) كتاب الذكر' والدعاء والتوبة والاستغفار' باب: استحباب حمد الله تعالى بعد الاكل والشرب' حديث (2734/89) واحمد (117'100/3) من طريق زكريا بن ابي زائدة' عن سعيد بن ابي بردة فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے' جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے' تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو کئی راویوں نے زکریا بن ابوزائدہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ہم اس حدیث کو صرف زکریا بن زائدہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ

باب 19: جذام کے مریض کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ

توضیح راوی: وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَّالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَشْهَرُ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ وَّحَدِيْثُ شُعْبَةَ اَثْبَتُ عِنْدِيْ وَاَصَحُّ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ تھاما اور اس کا ہاتھ اپنے پیالے میں ڈال کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے اس پر توکل کرتے ہوئے کھانا شروع کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف یونس بن مغفل بن فضالہ سے منقول جانتے ہیں یہ صاحب بصری شیخ ہیں اور مغفل بن فضالہ جو دوسرے ہیں وہ مصری ہیں وہ ان سے زیادہ مستند اور مشہور ہیں۔

1739- اخرجه ابوداؤد (413/2) كتاب الطب' باب: في الطيرة' حديث (3925) وابن ماجه (1172/2) كتاب الطب' الجذام' حديث (3542)

شعبہ نے اس حدیث کو حبیب بن شہید کے حوالے سے ابن بریدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ تھاما' تاہم شعبہ کی حدیث میرے نزدیک زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

باب 20: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

1740 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت جہجاہ غفاری رضی اللہ عنہ' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1741 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

1740- اخرجه البخاري (446/9) كتاب الاطعمة' باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (5394'5393) ومسلم (1631/3) كتاب الاشربة: باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (182'183'184/2060) وابن ماجه (1084/2) كتاب الاطعمة' باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (3257) واحمد (21/2'43'145) من طريق نافع' فذكره.

1741- اخرجه مالك في الموطا (924/2) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم' باب: ما جاء في معي الكافر' حديث (10) ومسلم (1632/3) كتاب الاشربة' باب: المؤمن ياكل في معي واحد' حديث (186/2063) واحمد (375/2) من طريق مالك' عن سهيل بن ابي صالح' عن ابيه' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کافر شخص کو اپنا مہمان بنایا آپ نے اس کے لئے حکم دیا ایک بکری کا دودھ اس کے لئے دوہ لیا گیا اس نے اسے پی لیا پھر دوسری کا دوہ لیا گیا اس نے اسے بھی پی لیا پھر اگلی کا دوہ لیا گیا اس نے اسے بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا اگلے دن صبح وہ شخص مسلمان ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' وہ اس نے پی لیا پھر آپ کے حکم کے تحت اس کے لئے دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ اسے پورا نہیں پی سکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اور سہیل سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

باب 21: ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1742 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِى الثَّلَاثَةَ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِى الْاَرْبَعَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1743 وَرَوٰى جَابِرٌ وَّابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِى الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِى الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِى الثَّمَانِيَةَ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

1742–اخرجه مالك (928/2) كتاب صفة النبى صلى الله عليه وسلم' باب: جامع فى الطعام والشراب' حديث (20) البخارى (445/9) كتاب الاطعمة' باب: طعام الواحد– حديث (5392) ومسلم (1630/3) كتاب الاشربة' باب: فضيلة المواساة فى الطعام القليل' حديث (2057/178) واحمد (244/2) والحميدى (458/2) حديث (1068) من طريق ابى الزناد' عن الاعرج' فذكره.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْجَرَادِ

باب 22: ٹڈی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1744 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ الْعَبْدِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ

متنِ حدیث: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰکَذَا رَوٰی سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَّرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ فَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ان سے ٹڈی کھانے کے بارے میں دریافت کیا: گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کو سفیان بن عیینہ نے حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں چھ غزوات کا ذکر ہے جب کہ سفیان ثوری اور دیگر اہل علم نے اسے حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

1745 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ

متنِ حدیث: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَرَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ یَعْفُوْرٍ اسْمُهٗ وَاقِدٌ وَّیُقَالُ وَقْدَانُ اَیْضًا وَّاَبُوْ یَعْفُوْرٍ الْاٰخَرُ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ نِسْطَاسَ

1744- اخرجه البخاری (539/9) کتاب الذبائح والصید حدیث (5495) واخرجه مسلم (1547،1546/3) کتاب الصید والذبائح' باب: اباحة الجراد' حدیث (1952/52) وابو داؤد (385/2) کتاب الاطعمة' باب: فی اکل الجراد' حدیث (3812) والنسائی (210/7) کتاب الصید والذبائح' باب: الجراد' والدارمی (91/2) کتاب الاطعمة' باب: فی اکل الجراد' واحمد (357،353/4) والحمیدی (311/2) حدیث (713) وعبد بن حمید (186) حدیث (526) من طریق ابی یعفور' فذکرہ۔

◆◆ ابویعفور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی جس میں ہم ٹڈی کھاتے رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شعبہ نے اس حدیث کو ابویعفور کے حوالے سے' حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسے کئی غزوات میں شرکت کی ہے۔ جن میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابویعفور کا نام ''واقد'' ہے اور ایک قول کے مطابق ''وقدان'' کہا جاتا ہے۔

دوسرے ''ابویعفور'' کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى الْجَرَادِ

باب 23: ٹڈیوں کے لیے دعائے ضرر کرنا

1746 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ عَنْ مُّوسٰى ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْجَرَادَ اقْتُلْ كِبَارَهُ وَاَهْلِكْ صِغَارَهُ وَاَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَدْعُو عَلٰى جُنْدٍ مِّنْ اَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهٖ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا نَثْرَةُ حُوْتٍ فِي الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُوْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ وَاَبُوْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثِقَةٌ وَّهُوَ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹڈیوں کے لیے دعائے ضرر (ان الفاظ میں) کی:

''اے اللہ! ٹڈیوں کو ہلاک کردے۔ بڑی ٹڈیوں کو قتل کردے اور چھوٹی کو ہلاک کردے۔ ان کے انڈوں کو خراب کردے اور ان کی نسل ختم کردے۔ ہماری زندگی اور ہمارے رزق (خوراک) سے انہیں منہ سے پکڑ لے (یعنی دور

1746- اخرجه ابن ماجه (1073/2، 1073) كتاب الصيد، باب: صيد الحيتان والجراد، حديث (3221) من طريق زياد بن عبد الله بن علاثة، عن موسى بن محمد بن ابراهيم التيمي، عن ابيه، فذكره.

کردے) بے شک تو دعا کو سننے والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نے عرض کی' یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ کی ایک قسم کی مخلوق کی نسل ختم کرنے کی دعا کیوں کررہے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سمندر میں مچھلی کی قسم ہے (یعنی ان کی نسل ختم نہیں ہوگی)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کیونکہ وہ بکثرت غریب اور منکر روایات نقل کرتے ہیں۔

ان کے والد محمد بن ابراہیم ثقہ ہیں اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

باب 24: نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اختلافِ سند: وَرَوَی الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ثوری نے اسے ابن ابونجیح کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے اور نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی

1747- اخرجه ابوداؤد (379/2) كتاب الاطعمة' باب: النهى عن اكل الجلالة والبانها' حديث (3785) وابن ماجه (1064/2) كتاب الذبائح' باب: النهى عن لحوم الجلالة' حديث (3189) من طريق محمد بن اسحق' عن ابن ابى نجيح' عن مجاهد' فذكره.

السِّقَاءِ

اسنادِدیگر: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَّفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کرنے سے منع کیا ہے' گندگی کھانے والے جانورروں کا دودھ پینے سے منع کیا ہے' مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محمد بن بشار فرماتے ہیں' اس حدیث کو قتادہ نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الدَّجَاجِ

باب 25: مرغی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1749 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنْ اَبِی الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِدیگر: وَّقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ زَهْدَمٍ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ

توضیح راوی: وَّاَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ

◆◆ زہدم جرمی بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا آگے ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (کے گوشت) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

1748- اخرجه البخاری (93/10) کتاب الاشربة' باب: الشرب من فم السقاء' حديث (5629) وابو داؤد (362/2) کتاب الاشربة' باب الشراب من فی السقاء' حديث (3719)'(3786) واحمد (226/1'241'293'321'339) من طريق عكرمة فذكره.

1749- اخرجه البخاری (272/6) کتاب فرض الخمس' باب: اذا بعث الامام رسولا فی حاجة' حديث (3133) واطرافه فی (4385'4415'5517'5518' 6652'6649'6678'6680'6718'6719'6721'7555) واخرجه مسلم (1270/3'1271) کتاب الايمان' باب: ندب من حلف يمينا' فرأى غيرها خيرا منها' ان ياتی الذی هو خير' ويكفر عن يمينه' حديث (9) وابو داؤد (9/7) کتاب الايمان والنذور' باب: من حلف علی يمين فرأی غيرها خيرامنها' حديث (3779) طرفاً منه (206/7) کتاب الصيد' والذبائح' باب: اباحة اكل لحوم الدجاج' حديث (4346'4347)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے زہدم کے حوالے سے منقول ہے اور یہ حدیث صرف زہدم کے حوالے سے ہی ہم جانتے ہیں۔

ابوالعوام نامی راوی کا نام ''عمران القطان'' تھا۔

1750 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ قَالَ وَفِى الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِىِّ وَعَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ

◆◆ زہدم بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا جا سکتا ہے تاہم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تمیمی اور ابوقلابہ کے حوالے سے زہدم جرمی سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَكْلِ الْحُبَارٰى

باب 26: سرخاب کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1751 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِىٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ وَّيُقَالُ بُرَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ

◆◆ ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے حدیث نقل کی ہے ایک قول کے مطابق' ان کا نام برید بن عمر بن سفینہ ہے۔

1751- اخرجه ابوداؤد (381/2) كتاب الاطعمة' باب: فى اكل لحم الحبارى' حديث (3797) من طريق ابراهيم بن عمر بن سفينة' عن ابيه فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الشِّوَاءِ

باب 27: بھنا ہوا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِیْرَةِ وَاَبِیْ رَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت رکھا تو آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں'

یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا

باب 28: ٹیک لگا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1753 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی زَكَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ وَسُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ

1752- اخرجه احمد (307/6) من طریق محمد بن یوسف ان عطاء بن الیسار اخبره' فذکره.

1753- اخرجه البخاری (451/9) کتاب الاطعمة' باب: الاکل متکئا' حدیث (5398'5399) وابو داؤد (375/2) کتاب الاطعمة' باب: ما جاء فی الاکل' متکئا' حدیث (3769) وابن ماجه (1086/2) کتاب الاطعمة' باب: الاکل متکئا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

زکریا بن ابوزائدہ اور سفیان بن سعید اور دیگر اہل علم نے علی بن اقمر کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے' جب کہ شعبہ نے سفیان ثوری کے حوالے سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

باب 29: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1754 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اس کو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ گفتگو کی جاسکتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ

باب 30: ''شوربا'' زیادہ بنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَّهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

1754– اخرجه البخاري (468/9) كتاب الاطعمة' باب: الحلوى والعسل' حديث (5431'65/10) كتاب الاشربة' الباذق' ومن نهى عن كل مسكر' من الاشربة'حديث (5599'146/10) كتاب الطب' باب: الدواء بالعسل' حديث (5682) ومسلم (1101,1102/2)كتاب الطلاق' باب: وجوب الكفارة' على من حرم امراته ولم ينو الطلاق' حديث (1474/21) وابو داؤد (361/2) كتاب الاشربة' باب: في شراب العسل' حديث (3715) وابن ماجه (1104/2) كتاب الاطعمة' باب: الحلواء' حديث (3323)

1755– تفرد به الترمذي' واخرجه الحاكم في المستدرك (130/4)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلْقَمَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ

◆◆ حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص گوشت خریدے (تو پکاتے ہوئے) اس کا شوربا زیادہ کرے کیونکہ اگر اسے گوشت کی (بوٹی نہیں ملے گی) تو شوربا مل جائے گا' اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہے (یعنی اس میں گوشت کا اثر ہوتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے تاہم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں جو محمد بن فضاء سے منقول ہے' جو تعبیر بیان کیا کرتے تھے سلیمان بن حرب نے ان کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے اور (اس حدیث کے راوی) علقمہ بن عبداللہ' بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

1756 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَّاِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اگر اسے کچھ نہ ملے تو وہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لے اور اگر تم گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ کرو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی بھیج دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس کو شعبہ نے ابوعمران جونی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الثَّرِيْدِ

باب 31: ''ثرید'' کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1757 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1756- اخرجه مسلم (2026/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء' حديث (2626/144) واحمد (173/5) من طريق ابوعمران الجوني' عن عبد الله بن الصامت' فذكره.

متن حدیث: كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں، خواتین میں صرف مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا) اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہا) کامل ہیں اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے، جو ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا

باب 32: گوشت کو نوچ کر کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1758 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِيْ اَبِيْ فَدَعَا اُنَاسًا فِيْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْمُعَلِّمِ مِنْهُمْ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے والد نے میری شادی کی انہوں نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جن میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوشت کو نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ مزیدار محسوس ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں مذکورہ بالا حدیث کو ہم صرف عبدالکریم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حافظے کے حوالے سے کچھ

1757- اخرجه البخاري (514/6) كتاب احاديث الانبياء، باب: قول الله، وضرب الله مثلا للذين امنوا امراة فرعون- حديث (3411) واطرافه (3433، 3769، 5418) ومسلم (1887،1886/4) كتاب فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة ام المؤمنين، حديث (2431/70) وابن ماجه (1091/2) كتاب الاطعمة، باب: فضل الثريد على الطعام، حديث (3280) واحمد (409،394/4) من طريق شعبة عن عمرو بن مرة الجملي، عن مرة الهمداني، فذكره.

1758- اخرجه الدارمي (106/2) كتاب الاطعمة، باب: فيمن استحب ان ينهس اللحم ولا يقطعه واحمد (464/6،400/3) والحميد (257،256/1) حديث (564) من طريق عبد الكريم ابي امية، عن عبد الله بن الحارث، فذكره.

گفتگو کی ہے جن میں ایوب سختیانی شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

باب 33: گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹ کر کھانے کی رخصت کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ منقول ہے

1759 سندِ حدیث: حَـدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّـهٗ رَاَى الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

◆ حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے چھری کے ذریعے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر اسے کھایا پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَيِّ اللَّحْمِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 34: نبی اکرم ﷺ کو کون سا گوشت زیادہ محبوب تھا اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

1760 سندِ حدیث: حَـدَّثَـنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّاَبِيْ عُبَيْدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1759- اخرجه البخاري (372/1) كتاب الوضوء' باب: من لم يتوضا من لحم الشاة والسويق' حديث (208) واطرافه (5462'5422'5408'2923'675) ومسلم (280/2'281- نووى) كتاب الحيض' باب: نسخ الوضوء' مما مست النار' حديث (355/93,92) وابن ماجه (165/1) كتاب الطهارة' وسننها' باب: الرخصة في ذلك' حديث (490) والدارمي (185/1) كتاب الصلوٰة والطهارة' باب: الرخصة في ترك الوضوء' واحمد (139/4'287/5)

1760- اخرجه البخاري (428/6) كتاب احاديث الانبياء' باب: قول الله (ولقد ارسلنا نوحا) حديث (3340) باب: يزفون' النسلان في المشي' حديث (3361)' (247/8) كتاب التفسير' باب: ذرية من حملنا مع نوح' حديث (4712) ومسلم (603/1'الابي) كتاب الايمان' باب: ادنى اهل الجنة منزلة فيها' حديث (194/327) وابن ماجه (1099/2) كتاب الاطعمة' باب: اطايب اللحم' حديث (3307)

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت رکھا گیا' وہ آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اسے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ''ہرم'' ہے۔

1761 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ اَبُوْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ابْنِ يَحْيَى مِنْ وَّلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهِ لِاَنَّهُ اَعْجَلُهَا نُضْجًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت میں ران کا گوشت (زیادہ) پسند نہیں تھا لیکن چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کبھی کبھار کھانے کو ملتا تھا تو آپ اسے کھا لیتے تھے کیونکہ یہ جلدی تیار ہو جاتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اور ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَلِّ

باب 35: سرکہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1762 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

1763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت مبارک بن سعید سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

1764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدْمُ الْخَلُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' سرکہ بہترین سالن ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سالنوں میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے جانتے ہیں جو سلیمان بن بلال سے منقول ہے۔

1765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَتْ

متن حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا كِسَرٌ يَّابِسَةٌ وَّخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ هَانِئٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ اسْمُهُ ثَابِتُ بْنُ اَبِىْ صَفِيَّةَ وَاُمُّ هَانِئٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ بِزَمَانٍ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا اَعْرِفُ لِلشَّعْبِيِّ سَمَاعًا مِّنْ اُمِّ هَانِئٍ فَقُلْتُ

1764- اخرجه مسلم (1621/3) كتاب الاشربة' باب: فضيلة الخل والتادم به' حديث (2051/164) وابن ماجه (1102/2) كتاب الاطعمة' باب: الائتدام بالخل' حديث (33616) والدارمي (101/2) كتاب الاطعمة' باب: اى الادام كان احب الى رسول الله' من طريق سليمان بن بلال' عن هاشم بن عروة' عن ابيه' فذكره.

اَبُوْ حَمْزَةَ كَيْفَ هُوَ عِنْدَكَ فَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَكَلَّمَ فِيْهِ وَهُوَ عِنْدِىْ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

◆◆ سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: صرف سوکھی روٹی کے ٹکڑے ہیں اور سرکہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے ہی لے آؤ' جس گھر میں سرکہ موجود ہو اس گھر والے محتاج نہیں ہوتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی حوالے سے' سیّدہ اُم ہانی سے منقول جانتے ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی کا نام ثابت بن ابوصفیہ ہے۔

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کافی عرصے بعد ہوا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق شعبی نے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

میں نے پوچھا: آپ کے نزدیک ابوحمزہ کیسا آدمی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور میرے نزدیک وہ ''مقارب الحدیث'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ

باب 36: تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَقَدْ رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے بعض اہل علم نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

1766– اخرجه ابوداؤد (390/2) كتاب الاطعمة' باب: فى الجمع بين لونين' فى الاكل' حديث (3836) والحميدى (124/1) حديث (255) من طريق عروة' فذكره.

یزید بن رومان نے اس حدیث کو عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب 37: ککڑی کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

متنِ حدیث: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھالیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب 38: اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1768 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ وَّثَابِتٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے کے اونٹوں کی طرف بھیج دیا اور فرمایا: ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔

1767- اخرجه البخاری (475/9) کتاب الاطعمة' باب: القثاء بالرطب' حدیث (5440) وباب: القثاء' حدیث (5447) وباب: جمع اللونین او الطعامین' بمرة' حدیث (5449) ومسلم (1616/3) کتاب الاشربة' اکل القثاء بالرطب' حدیث (2043/147) وابو داؤد (290/2) کتاب الاطعمة' باب: فی الجمع بین لونین فی الاکل' حدیث (3835) وابن ماجه (1104/2) کتاب الاطعمة' باب: القثاء والرطب یجمعان' حدیث (3325) والدارمی (103/2) کتاب الاطعمة' باب: من لم یر باسا ان یجمع بین الشیئین' واحمد (203/1) والحمیدی (248/1) حدیث (540) من طریق ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف' عن ابیه' فذکره

1768- اخرجه البخاری (177/6'178) کتاب الجهاد والسیر' باب: اذا حرق المشرك المسلم' هل یحرق' حدیث (3018'113/12) کتاب الحدود' باب: لم یحسم النبی صلی الله علیه وسلم المحاربین' حدیث (6803) وباب: لم یسق المرتدون المحاربون حتی ماتوا' حدیث (6804) باب: سمر النبی صلی الله علیه وسلم اعین المحاربین' حدیث (6805)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے' جو اس حوالے سے منقول ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے ابوقلابہ نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے اس کو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

باب 39: کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا

1769 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ يَعْنِى الرُّمَّانِيَّ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاْتُ فِى التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَاْتُ فِى التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ

توضیح راوی: وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِيْنَارٍ

◆◆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے تورات میں یہ بات پڑھی تھی کہ کھانے سے پہلے وضو کرنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپ کو بتایا: میں نے تورات میں جو پڑھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے (یعنی ہاتھ دھونے) سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس قیس بن ربیع کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کے راوی ابوہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

بَابُ فِىْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب 40: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

1770 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

176- اخرجه ابوداؤد (373،372/2) كتاب الاطعمة، باب: في غسل اليد قبل الطعام، حديث (3761) واحمد (441/5) من طريق ابوهاشم الرماني عن زاذان، فذكره.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُوضَعَ الرَّغِيْفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کی کیا ہم آپ کے وضو کے لئے پانی نہ لے کر آئیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے' جب میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس کو عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں' سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو ناپسند کرتے تھے اور وہ پیالے کے نیچے روٹی رکھنے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ

باب 41: کھانے (کے آغاز) میں بسم اللہ پڑھنا

1771 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سَوِيَّةَ اَبُو الْهُذَيْلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ وَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ مِنْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِي الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ الرُّطَبِ اَوْ مِنْ اَلْوَانِ الرُّطَبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ قَالَ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ

1770- اخرجه ابوداؤد (372/2) كتاب الاطعمة' باب: في غسل اليدين عند الطعام' حديث (3760) والنسائي (82/1) كتاب الطهارة' باب: الوضوء لكل صلاة' حديث (132) واحمد (282/1'359) وابن خزيمة (23/1) حديث (35) وعبد بن حميد (230) حديث (960) من طريق ايوب' عن ابي مليكة' فذكره.

وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ لِعِكْرَاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ

عکراش بن زویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوٰۃ کے ہمراہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے پایا پھر آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چلے گئے آپ نے دریافت کیا: کچھ کھانے کے لئے ہے؟ تو ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور بوٹیاں تھیں ہم نے کھانا شروع کیا میرے ہاتھ پیالے کے اردگرد گردش کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے کھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرے دائیں ہاتھ کو تھاما اور فرمایا: اے عکراش! صرف ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے' پھر ہمارے لئے ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھال میں گردش کرنے لگا آپ نے فرمایا: اے عکراش! تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں پھر پانی لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اس کی تری کو اپنی دونوں ہتھیلیوں' چہرے اور کلائیوں اور سر پر مل لیا اور فرمایا: اے عکراش' یہ اس چیز کا وضو ہے' جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد اس طرح ہاتھ دھونے چاہئیں۔)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کے حوالے سے جانتے ہیں اور علاء نے اس حدیث کو روایت کرنے میں "تفرد" کیا ہے حضرت عکراش کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب 42: کدو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1772 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ طَالُوْتَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَّا اَحَبَّكِ اِلَیَّ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

ابو طالوت بیان کرتے ہیں' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا' وہ اس وقت کدو کھا رہے تھے انہوں نے کہا اے درخت! (یعنی سبزی) میں تم سے صرف اس لئے محبت کرتا ہوں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں پسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے "غریب" ہے۔

1773 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَّرُوِيَ اَنَّهٗ رَاَى الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الدُّبَّاءُ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ برتن میں تلاش کررہے تھے یعنی کدو تلاش کررہے تھے تو میں بھی اسے پسند کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کدو دیکھ کر دریافت کیا' یہ کس لئے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ کدو ہیں ہم ان کے ذریعے اپنا سالن زیادہ کرلیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَكْلِ الزَّيْتِ

باب 43: زیتون کا تیل کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1774 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

اختلافِ سند: وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ اَحْسَبُهٗ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے ملو

1773- اخرجه البخاري (372/4) كتاب البيوع' باب: الخياط' حديث (2092) واطرافه (5379' 5420' 5433' 5435' 5436' 5437' 5439) ومسلم (1615/3) كتاب الاشربة' باب: جواز اكل المرق' واستحباب اكل اليقطين' حديث (2041/144) وابو (377/2) كتاب الاطعمة' باب: في اكل الدباء' حديث (3782)

1774- اخرجه ابن ماجه (1103/2) كتاب الاطعمة' باب: الزيت' حديث (3319) وعبدبن حميد (33) حديث (13) من طريق عبدالرزاق' عن معمر' عن زيد بن اسلم' عن ابيه' فذكره.

کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اس کو ہم صرف عبدالرزاق کے معمر سے روایت کرنے کے حوالے سے جانتے ہیں عبدالرزاق نے اس کی روایت میں ''اضطراب'' کیا ہے بعض اوقات وہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت نقل کرتے ہیں اور کبھی شک کے ساتھ یہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور کبھی یہ کہتے ہیں زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

1775 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ عَطَاءٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِىْ اَسِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى

◆◆ عبداللہ بن عیسیٰ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عطاء کے حوالے سے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے (جسم پر) ملو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف سفیان کی عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ وَالْعِيَالِ

باب 44: زیر ملکیت (غلام یا کنیز) اور زیر کفالت کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا اِيَّاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ خَالِدٍ وَّالِدُ اِسْمٰعِيْلَ اسْمُهٗ سَعْدٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں جب کسی شخص کا خادم کھانا تیار کرنے

1775- اخرجه احمد (497/3) والدارمى (102/2) كتاب الاطعمة، باب: فى فضل الزيت، من طريق عبد الله بن عيسى، عن عطاء فذكره.

1778- اخرجه ابن ماجه (1094/2) كتاب الاطعمة، باب: اذا اتاه خادمه بطعامه فليناوله منه، حديث (3389)

کے لئے اس کی گرمی اور دھوئیں کو برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ اس خادم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالے اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھانے کے لئے دیدے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوخالد نامی راوی اسماعیل کے والد ہیں اوران کا نام "سعد" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب 45: کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1777 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشَ وَشُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ ابْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اسلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، کفار کو قتل کرو اور جنت کے وارث بن جاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عائشہ رضی اللہ عنہ اور شریح بن ہانی کی اپنے والد کے حوالے سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے، جو ابن زیاد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اعْبُدُوْا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1778- اخرجه البخاری فی الآداب المفرد (981) وابن ماجه (1218/2) کتاب الآداب' باب: افشاء السلام' حدیث (3694) واحمد (196'170/2) والدارمی (109/2) کتاب الاطعمة' باب: فی اطعام الطعام' وعبد بن حمید (139) حدیث (355) من طریق عطاء بن السائب' عن ابیه' فذکره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

باب 46: رات کا کھانا کھانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1779 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عَلَّاقٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ مَجْهُوْلٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کا کھانا کھالو خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہوں کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا (جلد ہی آجاتا) ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "منکر" ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں اور عنبسہ نامی راوی کو حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے اور عبدالملک بن علاق نامی راوی مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب 47: کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1780 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بُنَیَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْ وَجْزَةَ السَّعْدِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِیْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ وَجْزَةَ السَّعْدِیُّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کے پاس کھانا موجود تھا آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ اللہ تعالیٰ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کرو اور اپنے آگے سے کھانا شروع کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ہشام بن عروہ نے ابووجزہ سعدی کے حوالے سے مزینہ قبیلے کے ایک فرد کے حوالے

1780- اخرجہ ابن ماجہ (1087/2) کتاب الاطعمۃ' باب: التسمیۃ عند الطعام' حدیث (3265) واحمد (26/4) عن ھشام بن عروۃ' عن ابیہ فذکرہ۔

سے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ کے شاگردوں نے اسے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے ابووجزہ سعدی کا نام "یزید بن عبید" ہے۔

1781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَّسِىَ فِىْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِىْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

حدیثِ دیگر: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِىْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِىٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ هِىَ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے اگر وہ شروع میں پڑھنا بھول جائے' تو درمیان میں "بسم اللّٰه فی اوله وآخره" (اس کے آغاز اور اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں) پڑھ لے۔

اسی سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ ساتھیوں کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے کھا لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اُم کلثوم نامی خاتون حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَةِ وَفِىْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

باب 48: جب ہاتھ میں چکنائی موجود ہو' تو اس وقت (اسے دھوئے بغیر) رات بسر کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِىْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَىْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

1781- اخرجه ابوداؤد (374/2) كتاب الاطعمة' باب: التسمية على الطعام' حديث (3767)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان بہت جلد محسوس کرتا ہے اور جلدی ادراک کر لیتا ہے' تو تم اپنا خیال رکھا کرو جو شخص رات بسر کرے' اور اس کے ہاتھ میں کوئی چکنائی موجود ہو' اور پھر اسے کوئی (کیڑا مکوڑا) کوئی نقصان پہنچا دے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے اسے سہیل بن ابوصالح نے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث کے طور پر روایت کیا ہے۔

1783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبَغْدَادِيُّ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ بَاتَ وَفِىْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَىْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات بسر کرے' اور اس کے ہاتھ پر کچھ چکنائی موجود ہو' اور پھر اسے کوئی چیز کاٹ لے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اعمش کے اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

1783– اخرجه البخاری فی الآداب المفرد (1220) وابو داؤد (394/2) كتاب الاطعمة' باب: فی غسل اليد من الطعام' حديث (3852) وابن ماجه (1096) كتاب الاطعمة' باب: من بات وفی يده ريح غمر' حديث (3297) واحمد (263/2'537) والدارمی (104/2) كتاب الاطعمة' باب: ف الوضوء بعد الطعام' من طريق ابی صالح' فذكره۔

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

پینے کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب 1: شراب پینے والے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُبَادَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا فَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے، جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا، اور مر جائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی کے ساتھ پیتا ہو، تو وہ اسے آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول "حسن صحیح" ہے

اس روایت کو اس کے علاوہ دوسری صورت میں بھی نقل کیا گیا ہے، جسے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی

1784- اخرجه مسلم (1587/3، 1588) كتاب الاشربة، باب: بيان ان كل مسكر خمر، حديث (73، 74، 75/2003) والنسائي (296/8، 297) كتاب الاشربة، باب: اثبات اسم الخمر لكل مسكر من الاشربة، حديث (5582، 5583، 5584، 5585، 5586) واحمد (16/2، 29، 98، 134، 137) من طريق نافع، فذكره.

اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اسے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسے ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1785 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَّهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِّنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پی لے گا اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا اگر وہ دوبارہ پیئے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا اگر وہ پھر توبہ کر لے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلے گا اگر وہ پھر پیئے گا' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز کو قبول نہیں کرے گا اگر وہ پھر توبہ کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلے گا' اور پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا پھر اگر وہ توبہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول نہیں کرے گا' اور اسے نہر ''خبال'' میں سے پلائے گا۔

ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نہر ''خبال'' کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: اہل جہنم کی پیپ کی نہر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے فرمان کے طور پر روایت کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

باب 2: ہر نشہ آور چیز کے حرام ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1786 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

1785- اخرجه احمد (35/2) من طريق عطاء بن السائب' عن عبد الله بن عبيد الله بن عمير' عن ابن عمر' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" (نامی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: ہروہ مشروب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَالْاَشَجِّ الْعُصَرِيِّ وَدَيْلَمَ وَمَيْمُوْنَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ وعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

متن حدیث: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ، حضرت دیلم رضی اللہ عنہ، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ،

1786– اخرجه مالك فى الموطا (845/2) كتاب الاشربة' باب: تحريم الخمر' حديث (9) والبخارى (44/10) كتاب الاشربة' باب: الخمر من العسل' وهو البتع' حديث (5585'5586) ومسلم (1585/3'1586) كتاب الاشربة' باب: بيان ان كل مسكر خمر' وان كل خمر' حرام' حديث (67'68/2001) وابو داؤد (352/2'353) كتاب الاشربة' باب: النهى عن السكر' حديث (3682) والنسائى (297/8, 298) كتاب الاشربة' باب: تحريم كل شراب اسكر' حديث (5588'5591'5592'5593' 5594) وابن ماجه (1132/2) كتاب الاشربة' باب: كل مسكر حرام' حديث (3386) واحمد (36/6'96'190'225) والدارمى (113/2) كتاب الاشربة' باب: ما قيل فى السكر' والحميدى (135/1) حديث (281) من طريق ابن شهاب الزهرى' عن ابى سلمة بن عبد الرحمن' فذكره۔

1787– اخرجه النسائى (297/8) كتاب الاشربة' باب: تحريم كل شراب إسكر' حديث (5587) وابن ماجه (1124/2) كتاب الاشربة' باب: كل مسكر حرام' حديث (3391) واحمد (16/2'29'31'104) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة' عن ابى سلمة' فذكره۔

حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ اس حدیث کو ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے اور یہ دونوں سندیں مستند ہیں۔

کئی راویوں نے اسے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

باب 3: یہ جو منقول ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

1788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ بَكْرِ ابْنِ اَبِى الْفُرَاتِ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر سے منقول امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مقابلے میں "غریب" ہے۔

1789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1788- اخرجه ابوداؤد (352/2) كتاب الاشربة' باب: النهى عن السكر' حديث (3681) وابن ماجه (1125/2) كتاب الاشربة' باب: ما اسكر كثيره فقليله حرام' حديث (3394) واحمد (343/3) من طريق داؤد بن بكر بن ابى الفرات' عن ابن المنكدر' فذكره.

1789- اخرجه ابوداؤد (354/2) كتاب الاشربة' باب: النهى عن السكر' حديث (3687) واحمد (131'72'71/6) عن طريق ابى عثمان الانصار' عن القاسم بن محمد بن ابى بكر' فذكره.

متن حدیث: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ اَحَدُهُمَا فِىْ حَدِيْثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ وَّالرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِىِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِىِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَّاَبُوْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِىُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَّيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جس چیز کا ایک بڑا برتن نشہ پیدا کرے اُس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو لیث بن ابوسلیم اور ربیع بن صبیح نے ابوعثمان انصاری کے حوالے سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مہدی بن میمون نے کیا ہے۔

ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور ایک قول کے مطابق عمر بن سالم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب 4: مٹکے کی نبیذ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ

متن حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَّاللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّسُوَيْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ طاؤس بیان کرتے ہیں' ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! طاؤس بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سوید رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1790- اخرجه مسلم (1582/3) كتاب الأشربة باب: النهى عن الانتباذ فى المزفت والدباء' حديث (1997/52, 51) والنسائى (303'302/8) كتا بالاشربة' باب: النهى عن نبيذ الجر مفرداً' حديث (5615'5614) واحمد (29/2'35'47'56'101'106'115'155) والحميدى (309/2) حديث (707) من طريق طاوس' فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ

باب5: دباء، حنتم، نقیر میں نبیذ تیار کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ اَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيرِ وَهُوَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَآئِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں' میں نے زاذان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا: جن برتنوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے' میں نے کہا: آپ ہمیں اپنی زبان میں ان کے الفاظ بتائیں اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کریں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "حنتمہ" سے منع کیا ہے۔ یہ مٹکے کو کہتے ہیں اور آپ نے "دباء" سے منع کیا ہے یہ کدو کو کہتے ہیں اور آپ نے "نقیر" سے منع کیا ہے۔ یہ کھجور کی جڑ کو کہتے ہیں جس میں سوراخ کر لیا جائے یا اس کو بُن دیا جائے اور آپ نے "مزفت" سے منع کیا ہے اور اس سے مراد رال کا روغنی برتن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

باب6: برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کی جو رخصت منقول ہے

1792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ

1791- اخرجه مسلم (1583/3) كتاب الاشربة' باب: النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء' حديث (1997/57) والنسائي (309،308/8) كتاب الاشربة' باب: تفسير الاوعية' حديث (5645) واحمد (56/2) من طريق زاذان' فذكره.

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَّا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں (مخصوص) برتن استعمال کرنے سے منع کیا تھا برتن کسی بھی چیز کو حرام یا حلال نہیں کرتے ہیں البتہ ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1793 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذَنْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے برتنوں کے استعمال سے منع کیا' تو انصار نے آپ کی خدمت میں شکایت کی اور عرض کی ہمارے پاس اضافی برتن نہیں ہوتے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

باب 7: مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1794 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ تُوكَا فِي اَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً

1792- اخرجه احمد (357،356،355/5)

1793- اخرجه البخاري (59/10) كتاب الاشربة' باب: ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم' في الاوعية والظروف بعد النهي' حديث (5592) وابو داؤد (357/2) كتاب الاشربة' باب: في الاوعية' حديث (3699) والنسائي (312/8) كتاب الاشربة' باب: الاذن في شيء منها' حديث (5656) واحمد (302/3) من طريق سفيان' عن منصور' عن سالم' فذكره.

1794- اخرجه مسلم (1590/3) كتاب الاشربة' باب: اباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا' حديث (2005/85،84) وابو داؤد (360/2) كتاب الاشربة' باب: في صفة النبيذ' حديث (3711) من طريق الحسن' عن امه فذكرته.

وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَّنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَّيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَيْضًا

حسن بصری اپنی والدہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزوں میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کا اوپر والا منہ بند کر دیا جاتا تھا اس کا نیچے سے ایک منہ موجود ہوتا تھا۔ ہم آپ کے لئے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ شام کے وقت پی لیتے تھے اور ہم آپ کے لئے شام کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ صبح کے وقت پی لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے یونس بن عبید کے حوالے سے منقول سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ہمیں اس کے علاوہ اور کسی حوالے کا پتہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

باب 8: وہ دانے جن کے ذریعے شراب تیار کی جاتی ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے جو سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

1796/1۔ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ نَحْوَهُ وَرَوٰى اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ

1795– اخرجه ابوداؤد (351/2) كتاب الاشربة، باب: الخمر ما هي؟ حديث (3677،3676) وابن ماجه (1121/2) كتاب الاشربة، باب: ما يكون منه الخمر، حديث (3379) واحمد (273،267/4) من طريق عامر الشعبي، فذكره.

آ ثارِ صحابہ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

1796/2 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

آ ثارِ صحابہ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا

بِهٰـذَا وَهٰـذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَّمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ بِالْقَوِيِّ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَيْضًا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ گندم سے شراب بنائی جاتی ہے۔

یہ روایت ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات کہی ہے: ابراہیم بن مہاجر نامی راوی مستند نہیں ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت نعمان بن بشیر سے بھی منقول ہے۔

1796/3 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ وَاسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَيْلَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1796/2– اخرجه البخاري (38/10) كتاب الاشربة' باب: الخمر من العنب وغيره' حديث (5581) ومسلم (2322/4) كتاب التفسير' باب: فينزول تحريم الخمر' حديث (3032/33-32) وابو داؤد (324/3) كتاب الاشربة' باب: في تحريم الخمر' حديث (3669) والنسائي (295/8) كتاب الاشربة' باب: ذكر انواع الاشياء التي كانت منها الخمر حين نزل تحريمها' من طريق الشعبي عن ابن عمر عن عمر به.

1796/3– اخرجه مسلم (1574'1573/3) كتاب الاشربة' باب: بيان ان جميع ما ينبذ' مما يتخذ من النخل والعنب' يسمى خمرا' حديث (13'14'15/1985)' وابو داؤد (352'351/2) كتاب الاشربة' باب: الخمر ما هي؟ حديث (3678) والنسائي (294/8) كتاب الاشربة' باب: تاويل قول الله تعالى (ومن ثمرات النخيل والاعناب) حديث (5573'5572) وابن ماجه (1121/2) كتاب الاشربة' باب: ما يكون منه الخمر' حديث (3378) واحمد (279/2'408'409'474'496'517'518'526) والدارمي (113/2) كتاب الاشربة' باب: ما يكون الخمر.

ابوکثیر تیمی نامی راوی جوغبری ہیں اُن کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

شعبہ نے عکرمہ بن عمار کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب 9: کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1797 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اُمِّهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے آپ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور آپ نے مٹکے میں نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معبد بن کعب رضی اللہ عنہ کی ان کی والدہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب 10: سونے یا چاندی کے برتن میں پینے کے مکروہ ہونے

1797- اخرجه مسلم (1574/3) كتاب الاشربة' باب: كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين' حديث (16'17'18'19/1986) وابو داؤد (358/2) كتاب الاشربة' باب: في الخليطين' حديث (3703) والنسائي (290/8) كتاب الاشربة' باب: خليط البسر والرطب' حديث (5554'5555) وابن ماجه (1125/2) كتاب الاشربة' باب: النهي عن الخليطين' حديث (3395) واحمد (294'300) من طريق عطاء بن ابي رباح' فذكره.

1798- اخرجه مسلم (1574/3'1575) كتاب الاشربة' باب: كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين' حديث (20,21/1987) واحمد (3/3'9'49'71'90) من طريق ابونضرة' فذكره.

کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1799 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ

متنِ حدیث: اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَاَبٰى اَنْ يَّنْتَهِیَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا ایک آدمی چاندی کے برتن میں ان کے لئے پانی لے کر آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور بتایا کہ میں نے اسے منع کیا تھا لیکن یہ نہیں مانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع کیا ہے اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا

باب 11: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1800 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔ ان سے دریافت کیا: گیا'

1799- اخرجه البخاری (98/10) كتاب الاشربة' باب: انية الفضة' حديث (5633) ومسلم (1638/3) كتاب اللباس والزينة' باب: تحريم استعمال انا الذهب والفضة على الرجال والنساء' حديث (2067/5,4) والنسائی (198/8'199) كتاب الاشربة' باب: ذكر النهی عن لبس الديباج' حديث (5301) وابن ماجه (1130/2) كتاب الاشربة' باب: الشرب فی انية الفضة' حديث (3414'1187/2)

1800- اخرجه مسلم (1600/3) كتاب الاشربة' باب: كراهية الشرب قائماً حديث (112'113/2024) وابو داؤد (362/2) كتاب الاشربة' باب: فی الشرب قائماً' حديث (3717) وابن ماجه (1132/2) كتاب الاشربة' باب:الشرب قائماً' حديث (3424) واحمد (113/3'118'131'147'182'199'214'250' 291) والدارمی (120/2'121) كتاب الاشربة' باب: من كره الشرب قائماً' من طريق قتادة فذكره۔

کھانے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زیادہ شدید (برا) ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1801 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ

توضیح راوی: وَالْجَارُوْدُ هُوَ ابْنُ الْمُعَلّٰى الْعَبْدِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَالُ الْجَارُوْدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَيْضًا وَّالصَّحِيْحُ ابْنُ الْمُعَلّٰى

◆◆ حضرت جارود بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اس کو اسی طرح کئی راویوں نے سعید کے حوالے سے قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابومسلم کے حوالے سے، حضرت جارود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا انگارہ ہے۔

جارود نامی راوی جو ہیں' یہ ابن معلیٰ العبدی ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام "ابن علاء" ہے تاہم صحیح قول "ابن معلیٰ" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

باب 12: کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1802 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الْبَزَرِىِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْبَزَرِىِّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ چلتے پھرتے ہوئے کھا لیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے' جو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

عمران بن حدیر نامی راوی نے اس حدیث کو ابوبزری کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

ابوبزری نامی راوی کا نام' یزید بن عطارد ہے۔

1803 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَمُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آب زم زم پیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1804 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو

1802- اخرجه البخارى (84/10) كتاب الاشربة' باب: الشرب قائما' حديث (5617) ومسلم (1601/3'1602) كتاب الاشربة' باب: فى الشرب من زمزم قائما' حديث (117'2027/118) والنسائى (237/5) كتاب مناسك الحج' باب: الشرب من زمزم' حديث (2964) وباب: الشرب من زمزم قائما' حديث (2965) وابن ماجه (1132/2) كتاب الاشربة' باب: الشرب قائما' حديث (3422) واحمد (22/1'214'243'249'348'369'372'478) وابن خزيمة (306/4) حديث (2945) والحميدى (225/1) حديث (481) من طريق الشعبى' فذكره.

کر اور بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّنَفُّسِ فِی الْإِنَاءِ

باب 13: برتن میں سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1805 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي عِصَامٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَّيَقُوْلُ هُوَ اَمْرَاُ وَاَرْوٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ اَبِي عِصَامٍ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور زیادہ خوشگوار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہشام دستوائی نے ابوعصام کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

عزرہ بن ثابت نے اس حدیث کو ثمامہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

1806 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ثمامہ بن انس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1807 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِي

1805- اخرجه مسلم (1602/3، 1603) كتاب الاشربة، باب: كراهة التنفس في نفس الاناء، حديث (2028/123) وابو داؤد (364/2) كتاب الاشربة، باب: في الساقي متى يشرب؟ حديث (3737) واحمد (118/3، 185، 211، 251) من طريق ابوعاصم، فذكره.

رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ اَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ

◆◆ عطاء بن ابی رباح کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیو جب پینے لگو تو "بسم اللہ" پڑھ لو اور جب پی چکو تو "الحمدللہ" پڑھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور یزید بن سنان جو ہیں یہ "ابوفروہ رہاوی" ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

باب 14: پیتے ہوئے دومرتبہ سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1808 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ

قولِ امام دارمی: وَسَاَلْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ اَقْوٰى اَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ فَقَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ مِنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ وَّالْقَوْلُ عِنْدِيْ مَا قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ وَاَكْبَرُ وَقَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّرَآهُ وَهُمَا اَخَوَانِ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيْرُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیا کرتے تھے' تو دومرتبہ سانس لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) سے رشدین بن کریب کے بارے میں

1808- اخرجه ابن ماجه (1131/2) كتاب الاشربة' باب: المشرب بثلاثة انفاس' حديث (3417) واحمد (1/248'285) من طريق رشد بن كريب' عن ابيه' فذكره.

دریافت کیا: میں نے دریافت کیا: یہ زیادہ مستند ہیں یا محمد بن کریب زیادہ مستند ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں ایک دوسرے کے برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟ رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: محمد بن کریب، رشدین بن کریب سے زیادہ مستند ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح بات وہی ہے' جو ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) نے بیان کی ہے کہ رشدین بن کریب زیادہ مستند ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے ان کی زیارت کی ہے اور یہ دونوں بھائی ہیں البتہ ان دونوں سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب 15: پینے کی چیز میں پھونک مارنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1809 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْمُثَنّٰى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذَنْ عَنْ فِيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگر اس میں کوئی گندی چیز مجھے نظر آجاتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے انڈیل دو! اس نے عرض کی: میں ایک سانس میں پی کر سیراب نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم برتن کو اپنے منہ سے الگ کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ

1809- اخرجه مالك في الموطا (925/2) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم' باب: النهي عن الشراب في انية الفضة والنفخ في الشراب' حديث (12) واحمد (26/3'32'57'68) والدارمي (122/2) كتاب الاشربة' باب: النهي عن النفخ في الشراب وعبد بن حميد (302) حديث (980) من طريق ابي المثنى الجهني فذكره.

1810- اخرجه ابوداؤد (364/2) كتاب الاشربة' باب: في النفخ في الشراب والتنفس فيه' حديث (3738) وابن ماجه (1094/2) كتاب الاشربة' باب: النفخ في الطعام' حديث (3288)' (1132/2) كتاب الاشربة' باب: التنفس في الاناء' حديث (3428'1134/2) كتاب الاشربة' باب: النفخ في الاثار' حديث (3429'3430) واحمد (220/1'357) والدارمي (122/2) كتاب الاشربة' باب: النهي عن النفخ في الشراب' والحميدي (241) حديث (525) من طريق عكرمة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (برتن میں) سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب 16: برتن میں سانس لینے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب 17: مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1812 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً

متنِ حدیث: اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1811- اخرجه البخاری (204/1) كتاب الوضوء' باب: النهی عن الاستنجاء باليمين' حديث (153) وطرفاه' (5630/154) (75'74/2- الابی) كتاب الطهارة' باب: النهی عن الاستنجاء باليمين' حديث (267/65'64'63)' (1602/3) كتاب الاشربة' باب: كراهة التنفس' فی نفس الاناء' حديث (267/121) وابو داؤد (55/1) كتاب الطهارة' باب: كراهة مس الذكر باليمين فی الاستبراء' حديث (31) والنسائی (25/1) كتاب الطهارة' باب: النهی عن مس الذكر باليمين' عند الحاجة' حديث (25,24)' (44'43/1) كتاب الطهارة' باب: النهی عن الاستنجاء' باليمين' حديث (48'47) وابن ماجه (113/1) كتاب الطهارة' وسننها' باب: كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين' حديث (310)

1812- اخرجه البخاری (91/10) كتاب الاشربة' باب: اختناث الاسقية حديث (5626'5625) ومسلم (1600/3) كتاب الاشربة' باب: آداب الطعام' والشراب واحكامها' حديث (2023/110) وابن ماجه (1131/2) كتاب الاشربة' باب: اختناث الاسقية' حديث (3419'3418) والدارمی (119/2) كتاب الاشربة' باب: فی النهی عن الشرب فی لسقاء واحمد (93'69'67'6/3) من طريق الزهری' عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة' فذكره.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں (نبی اکرم) نے مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے سے منع کیا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 18: اس بارے میں جو رخصت منقول ہے

1813 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا اَدْرِيْ سَمِعَ مِنْ عِيسٰى اَمْ لَا

عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے آپ نے اسے اوندھا کیا اور اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پی لیا۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور اس کے ایک راوی عبداللہ بن عمر (جو عبدالرزاق نامی راوی کے استاد ہیں) حافظے کے اعتبار سے انہیں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے اور مجھے یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے اپنے استاد عیسیٰ سے اس حدیث کو سنا ہے یا نہیں سنا۔

1814 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَّهُوَ اَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ اپنی دادی سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے

1813- اخرجه ابوداؤد (363/2) كتاب الاشربة، باب: في اختناث الاسقية حديث (3721) منطريق عيسىٰ بن عبد الله بن انيس، فذكره۔
1814- اخرجه ابن ماجه (1132/2) كتاب الاشربة، باب: الشرب قائما، حديث (3433)

آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر کھڑے ہو کر پیا' میں اٹھی اور میں نے اس کے منہ کو کاٹ لیا (اور برکت کے طور پر محفوظ کرلیا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اس حدیث کے راوی یزید بن یزید' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان کا انتقال ان سے پہلے ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَيْمَنِيْنَ اَحَقُّ بِالشَّرَابِ

باب 19: دائیں طرف والا پینے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

1815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی موجود تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ نے اسے پی لیا پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

باب 20: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا

1816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1815- اخرجه مالك في الموطا (926/2) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم باب: السنة في الشرب ومناولته عن اليمين' والبخاري (88/10) كتا بالاشربة' باب: الايمن فالايمن في الشرب' حديث (5619) ومسلم (1603/3، 1604) كتاب الاشربة' باب: استحباب ادارة الماء واللبن' ونحوهما' عن يمين المبتدى' حديث (124، 125، 126/2029) وابو داؤد (364/2) كتا بالاشربة' باب: في الساقي متى يشرب؟ حديث (3726) وابن ماجه (1133/2) كتاب الاشربة' باب: اذا شرب اعطى الايمن فالايمن' حديث (3425) واحمد (197/3، 231) والدارمي (118/2) كتاب الاشربة' باب: في سنة الشراب كيف هي؟ والحميدي (499/2) حديث (1182)

1816- اخرجه ابن ماجه (1135/2) كتاب الاشربة' باب: ساقي القوم آخرهم شربا' حديث (3434)

متن حدیث: سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا فِی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَیُّ الشَّرَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 21: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا مشروب زیادہ محبوب تھا

1817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَالصَّحِیْحُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔

اسی روایت کو کئی راویوں نے ابن عیینہ کے حوالے سے، اس کی مانند معمر کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم صحیح روایت وہ ہے' جسے زہری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

1818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّیُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْیَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَهٰکَذَا رَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

◆◆ زہری بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا مشروب پاکیزہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔

اسی روایت کو عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ ابن عیینہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

1817- اخرجہ احمد (40،38/6) والحمیدی (125/1) حدیث (257) من طریق معمر' عن الزهری' عن عروة' فذکرہ۔

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

بھلائی اور صلہ رحمی کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب 1- والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا

1819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَبَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ هُوَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَّالثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◈ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اچھے سلوک کا زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اس کے بعد کون ہے آپ نے فرمایا تمہاری والدہ، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اس کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اس کے بعد کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا والد ہے اور پھر درجہ بہ درجہ قریبی عزیز ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہم) سے بہز بن حکیم جو معاویہ بن حیدہ قشیری کے صاحبزادے ہیں (ان تمام حضرات سے) احادیث منقول ہیں۔

1819- اخرجه البخاري في الأدب المفرد (3) وابو داؤد (577/3) كتاب الادب باب: في بر الوالدين، حديث (5139) واحمد (3/5) والحاكم (150/4) من طريق بهز بن حكيم فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے

شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے' تاہم محدثین کے نزدیک یہ صاحب ثقہ ہیں۔

معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 2- بلاعنوان

1820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ ابْنُ اِيَاسٍ

حکم حدیث: وَّهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے یارسول اللہ تو آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کون سا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔ اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے مزید جواب عنایت فرماتے۔

ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شیبانی، شعبہ اور دیگر راویوں نے اسے ولید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوعمرو شیبانی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1820- اخرجه البخاری (12/2) كتاب مواقيت الصلوٰة: باب: فضل الصلوٰة لوقتها' حديث (527) واطرافه (7534'5970'2782) ومسلم (318'317/1) كتاب الايمان' باب: بيان كون الايمان بالله تعالٰى افضل الاعمال' حديث (137'122' 85/139) والنسائی (293'292/1) كتاب المواقيت: باب: فضل الصلوٰة لمواقيتها' حديث (611'610) واحمد (451'442'409/1) والدارمی (278/1) كتاب الصلوٰة: باب: استحباب الصلوٰة فی اوّل الوقت وابن خزيمة (169/1) حديث (327) والحميدی (57/1) حديث (103) من طريق ابن اياس: ابی عمرو الشيبانی' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الْفَضْلِ فِی رِضَا الْوَالِدَیْنِ

باب3- والدین کی رضامندی کی فضیلت

1821 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوْفَةِ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: والد کی رضامندی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور والد کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم یہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے اور یہی زیادہ مستند ہے۔ شعبہ کے شاگردوں نے علاء کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق خالد بن حارث کے علاوہ کسی بھی راوی نے شعبہ کے حوالے سے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

خالد بن حارث نامی راوی ''ثقہ'' ہیں اور مامون ہیں۔ میں نے محمد بن مثنیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا اور کوفہ میں عبداللہ بن انیس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1822 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِي امْرَاَةً وَّاِنَّ اُمِّي تَاْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

1921- اخرجه البخاري في الادب المفرد(2) من طريق شعبة' عن يعلى بن عطاء عن ابيه' عن عبد الله بن عمرو' فذكره "موقوفاً".

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ

قَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اِنَّ اُمِّىْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِىْ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِىُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبٍ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میری ایک بیوی ہے میری والدہ مجھے یہ کہتی ہیں' میں اسے طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کردو یا پھر اس کی حفاظت کرو۔

یہاں سفیان نامی راوی نے بعض اوقات والدہ کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض اوقات لفظ والد نقل کیا ہے۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اس روایت کے راوی ابوعبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

باب 4- والدین کی نافرمانی کا حکم

1823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهٗ نُفَيْعُ بْنُ الْحَارِثِ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ وہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں زیادہ کبیرہ گناہ کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ

1822- اخرجه ابن ماجه (675/1) كتاب الطلاق: باب: الرجل يامره ابوه بطلاق امرأته' حديث (2089) واحمد (196/5'197)' (445/6'447'451) والحميدى (194/1) حديث (395) من طريق عطاء بن السائب عن ابى عبد الرحمن السلمى فذكره.

1823- اخرجه البخارى (309/5) كتاب الشهادات' باب: ما قيل فى شهادة الزور' لقول الله عزوجل (والذين لا يشهدون الزور) للفرقان 72) حديث (2654) واطرافه (5976'6273'6274'6919) ومسلم (321/1'322 الابى) كتاب الايمان' باب: بيان الكبائر واكبرها' حديث (87/143) من طريق عبد الرحمن بن ابى بكرة' فذكره.

تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جھوٹی بات کہنا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس بات کو دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا نام نفیع بن حارث ہے۔

1824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَشْتُمُ اَبَاهُ وَيَشْتُمُ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کوئی آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے والد کو گالی دیتا ہے یہ اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے' تو وہ اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

باب 5- والد کے دوست کا احترام کرنا

1825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ اَسِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

1824- اخرجه البخاری (417/10) كتاب الادب: باب: لايسب الرجل والدية' حديث (5973) ومسلم (328/1- الابی) كتاب الايمان باب: بيان الكبائر واكبرها' حديث (90/146) وابو داؤد (858/2) كتاب الاداب: باب: فی الوالدين' حديث (5141)

1825- اخرجه البخاری فی الآداب المفرد (41) ومسلم (1979/4) كتاب البر والصلة والآداب: باب: فضل صلة اصدقاء الاب والام' ونحوهما' حديث (11' 12' 2552/13) وابو داؤد (758/2) كتاب الآداب' باب: فی بر الوالدين' حديث (5143) واحمد (88/2' 91' 97' 111) وعبد بن حميد (253) حديث (794) من طريق عبد الله بن دينار' فذكره۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

اس بارے میں حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ اس حدیث کی سند "صحیح" ہے اور یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بِرِّ الْخَالَةِ

باب 6- خالہ کے ساتھ حسن سلوک

1826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ

حکمِ حدیث: وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔

اس بارے میں طویل قصہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

1827 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِىْ تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی:

1826- اخرجه البخاری (70/4) كتاب جزء الصيد' باب: لبس السلاح للمحرم' حديث (1844)(5/357'358) كتاب الصلح' باب: كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان فلان بن فلان' حديث (2699)' (7/570'571) كتاب المغازی: باب: عمرة القضاء حديث (4251) واحمد (298/4) والدارمی (237/2) كتاب السير' باب: فی الوفاء للمشركين بالعهد۔

یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ کیا میں توبہ کرسکتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ موجود ہے۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم اس سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔

اس بارے میں حضرت علی اور حضرت براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ ابومعاویہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوبکر بن حفص نامی راوی ابوبکر بن حفص عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْوَالِدَیْنِ

باب 7- والدین کی دعا کا حکم

1828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رَوَی الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ نَحْوَ حَدِیْثِ هِشَامٍ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الَّذِیْ رَوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ غَیْرَ حَدِیْثٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کی دعائیں بلاشک و شبہ قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے لئے کی گئی دعا۔

حجاج نے اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جس طرح ہشام نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کرنے والے ابوجعفر مؤذن نامی راوی کے نام کے بارے میں ہمیں علم نہیں ہے۔ تاہم یحییٰ بن ابوکثیر ان کے حوالے سے دیگر روایات بھی نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ

باب 8- والدین کے حق کا بیان

1828- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (477) وابو داؤد (480/1) کتاب الصلوٰة' باب: الدعاء بظهر الغیب' حدیث (1536) وابن ماجه (1270/2) کتاب الدعاء' باب: دعوة الوالد و دعوة المظلوم' حدیث (3862) واحمد (258/2' 348' 434' 478' 517' 523) وعبدبن حمید (416) حدیث (1421)

1829 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَجْزِىْ وَلَدٌ وَّالِدًا اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ وَّقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بیٹا والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ یہ صرف اس وقت ہو سکتا ہے' جب وہ اپنے والد کو غلام کے طور پر پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے ہم اسے سہیل بن ابوصالح نامی راوی کی روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں۔ سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اسے سہیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

باب 9- قطع رحمی کا حکم

1830 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَبُو الرَّدَّادِ اللَّيْثِىُّ فَعَادَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ خَيْرُهُمْ وَاَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِىْ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادِ اللَّيْثِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّمَعْمَرٍ كَذَا يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ مَعْمَرٍ خَطَاٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: شیخ ابورداد بیمار ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تو شیخ ابورداد بولے: لوگوں میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے میرے علم کے مطابق حضرت ابومحمد (عبدالرحمٰن بن عوف) رضی اللہ عنہ ہیں' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1829- اخرجه البخاري في الآداب المفرد (10) ومسلم (1148/2) كتاب العتق' باب: فضل عتق الوالد' حديث (1510/25) وابو داؤد (757/2) كتاب الآداب: باب: في بر الوالدين' حديث (5137) وابن ماجه (1207/2) كتاب الآداب: باب بر الوالدين' حديث (3659) واحمد (230/2'263'376'445) من طريق سهيل بن ابي صالح' عن ابيه' فذكره۔

1830- اخرجه البخاري في الاداب المفرد (53) وابو داؤد (530/1) كتاب الزكوٰة' باب: في صلة الرحم' حديث (1694'1695) واحمد (194/1) والحميدي (35/1'36) حديث (65) من طريق سفيان بن عيينة' عن الزهري' عن ابي سلمة۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اسے اپنے نام سے مشتق کیا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا' اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری حضرت ابن ابی اوفیٰ، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

سفیان نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے۔ وہ "صحیح" ہے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے رداد لیثی کے حوالے سے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ معمر سے بھی منقول ہے۔

امام بخاری یہ فرماتے ہیں: معمر کی نقل کردہ روایت میں غلطی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب 10- صلہ رحمی کا بیان

1831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَشِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (کسی اچھائی کے) بدلے کے طور پر اچھائی کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا' بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے' تو وہ صلہ رحمی کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے یہ احادیث منقول ہیں۔

1832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ

1831- اخرجه البخاری (437/10) كتاب الآداب باب: ليس الواصل بالمكافئ' حديث (5991) وفی الآداب المفرد (68) وابو داؤد (530/1) كتاب الزكوٰة' باب: فی صلة الرحم' حديث (1697) واحمد (193'190'163/2) والحميدی (271/2) حديث (594)

1832- اخرجه البخاری (428/10) كتاب الآداب' باب: اثم القاطع' حديث (5983) ومسلم (1981/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: صلة الرحم وتحريم قطيعتها' حديث (2556/19, 18) وابو داؤد (530/2) كتاب الزكوٰة' باب: فی صلة الرحم' حديث (1696) واحمد (84'83'80/4) والحميدی (254/2) حديث (557) من طريق الزهری عن محمد بن جبير' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قطع کرنے والا شخص جنت میں نہیں جائے گا۔

ابن ابی عمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے سفیان یہ کہتے ہیں اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا شخص ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ حُبِّ الْوَلَدِ

باب 11- اولاد کے ساتھ محبت کا بیان

1833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَىِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَمَاعًا مِّنْ خَوْلَةَ

عمر بن عبداللہ العزیز بیان کرتے ہیں: ایک نیک خاتون سیّدہ خالہ بنت حکیم نے یہ بات بیان کی ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے اپنے ایک نواسے کو گود میں اٹھایا ہوا تھا آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ تم لوگ (یعنی اولاد) آدمی کو بخیل کر دیتی ہے۔ اسے بزدل بنا دیتی ہے۔ اسے بے پرواہ کر دیتی ہے۔ حالانکہ تم لوگ (یعنی اولاد) اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر و اور حضرت اشعث بن قیس (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

ابن عیینہ نے ابراہیم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے ہم اسے صرف انہی کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق عمر بن عبدالعزیز نے سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

باب 12- اولاد کے لئے رحمت کا بیان

1834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ

1833- اخرجه احمد (409/6) والحميدى (160/1) حديث (334) من طريق سفيان' عن ابراهيم بن ميسرة' عن ابن ابى سويد' عن عمر بن عبد العزيز' فذكره.

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

متن حدیث: اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْحُسَیْنَ اَوِ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَّا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس وقت آپ امام حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے۔

ابن ابی عمر نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے امام حسن رضی اللہ عنہ یا شاید امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے' تو وہ بولا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے کبھی ان میں سے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

اس بارے میں حضرت انس اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّفَقَةِ عَلَی الْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ

باب 13- بیٹیوں اور بہنوں پر خرچ کرنے کا حکم

1835 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا یَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَّسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَیْبٍ وَّقَدْ زَادُوْا فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا

1834- اخرجه البخاری (440/10) کتاب الادب' رحمة الولد وتقبیله ومعانقته' حدیث (5997) ومسلم (1808/4' 1809) کتاب الفضائل' باب: رحمة صلی الله علیه وسلم الصبیان والعیال' وتواضعه' وفضل ذلك' حدیث (2318/65) وابو داؤد (777/2) کتاب الآداب' باب: فی قبلة الرجل ولده' حدیث (5218) واحمد (228/2' 241' 269' 514)

1835- اخرجه ابوداؤد (759/2) کتاب الادب' باب: فی فضل من عال یتیما' حدیث (5148) والحمیدی (323/2' 324) حدیث (738) من طریق ابوسعید' فذکره.

⇔⇔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن وهیب ہے۔

بعض محدثین نے اس کی سند میں ایک مزید شخص کا ذکر کیا ہے۔

1836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

⇔⇔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیٹیوں کی (پرورش) کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر سے کام لیا' تو وہ بچیاں اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1837 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ حَدِيْثٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ وَّالصَّحِيْحُ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ

⇔⇔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص دو بچیوں کی پرورش کرتا ہے میں اور وہ شخص ان دونوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1836- اخرجه البخاري (332/3) كتاب الزكوٰة' باب: اتقوا النار ولو بشق تمرة' والقليل من الصدقة' حديث (1418) وطرفه في (5995) ومسلم (2027/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: فضل الاحسان الى البنات' حديث (2630/148) واحمد (33/6'87'166'243) من طريق محمد بن ابي حفصة' عن الزهري به.

1837- اخرجه مسلم (2027/4) كتاب البر والصلة والآداب' باب: فضل الاحسان الى البنات' حديث (2631/149)

محمد بن عبید نامی راوی نے محمد بن عبدالعزیز نامی راوی سے اس کے علاوہ بھی دیگر روایات اس سند کے ہمراہ نقل کی ہیں۔ انہوں نے یہ بات نقل کی ہے ابوبکر بن عبیداللہ بن انس سے منقول ہے حالانکہ درست یہ ہے کہ یہ عبیداللہ بن ابوبکر بن انس سے منقول ہے۔

1838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِىْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِىَ بِشَىْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ ایک عورت (میرے ہاں) آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے کچھ (کھانے کے لئے) مانگا تو اس وقت اسے میرے پاس سے ایک کھجور ملی' وہی میں نے اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور ان دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی اور خود کچھ نہیں کھایا پھر وہ اٹھ کر چل دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص بیٹیوں (کی پرورش) کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْاَعْشٰى عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' تو اس شخص کو جنت ملے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

باب 14- یتیم پر شفقت اور اس کی کفالت کا حکم

1840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِّنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَّا يُغْفَرُ لَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ .

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَّهُوَ اَبُوْ عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ حَنَشٌ وَّهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم بچے کو اپنے کھانے اور پینے میں شریک کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا ماسوائے اس صورت کے کہ وہ ایسا گناہ کرلے جس کی بخشش ہی نہ ہو سکتی ہو۔

اس بارے میں حضرت مرہ فہری حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوامامہ، حضرت سہل بن سعد (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

حنش نامی راوی حسین بن قیس ہیں' اور یہی ابوعلی رحبی ہیں۔

سلیمان تیمی نے یہ بات بیان کی ہے حنش نامی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

1841 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ اَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دونوں کی طرح ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا (راوی کہتے ہیں) یعنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اور درمیانی انگلی کے ذریعے (اشارہ کیا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1841- اخرجه البخاري (349/9) كتاب الطلاق' باب: اللعان' حديث (5304) وطرفه (6005) وابو داؤد (760/2) كتاب الآداب' باب: في من ضم اليتيم' حديث (5150) واحمد (333/5) من طريق ابوحازم' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

باب 15- بچوں پر شفقت کرنا

1842 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: جَآءَ شَيْخٌ يُّرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُّوَسِّعُوْا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّزَرْبِيٌّ لَهُ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّغَيْرِهٖ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بڑی عمر کا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوامامہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

اس روایت کے ایک راوی زربی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

1843 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے احترام سے واقف نہیں، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

1844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

1843- اخرجه البخاري في الادب المفرد (355'358'363) واحمد (185) من طريق عمرو بن شعيب' عن ابيه فذكره.

1844- اخرجه احمد (257/1) وعبد بن حميد (202) حديث (856) من طريق عكرمة' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا

مذاہب فقہاء: قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا لَيْسَ مِنْ اَدَبِنَا وقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ مِلَّتِنَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے'جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا جو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے روکتا نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن سعد نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہی روایت عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے دیگر سند سے بھی منقول ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ''وہ ہم میں سے نہیں ہے'' اس سے مراد یہ ہے: ہماری سنت سے تعلق نہیں ہے یعنی ہمارے آداب کا حصہ نہیں ہے۔

علی بن بن مدینی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان ثوری نے اس وضاحت کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں: یہاں ''ہم میں سے نہیں'' سے مراد ''ہماری ملت میں سے نہیں'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رَحْمَةِ النَّاسِ

باب 16- لوگوں پر شفقت کرنا

1845 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں

1845- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (375'96) ومسلم (1809/4) کتاب الفضائل' باب: رحمة صلی الله علیه وسلم الصبیان والعیال' حدیث (2319/66) واحمد (365 '360/4) والحمیدی (351/2) حدیث (802) من طریق اسماعیل بن ابی خالد' عن قیس بن ابی حازم' فذکره.

کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

1846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَّقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَاَبُوْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْرَفُ اسْمُهٗ وَيُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ اَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوٰى اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ حَدِيْثٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: صرف بدبخت شخص سے رحم (کے جذبے) کو الگ کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کرنے والے راوی ابوعثمان کے نام کا ہمیں علم نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں' اور یہ وہی شخص ہیں جن کے حوالے سے ابوزناد نے احادیث نقل کی ہیں۔

ابوزناد نامی راوی نے موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

1847 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ قَابُوْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1846- اخرجه البخاري في الادب المفرد (374) وابو داؤد (703/2) كتاب الادب: باب: في الرحمة' حديث (4942) واحمد (301/2' 442' 461' 539) من طريق ابوعثمان مولى المغيرة بن شعبة فذكره.

1847- اخرجه ابوداؤد (703/2) كتاب الادب' باب: في الرحمة' حديث (4941) واحمد (160/2) والحميدي (269/2) حديث (591) من طريق ابوقابوس' فذكره.

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان میں موجود ذات تم پر رحم کرے گی رحم، رحمان کی شاخ ہے' جو شخص اس کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' جو شخص اس کو کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّصِيحَةِ

باب 17- خیر خواہی کا بیان

1848 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی تھی کہ نماز قائم کرنی ہے' زکوٰۃ ادا کرنی ہے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اختیار کرنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1849 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَجَرِيْرٍ وَّحَكِيْمِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَثَوْبَانَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' لوگوں نے عرض کی: کس کے لئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، مسلمان حکمرانوں کے لئے اور ان کے عام افراد کے لئے۔

1848- اخرجه احمد (297/2) ومسلم (313/1) كتاب الايمان' باب: بيان ان الدين النصيحة (56/97) من طريق اسماعيل بن ابي خالد به.

1849- اخرجه البخاري (166/1) كتاب الايمان: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم والدين: النصيحة لله ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم' حديث (57) واطرافه (58'524'1401'2157'2714'2715'7204) ومسلم (269/1-الابي) كتاب الايمان باب: بيان ان الدين النصيحة' حديث (56/97) واحمد (360/4) والدارمي (248/2) كتاب البيوع' باب: في النصيحة وابن خزيمة (13/4) حديث (2259) والحميدي (249/2) حديث (715) من طريق اسماعيل بن ابي خالد' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت تمیم داری، حضرت جریر، حکیم بن ابوزید (رضی اللہ عنہم) کی ان کے والد سے، اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب 18- ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر شفقت

1850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هَا هُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ اَيُّوْبَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس کے ساتھ خیانت نہ کرے۔ اس کے ساتھ جھوٹ نہ بولے اور اس کو رسوائی کا شکار نہ کرے۔ ہر مسلمان کی عزت مال و جان دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں۔ تقویٰ یہاں ہوتا ہے' کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہی احادیث منقول ہیں۔

1851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ غَيْرَ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مومن کی دوسرے

1850- اخرجه ابوداؤد (686/2) كتاب الاداب' باب: فى الغيبة' حديث (4882) من طريق هشام بن سعد' عن زيد بن اسلم عن ابى صالح' عن ابى هريرة' فذكره' مختصرا۔

1851- اخرجه البخارى (674/1) كتاب الصلوٰة' باب: تشبيك الاصابع فى المسجد وغيره' حديث (481) وطرفاه (6026'2446) ومسلم (1999/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم' وتعاضدهم' حديث (2585/65) والنسائى (79/5) كتاب الزكوٰة: باب: اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاه' حديث (2560) واحمد (409'405'404/4) والحميدى (340/2) حديث (772)، عبد بن حميد (196) حديث (556) من طريق ابوبردة' فذكره۔

مومن کے لیے مثال ایک عمارت کی طرح ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1852 حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر شخص دوسرے کا آئینہ ہوتا ہے اگر وہ اس میں کوئی خامی دیکھے تو وہ اس سے دور کردے۔

شعیب نے یحییٰ بن عبداللہ نامی راوی کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب 19- مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا

1853 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِى اَبِى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِى الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِى الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان سے کسی دنیوی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کی تکالیف کو دور کرے گا' جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا' جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ

1853- اخرجه ابوداؤد (704/2) كتاب الادب' باب: فى المعونة للمسلم' حديث (4946)

پوشی کرے گا۔ انسان جب تک اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہما) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث "حسن" ہے۔

ابوعوانہ اور دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس حدیث کی سند میں ابوصالح سے مذکورہ ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الذَّبِّ عَنْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ

باب 20- کسی مسلمان کی عزت سے (کسی تکلیف دہ چیز کو) دور کرنا

1854 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ النَّهْشَلِیِّ عَنْ مَرْزُوْقٍ اَبِیْ بَكْرٍ التَّيْمِیِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَّجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے (نقصان پہنچانے والی چیز) کو دور کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو دور کردے گا۔

اس بارے میں سیدہ اسماء بنت یزید (رضی اللہ عنہا) سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ لِلْمُسْلِمِ

باب 21- مسلمان سے ملنا چھوڑنے کی ممانعت

1855 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1854- اخرجه احمد (450'449/6) من طريق ام الدرداء'فذكرته.

1855- اخرجه البخاري (507/10) كتاب الادب' باب: الهجرة' قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لرجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث' حديث (6077) وطرفه (6237) ومسلم (1984/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تحريم الهجر فوق ثلاث' حديث (2560/25) وابو داؤد (696/2) كتاب الاداب' باب: فيمن يهجر اخاه المسلم (4911) واحمد (422'421/5) والحميدي (186/1) حديث (377) وعبد بن حميد (223) من طريق ابن شهاب' عن عطاء بن يزيد' فذكره.

متن حدیث: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِىْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

فِى الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِىْ هِنْدٍ الدَّارِىِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں' وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے یوں کہ جب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آئیں' تو یہ اُس سے منہ پھیر لے' اور وہ اِس سے منہ پھیر لے۔ ان دونوں میں زیادہ بہتر وہ ہوگا' جو سلام میں پہل کر دے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت انس، حضرت ابوہریرہ، حضرت ہشام بن عامر اور حضرت ابوہند داری (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مُوَاسَاةِ الْاَخِ

باب 22- اپنے بھائی کی غم خواری کرنا

1856 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ اُقَاسِمُكَ مَالِىْ نِصْفَيْنِ وَلِىَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِىْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهٗ شَىْءٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهٗ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَّذْكُرُ عَنْهُمَا هٰذَا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع (انصاری) کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ آئیں میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ (اور ایک حصہ آپ کو دے دیتا ہوں) میری دو بیویاں ہیں۔ میں ان میں سے ایک کو طلاق دے

دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے گی' تو آپ اس سے شادی کر لیں تو حضرت عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ اور مال میں برکت نصیب کرے۔ آپ بازار تک میری رہنمائی کریں۔ ان لوگوں نے انہیں بازار تک پہنچا دیا' تو اس دن جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے منافع کے طور پر پنیر اور گھی کمایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بعد جب انہیں دیکھا تو ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اسے کیا مہر دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی جتنا سونا (اس میں راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں گٹھلی کے وزن جتنا سونا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونے کا وزن تین درہم جتنا ہوتا ہے۔

امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گٹھلی جتنے سونے کا وزن پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

اسحاق بن منصور نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغِيبَةِ

باب 23- غیبت کا بیان

1857 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا اَقُولُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ غیبت سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا ذکر ایسی چیز کے ہمراہ کرنا جو اس کو ناپسند ہو (سوال کرنے والے نے) عرض کی آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر وہ چیز واقعی اس میں موجود ہو جو میں نے کہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم نے کہی ہے' اگر وہ واقعی اس میں موجود ہو' تو پھر تم نے اس کی غیبت کی اور جو تم نے کہا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو' تو تم نے اس پر الزام لگایا۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

1857- اخرجه مسلم (2001/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تحريم الغيبة' حديث (2589/70) وابو داؤد (685/2) كتاب الاداب' باب: في الغيبة' حديث (4874)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَسَدِ

باب 24- حسد کا بیان

1858 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آپس میں لاتعلقی اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

1859 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ دن رات اسے خرچ کرتا ہو

1858- اخرجه مسلم (1983/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: تحريم التحاسد والتباغض والتدابر' حديث (2559/23)

1859- اخرجه البخاری (511/13) كتاب التوحيد' باب: قول الله تعالىٰ (لا تحرك به لسانك) حديث (7529) ومسلم (357/3' نووی) كتاب الصلوٰة المسافرين وقصرها' باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه' حديث (518/266) وابن ماجه (1408/2) كتاب الزهد' باب: الحسد' حديث (4209) واحمد (133'88'36/2)

دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا (علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اسی کے حوالے سے مصروف رہتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّبَاغُضِ

باب 25- ایک دوسرے سے بغض رکھنا

1860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِى التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ اس کی عبادت کریں البتہ وہ ان کے درمیان لڑائی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان بن عمرو کی ان کے والد کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس روایت کے راوی ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باب 26- لوگوں کے درمیان صلح کروانا

1861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا

1860- اخرجه مسلم (2166/4) كتاب صفات المنافقين واحكامهم، باب: تحريش الشيطان وبعثه سرايا، لفتنة الناس وان مع كل انسان قرينا، حديث (2812/65) واحمد (3131/3) من طريق الاعمش، عن ابى سفيان عن جابر فذكره.

1939- اخرجه البخارى (353/5) كتاب الصلح، باب: ليس الكاذب الذى يصلح بين الناس، حديث (2692) وفى الادب المفرد (385) ومسلم (2011/4) كتاب البر والصلة والاداب، باب: تحريم الكذب، وبيان المباح منه، حديث (2065/101) وابو داؤد (698/2) كتاب الاداب، باب: فى اصلاح ذات البين، حديث (4921) واحمد (404،403/6) وعبد بن حميد (461) حديث (1592) من طريق محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن شهاب الزهرى، عن حميد بن عبدالرحمن، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جھوٹ بولنے والا شمار نہیں ہوگا' جو (خلاف واقعہ بات کے ذریعے) لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے' وہ بھلائی کی بات کہتا ہے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کو فروغ دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ خُثَيْمٍ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوٗدَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جھوٹ بولنا صرف تین صورتوں میں جائز ہے۔ آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے اس کے ساتھ (کوئی بے ضرر) جھوٹ بول دے' جنگ کے دوران (دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے) جھوٹ بولنا اور اس لئے جھوٹ بولنا تاکہ تم لوگوں کے درمیان صلح کروا دو۔

محمود نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''صرف تین صورتوں میں جھوٹ بولنا درست ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث کو ہم صرف ابن خثیم نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

داؤد نے اس روایت کو شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت ہمیں شیخ محمد بن علاء نے اپنی سند کے ہمراہ داؤد کے حوالے سے سنائی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1862- اخرجه احمد (460،459،454/6) من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم' عن شهر بن حوشب' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

باب 27- خیانت کرنا اور دھوکہ دینا

1863 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي بَكْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا' جو شخص کسی کو پریشانی کا شکار کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے پریشانی کا شکار کرے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1864 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ ابْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص ملعون ہے' جو کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے دھوکہ دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب 28- پڑوسی کے حق کا بیان

1865 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ

1863– اخرجه ابوداؤد (339/2) كتاب الاقضية' باب: ابواب من القضاء حديث (3635) وابن ماجه (784/2، 785) كتاب الاحكام' باب: من بنى فى حقه ما يضر بجاره' حديث (2340)

1865–اخرجه البخارى (455/10) كتاب الادب' باب: الوصاة بالجار' حديث (6015) ومسلم (2025/4) كتاب البر والصلة والادب' باب: الوصية بالجار' والاحسان اليه' حديث (2624/140) وابو داؤد (760/2) كتاب الادب' فى حق الجوار' حديث (5151) وابن ماجه (1211/2) كتاب الادب' باب: حق الجوار' حديث (3673)

بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل تلقین کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیں گے۔

1866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ وَبَشِيْرٍ اَبِىْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُّجَاهِدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِىْ اَهْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِىْ شُرَيْحٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہاں بکری ذبح کی گئی جب وہ گھر تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کے ہاں تحفے کے طور پر (اس کا گوشت) بھیجا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل تلقین کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث بھی قرار دے دیں گے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، حضرت مقداد بن اسود، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابوشریح اور حضرت ابوامامہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت مجاہد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔

1867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1866- اخرجه البخاري في الادب المفرد (102'103) وابو داؤد (760/2) كتاب الادب' باب: في حق الجوار' حديث (5152) واحمد (160/2) والحميدي (270/2'271) حديث (593) من طريق مجاهد' فذكره.

1867- اخرجه البخاري في الادب المفرد (113) واحمد (167/2) والدارمي (215/2) كتاب السير' باب: في حسن الصحابة' وابن خزيمة (140/4) حديث (2539) وعبد بن حميد (342) من طريق عبد الرحمن الحبلي' فذكره.

متن حدیث: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بہترین ساتھی وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو' اور سب سے بہترین پڑوسی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِحْسَانِ اِلَى الْخَدَمِ

باب 29- خادم کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

1868 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَّاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِّبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (یہ جو تمہارے غلام ہیں) یہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارا ماتحت کیا ہے' تو جس شخص کا بھائی اس کا ماتحت ہو' وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے اور وہ اسے اپنے لباس میں سے پہنائے اور وہ اسے ایسی بات کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو' اگر وہ اسے کسی ایسے مشکل کام کا پابند کرے' تو پھر ساتھ میں اس کی مدد بھی کرے۔

اس بارے میں حضرت علی، سیدہ ام سلمہ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ

1868- اخرجه البخاری (106/1) كتاب الايمان' باب وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما(الحجرات 9) فسماهم المؤمنين' حديث (31) وطرفاه (2545'6050) ومسلم (1282/3'1283) كتاب الايمان' باب: اطعام المملوك مما يوكل' حديث (38'39/1661)وابو داؤد (761/2) كتاب الاداب باب فى حق السلوك' حديث (5157'5158) وابن ماجه (1216/2'1217) كتاب الاداب' باب: الاحسان الى المماليك' حديث (3690)

1869- اخرجه ابن ماجه (1217/2) كتاب الادب' باب: الاحسان الى المماليك' حديث (3691)

عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِيْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جو اپنے غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ایوب سختیانی اور دیگر راویوں نے فرقد سنجی نامی راوی کے بارے میں اس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخَدَمِ وَشَتْمِهِمْ

باب 30- خادم کو مارنے اور اسے گالی دینے کی ممانعت

1870 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَابْنُ اَبِیْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو ''نبی التوبہ'' ہیں۔ انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے غلام پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے جبکہ وہ اس سے بری ہو' جو اس شخص نے اس کے بارے میں کہا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر قیامت کے دن حد جاری کرے گا' البتہ اگر وہ غلام واقعی ایسا ہوا (تو حکم مختلف ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن ابی نعم نامی راوی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہے اور ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

اس بارے میں حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

1871 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

1870- اخرجه البخاری (192/12) کتاب الحدود' باب: قذف العبد' حدیث (6858) ومسلم (1282/3) کتاب الایمان' باب التغلیظ علی من قذف مملوكه بالزنی' حدیث (1660/37) وابو داؤد (763/2) کتاب الاداب' باب: فی حق المملوك' حدیث (5165)

متنِ حدیث: كُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِّي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِّنْ خَلْفِي يَقُوْلُ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِّي بَعْدَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ

◆◆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا اے ابومسعود یہ بات جان لو میں نے مڑ کر دیکھا تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ تم پر (یعنی تمہیں سزا دینے کی) اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی قدرت تم اس (غلام) پر رکھتے ہو۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے بعد اپنے کسی غلام کو کبھی نہیں مارا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس کا راوی ابراہیم تیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

باب 31- خادم کو معاف کر دینے کا حکم

1872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَقَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا وَالْعَبَّاسُ هُوَ ابْنُ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيُّ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ میں اپنے خادم سے کتنی مرتبہ درگزر کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں خاموش رہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

1871- اخرجه البخاري في الادب المفرد (166) ومسلم (1281،1280/3) كتاب الايمان: باب: صحبة المماليك، وكفارة من لطم عبده، حديث (34، 35، 1659/36) وابو داؤد (762/2) كتاب الاداب، باب: في حق المملوك، حديث (5160،5159) من طريق سليمان الاعمش، عن ابراهيم التيمي، عن ابيه فذكره۔

میں اپنے خادم سے کتنی مرتبہ درگزر کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

عبداللہ بن وہب نے اسے روایت کو ابوہانی کے حوالے سے ایک سند کے ہمراہ، اس کی مانند نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو عبداللہ بن وہب کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَدَبِ الْخَادِمِ

باب 32- خادم کو ادب سکھانا

1873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیُّ اسْمُهٗ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِیَّ قَالَ يَحْيٰى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَّرْوِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَتّٰى مَاتَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے خادم کی پٹائی کر رہا ہو اور وہ (خادم) اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی اللہ تعالیٰ کے نام پر معافی مانگے اور چھوڑنے کے لئے کہے) تو تم لوگ اپنا ہاتھ روک لو۔

ابوہارون عبدی نامی راوی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے شعبہ نے ابوہارون عبدی کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔

یحییٰ نے یہ بات بھی بیان کی ہے ابن عون مرنے تک ابوہارون کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث نقل کرتے رہے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَدَبِ الْوَلَدِ

باب 33- اولاد کو ادب سکھانا

1874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ نَّاصِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

1873- اخرجه عبد بن حميد (295'294) حديث (953'948) من طريق سفيان الثوري' عن ابي هارون العبدي' فذكره۔

1874- اخرجه احمد (102'96/5) من طريق ناصح ابي عبد الله' عن سماك بن حرب' فذكره۔

قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَنَاصِحٌ هُوَ اَبُو الْعَلَاءِ كُوْفِيٌّ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ يَرْوِيْ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ وَغَيْرِهٖ هُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ ایک صاع صدقہ کر دے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس روایت کے راوی ناصح' ابوعلاء کوفی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہیں' اور یہ روایت صرف اسی سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ایک دوسرے ناصح نامی محدث بھی ہیں جو بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے عمار بن ابوعمار اور دیگر محدثین کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ وہ ان کے مقابلے میں زیادہ مستند ہیں۔

1875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدًا مِّنْ نَّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ

توضیح راوی: وَهُوَ عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ الْخَزَّازُ وَاَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ

حکم حدیث: وَهٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

◆◆ ایوب بن موسیٰ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنی اولاد کو جو عطیہ دیتا ہے اس میں سب سے زیادہ بہترین چیز تعلیم و تربیت ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف عامر بن ابوعامر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جو عامر بن صالح بن رستم خزاز ہیں۔

ایوب بن موسیٰ نامی راوی ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص ہے۔

میرے نزدیک یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

باب 34- ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

1876 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول کرلیا کرتے تھے اور اس کے بدلے میں تحفہ دیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کا ''مرفوع'' ہونا صرف عیسیٰ بن یونس کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ

باب 35- جو شخص آپ کے ساتھ بھلائی کرے اس کا شکریہ ادا کرنا

1877 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1878 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ح وحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

1876- اخرجه البخاري (429/5) كتاب الهبة' باب: المكافاة' في الهبة' حديث (2585) وابو داؤد (313/2) كتاب البيوع' باب: في قبول الهدية' حديث (3536) واحمد (90/6) من طريق عيسىٰ بن يونس' عن هشام بن عروة' عن ابيه' فذكره.

1877- اخرجه ابوداؤد (671/2) كتاب الادب' باب: في شكر المعروف' حديث (4811) واحمد (258/2' 295' 303' 388' 461' 492' (74'32/3)

1878- اخرجه احمد (3/32'73) وعبد بن حميد (281) حديث (894) من طريق محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلىٰ' عن عطية العوفي' فذكره.

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ (درحقیقت) اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت اشعث بن قیس اور حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

باب 36- بھلائی کے مختلف کام

1879 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارا برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ تمہارا کسی بھولے بھٹکے شخص کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے' جس شخص کو نظر نہ آتا ہو تمہارا اسے راستہ دکھا دینا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر' کانٹا یا ہڈی وغیرہ کو ہٹا دینا بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابومسعود، حضرت جابر، حضرت حذیفہ، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک بن ولید حنفی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِنْحَةِ

باب 37- کسی کو عارضی استعمال کے لئے کوئی چیز دینا

1880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ وَرِقٍ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ قَوْلُهٗ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا يَعْنِيْ بِهٖ هِدَايَةَ الطَّرِيْقِ

◆◆ حضرت سمرہ بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی دوسرے کو دودھ یا درہم عاریت کے طور پر دے یا کسی شخص کو راستہ بتا دے' اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور ابواسحاق کی طلحہ سے نقل کردہ روایت ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے کیونکہ ہم اسے صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

منصور اور شعبہ نے اس روایت کو طلحہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔اس بارے میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔حدیث کے یہ لفظ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ وَرِقٍ سے مراد یہ ہے کہ درہم قرض کے طور پر دینا اور حدیث کے یہ الفاظ هَدٰى زُقَاقًا اس سے مراد راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا ہے یعنی راستہ دکھانا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

باب 38- راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

1881 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1880- اخرجه البخاري في الادب المفرد (897) واحمد (285/4، 296، 300، 304)من طريق عبد الرحمن بن عوسجة، فذكره.

1881- اخرجه البخاري (163/2) كتاب الاذان، باب: فضل التهجير الى الظهر، حديث (652) وطرفه (2472) ومسلم (2021/4) كتاب البر والصلة والآداب، باب: فضل ازالة الاذى عن الطريق، حديث (127، 129/1914)

متن حدیث: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِي فِي طَرِيقٍ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي ذَرٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص کسی راستے پہ جارہا تھا اس نے ایک کانٹے والی شاخ دیکھی اور اسے ہٹادیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کردی۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہم) سے حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ اَمَانَةٌ

باب 39- ہم نشینی کا تعلق امانت سے ہوتا ہے

1882 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَّاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی بات بیان کردے (جو چھپانے کے قابل ہو) اور پھر وہ چلا جائے' تو پھر وہ بات امانت ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہم اسے صرف ابن ابی ذئب نامی راوی کے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّخَاءِ

باب 40- سخاوت کا بیان

1883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ بَيْتِي اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِي قَالَ نَعَمْ وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ يَقُوْلُ لَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ

1882- اخرجه ابوداؤد (683/2) كتاب الاداب' باب: في نقل الحديث' حديث (4868) واحمد (379'352'324/3) من طريق عبد الرحمن بن عطاء' عن عبد الملك' بن جابر بن عتيك' فذكره.

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ اَیُّوْبَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس جو بھی چیز ہے وہ حضرت زبیر ہی کی دی ہوئی ہے تو کیا میں اسے (اللہ کی راہ میں) دے سکتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم روک کے نہ رکھو ورنہ تم سے روک دیا جائے گا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) تم گنتی نہ کرو ورنہ تمہارے لئے بھی گنتی کی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے ہمراہ ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے عباد بن عبداللہ کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے اسے ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عباد بن عبداللہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

1884 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَالِمٍ بَخِیلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ

اختلافِ روایت: وَقَدْ خُوْلِفَ سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِیْ رِوَایَةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اِنَّمَا یُرْوٰی عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ شَیْءٌ مُّرْسَلٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سخاوت کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے جنت سے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے جبکہ بخیل شخص اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا

1883- اخرجه البخاری (257/5) كتاب الهبة' باب: هبة المرأة لغير زوجها' وعتقها اذا كان لها زوج' حديث (2590) ومسلم (714/2) كتاب الزكوة' باب: الحث فی الانفاق و كراهة الاحصاء' حديث (1029/89) وابوداؤد (531/1) كتاب الزكوة' باب فی الشح' حديث (1699) والنسائی (74/5) كتاب الزكوة' باب: الاحصاء فی الصدقة' حديث (2551) واحمد (139/6'344'353'354) والحميدی (156/1) حديث (325) من طريق ابن جريج قال: اخبرنی ابن ابی مليكة' عن عباد بن عبد الله بن الزبير' عن اسماء بنت ابی بكر' نحوه.

ہے۔ جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ ایسا جاہل شخص جو سخی ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص سے زیادہ محبوب ہے' جو عبادت گزار بھی ہو اور بخیل بھی ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی حدیث اعرج کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے' لیکن یہ صرف سعید بن محمد سے منقول ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن محمد سے اختلاف کیا گیا ہے۔

کیونکہ ایک روایت کے مطابق یہ روایات یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے اور یہ "مرسل" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَخِيلِ

باب 41- بخل کا بیان

1885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِىْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسٰى

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں' بخل اور بداخلاقی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اسے صرف صدقہ بن موسیٰ نامی راوی کی روایت کردہ حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا بَخِيلٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ دھوکا دینے والا، احسان جتانے والا اور کنجوسی کرنے والا' جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

1885- اخرجه البخاري في الآداب المفرد (379) وعبد بن حميد (307) حديث (996) من طريق مالك بن دينار' عن غالب بن عبد الله الحراني' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1887 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَّالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن سیدھا سادہ اور کریم (اچھے اخلاق کا مالک) ہوتا ہے' جبکہ فاجر شخص دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّفَقَةِ فِي الْاَهْلِ

باب 42- اہل خانہ پر خرچ کرنا

1888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَّفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کا اپنی بیوی پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عمرو بن امیہ ضمری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1887- اخرجه ابوداؤد (666/2) كتاب الادب' فى حسن المعاشرة' حديث (4790)

1888- اخرجه البخارى (165/1) كتاب الايمان' باب: ما جاء فى ان الاعمال بالنية والحسبة' ولكل امرىء ما نوى' حديث (55)' (368/7) كتاب المغازى: باب: حدثنى خليفة' حديث (4006)' (407/9) كتاب النفقات' باب: فضل النفقة على الاهل' وقول الله عزوجل (ويسئلونك ماذا ينفقون' البقرة 219) حديث (5351) وفى الادب المفرد (756) ومسلم (695/2) كتاب الزكوٰة' باب: فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والاولاد والوالدين' ولو كانوا مشركين' حديث (1002/48) والنسائى (69/5) كتاب الزكوٰة' باب: اى الصدقة افضل' حديث (2545) واحمد (120/4' 122' 273) من طريق شعبة عن عدى بن ثابت' قال: سمعت عبد الله بن يزيد الانصارى فذكره.

1889- اخرجه البخارى فى الادب المفرد (755) ومسلم (691/2) كتاب الزكوٰة' باب: فضل النفقة على العيال والمملوك' واثم من ضيعهم او حبس نفقتهم عنهم' حديث (994/38) وابن ماجه (922/2) كتاب الجهاد' باب: فضل النفقة فى سبيل الله تعالىٰ' حديث (2760) واحمد (277/5' 279) من طريق حماد بن زيد' عن ايوب' عن ابى قلابة' عن ابى اسماء فذكره.

متن حدیث: اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَاَىُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَّهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا دینار وہ دینار ہے' جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ (یہاں اللہ تعالیٰ کی راہ سے مراد جہاد ہے)

شیخ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اہل خانہ کا تذکرہ کیا تھا۔

پھر فرمایا اس شخص سے زیادہ اور اجر کسے ملے گا' جو اپنے کم سن بچوں پر خرچ کرتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے (محنت مشقت سے بچالیتا ہے) انہیں' اس شخص کی وجہ سے (ضروریات سے بے نیاز کر دیتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ اِلٰى كَمْ هِىَ

باب 43- مہمان نوازی کا بیان اور مہمان نوازی کتنے عرصے تک ہوگی؟

1890 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِىِّ

متن حدیث: اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَاىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَاىَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں آنکھوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے اپنے دونوں کانوں سے سنا جب آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے۔ جو اہتمام کے ساتھ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کتنے عرصے تک ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اور ایک رات' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی۔ اس کے بعد صدقہ ہوگا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوگا وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔

1890- اخرجه البخاری (460/10) كتاب الادب' باب: من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يؤذ جاره' حديث (6019) وطرفاه (6476'6135) ومسلم (1352/3) كتاب اللقطة' باب: الضيافة ونحوها' حديث (48/16'15'14) وابو داؤد (369/2) كتاب الاطعمة' باب: ما جاء في الضيافة' حديث (3748) وابن ماجه (1212/2) كتاب الادب' باب: حق الضيف' حديث (3675)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1891 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّمَا اُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّثْوِیَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَثْوِیْ عِنْدَهُ يَعْنِی الضَّيْفَ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ

◆◆ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی اور اہتمام کے ساتھ دعوت ایک دن کی ہوگی اور اس کے بعد آدمی مہمان پر جو خرچ کرے گا وہ صدقہ ہوگا۔ تاہم مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اتنی دیر رہے کہ اسے حرج میں مبتلا کردے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے احادیث منقول ہیں۔

امام مالک اور لیث بن سعد نے سعید مقبری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوشریح خزاعی کعبی ہے۔ یہی عدوی ہے۔ ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ لَا يَثْوِیْ عِنْدَهُ مراد یہ ہے کہ مہمان میزبان کے ہاں اتنی دیر نہ رہے کہ میزبان کے لئے یہ بات پریشانی کا باعث بنے۔

وَالْحَرَجُ اس سے مراد تنگی ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ حَتّٰى يُحْرِجَهُ سے مراد یہ ہے کہ اسے تنگی کا شکار کردے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّعْیِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

باب 44- بیواؤں اور یتیموں کا خیال رکھنا

1892 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَّرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

1892- اخرجه البخاری (451/10) كتاب الاداب' الساعی علی الارملة' حديث (6006)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ

صفوان بن سلیم نے نبی اکرم ﷺ سے "مرفوع" روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ بیواؤں اور مسکینوں کا خیال رکھنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے یا اس شخص کی مانند ہے جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہو اور رات بھر نفل پڑھتا رہتا ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

ابوغیث نامی راوی کا نام سالم ہے جو عبداللہ بن مطیع کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

(ایک راوی) ثور بن یزید شامی ہیں اور (دوسرے راوی) ثور بن یزید مدنی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

باب 45- خندہ پیشانی اور بشاش چہرے (سے ملنا)

1893 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر بھلائی صدقہ ہے اور بھلائی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

1893- اخرجه البخاري في الادب المفرد (301) واحمد (360،344/3) وعبد بن حميد (329) حديث (1090) من طريق المنكدر بن محمد بن المنكدر' عن ابيه' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

باب 46- سچ اور جھوٹ کا بیان

1894 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَّاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچ کو لازم کرلو بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے' آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''سچا'' لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے' اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے' آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے ''جھوٹا'' لکھ دیا جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن شخیر، حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1895 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ هَارُوْنَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَّتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ

قَالَ يَحْيٰى فَاَقَرَّ بِهٖ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ هَارُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ هَارُوْنَ

1894- اخرجه البخاري (523/10) رقم (6094) ومسلم (2013،2012/4) كتاب البر والصلة والاداب، باب: قبح الكذب، وحسن الصدق، وفضله، حديث (103، 104، 105/2607) وابو داؤد (715/2) كتاب الاداب، باب: في التشديد في الكذب، حديث (4989) واحمد (384/1، 393، 432، 439) من طريق شقيق بن سلمة ابي وائل فذكره.

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بو کی وجہ سے نامہ اعمال لکھنے والا یا حفاظت والا فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔
یحییٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ عبدالرحیم نامی راوی نے اس بات کی توثیق کی ہے اور فرمایا ہے ایسا ہی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن جید غریب" ہے۔ ہم صرف اسی سند کے حوالے سے اسے جانتے ہیں جسے نقل کرنے میں عبدالرحیم یہی راوی منفرد ہیں۔

1896 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ خُلُقٌ أَبْغَضَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكِذْبَةِ فَمَا يَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ "ناپسندیدہ خصلت" جھوٹ بولنا تھی۔ بعض اوقات کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھوٹ بول دیا کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں (اُس کے لیے ناپسندیدگی کی کیفیت) رہتی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چل جاتا کہ اُس نے بعد میں توبہ کر لی ہے (تو اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی ختم ہوتی)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ

باب 47- بدزبانی کا مظاہرہ کرنا

1897 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بے حیائی جس چیز میں بھی آجاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں بھی آجاتی ہے اسے آراستہ کر دیتی ہے۔
اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

1896- اخرجه احمد (152/6) من طريق عبد الرزاق' عن معمر' عن ايوب' عن ابن ابي مليكة' فذكره.
1897- اخرجه البخاري في الادب المفرد (604) وابن ماجه (1400/2) كتاب الزهد' باب: الحياء' حديث (4185) واحمد (165/3) وعبد بن حميد (372) حديث (1241) من طريق عبد الرزاق' قال: اخبرنا معمر' عن ثابت' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف عبدالرزاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1898 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَال سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَّلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانی اور فحش گوئی نہیں کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

باب 48- لعنت کرنے (کا حکم)

1899 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آپس میں ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس کے غضب یا جہنم (کی بددعا) نہ دو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت عمران بن حصین (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1900 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ

1898- اخرجه البخاری (654/6) كتاب المناقب' باب: صفة النبی صلی الله عليه وسلم' حديث (3559) واطرافه فی (3759'6029'6035) وفی الاداب المفرد (268) ومسلم (1810/4) كتاب الفضائل' باب: كثرة حيائه صلی الله عليه وسلم' حديث (2321/68) واحمد (161/2'189'193) من طريق ابووائل يحدث عن مسروق' فذكره۔

1899- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (316) وابو داؤد (695/2) كتاب الادب' باب: فی اللعن' حديث (4906) واحمد (15/5) من طريق قتاده عن الحسن' فذكره۔

1900- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (328) واحمد (404) من اسرائيل عن العمش' عن ابراهيم' عن علقمة' فذكره۔

الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیْءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن شخص طعنے نہیں دیتا' لعنت نہیں بھیجتا' فحش گفتگو نہیں کرتا، بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ سے منقول ہے۔

1901 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَّاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ''ہوا'' پر لعنت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ حکم کی پابند ہے۔ جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے' جو چیز اس لعنت کی مستحق نہ ہو' تو وہ لعنت اس بھیجنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہمارے علم کے مطابق صرف بشر بن عمر نامی راوی نے اس کی سند بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِيْمِ النَّسَبِ

باب 49- نسب کی تعلیم دینا

1902 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيْسٰى الثَّقَفِیِّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِی الْاَثَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْسَاةٌ فِی الْاَثَرِ يَعْنِیْ بِهِ الزِّيَادَةَ فِی الْعُمُرِ

1901- اخرجه ابوداؤد (695/2) كتاب الادب' باب فی اللعن' حديث (4908) من طريق قتادة' عن ابی العالية' فذكره۔

1902- تفرد به الترمذی دون اصحاب الكتب الستة' ينظر تحفة الاشراف (14853) واخرجه احمد (374/2) والحاكم (161/4)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تم نسب کا اتنا علم حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آسکو کیونکہ اس صلہ رحمی کی وجہ سے آدمی اہل خانہ سے محبت کرتا ہے اور (اس کی وجہ سے انسان کے) مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی زندگی لمبی ہوتی ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

روایت کے لئے الفاظ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ اس سے مراد عمر میں اضافہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب 50- اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرنا

1903 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَا دَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِّنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْاَفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفُ فِی الْحَدِيْثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ وہ دعا قبول ہوتی ہے جو آدمی کسی کی غیر موجودگی میں کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس حدیث کے راوی افریقی کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔ یہ صاحب عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہے۔

عبداللہ بن یزید نامی راوی "ابوعبدالرحمٰن حبلی" ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الشَّتْمِ

باب 51- گالی دینے کا حکم

1904 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ

1903- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (627) وابو داؤد (480/1) کتاب الصلوٰة: باب الدعاء بظهر الغيب، حديث (1535) وعبد بن حميد (133) حديث (327) من طريق عبد الله بن يزيد ابی عبد الرحمن، فذكره.

1904- اخرجه مسلم (2000/4) کتاب البر والصلة والاداب، باب: النهي عن السباب، حديث (2587/68) وابو داؤد (274/4) احياء التراث، کتاب الاداب، باب: المستبان، حديث (4894)

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: گالی گلوچ کرنے والے دوآدمی جوکچھ کہتے ہیں'اس سب کا گناہ پہل کرنے والے پر ہوتا ہے'جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت سعد، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث''حسن صحیح'' ہے۔

1905 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ سُفْيَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◄► حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے۔ اپنے مُردوں کو برا نہ کہو کیونکہ تم (اسی طرح) اپنے زندوں کواذیت دوگے۔

سفیان کے شاگردوں میں اسے نقل کرنے میں اختلاف ہے۔ بعض راویوں نے اسے حفری کی مانند نقل کیا ہے' جبکہ بعض راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کوحضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا۔

1906 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ

قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ ءَاَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: مسلمان کوگالی دینا فسق ہے اوراس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔ (یااس کوقتل کرنا کفر ہے)

1905- اخرجه احمد (252/4) من طريق زياد بن علاقة فذكره.

1906- اخرجه البخاری (135/1) كتاب الايمان' باب: خوف المؤمن من ان يحبط عمله وهو لا يشعر' حديث (48) وطرفاه في (6044'7076) ومسلم (289/1- الابی) كتاب الايمان' باب: بيان قول النبی صلی الله عليه وسلم : سباب المسلم' حديث (116/64) والنسائی (122/7) كتاب تحريم الدم' باب: قتال المسلم' حديث (4109'4110)

زبید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں نے ابووائل سے دریافت کیا: آپ نے خود حضرت عبداللہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

باب 52- بھلائی کی بات کہنا

1907 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَكِلَاهُمَا كَانَا فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں ایسے گھر ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آ جاتا ہے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے دریافت کیا: یہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو جو اچھی گفتگو کرتا ہو، دوسروں کو کھانا کھلائے اور ہمیشہ (نفلی) روزے رکھے' رات کے وقت نوافل ادا کرے' جبکہ لوگ سو چکے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحاق کے بارے میں ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ یہ صاحب کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق قریشی مدنی ان سے زیادہ مستند ہیں۔ تاہم یہ دونوں حضرات ایک ہی زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

باب 53- صالح غلام کی فضیلت

1908 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1908- اخرجه البخاری (208/5) كتاب الخصومات' باب: العبد اذا احسن حدث (2549) من طريق الاعمش به' واخرجه مسلم (1285/3) من طريق همام بن منبه عن ابی هريرة.

متن حدیث: نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُّطِيعَ رَبَّهٗ وَيُؤَدِّىَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِى الْمَمْلُوْكَ
وقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص کتنا اچھا ہے' جو اپنے پروردگار کی اطاعت کرتا ہے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی' جو شخص غلام ہو کعب بیان کرتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1909 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُّنَادِىْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ

توضیح راوی: وَاَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ وَّيُقَالُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ اَشْهَرُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین لوگ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میرا خیال ہے یہ الفاظ ہیں ''قیامت کے دن'' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرتا ہے۔ ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور وہ لوگ اُس سے خوش ہوں۔ ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ مرتبہ اذان دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابویقظان نامی راوی کا نام عثمان بن قیس ہے۔ ایک قول کے مطابق عثمان بن عمیر ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

باب 54- لوگوں کے ساتھ برتاؤ

1910 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ

اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهِ حَیْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَّالصَّحِیْحُ حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔تم جہاں کہیں بھی ہو'اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور برائی کرنے کے بعد نیکی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

محمود نامی راوی نے اسے اپنی سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

محمود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ

باب 55- بدگمانی کا حکم

1911 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ : وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَیْدٍ یَّذْكُرُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ سُفْیَانَ قَالَ قَالَ سُفْیَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ اِثْمٌ وَّظَنٌّ لَیْسَ بِاِثْمٍ فَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ هُوَ اِثْمٌ فَالَّذِیْ یَظُنُّ ظَنًّا وَّیَتَكَلَّمُ بِهٖ وَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ لَیْسَ بِاِثْمٍ

1910- اخرجه احمد (177،158،153/5) والدارمی (323/2) كتاب الرقائق، باب: فی حسن الخلق، من طريق حبيب بن ابی ثابت، عن ميمون بن ابی شبيب، فذكره.

1911- اخرجه البخاری (499/10) كتاب الادب، باب: (يايها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن، الحجرات12) حديث (6066) ومسلم (1985/4) كتاب البر والادب والصلة، باب: تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش، ونحوها، حديث (2563/28) وابو داؤد (697/2) كتاب الادب، باب: فی الظن، حديث (4917)

فَالَّذِیْ یَظُنُّ وَلَا یَتَكَلَّمُ بِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ بدگمانی سے اجتناب کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو سفیان کے شاگردوں کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے سنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: گمان دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک گمان گناہ ہوتا ہے ایک گمان گناہ نہیں ہوتا جو گمان گناہ ہوتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی گمان جو کرلے اس کے بارے میں کلام بھی کرے، جو گمان گناہ نہیں ہوتا۔ اس سے مراد وہ گمان ہے، جو آدمی صرف سوچے، اس کے بارے میں کوئی بات نہ کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمِزَاحِ

باب 56- مزاح کا حکم

1912 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی اِنْ كَانَ لَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِّیْ صَغِیْرٍ یَّا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ

توضیح راوی: وَاَبُو التَّیَّاحِ اسْمُهٗ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ الضُّبَعِیُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے۔ آپ میرے چھوٹے بھائی سے کہا کرتے تھے اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ضبعی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1913 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ

کرتے ہیں۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں صرف سچ کہتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1914 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سواری کے لئے جانور مانگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا' تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کو اونٹنی ہی جنم دیتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

1915 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ

قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ مَازَحَهٗ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں'

نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے کہا: "اے دو کانوں والے"

محمود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔شیخ ابواسامہ نے یہ بات بیان کی ہے۔نبی اکرم ﷺ نے مزاح کے طور پر یہ بات کہی تھی۔

یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِرَاءِ

باب 57- جھگڑا کرنے کا حکم

1916 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ

1914- اخرجه البخاري في الادب المفرد (264) وابو داؤد (718/2) كتاب الادب' باب: ما جاء في المزاح' حديث (4998) واحمد (267/3) من طريق خالد بن عبد الله الواسطي' عن حميد' فذكره۔

1915- اخرجه ابوداؤد (719/2) كتاب الاداب' باب: ما جاء في المزاح' حديث (5002) واحمد (242'127'117/3) من طريق شريك' عن عاصم' فذكره۔

1916- اخرجه ابن ماجه (19/1) المقدمة' حديث (51) من طريق ابن ابي فديك' عن سلمة بن وردان' فذكره۔

وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي اَعْلَاهَا

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص باطل جھوٹ چھوڑ دے' تو اس کے لئے جنت کے کنارے پر گھر بنایا جائے گا' جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا' جو شخص اپنے اخلاق اچھے کر لے اس کے لئے جنت کے بلند ترین حصے میں گھر بنایا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1917 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: كَفٰى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا

حکم حدیث: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد بیان فرمائی ہے: تمہارے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1918 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ اللَّيْثِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْمَلِكِ عِنْدِيْ هُوَ ابْنُ بَشِيْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم اپنے بھائی کے ساتھ جھگڑا نہ کرو اس کا مذاق نہ اڑاؤ' اس کے ساتھ وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبدالملک نامی راوی میرے خیال میں عبدالملک بن بشیر ہیں۔

1918- اخرجه البخاري في الادب المفرد (394) من طريق عبد الملك عكرمة' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُدَارَاةِ

باب 58-مدارات کا حکم

1919 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اپنے خاندان کا سب سے بُرا فرد ہے۔ (راوی کو شک ہے) اپنے خاندان کا بُرا بھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی جب وہ آدمی چلا گیا' تو میں عرض کی آپ نے تو اس شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ پھر آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہوتا ہے' جسے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کیلئے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

باب 59-محبت اور دشمنی میں میانہ روی اختیار کرنا

1920 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ

متنِ حدیث: قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ

1919- اخرجه البخاري (486/10) كتاب الادب' باب: ما يجوز من اغتياب اهل الفساد والريب' حديث (6054'554/10) كتاب الادب' باب: المداراة مع الناس' حديث (6131) وفي الادب المفرد (1315) ومسلم (2002/3) كتاب البر والصلة والادب' باب: مداراة من يتقى فحشه' حديث (2591/73) وابو داؤد (666/2) كتاب الادب: باب: في حسن العشرة' حديث (4791) واحمد (38/6) والحميدي (121/1) حديث (249) وعبد بن حميد (1511) من طريق عروة بن الزبير' فذكره.

ضَعِيفٌ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالصَّحِيحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ قَوْلُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا رویہ رکھو کیونکہ ہوسکتا ہے' وہ کسی دن تمہارا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن کے ساتھ میانہ روی کا رویہ رکھو' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایوب کے حوالے سے' نقل کی گئی ہے۔

اس روایت کو حسن بن ابوجعفر نے نقل کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''ضعیف'' ہے۔ یہی روایت حضرت علی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔' تاہم صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر یعنی ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكِبْرِ

باب 60- تکبر کا بیان

1921 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1921- اخرجه مسلم (1/366'367- نووی) کتاب الایمان' باب: تحریم الکبر وبیانه' حدیث (147'148'149/91) وابو داؤد (2/457) کتاب اللباس' باب: ما جاء فی الکبر' حدیث (4091) وابن ماجه (1/22) المقدمة' حدیث (59)(2/1397) کتاب الزهد' باب: البراء' من الکبر والتواضع' حدیث (4173) واحمد (1/412' 416' 451) من طریق ابراهیم' عن علقمة' فذکره.

1922 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ يَعْنِيْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَّنَعْلِيْ حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُخَلَّدُ فِي النَّارِ

حدیثِ دیگر: وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

وَقَدْ فَسَّرَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ) فَقَالَ مَنْ تُخَلِّدُ فِي النَّارِ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے جتنا تکبر ہوگا وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنا ایمان ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ میرے کپڑے عمدہ ہوں اور جوتا اچھا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمال کو پسند کرتا ہے لیکن تکبر سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث ''جہنم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے برابر ایمان ہو''۔ کی یہ تشریح بیان کی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم سے ہر وہ شخص نکل آئے گا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنا ایمان ہوگا''۔

بعض تابعین نے اس آیت ''اے ہمارے پروردگار! جسے تو جہنم میں داخل کردے گا' اسے تو نے رسوا کردیا''۔ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جسے تو ہمیشہ جہنم میں رکھے گا اسے تو نے رسوا کردیا (یا خسارے کا شکار کردیا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

1923 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی خود کو اتنا بڑا سمجھتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام "جبارین" (تکبر کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے؟ اسے بھی وہی عذاب ہوگا' جو ان لوگوں کو ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1924 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ تَقُوْلُوْنَ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ نافع بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں لوگ میرے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں: میرے اندر تکبر پایا جاتا ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہو جاتا ہوں۔ موٹی چادر کو لباس کے طور پر استعمال کرتا ہوں بکری کا دودھ دوہ لیتا ہوں اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ کام کر لیتا ہو اس میں تکبر نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب 61- اچھے اخلاق کا بیان

1925 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا شَيْءٌ اَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اُمِّ درداء حضرت ابودرداء بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بے حیا اور فحش گفتگو کرنے والے شخص سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔

2025- اخرجه البخاری فی الادب المفرد (267) وابو داؤد (668/2) کتاب الادب' باب: فی حسن الخلق' حدیث (4799) واحمد (442/6'446'448) وعبد بن حمید (204) من طریق عطاء بن نافع الکیخارانی' عن ام الدرداء' فذکرتہ۔

اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حضرت اسامہ بن شریک (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1926 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیدہ اُمِ درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میزان میں جو چیزیں رکھی جائیں گی ان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی اور چیز نہیں ہوگی۔ آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے (بکثرت نفلی) نمازیں پڑھنے اور روزہ رکھنے والا شخص کے مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

1927 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَوْدِيُّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کس عمل کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پرہیز گاری کی وجہ سے اور اچھے اخلاق کی وجہ سے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کس عمل کی وجہ سے زیادہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

عبداللہ بن ادریس نامی راوی عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی ہیں۔

1928 حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى

2027- اخرجه البخاري في الادب المفرد (286'291) وابن ماجه (1418/2) كتاب الزهد' باب: ذكر الذنوب' حديث (4246) واحمد (291'392'442) من طريق يزيد' فذكره.

احمد بن عبدہ ضبی نے ابو وہب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔عبداللہ بن مبارک نے اچھے اخلاق میں یہ باتیں شمار کی ہیں۔خندہ پیشانی سے ملنا' بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنا اور تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

باب 62-احسان کرنا اور معاف کردینا

1929 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِيْ وَلَا يُضَيِّفُنِيْ فَيَمُرُّ بِيْ اَفَاُجْزِيْهِ قَالَ لَا اَقْرِهٖ قَالَ وَرَآنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَقْرِهٖ اَضِفْهُ وَالْقِرٰى هُوَ الضِّيَافَةُ

◆◆ ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک شخص کے پاس سے گزرتا ہوں وہ میری ضیافت نہیں کرتا اور نہ مجھے مہمان بناتا ہے۔ جب وہ میرے پاس سے گزرتا ہے تو کیا میں بھی اسے اسی طرح بدلہ دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم اس کی میزبانی کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا تو دریافت کیا: تمہارے پاس مال موجود ہے؟ میں نے عرض کی: ہر طرح کا مال موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس (خوشحالی کا اثر تم پر) نظر آنا چاہیے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواحوص نامی راوی کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ اَقْرِهٖ سے مراد ہے تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

لفظ اَلْقِرٰی کا مطلب مہمان نوازی ہے۔

2029- اخرجه ابوداؤد (449/2) كتاب اللباس' باب: فى غسل الثوب وفى الخلقان' حديث (4063) والنسائى (180/8'181) كتاب الزينة باب: الجلاجل' حديث (5223'5224'196/8) كتاب الزينة' باب: ذكر ما يستحب من لبس الثياب وما يكره منها' حديث (5294) واحمد (473/3'137/4) من طريق ابواسحق' عن ابى الاحوص' فذكره.

1930 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَّطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَائُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ دوسروں جیسا رویہ اختیار نہ کرو کہ تم یہ کہو' اگر لوگوں نے اچھائی کی ہے تو ہم بھی اچھائی کرلیں گے' اگر انہوں نے زیادتی کی ہے' تو ہم بھی زیادتی کریں گے'' خود کو یہ تلقین کرو۔ اگر لوگوں نے اچھائی کی تو تم بھی اچھائی کرو گے' اگر وہ برائی کریں گے' تو تم زیادتی نہیں کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

باب 63- (دینی) بھائیوں کی زیارت کرنا

1931 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اَبِىْ كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ هُوَ الشَّامِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهُ فِى اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهُ عِيْسٰى بْنُ سِنَانٍ وَّقَدْ رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی کی زیارت کرے' تو ایک شخص یہ اعلان کرتا ہے تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو تم نے جنت میں اپنے لئے جگہ بنا لی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوسنان نامی راوی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔

حماد بن سلمہ نے ثابت کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اس

1931- اخرجه ابن ماجه (464/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء في ثواب من عاد مريضاً' حديث (1443)

کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَيَاءِ

باب 64- حیاء کا بیان

1932 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم کا حصہ ہے ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوبکرہ، حضرت ابوامامہ، حضرت عمران بن حصین (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّاَنِّيْ وَالْعَجَلَةِ

باب 65- آہستہ روی اور جلد بازی کا بیان

1933 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَاصِمٍ وَّالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی عادات اختیار کرنا، جلد بازی سے کام نہ لینا اور میانہ روی اختیار کرنا' نبوت کا چوبیسواں جز ہے۔

1932- تفرد به الترمذی' ینظر تحفة الاشراف (15040'15088'15053) واخرجه الحاکم فی المستدرك (1/52-53) واحمد (2/501) وذکره الهیثمی فی موارد الظمان (6/207) حدیث (1929) جمیعهم عن محمد بن عمرو بن ابی سلمة عن ابی هریرة به.

1933- اخرجه عبد بن حمید (183) حدیث (512) من طریق عبد الله بن عمران' عن عاصم' فذکره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

قتیبہ اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس سند میں عاصم کا تذکرہ نہیں ہے۔ نصر بن علی کی روایت مستند ہے۔

1934 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ الْاَشَجِّ الْعَصَرِىِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے سردار سے یہ فرمایا تھا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ بردباری اور جلد بازی نہ کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت اشج عصری سے بھی حدیث منقول ہے۔

1935 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حکمِ حدیث: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِىْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ وَّضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَالْاَشَجُّ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ عَائِذٍ

◆◆ عبدالمہیمن بن عباس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض اہل علم نے عبدالمہیمن نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ''اشج عبدالقیس'' کا نام منذر بن عائذ ہے۔

1934- اخرجه ابن ماجه (1401/2) كتاب الزهد، باب: الحلم، حديث (4188)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّفْقِ

باب 66-نرمی کا بیان

1936 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ اُمِ درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت جریر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب 67-مظلوم کی بددعا کا حکم

1937 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِي سَعِيْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْبَدٍ اسْمُهُ نَافِذٌ

1936- اخرجه البخاري في الادب المفرد (460) واحمد (451/6) والحميدي (193/1، 194) حديث (393'394) وعبد بن حميد (101) حديث (214) من طريق ابن ابي مليكة' عن يعلى بن مملك' عن ام الدرداء' فذكره.

1937- اخرجه البخاري (307/3) كتاب الزكوة' باب: وجوب الزكوة' حديث (1395) واطرافه في (1458'1496'2448'4347'7371'7372) ومسلم (228/1'229- نووي) كتاب الايمان' باب: الدعاء الى الشهادتين وشرائع الاسلام' حديث (29'30'31/19) وابو داؤد (498/1) كتاب الزكوة' باب: في زكوة السائمة' حديث (1584) والنسائي (2/5'3) كتاب الزكوة' باب: وجوب الزكوة' حديث (1783) والدارمي (379/1) كتاب الزكوة' باب: في فضل الزكوة (384/1) كتاب الزكوة' باب: النهي' عن اخذ الصدقة من كرائم اموال الناس' من طريق يحيى بن عبد الله بن صيفي' بهذا الاسناد.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت انس، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومعبد نامی راوی کا نام نافع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 68- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا تذکرہ

1938 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَّلَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَّلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَالْبَرَاءِ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے کبھی بھی مجھے ''اُف نہیں'' فرمایا اور میں نے جو کام کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے یہ کیوں کیا؟ میں نے جو کام نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے اسے کیوں نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے میں نے آپ کے دست مبارک سے زیادہ نرم وملائم کوئی ریشم نہیں چھوا اور آپ کی خوشبو مبارک سے زیادہ اور کسی مشک یا عطر کی خوشبو نہیں سونگھی۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت براء (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1939 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا

1938- اخرجه مسلم (1814/4) كتاب الفضائل' باب: طيب رائحة النبى صلى اللّٰه عليه وسلم' ولين مسه' والتبرك' بمسحه' حديث (2230/81) واخرجه المصنف فى الشمائل' ص (285) حديث (346) من طريق ثابت' فذكره

مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُو وَيَصْفَحُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَّيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ

◆◆ ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ بدزبانی نہیں کرتے تھے اور بازار میں شور نہیں کرتے تھے۔ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا کرتے تھے' بلکہ آپ معاف کر دیتے تھے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعبداللہ جدلی نامی راوی کا نام عبد بن عبد ہے۔ ایک قول کے مطابق عبدالرحمٰن بن عبد ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُسْنِ الْعَهْدِ

باب 69- اچھی طرح سے تعلق نبھانا

1940 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَآئِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے جتنا رشک مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا اور کسی پر نہیں آتا تھا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ یہ رشک صرف اس وجہ سے آتا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ ان کا تذکرہ اکثر کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ جب بکری ذبح کیا کرتے تھے' تو آپ اس کا کچھ گوشت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھجوایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَعَالِي الْاَخْلَاقِ

باب 70- بلند اخلاق کا تذکرہ

1940- اخرجه البخاری (166/7) کتاب مناقب الانصار' باب: تزویج النبی صلی اللہ علیه وسلم' خدیجة وفضلها' حدیث (3816) واطرافه فی (3817'3818 '5229 '4006 '7484) ومسلم (1888/4'1889) کتاب فضائل الصحابة' باب: فضائل خدیجة ام المؤمنین' حدیث (74'75'76/2435)

1941 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا وَّاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

قولِ امام ترمذی: وَالثَّرْثَارُ هُوَ الْكَثِيْرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ الَّذِيْ يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُو عَلَيْهِمْ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اچھے اخلاق کے مالک ہوں گے' اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے سب سے دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ باتیں کرتے ہوں، اپنی گفتگو کے ذریعے اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتے ہوں اور تکبر کرتے ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ کا تو علم ہے لُمُتَفَيْهِقُوْنَ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والے ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ ہم اسے صرف سند کے حوالے سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مبارک بن فضالہ کے حوالے سے محمد بن منقد کے حوالے سے جابر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عبدربہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ یہی روایت درست ہے۔

لفظ الثَّرْثَارُ کا مطلب بکثرت کلام کرنا ہے۔

لفظ الْمُتَشَدِّقُ سے مراد اپنی گفتگو میں اپنے کو دوسروں سے برتر ظاہر کرنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

باب 71 - لعنت کرنا اور طعنہ دینا

1942 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا

1942- اخرجه البخاري في الادب المفرد (306) من طريق كثير بن زيد' عن سالم بن عبد الله' فذكره.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیث دیگر: وَرَوٰی بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا وَّهٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسِّرٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن لعنت نہیں کیا کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ بعض راویوں نے اسی سند کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''مومن کے لئے یہ بات مناسب نہیں' وہ لعنت کرنے والا ہو''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مفسر'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَثْرَةِ الْغَضَبِ

باب 72- زیادہ غضب ناک ہونا

1943 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حَصِينٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: عَلِّمْنِیْ شَيْئًا وَّلَا تُكْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّی اَعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَغْضَبْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَصِينٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِیُّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کسی چیز کی تعلیم دیں مجھے زیادہ باتیں نہ بتائیں تاکہ میں اس کو محفوظ رکھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کیا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری، سلمان بن صرد (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

1943- اخرجه البخاری (535/10) کتاب الادب' باب الحذر من الغضب لقول الله تعالیٰ (والذين يجتنبون كبر الاثم والفوحش' الشوریٰ 37) حديث (6116) من طريق ابوحصين' عن ابی صالح' فذكره.

بَابُ فِيْ كَظْمِ الْغَيْظِ

باب 73- غصے پر قابو پانا

1944 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَّهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے، جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی طاقت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا اور پھر اسے اختیار دے گا وہ جس حور کو چاہے حاصل کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِجْلَالِ الْكَبِيْرِ

باب 74- بڑوں کا احترام کرنا

1945 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّحَّالِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ يَزِيْدَ بْنِ بَيَانٍ وَّاَبُو الرِّجَالِ الْاَنْصَارِيُّ اٰخَرُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو جوان کسی عمر رسیدہ کی (زیادہ) عمر کی وجہ سے اس کا احترام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے، جو اس کے بڑھاپے میں اس کا خیال رکھے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں، جس کا نام یزید بن بیان ہے۔

1944- اخرجه ابوداؤد (662/2) كتاب الادب: باب: من كظم غيظا، حديث (4777) وابن ماجه (1400/2) كتاب الزهد، باب: الحلم، حديث (4186)

ابورجال انصاری دوسرے صاحب ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنَ

باب 75- ایک دوسرے سے نہ ملنا (لاتعلقی اختیار کرنا)

1946 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تُفَتَّحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ يُقَالُ رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَيُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ ذَرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُهْتَجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان دونوں دنوں میں ہر اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے' جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو' البتہ آپس میں لاتعلق رہنے والے دو آدمیوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں کا معاملہ اس وقت تک (مؤخر) رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ منقول ہیں۔

"ان کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے"۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ مہتجرین سے لاتعلقی اختیار کرنے والے ہیں۔

یہ روایت اسی کی مانند ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں' وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔"

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّبْرِ

باب 76- صبر کا تذکرہ

1947 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

1946- اخرجه مسلم (1987/4) كتاب البر والصلة والاداب' باب: النهي عن الشحناء والتهاجر' حديث (2565/35) من طريق سهيل' عن ابيه عن ابي هريرة' فذكره.

متنِ حدیث: اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ شَیْئًا هُوَ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مَالِكٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْکُمْ وَالْمَعْنٰی فِیْهِ وَاحِدٌ یَقُوْلُ لَنْ اَحْبِسَهُ عَنْکُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصاریوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے انہیں عطا کر دیا۔ انہوں نے پھر مانگا آپ نے پھر عطا کر دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو بھی چیز آئی ہوگی میں اسے چھپا کر نہیں رکھوں گا۔ جو شخص بے نیازی اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص مانگنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (مانگنے سے) بچاتا ہے جو شخص صبر سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتا ہے اور کسی بھی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر زیادہ وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت امام مالک سے بھی منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں اسے تم سے بچا کر اپنے پاس ذخیرہ بنا کر نہیں رکھوں گا''۔

اس کا مطلب ایک ہی ہے۔ مطلب یہ ہے میں تمہیں نہیں دوں گا ایسا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذِی الْوَجْهَیْنِ

باب 77- دو غلے پن کا حکم

1948 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَمَّارٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

1947- اخرجه مالك فی الموطا (997/2) كتاب الصدقة' باب: ما جاء التعفف' عن المسالة' حديث (7) والبخاری (392/3) كتاب الزكوٰة' باب: الاستعفاف' عن المسالة' حديث (1469' 309/11) كتاب الرقاق' باب: الصبر عن محارم الله' حديث (6470) ومسلم (729/2) كتاب الزكوٰة' باب: فضل التعفف والصبر حديث (1053/124) وابو داؤد (517/1) كتاب الزكوٰة' باب: فی الاستعفاف' حديث (1644) والنسائی (95/5) كتاب الزكوٰة' باب: الاستعفاف عن المسالة' والدارمی (387/1) كتاب الزكوٰة' باب: فی الاستعفاف عن المسالة' واحمد (93/3) من طريق الزهری عن عطاء بن يزيد عن ابی سعيد الخدری' فذكره.

1948- اخرجه البخاری (489/10) كتاب الادب' باب: ما قيل فی ذی الوجهين' حديث (6058) والادب المفرد (409) واحمد (336/2)

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے براشخص وہ ہوگا' جودوغلہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس اور حضرت عمار سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّمَّامِ

باب 78- چغل خوری کرنا

1949 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَاءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ حکمرانوں کے سامنے لوگوں کی چغلیاں کرتا ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ روایت میں استعمال ہونے والے لفظ ''قتات'' سے مراد چغلی کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِيِّ

باب 79- کم گوئی کا حکم

1950 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِى غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ

1949- اخرجه البخاری (487/10) كتاب الادب' باب: ما يكره من النميمة' حديث (6056) ومسلم (389/1' النووی) كتاب الايمان' باب: بيان غلظ تحريم النميمة' حديث (169-105/170) وابو داؤد (684/1) كتاب الادب' باب: فی القتات حديث (4871) واحمد (382/5' 389'397'402'404) والحميدی (210/1) حديث(443) من طريق ابراهيم بن يزيد النخعی عن همام عن حذيفة بن اليمان' فذكره۔

1950- انفرديه الترمذي دون اصحاب الكتب الستة. ينظر تحفة الاشراف(١٦٢/٤) حديث (٤٨٥٥)، و اخرجه احمد (٢٦٩/٥) و الحاكم في المستدرك(٩/١)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَالْعِيُّ قِلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِى الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِيْنَ يَخْطُبُوْنَ فَيُوَسِّعُوْنَ فِى الْكَلَامِ وَيَتَفَصَّحُوْنَ فِيْهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِيْمَا لَا يُرْضِى اللّٰهَ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیا اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں جبکہ فحش گوئی اور بکثرت باتیں کرنا منافقت کے دو شعبے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف ابوغسان محمد بن مطرف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ الْعِیُّ سے مراد کم گفتگو کرنا الْبَذَاءُ سے مراد فحش گوئی سے گفتگو کرنا الْبَیَانُ بکثرت گفتگو کرنا ہے۔

جیسے کہ عوامی خطیب ہوتے ہیں جو بات کو پھیلا دیتے ہیں اور لوگوں کی تعریف میں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوتی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

باب 80- بعض بیان جادو ہوتے ہیں

1951 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَمَّارٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو آدمی آئے۔ انہوں نے خطاب کیا' ان کا کلام لوگوں کو بہت پسند آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ کچھ بیان جادو ہوتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن شخیر (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1951. اخرجه البخارى (۱۰۹/۹) كتاب النكاح: باب الخطبة، حديث (٥١٤٦)، (٢٤٧/١٠): كتاب الطب: باب: ان من البيان سحرا، حديث (٥٧٦٧) وبو داؤد (٧٢٠/٢): كتاب الادب: باب: ما جاء فى المتشدق فى الكلام، حديث (٥٠٠٧)، من طريق زيد بن اسلم عن ابن عمر، فذكره

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

باب 81: تواضع کا بیان

1952 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَّمَا زَادَ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت ابن عباس' حضرت ابوکبشہ انماری (رضی اللہ عنہم)' جن کا نام عمر بن سعید ہے' سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الظُّلْمِ

باب 82: ظلم کا بیان

1953 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَاَبِي مُوْسٰى وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

1952- اخرجه مسلم (٥٤٦/٨- الابی) كتاب البر و الصلة ولآداب: باب: استحباب العفو و التواضع حديث (٢٥٨٨/٦٩)، و احمد (٢٣٥/٢)، و ابن خزيمة (٩٧/٤) حديث (٢٤٣٨)، والدارمی (٣٩٦/١): كتاب الزكاة: باب: فی فضل الصدقة من طريق العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابی هريرة فذكره.

1953- اخرجه البخاری (١٢٠/٥): كتاب المظالم : باب: الظلم ظلمات يوم القيامة، حديث (٢٤٤٧)، و مسلم (٥٣٥/٨- الابی): كتاب البر و الصلة و الآداب، حديث (٢٥٧٩/٥٧)، من طريق عبد الله بن دينار عن ابن عمر، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو سیدہ عائشہ صدیقہ حضرت ابوموسیٰ اشعری حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

باب 83: کسی نعمت میں عیب نہ نکالنا

1954 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پسند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھالیتے ورنہ نہیں کھاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی کوفی ہیں' ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْمُؤْمِنِ

باب 84: مومن کی تعظیم کرنا

1955 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ وَالْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَوْفٰى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْبَيْتِ اَوْ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

1954. اخرجه البخاري (٦/ ٦٥٤): كتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٦٣)، (٩/ ٤٥٨): كتاب الاطعمة: باب: ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما، حديث (٥٤٠٩)، و مسلم (٧/ ١٩٧-الابي): كتاب الاطعمة، باب: لايعيب الطعام حديث (١٨٧-١٨٨/ ٢٠٦٤) و ابوداؤد (٢/ ٣٧٣): كتاب الاطعمة: باب: في كراهية ذم الطعام، حديث (٣٧٦٣) و ابن ماجه (٢/ ١٠٨٥): كتاب الاطعمة: باب: النهي ان يعاب الطعام، حديث (٣٢٥٩) من طريق ابي حازم عن ابي هريرة، فذكره.

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◇ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں یہ فرمایا: اے وہ لوگو! جو صرف زبانی طور پر مسلمان ہوئے ہو؛ ایمان جن کے دل تک نہیں پہنچا تم لوگ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ انہیں عار نہ دلاؤ ان کے عیوب تلاش نہ کرو کیونکہ جو شخص کسی مسلمان کے عیوب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو ظاہر کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کو ظاہر کر دے وہ ذلیل ہو جاتا ہے خواہ وہ شخص اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ کی طرف دیکھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) خانہ کعبہ کی طرف دیکھا اور یہ فرمایا: تم کتنے عظیم ہو اور تم کتنے زیادہ قابل احترام ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کا احترام تم سے زیادہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حسین بن واقد نامی راوی کی نقل کے اعتبار سے جانتے ہیں۔

اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوبرزہ اسلمی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّجَارِبِ

باب 85: (عملی زندگی میں پیش آنے والے) تجربات

1956 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَّلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◇ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، کوئی بھی شخص اس وقت تک حقیقی طور پر بردبار نہیں ہوتا جب تک (زمانے کی) ٹھوکریں نہیں کھا لیتا اور کوئی بھی دانشور اس وقت تک دانشور نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تجربات کا سامنا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم صرف اسی سند کے حوالے سے اسے جانتے ہیں۔

1956- انفرد به الترمذي دون اصحاب الكتاب الستة. ينظر (تحفة الاشراف) (٣٠٩/٣) حديث (٤٠٠٥)، واحمد (٨/٣ - ٦٩) و الحاكم في المستدرك) (٢٩٣/٤).

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

باب 86: اپنے پاس غیر موجود چیز (موجود ظاہر کر کے) فخر کا اظہار کرنا

1957 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَآئِشَةَ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُوْلُ قَدْ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جس شخص کو کوئی چیز عطیے کے طور پر دی جائے' اگر اس کے پاس گنجائش ہو' تو وہ اس کے بدلے میں کچھ دے اگر اس کے پاس گنجائش نہ ہو' تو تعریف ضرور کرے کیونکہ تعریف کرنے والا شخص شکریہ ادا کر دیتا ہے اور جو شخص اس بات کو چھپائے وہ ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کو اپنے پاس ظاہر کرے جو اس کو دی ہی نہیں گئی ہے' تو اس نے گویا دھوکہ دہی سے کام لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حدیث کے یہ الفاظ: ''جس نے چھپایا اس نے کفر کیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس نعمت کی ناشکری کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب 87: بھلائی کے بدلے میں تعریف کرنا

1958 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

1958. انفردبه الترمذی ينظر (تحفة الاشراف) (۱/۵۱) حديث (۱۰۳)، و اخرجه النسائی فی (السنن الكبری): (۶/۵۳) كتاب عمل اليوم و الليلة: باب: ما يقول لمن صنع اليه معروفا، حديث (۱۰۰۰۸).

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا فَلَمْ یَعْرِفْهُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ حَازِمِ الْبَلْخِیُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمَكِّیَّ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ جُرَیْجٍ الْمَكِّیِّ فَجَآءَ سَائِلٌ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ لِخَازِنِهٖ اَعْطِهٖ دِیْنَارًا فَقَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا دِیْنَارٌ اِنْ اَعْطَیْتُهٗ لَجُعْتَ وَعِیَالُكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ اَعْطِهٖ قَالَ الْمَكِّیُّ فَنَحْنُ عِنْدَ ابْنِ جُرَیْجٍ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ بِكِتَابٍ وَّصُرَّةٍ وَّقَدْ بَعَثَ اِلَیْهِ بَعْضُ اِخْوَانِهٖ وَفِی الْكِتَابِ اِنِّیْ قَدْ بَعَثْتُ خَمْسِیْنَ دِیْنَارًا قَالَ فَحَلَّ ابْنُ جُرَیْجٍ الصُّرَّةَ فَعَدَّهَا فَاِذَا هِیَ اَحَدٌ وَّخَمْسُوْنَ دِیْنَارًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ لِخَازِنِهٖ قَدْ اَعْطَیْتَ وَاحِدًا فَرَدَّهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَزَادَكَ خَمْسِیْنَ دِیْنَارًا

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' اور وہ اس بھلائی کرنے والے سے یہ کہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا کرے'' تو اس نے پوری تعریف کر دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن جید غریب'' ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس کی مانند ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہیں اس کا پتہ نہیں تھا۔

عبدالرحیم بلخی نے مکی بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے' ہم لوگ ابن جریج مکی کے پاس موجود تھے' ان کے پاس ایک سائل آیا اور اُن سے کچھ مانگا تو ابن جریج نے اپنے خزانچی سے کہا: تم اسے ایک دینار دو' تو وہ بولا: میرے پاس صرف ایک ہی دینار ہے' اگر وہ میں نے اسے دے دیا تو آپ اور آپ کے گھر والے بھوکے رہ جائیں گے۔ تو ابن جریج غصے میں آ گئے اور بولے: تم اسے دو۔

مکی بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: ابھی ہم ابن جریج کے پاس ہی موجود تھے کہ ایک شخص ان کے پاس ایک خط اور ایک تھیلی لے کر آیا جوان کے کسی دوست نے انہیں بھیجا تھا' خط میں یہ تحریر تھا: میں آپ کو پچاس دینار بھیج رہا ہوں۔ ابن جریج نے اُس تھیلی کو کھولا اور دیناروں کی گنتی کی تو وہ اکیاون دینار تھے۔ ابن جریج نے اپنے خازن سے کہا تم نے ایک دینار دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ واپس کر دیا ہے اور مزید پچاس دینار بھی عطا کر دیے ہیں۔

كِتَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

طب کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِمْيَةِ

باب 1: (طبیعت کے لیے ناموافق چیز کھانے سے) پرہیز کرنا

1958 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ صُهَيْبٍ وَّاُمِّ الْمُنْذِرِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيُّ هُوَ اَخُو اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰهُ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ

◆◆ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو اسے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے، جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور سیّدہ اُمِ منذر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت محمود بن لبید کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

محمود بن لبید کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے یہی روایت منقول ہے، جس کی سند میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

1959۔ انفردبه الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۲۷۹/۸) حدیث (۱۱۰۷٤) واخرجه الحاکم فی (المستدرك) (۳۰۹/٤)، والطبرانی (۱۲/۱۹) حدیث (۱۷)۔

نہیں ہے۔حضرت قتادہ بن نعمان ظفری رضی اللہ عنہ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے شریک بھائی ہیں۔
حضرت محمود بن لبید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اقدس پایا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔یہ اس وقت بچے تھے۔

1960 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَّلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَاكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُلَيْحٍ

اسنادِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ وَّاَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ وَحَدَّثَنِيهِ اَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ

◆◆ سیدہ ام منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ہمارے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانا شروع کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو کھانا چاہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! رک جاؤ' رک جاؤ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔سیدہ ام منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھاتے رہے۔پھر اس کے بعد ان حضرات کے لیے چقندر اور جو تیار کیے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اسے کھاؤ کیونکہ یہ تمہاری طبیعت کے لیے موافق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ہم اس روایت کو صرف فلیح کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔
یہی روایت فلیح کے حوالے سے ایوب بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

سیّدہ ام منذر انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، انہوں نے اس کے بعد حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جیسے یونس بن محمد سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔''

محمد بن بشار نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے ایوب بن عبدالرحمٰن نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

1960۔ اخرجہ ابوداؤد (۳۹۶/۲): کتاب الطب: باب: فی الحمیة حدیث (۳۸۵۶)، و ابن ماجه (۱۱۳۹/۲): کتاب الطب: باب الحمیة: حدیث (۳۴۴۲)، و احمد (۳۶۳/۶ - ۳۶۴) من طریق یعقوب بن ابی یعقوب عن ام المنذر ، فذکرہ

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "جید غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب 2: دوا کا حکم اور اسے استعمال کرنے کی ترغیب

1961 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ

متنِ حدیث: قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ قَالَ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَّاحِدًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ دیہاتیوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم دوائی استعمال نہ کیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! دوائی استعمال کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے لیے دوا بھی رکھی ہے۔ البتہ ایک بیماری ایسی ہے (جس کی کوئی دوا نہیں ہے) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت ابوہریرہ' ابوخزامہ کی ان کے والد کے حوالے سے' اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

باب 3: بیمار کو کیا کھلایا جائے؟

1962 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعَكُ اَمَرَ بِالْحِسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُقُ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُو اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَآءِ عَنْ وَّجْهِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1961۔ اخرجه ابوداؤد (۳۹۲/۲): كتاب الطب: باب في الرجل يتداوى، حديث (۳۸۵۵)، و البخاري في (الادب المفرد) (۲۹۱)، وابن ماجه (۱۱۳۷/۲): كتاب الطب: باب: ما انزل الله داء الا انزل له شفاء، حديث (۳۴۳۶)، و احمد (۲۷۸/۴)، والحميدي (۳۶۳/۲) حديث (۸۲۴) من طريق زياد بن علاقة عن اسامة بن شريك فذكره۔

1962۔ اخرجه ابن ماجه (۱۱۴۰/۲): كتاب الطب: باب: التلبينة، حديث (۳۴۴۵)، و احمد (۳۲/۶) من طريق اسماعيل بن ابراهيم بن علية قال: حدثنا محمد بن السائب بن بركة عن امه عن عائشة، فذكرته

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ اِسْحٰقَ الطَّالْقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اہلیہ کو اگر بخار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے حریرہ تیار کرنے کا حکم دیتے تھے اور پھر انہیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ گھونٹ گھونٹ کر کے اسے پئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ غمگین دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور بیمار شخص کے دل کی تکلیف کو دور کرتا ہے بالکل اسی طرح جیسے کوئی عورت پانی کے ذریعے اپنے چہرے کا میل دور کرتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زہری نے عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب 4: بیمار کو کچھ کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے

1963 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب 5: سیاہ دانے (کلونجی) کا بیان

1964 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

1963- اخرجه ابن ماجه (۱۱۳۹/۲): كتاب الطب: باب: لا تكرهوا المريض على الطعام، حديث (۳۴۴۴) من طريق بكر يونس بن بكير، عن موسى بن علي بن رباح، عن ابيه عن عقبة بن عامر الجهني، فذكره.

1964- اخرجه البخاري (۱۵۰/۱۰): كتاب الطب: باب: الحبة السوداء، حديث (۵۶۸۸)، و مسلم (۱۷۳۵/۴): كتاب السلام: باب: التداوي بالحبة السوداء، حديث (۸۸، ۲۲۱۵/۸۹)، وابن ماجه (۱۱۴۱/۲): كتاب الطب: باب: الحبة السوداء، حديث (۳۴۴۸) من طريق ابوسلمة بن عبد الرحمن، و سعيد بن المسيب، فذكراه، و احمد (۲۴۱/۲، ۲۶۱، ۴۱۹، ۵۰۴، ۵۱۰) و الحميدي (۴۷۱/۲)، حديث (۱۱۰۷)، من طريق ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة، فذكره وليس فيه: (ابو سلمة بن عبد الرحمن).

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قول امام ترمذی: وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ هِىَ الشُّونِيزُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، تم کلونجی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) سام سے مراد موت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو بریدہ' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

''اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ'' سے مراد کلونجی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب 6: اونٹوں کا پیشاب (دوائی کے طور پر) پینا

1965 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

متن حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے، وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں کی طرف بھیج دیا اور ارشاد فرمایا: تم ان کا دودھ اور پیشاب (دوائی کے طور پر) پیو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1965 اخرجه البخاری (۴۲۸/۳) کتاب الزکاة: باب: استعمال ابل الصدقة و البانها لا بناء السبیل: حدیث (۱۵۰۱)، و (۵۲۴/۷): کتاب المغازی: باب: قصه عکل و عرینة، حدیث (۴۱۹۲)، و مسلم (۱۲۹۸/۳): کتاب القسامة: باب: حکم المحاربین و المرتدین، حدیث (۱۶۷۱/۱۳)، و النسائی (۱۵۸/۱): کتاب الطهارة: باب: بول مایوکل لحمه، حدیث (۳۰۵)، و (۹۷/۷): کتاب تحریم الدم: باب تاویل قول الله عزوجل: (انما جزوا الذین یحاربون الله) المائدة: ۳۳، حدیث (۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴)، و احمد (۱۶۳/۳، ۱۷۰، ۱۷۷، ۲۳۳، ۲۸۷، ۲۹۰)، و ابن خزیمة (۶۱/۱)، حدیث (۱۱۵) من طریق قتادة، فذکره

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ اَوْ غَيْرِهٖ

باب 7: زہر یا کسی اور چیز کے ذریعے خودکشی کرنا

1966 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيْدَتُهُ فِیْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَّمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِیْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے انہوں نے "مرفوع" حدیث کے طور پر بیان کیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) جو شخص لوہے کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ قیامت کے دن آئے گا تو لوہے کی چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اس چیز کو اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا' اور جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا' اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔

1967 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِیْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِیْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ عُذِّبَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ

وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّ الرِّوَايَاتِ اِنَّمَا تَجِیْءُ بِاَنَّ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ يُعَذَّبُوْنَ فِی النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّهُمْ يُخَلَّدُوْنَ فِيْهَا

1966۔اخرجہ البخاری (۲۵۸/۱۰): کتاب الطب: باب: شرب السم والدواء بہ وما یخاف منہ والخبیث، حدیث (۵۷۷۸)، و مسلم (۳۹۵/۱ ۔ نووی): کتاب الایمان باب: غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ، حدیث (۱۰۹/۱۷۵)، وابن ماجہ (۱۱۴۵/۲): کتاب الطب: باب: النہی عن الدواء الخبیث، حدیث (۳۴۶۰)، من طریق ابوصالح، عن الاعمش، عن ابی ہریرۃ۔

◈◈ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص لوہے کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا' اور جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم میں ہمیشہ' ہمیشہ پیتا رہے گا' اور جو شخص پہاڑ سے نیچے گر کر خودکشی کرے گا' تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ نیچے گرتا رہے گا۔

یہ روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم یہ پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے کئی راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن عجلان نے سعید مقبری کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔

اس روایت میں ''ہمیشہ' ہمیشہ رہنے'' کا ذکر نہیں ہے۔

ابوزناد نے بھی اعرج کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے حدیث میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ توحید کے قائل لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا' لیکن پھر وہاں سے نکال لیا جائے گا' اور اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ توحید کے قائل لوگ ہمیشہ' ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

1968 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: يَعْنِى السُّمَّ

◈◈ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوائی استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ (امام مہدی بیان کرتے ہیں) اس سے مراد زہر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِىْ بِالْمُسْكِرِ

باب 8: نشہ آور چیز کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے

1969 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ

1968- اخرجه ابوداؤد (۳۹۹/۲): كتاب الطب: باب: في الادوية المكروهة، حديث (۳۸۷۰)، و ابن ماجه (۱۱۴۵/۲): كتاب الطب: باب النهي عن الدواء الخبيث، حديث (۳۴۵۹) من طريق مجاهد، عن ابي هريرة.

فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا نَتَدَاوٰى بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهَا دَاءٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّشَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ وَّقَالَ شَبَابَةُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے جب حضرت سوید بن طارق یا شاید طارق بن سوید نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو استعمال کرنے سے منع کر دیا۔ انہوں نے عرض کی ہم اسے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دوا نہیں، بلکہ بیماری ہے۔

محمود نامی راوی نے نضر کے حوالے سے شبابہ کے حوالے سے شعبہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

محمود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے نضر کے قول کے مطابق راوی کا نام طارق بن سوید ہے۔

جبکہ شبابہ نے سوید بن طارق نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعُوْطِ وَغَيْرِهٖ

باب 9: ناک میں دوائی ڈالنا وغیرہ

1970 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ الشُّعَيْثِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ فَلَمَّا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهٗ اَصْحَابُهٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم لوگ جو علاج کے طریقے استعمال کرتے ہیں ان میں ناک میں دوا ڈالنا منہ کے ایک طرف سے دوائی پلانا، پچھنے لگوانا اور اسہال سب سے بہترین طریقے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کے گھر والوں نے آپ ﷺ کے منہ میں دوائی ڈالی۔ جب وہ لوگ اس سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سب کے منہ میں دوائی ڈالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ان سب کے منہ میں دوائی ڈالی گئی صرف حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے منہ میں نہیں ڈالی گئی۔

1971 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ

1969 اخرجه ابوداؤد (۱/ ۴۰۰): كتاب الطب: باب: في الادوية المكروهة، حديث (۳۸۷۳) من طريق طارق بن سويد او سويد بن طارق، فذكره، و اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۱۵۷) كتاب الطب: باب: النهي ان يتداوى بالخمر، حديث (۳۵۰۰)، و احمد (۴/ ۳۱۱)، (۵/ ۲۹۲) عن سماك بن حرب، عن علقمة بن وائل فذكره.

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم لوگ جو علاج کرتے ہواں میں سب سے بہترین منہ میں دوائی پلانا ہے ناک میں دوائی ڈالنا ہے پچھنے لگوانا ہے اور اسہال (کی دوائی دینا) ہے تم لوگ سرمے کے طور پر جو چیز آنکھ میں ڈالتے ہو اس میں سب سے بہترین اثمد ہے یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بال اُگاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت سرمہ لگایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ ڈالتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اور یہ عباد بن منصور سے منقول روایت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِيْ بِالْكَيِّ

باب 10: (علاج) میں داغ لگوانا مکروہ ہے

1972 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگوانے سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم بیمار ہوئے ہم نے (علاج کے طور پر) داغ لگوائے' لیکن ہمیں بیماری سے چھٹکارا نہیں ملا اور ہم کامیاب نہیں ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1973 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متن حدیث: قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ

1972-اخرجه ابن ماجه (۱۱۵۵/۲): كتاب الطب: باب: الكي، حديث (۳۴۹۰)، و اصحاب (۴/ ۴۲۷، ۴۳۰) من طريق الحسن، فذكره

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں داغ لگوانے سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 11: (علاج کے طور پر) اس کی اجازت

1974 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اُبَيٍّ وَّجَابِرٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پھوڑے پر داغ لگوایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت اُبی اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1975 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت "غریب" ہے۔ کئی راویوں نے اعمش' ابوسفیان کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو داغ لگوائے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ

باب 12: پچھنے لگوانا

1976 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَّجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی دونوں جانب کی رگوں میں اور کندھے کے درمیان والے حصے میں پچھنے لگوائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل سترہ' انیس یا اکیس تاریخ کو کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت معقل بن یسار (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1977 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِىَ بِهٖ اَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُّرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی گزارش کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو (علاج کے طور پر) پچھنے لگوانے کی ہدایت کریں۔

یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

1978 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ مِنْهُمْ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِهٖ وَوَاحِدٌ

1976۔اخرجه ابوداؤد (۲/۳۹۷): كتاب الطب: باب: ما جاء في موضع الحجامة، حديث (۳۸۶۰)، و ابن ماجه (۲/۱۱۵۲): كتاب الطب: باب: موضع الحجامة، حديث (۳۴۸۳)، واحمد (۳/۱۱۹، ۱۹۲) من طريق قتادة، فذكره۔

1978۔اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۵۱): كتاب الطب: باب: الحجامة، حديث (۳۴۷۸) من طريق عباد بن منصور، عن عكرمة، فذكره۔

يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ اَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُذْهِبُ الدَّمَ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُو عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ عَبْدٌ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے جو پچھنے لگایا کرتے تھے۔ان میں سے دو اجرت پر کام کرتے تھے اور ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے گھر والوں کو پچھنے لگانے کے لیے مخصوص تھا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پچھنے لگانے والا غلام بہترین ہوتا ہے' جو خون نکال دیتا ہے اور پشت کو ہلکا کر دیتا ہے اور نظر کو صاف کر دیتا ہے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی ہوا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی گزارش کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے یہ کہیں) تم لوگ پچھنے لگوایا کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: پچھنے لگانے کی بہترین تاریخ سترہ تاریخ ہے' انیس تاریخ ہے یا اکیس تاریخ ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: تم لوگ جو علاج کرتے ہو ان میں سے بہتر ناک میں دوا ڈالنا ہے' منہ میں دوا ڈالنا ہے' پچھنے لگوانا ہے اور اسہال (کی دوا دینا) ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بھی بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی بیماری کے دوران زبردستی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوا ڈالی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوا ڈالی جائے' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کے منہ میں نہ ڈالی جائے۔

نضر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: لدود کا مطلب منہ کے ایک طرف سے دوائی پلانا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف عباد بن منصور کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْحِنَّاءِ

باب 13: مہندی کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

1979 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدِ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلًى لِآلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰی وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَّلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ فَائِدٍ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فَائِدٍ وَّقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ اَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

◆◆ علی بن عبیداللہ اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں وہ فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کوئی زخم وغیرہ لگ جاتا تو آپ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں اس پر مہندی لگادوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف فائد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے اسے فائد کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ عبیداللہ بن علی سے ان کی دادی سلمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

عبیداللہ بن علی سے منقول ہونا زیادہ مستند ہے۔

محمد بن علاء نے یہ بات بیان کی ہے: عبیداللہ بن علی کے غلام فائد نے یہ بات بیان کی ہے: ان کے آقا عبیداللہ بن علی نے اپنی دادی کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

باب 14: دم کا مکروہ ہونا

1980 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ

1979۔اخرجه ابوداؤد (۲/۳۹۷): كتاب الطب: باب في الحجامة، حديث (۳۸۵۸)، و ابن ماجه (۲/۱۱۵۸): كتاب الطب: باب: الحناء، حديث (۳۵۰۲)، واحمد (۶/۴۶۲)۔

1980۔اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۵۴)، كتاب: الطب: باب الكي، حديث (۳۴۸۹)، واحمد (۴/۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳) وعبد بن حميد (۱۵۱)، حديث (۳۹۳) من طريق مجاهد، عن عقار بن المغيرة، فذكره۔

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے داغ لگوایا یا دم کروایا وہ توکل سے بری الذمہ ہو گیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 15: اس بارے میں رخصت کا بیان

1981 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے، نظر لگنے اور پھوڑے پھنسیوں وغیرہ میں دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

1982 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پھوڑے پھنسیوں میں دم کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت میرے نزدیک معاویہ بن ہشام کی سفیان سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1981۔اخرجه مسلم (۳۷۸/۷ - نووی): كتاب السلام: باب: استحباب الرقية من العين و النملة و الحمة و النظرة، حديث (۵۷، ۲۱۹۶/۵۸)، و ابن ماجه (۱۱۶۲/۲): كتاب الطب: باب: ما رخص فيه من الرقى، حديث (۳۵۱۶) من طريق يوسف بن عبد الله.

اس بارے میں حضرت بریدہ حضرت عمران بن حصین' حضرت جابر' سیّدہ عائشہ صدیقہ' حضرت طلق بن علی' حضرت عمرو بن حزم (رضی اللہ عنہم) اور ابوخزامہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

1983 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دم صرف نظر لگنے کی صورت میں اور بچھو کے کاٹنے کی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو حصین کے حوالے سے شعبی کے حوالے سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب 16: معوذتین کے ذریعے دم کرنا

1984 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر لگ جانے سے پناہ مانگا کرتے تھے' یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں۔ جب یہ دونوں نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں (پڑھ کر دم کرنا) اختیار کر لیا اور دیگر دعاؤں کو ترک کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1983۔اخرجه البخاري (١٠/١٦٣، ١٦٤): كتاب الطب: باب: من اكتوى او كوى غيره، حديث: (٥٧٠٥)، طرفه: (٦٥٤١)، و ابوداؤد (٤٠٢/٢): كتاب الطب: باب الرقى، حديث (٣٨٨٤)، واحمد (٤/٤٣٦، ٤٣٨، ٤٤٦) و الحميدى (٢/٣٦٩)، حديث (٨٣٦)، من طريق حصين بن عبد الرحمن، عن الشعبي، فذكره.

1984۔اخرجه النسائي (٢٧١٨)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من عين الجان، حديث (٥٤٩٤)، وابن ماجه (٢/١١٦١): كتاب الطب : باب: من استرقى من العين، حديث (٣٥١١) من طريق الجريري، عن ابي نضرة، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

باب 17: نظر لگنے کا دم

1985 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِي لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّبُرَيْدَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا

◆◆ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (حضرت) جعفر کے بچوں کو نظر بڑی جلدی لگ جاتی ہے کیا میں ان پر دم کر دیا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہے تو وہ نظر لگنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایوب کے حوالے سے عمرو بن دینار کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے عبید بن رفاعہ کے حوالے سے سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1986 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُوْلُ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَّيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحٰقَ وَاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمُ السَّلَام

1985. اخرجه ابن ماجه (۱۱۶۰/۲): كتاب الطب: باب: من استرقى من العين، حديث (۳۵۱۰)، واحمد (۴۳۸/۶)، و الحميدى (۱۵۸/۱)، حديث (۳۳۰) من طريق عبيد بن رفاعة الزرقى، قال: قالت اسماء، نحوه

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین کو دم کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے۔

''میں تم دونوں کو ہر شیطان ہر تکلیف اور ہر لگنے والی نظر سے' اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت ابراہیم بھی حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق (علیہم السلام) کو ان الفاظ کے ذریعے دم کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَّالْغَسْلُ لَهَا

باب 18: نظر کا لگنا حق ہے اور اس کے لئے غسل کرنا

1987 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا شَىْءَ فِى الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ

◆◆ حیہ بن حابس تمیمی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہام کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نظر لگ جانا حق ہے۔

1988 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ كَانَ شَىْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّحَدِيْثُ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

1986۔اخرجه البخاری (٦/٤٧٠): كتاب احاديث الانبياء: باب: حدثنا موسى بن اسماعيل، حدثنا عبد الواحد، حديث (٣٣٧١)، و ابوداؤد (٢/٦٤٨): كتاب السنة: باب: في القرآن، حديث (٤٧٣٧)، و ابن ماجه (٢/١١٦٤، ١١٦٥): كتاب الطب: باب: ماعوذبه النبى صلى الله عليه وسلم حديث (٣٥٢٥)، و احمد (١/٢٣٦، ٢٧٠)۔ من طريق المنهال، عن سعيد بن جبير، فذكره۔

1987۔اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) (٩٢٢)، واحمد (٤/٦٧)، (٥/٧٠) من طريق حية التميمى، فذكره۔

٢٠٦٢۔اخرجه مسلم (٧/٤٢٥ ـ نووى): كتاب السلام: باب: الطب و المرض و الرقى، حديث (٤٢/٢١٨٨)۔

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لَّا يَذْكُرَانِ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہے' تو نظر اس پر سبقت لے جاسکتی ہے اور جب تم سے غسل کرنے کے لئے کہا جائے' تو تم غسل کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ حیہ بن حابس کی نقل کردہ حدیث "غریب" ہے۔

شیبان نے اسے یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے حیہ بن حابس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

علی بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور حرب بن شداد نے اپنی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ

باب 19: دم کرنے کا معاوضہ وصول کرنا

1989 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَّرْقِى مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَّا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالَ فَاَنَا اُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِىْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَىْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِىْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِىْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَرَخَّصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمُعَلِّمِ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ اَجْرًا وَّيَرٰى لَهُ اَنْ يَّشْتَرِطَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ وَهُوَ اَبُوْ بِشْرٍ وَّرَوٰى شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا ہم نے ایک قوم کے ہاں پڑاؤ

1989۔اخرجه ابن ماجه (٧٢٩/٢): كتاب التجارات: باب: اجر الراقى، حديث (٢١٥٦)، واحمد (١٠/٣)، و عبد بن حميد (٢٧٤)، حديث (٨٦٦)، من طريق جعفر بن اياس، عن ابى نضرة، فذكره.

کیا ہم نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا' تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی۔ان کے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے' جو بچھو کے کاٹے کا دم کرتا ہو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں ہوں لیکن میں اسے دم نہیں کروں گا' جب تک تم ہمیں بکریاں نہیں دو گے۔انہوں نے کہا ہم آپ کو تیں بکریاں دیں گے ہم نے انہیں قبول کر لیا میں نے سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا' تو وہ ٹھیک ہو گیا ہم نے وہ بکریاں لیں پھر ہمیں اس بارے میں کچھ الجھن محسوس ہوئی تو ہم نے کہا تم لوگ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو جب تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نہ پہنچ جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے میں نے اپنے طرز عمل کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ تم لوگ بکریوں کو اپنے قبضے میں لے لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابونضرہ نامی راوی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم دینے والے شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے: وہ قرآن کی تعلیم دینے کا معاوضہ وصول کر سکتا ہے اور اسے یہ حق حاصل ہے: وہ اس کے لئے شرط طے کر لے انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

شعبہ ابوعوانہ اور دیگر راویوں نے اسے ابومتوکل کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1990 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِى عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَاُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِّنْهُ وَقَالَ كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِىْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

توضیحِ راوی: وَجَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ

1990. اخرجه البخاري (١٠/ ٢٠٨): كتاب الطب: باب: الرقى بفاتحة الكتاب، حديث (٥٧٣٦)، (١٠/ ٢٢٠): كتاب الطب : باب : النفث فى الرقية، حديث (٥٧٤٩)، و مسلم (٧/ ٤٤٣، ٤٤٤ - نووى): كتاب السلام : باب: جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن و الاذكار، حديث (٦٥/ ٢٢٠١)، و ابوداؤد (٢/ ٢٨٦): كتاب البيوع: باب: فى كسب الاطباء، حديث (٣٤١٨)، (٢/ ٤٠٦): كتاب الطب: باب: كيف الرقى، حديث (٣٩٠٠)، و ابن ماجه (٢/ ٧٢٩): كتاب التجارات : باب : اجر الراقى، حديث (٢١٥٦)، و احمد (٣/ ٢، ٤٤).

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ عربوں کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے ان لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی پھر ان کا سردار بیمار ہو گیا' تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی دوا ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ لیکن تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی تو ہم اس وقت تک ایسا نہیں کریں گے' جب تک تم ہمیں معاوضہ نہیں دو گے' تو ان لوگوں نے انہیں بکریوں کا ایک ریوڑ دینے کا وعدہ کیا' تو ہم میں سے ایک شخص سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرنے لگا تو وہ ٹھیک ہو گیا جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم کرنے کا طریقہ ہے۔'' اس روایت میں آپ کے منع کرنے کا ذکر نہیں ہے'' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھالو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہ روایت اعمش کی جعفر بن ایاس سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

کئی راویوں نے اسے ابوبشر' جعفر بن ابووحشیہ کے حوالے سے ابومتوکل کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جعفر بن ایاس نامی راوی ہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّقَى وَالْاَدْوِيَةِ

باب 20: دم کرنا اور دوا دینا

1991 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِىْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِىْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِىْ خِزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ ابوخزامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا دم کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے ہم دم کریں یا دوا استعمال کریں یا پرہیز کریں کیا یہ تقدیر کے لکھے کو ٹال سکتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں شامل ہیں۔

1991۔ اخرجہ ابن ماجہ (۱۱۳۷/۲): کتاب الطب: باب: ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء، حدیث (۳۴۳۷)، واحمد (۴۲۱/۳)، من طریق خزامۃ، عن ابیہ، فذکرہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہیں۔

◆◆ ابن ابی خزامہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

ابن عیینہ کے حوالے سے یہ دونوں روایات نقل کی گئی ہیں۔ بعض راویوں نے اسے ابن ابوخزامہ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے جبکہ ابن عیینہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے زہری کے حوالے سے ابوخزامہ کے والے سے ان کے والد سے اور یہ زیادہ مستند ہے۔

ابوخزامہ کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی منقول حدیث ہمارے علم میں نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ

باب 21: کھنبی اور عجوہ کھجور کا بیان

1992 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عجوہ جنت سے تعلق رکھتی ہے اور اس میں زہر کے لئے شفاء ہے اور کھنبی من (وسلویٰ) کا ایک حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سعید بن زید حضرت ابوسعید اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

محمد بن عمرو سے منقول ہونے کے طور پر ہم اسے سعید بن عامر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

1993 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

1993۔اخرجه البخاری (۱۴/۸): کتاب التفسیر: باب: (و ظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المن و السلوی) (البقرة: ۵۷)، حدیث (۴۴۷۸) وطرفاه: (۴۶۳۹، ۵۷۰۸)، ومسلم (۱۶۱۹/۳، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱): کتاب الاشربة: باب: فضل الکماة، و مداواة العین بها، حدیث (۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۲۰۴۹/۱۶۲)، و ابن ماجه (۱۱۴۳/۲): کتاب الطب: باب الکماة، و العجوة، حدیث (۳۴۵۴)، من طریق عمرو بن حریث، فذکره.

متن حدیث: الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کھنبی من (وسلویٰ) کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1994 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے عرض کی: کھنبی زمین کی چیچک ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنبی من (وسلویٰ) کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے، جبکہ عجوہ جنت سے تعلق رکھتی ہے اور یہ زہر کے لئے شفاء ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

1995 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَائَهُنَّ فِىْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِّىْ فَبَرَاَتْ

◆◆ قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ حدیث سنائی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: تین، پانچ یا سات کھنبیاں لے کر میں نے انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا پھر میں نے اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں سرمے کے طور پر لگایا تو وہ ٹھیک ہوگئی۔

1996 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ

آثارِ صحابہ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِىْ خِرْقَةٍ فَلْيَنْقَعْهُ فَيَتَسَعَّطُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِىْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَّالثَّانِىْ فِى الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَّالثَّالِثُ فِى الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

1994۔اخرجه ابن ماجه (۱۱۴۳/۲): كتاب الطب: باب: الكماة والعجوة، حديث (۳۴۵۵)، واحمد (۳۰۱/۲، ۳۰۵، ۳۵۶، ۳۶۷، ۴۲۱، ۴۴۸، ۴۹۰، ۵۱۱)، من طريق شهر بن حوشب، عن ابي هريرة، فذكره

قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ روزانہ کلونجی کے اکیس دانے لیتے تھے اور اسے ایک کپڑے میں رکھتے تھے اسے پانی میں تر کر لیتے تھے پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے بائیں میں ایک قطرہ دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ بائیں میں دو قطرے اور تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ڈالا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَجْرِ الْكَاهِنِ

باب 22: کاہن کا معاوضہ

1997 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کے معاوضے کو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

باب 23: تعویذ لٹکانا مکروہ ہے

1998 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى اَخِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهُ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْنَا اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

1997. اخرجه مالك في (الموطا) (۶۵۶/۲): كتاب البيوع: باب: ما جاء في ثمن الكلب، حديث (۶۸)، و البخارى (۴۹۷/۴): كتاب: البيوع: باب: ثمن الكلب، حديث (۲۲۳۷)، و اطرافه: (۲۲۸۲، ۵۳۴۶، ۵۷۶۱)، ومسلم (۱۱۹۸/۳): كتاب المساقاة: باب: تحريم ثمن الكلب، حديث (۱۵۶۷/۳۹)، و النسائي (۱۸۹/۷): كتاب الصيد و الذبائح: باب: النهي عن ثمن الكلب، حديث (۴۲۹۲)، (۳۰۹/۷): كتاب البيوع: باب: بيع الكلب، حديث (۴۶۶۶)، و ابن ماجه (۷۳۰/۲): كتاب التجارات: باب: النهي عن ثمن الكلب و مهر البغي۔۔۔، حديث (۲۱۵۹)، واحمد (۱۱۸/۴، ۱۱۹، ۱۲۰)، و الحميدى (۲۱۴/۱)، حديث (۴۵۰)، و الدارمي (۲۵۵/۲): كتاب البيوع: باب: النهي عن ثمن الكلب، من طرق ابوبكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، فذكره۔

1998. اخرجه احمد (۳۱۰/۴، ۳۱۱) من طريق محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلي، عن اخيه عيسي، فذكره۔

كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عکیم یعنی حضرت ابومعبد جہنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوا ان کے جسم پر سرخی موجود تھی میں نے کہا آپ کوئی تعویذ کیوں نہیں ڈال لیتے۔ انہوں نے فرمایا: موت اس سے زیادہ قریب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی تعویذ لٹکائے گا اسے اس کے حوالے کر دیا جائیگا۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (براہِ راست) احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ ویسے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں موجود تھے۔ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خط بھیجا۔

محمد بن بشار نے اس روایت کو اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَآءِ

باب 24: بخار کو پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرنا

1999 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحُمّٰى فَوْرٌ مِّنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَامْرَاَةِ الزُّبَيْرِ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بخار آگ کا جوش ہے اسے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

1999۔اخرجه البخاری (۳۸۰/۶): كتاب بدء الخلق: باب: صفة النار و انها مخلوقة، حديث (۳۲۶۲) وطرفه فی: (۵۷۲۶)، و مسلم (۱۷۳۳/۴): كتاب السلام: باب: لكل داء دواء، و استحباب التداوی، حديث (۸۳، ۲۲۱۲/۸۴)، و ابن ماجه (۱۱۵۰/۲): كتاب الطب: باب الحمى فی فيح جهنم فابردوها بالماء، حديث (۳۴۷۳)، واحمد (۴۶۳/۳)، (۱۴۱/۴)، و الدارمی (۳۱۶/۲): كتاب الرقائق: باب: الحمى من فيح جهنم، وعبد بن حميد (۱۵۸)، حديث (۴۲۴)، من طريق عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج، عن ابيه عن جده، فذكره

2000 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے تم اسے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتی ہیں' سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے ویسے یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

2001 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

اختلافِ روایت: وَيُرْوٰى عِرْقٌ يَّعَّارٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بخار اور دردوں کے بارے میں یہ دعا بتائی تھی کہ وہ یہ پڑھیں۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو سب سے بڑا ہے میں عظیم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر پھڑکنے والی رگ اور جہنم کی تپش کے شر سے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل کی نقل کردہ روایت کے طور پر

2000۔اخرجه البخاری (٦/ ٣٨٠): كتاب بدء الخلق: باب: صفة النار و انها مخلوقة، حديث (٣٢٦٣) وطرفه: (٥٧٢٥)، ومسلم (٤/ ١٧٣٢): كتاب السلام: باب: لكل داء دواء، و استحباب التداوي، حديث (٨١/ ٢٢١٠)، و ابن ماجه (٢/ ١١٤٩) كتاب الطب: باب: الحمى من فيح جهنم فابر دوها بالماء، حديث (٣٤٧١)، واحمد (٦/ ٥٠، ٩٠)، وعبد بن حميد (٤٣٤)، حديث (١٤٩٨)، من طريق هشام بن عروة، عن ابيه، فذكره.

2001۔اخرجه ابن ماجه (٢/ ١١٦٥): كتاب الطب: باب: مايعوذبه من الحمى، حديث (٣٥٢٦)، واحمد (١/ ٣٠٠)، وعبد بن حميد (٢٠٤)، حديث (٥٩٤)، من طريق ابراهيم بن اسماعيل بن ابي حبيبة الاشهلي، عن داؤد بن حصين عن عكرمة، فذكره.

جانتے ہیں جبکہ ابراہیم کو حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔

ایک روایت کے الفاظ میں لفظ ''عرق یعار'' یعنی ''آواز کرنے والی رگ ہے''۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغِيلَةِ

باب 25: (بچے کو) دودھ پلانے والی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا

2002 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ ابْنَةِ وَهْبٍ وَّهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَرَدْتُّ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ مَالِكٌ وَّالْغِيَالُ اَنْ يَّطَاَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ تُرْضِعُ

◆◆ جدامہ بنت وہب بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لوگوں کو عورت کے بچے کو دودھ پلانے کے دوران اس کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کر دوں لیکن ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اس سے ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا' اس لئے میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا'

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابواسود کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیّدہ جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے ہیں: غیال کا مطلب یہ ہے: جب عورت دودھ پلا رہی ہو' تو مرد اس کے ساتھ صحبت کرے۔

2003 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

2002۔اخرجه مالك في (الموطا) (۶۰۷/۲، ۶۰۸): كتاب الرضاع: باب: جامع ماجاء في الرضاعة، حديث (۱۶)، و مسلم (۱۰۶۶/۲، ۱۰۶۷): كتاب النكاح: باب: جواز الغيلة و هي وطء المرضع، و كراهة العزل، حديث (۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲/۱۴۴۲)، و ابوداؤد (۴۰۲/۲): كتاب الطب: باب: في الغيل، حديث (۳۸۸۲)، و النسائي (۱۰۷/۶): كتاب النكاح: باب: الغيلة، حديث (۳۳۲۶)، و ابن ماجه (۶۴۸/۱): كتاب النكاح: الغيل، حديث (۲۰۱۱)، واحمد (۳۶۱/۶، ۴۳۴)، و الدارمي (۱۴۶/۲، ۱۴۷): كتاب النكاح: باب: في الغيلة. من طريق محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الاسدي ابي الاسود، عن عروة، عن عائشة ام المومنين، فذكرته.

متن حدیث: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ وَّالْغِيلَةُ اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ تُرْضِعُ قَالَ عِيْسٰى بْنُ اَحْمَدَ وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدہ جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا کہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کروں پھر مجھے پتا چلا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اس سے ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: غیلہ کا مطلب یہ ہے مرد عورت کے ساتھ اس وقت صحبت کرے جب وہ دودھ پلا رہی ہو۔

عیسیٰ بن احمد بیان کرتے ہیں: اسحٰق بن عیسیٰ نے اس روایت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابو اسود کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب 26: نمونیہ کا علاج

2004 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

قَالَ قَتَادَةُ يَلُدُّهٗ وَيَلُدُّهٗ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهٗ مَيْمُوْنٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون اور ورس کو نمونیہ کا علاج قرار دیا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بیمار کے منہ میں دوا کے طور پر ڈالا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اور اس طرف سے ڈالا جائے گا جس طرف شکایت ہے۔

ابوعبداللہ نامی راوی کا نام میمون ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

2005 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ رَزِيْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ

متن حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ

2004۔ اخرجه ابن ماجه (۱۱۴۸/۲): كتاب الطب: باب: دواء ذات الجنب، حديث (۳۴۶۷)، و احمد (۳۶۹/۴، ۳۷۲)، من طريق ميمون ابي عبد الله، فذكره.

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَيْمُوْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ مَيْمُوْنٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قولِ امام ترمذی: وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِى السِّلَّ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم نمونیہ کے مریض کو قسط بحری اور زیتون دوا کے طور پر دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

ہم اسے صرف میمون کی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت سے جانتے ہیں۔

میمون کے حوالے سے اس روایت کو کوئی اہلِ علم نے نقل کیا ہے۔

ذات الجنب سل کی بیماری کو کہتے ہیں۔

2006 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِىْ وَجَعٌ قَدْ كَانَ يُهْلِكُنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِىْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِىْ وَغَيْرَهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے اتنی تکلیف تھی جو مجھے ہلاک کر دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ (اپنی تکلیف والی جگہ پر پھیرو) اور یہ پڑھو" میں اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت اور اس کے غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے میری اس تکلیف کو ختم کر دیا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اسی کی ہدایت کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّنَا

باب 27: سَنَا (مکی) کا بیان

2006 اخرجه مالك فى (الموطا) (٢/٩٤٢): كتاب العين: باب: التعوذ والرقية فى المرض، حديث (٩)، و ابوداؤد (٢/٤٠٤): كتاب الطب: باب: كيف الرقى، حديث (٣٨٩١)، و ابن ماجه (٢/١١٦٣، ١١٦٤): كتاب الطب، باب: ما عوذبه النبى صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٢٢)، واحمد (٤/٢١)، و عبد بن حميد (١٤٨)، حديث (٣٨٢)، من طريق نافع بن جبير، فذكره

2007 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَ تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ يَعْنِي دَوَاءَ الْمَشِيِّ

◆◆ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم کس چیز کو مسہل کے طور پر استعمال کرتی ہو۔ تو انہوں نے عرض کی: شبرم کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو بہت گرم اور سخت ہوتا ہے۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں نے سَنا مکی کو اس کے لئے استعمال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو اس میں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد وہ دوا ہے جو اسہال کے لئے استعمال کی جاتی ہے (یعنی سنا مکی)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْعَسَلِ

باب 28: شہد کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

2008 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآئَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَاَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے بھائی کو پیچش لگے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے شہد پلاؤ۔ اس نے اسے پلایا پھر آیا اور عرض کی: میں نے اسے شہد پلایا ہے' لیکن اس سے پیچش زیادہ ہو گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے شہد پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے پھر شہد پلایا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے شہد پلایا ہے لیکن اس کے نتیجے میں پیچش

2008۔اخرجه البخاري (۱۷۸/۲): كتاب الطب: باب: دواء البطون، حديث (۵۷۱۶)، و مسلم (۱۷۳۶/٤): كتاب السلام: باب: التداوي بسقي العسل، حديث (۲۲۱۷/۹۱)، و احمد (۱۹/۳، ۹۲)، و عبد بن حميد (۲۹۲)، حديث (۹۳۸)، من طريق قتادة، عن ابي المتوكل الناجي، فذكره.

زیادہ ہو گئے ہیں راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے اسے پھر شہد پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2009 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَال سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو مسلمان کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے' جس کا آخری وقت ابھی نہ آیا ہوا اور وہ سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"میں عظیم اللہ تعالیٰ' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا کر دے"۔

تو اس شخص کو شفا نصیب ہو جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف منہال بن عمرو کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2010 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشْقَرُ الرِّبَاطِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ نَهَرًا جَارِيًا لِيَسْتَقْبِلَ جِرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْتَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ وَّاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو بخار ہو جائے' تو بے شک بخار آگ کا ایک حصہ ہے' تو وہ اسے پانی کے ذریعے بجھائے اور بہتی ہوئی نہر میں اتر کر جس طرف سے پانی آ رہا ہو اس طرف رخ کرے' اور یہ پڑھے۔

2009۔اخرجہ ابوداؤد (۲/۲۰٤): کتاب الجنائز: باب: الدعاء للمریض عند العیادۃ، حدیث (۳۱۰٦)، واحمد (۲۳۹/۱، ۲٤۳)، من طریق شعبۃ، قال: حدثنا یزید ابوخالد

2010۔اخرجہ احمد (۲۸۱/۵)، من طریق سعید رجل من اھل الشام، فذکرہ

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفاء عطا کر اور اپنے رسول ﷺ کی تصدیق کردے''۔

وہ یہ عمل صبح کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے کرے' اور اس میں تین مرتبہ ڈبکی لگائے اور ایسا تین دن تک کرے۔ اگر تین دن میں ٹھیک نہیں ہوتا تو پانچ دن تک کرے اگر پانچ دن میں ٹھیک نہیں ہوتا تو سات دن کرے' اور اگر سات دن میں ٹھیک نہیں ہوتا تو نو دن تک یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ نو دن سے زیادہ کی نوبت نہیں آئے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَاب التَّدَاوِیْ بِالرَّمَادِ

باب 29: راکھ کو دوا کے طور پر استعمال کرنا

2011 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوِیَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ كَانَ عَلِیٌّ یَّاْتِیْ بِالْمَآءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِیْرٌ فَحَشَا بِهٖ جُرْحَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ ابو حازم بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا میں اس بات کو سن رہا تھا: نبی اکرم ﷺ کو کونسی چیز زخم پر لگانے کے لئے دوا کے طور پر دی گئی تھی تو انہوں نے جواب دیا: اب کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو اس بات کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے کر آئے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے خون کو دھویا تھا اور میں نے آپ ﷺ کے لئے چٹائی کو جلایا تھا جسے آپ ﷺ کے زخم پر لگا دیا گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2012 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرِیْضِ اِذَا بَرَاَ وَصَحَّ كَالْبَرْدَةِ تَقَعُ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ صَفَائِهَا وَلَوْنِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیمار شخص جب تندرست اور ٹھیک ہو جائے تو

2011 اخرجه البخاری (۷/۴۳۰): كتاب المغازی: باب: ما اصاب النبی صلى الله عليه وسلم من الجراح يوم احد، حديث (۴۰۷۵)، (۹/۲۵۴، ۲۵۵): كتاب النكاح: باب: تستحد المغيبة و تمتشط الشعثة، حديث (۵۲۴۸)، و ابن ماجه (۲/۱۱۴۷): كتاب الطب: باب: دواء الجراحة، حديث (۳۴۶۴)، و احمد (۵/۳۳۰، ۳۳۴)، و الحميدی (۲/۴۱۵)، حديث (۹۲۹)، و عبد بن حميد (۱۶۷)، حديث (۴۵۳)، من طريق ابوحازم، فذكره

صفائی اور رنگت کے حوالے سے وہ آسمان سے نازل ہونے والے اَولوں کی طرح ہو جاتا ہے۔

2013 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّيُطَيِّبُ نَفْسَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرو۔ یہ چیز تقدیر کو تو نہیں بدل سکتی لیکن اس سے بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

2014 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنْ وَّعَكٍ كَانَ بِهٖ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُذْنِبِ لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری میں مبتلا ایک شخص کی عیادت کی تو ارشاد فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ میری آگ ہے جو میں اپنے گنہگار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ یہ جہنم سے (نجات کے لئے) اس کا کفارہ بن جائے۔

2015 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوْا يَرْتَجُوْنَ الْحُمّٰى لَيْلَةً كَفَّارَةً لِّمَا نَقَصَ مِنَ الذُّنُوْبِ

حسن بصری فرماتے ہیں: پہلے لوگ (یعنی صحابہ کرام) ایک رات کے بخار کو کفارہ سمجھتے تھے کیونکہ اس کی وجہ سے گناہ کم ہو جاتے ہیں۔

2013۔اخرجه ابن ماجه (۲/۴۶۲): كتاب الجنائز: باب: ما جاء في عيادة المريض، حديث (۱۴۳۸)، من طريق موسى بن محمد بن ابراهيم التيمي، عن ابيه، فذكره.

2014۔اخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۴۹): كتاب الطب: باب: الحمى، حديث (۳۴۷۰) واحمد (۲/۴۴۰)، من طريق اسماعيل بن عبيد الله، عن ابي صالح الاشعري فذكره.

كِتَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

وراثت کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

باب 1: آدمی جو مال چھوڑ کر جائے وہ وہ اس کے وارثوں کا ہوگا

2016 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَاِلَىَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِىُّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا وَاَتَمَّ

قولِ امام ترمذی: مَعْنٰى ضَيَاعًا ضَائِعًا لَيْسَ لَهٗ شَىْءٌ فَاَنَا اَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلَيْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جو مال چھوڑ کر جائے وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص کوئی چیز چھوڑ کر نہ جائے تو اُس کے اہل خانہ کا خرچ میرے سپرد ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور یہ اس سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ جو شخص ''ضیاع'' چھوڑ کر جائے اس سے مراد یہ ہے: جس شخص کے پاس کوئی مال نہ ہو' تو یہ میرے سپرد ہوگا۔ یعنی میں اس کے بال بچوں کی پرورش کروں گا' اور ان پر خرچ کروں گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ الْفَرَائِضِ

باب 2: علم وراثت کی تعلیم دینا

2017 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِیُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَالْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ فِیْهِ اضْطِرَابٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی اَبُوْ اُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ بِهٰذَا بِمَعْنَاهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِیُّ قَدْ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّغَیْرُهٗ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وراثت اور قرآن کا علم حاصل کرو لوگوں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

ابواسامہ نے اس روایت کو عوف کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے' سلیمان بن جابر کے حوالے سے' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت حسین بن حریث نے ابواسامہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

محمد بن قاسم اسدی کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْبَنَاتِ

باب 3: بیٹیوں کی وراثت

2018 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنِیْ زَكَرِیَّاءُ بْنُ عَدِیٍّ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَائَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ بِابْنَتَیْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ یَوْمَ اُحُدٍ شَهِیْدًا وَّاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ یَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَّلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ یَقْضِی اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَیْ سَعْدٍ الثُّلُثَیْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَكَ

2018۔ تفرد به ابوداؤد (۲/۱۳۵): کتاب الفرائض: باب: ما جاء فی میراث الصلب، حدیث (۲۸۹۱، ۲۸۹۲)، و ابن ماجه (۲/۹۰۸): کتاب الفرائض: باب: فرائض الصلب، حدیث (۲۷۲۰)، واحمد (۳/۲و۳۰۲) عن طریق عبد الله بن محمد بن عقیل، فذکره

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيْكٌ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اپنی دو بیٹیوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد آپ کے ہمراہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے ہیں ان دونوں بچیوں کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے۔ اور ان کے لئے کوئی مال نہیں چھوڑا تو ان دونوں کی شادی تو اسی وقت ہو سکتی ہے' جب ان کے پاس مال موجود ہو' راوی بیان کرتے ہیں: اللہ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا اور وراثت سے متعلق آیت نازل ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو بلوایا اور فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اور جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن محمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شریک نے بھی اس روایت کو عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ ابْنَةِ الْاِبْنِ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ

باب 4: بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا حکم

2019 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ الْاِبْنَةِ وَابْنَةِ الْاِبْنِ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَّاُمٍّ فَقَالَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهٗ انْطَلِقْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنْ اَقْضِيْ فِيْهِمَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ الْكُوْفِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ

2019۔اخرجه البخاری (۱۸/۱۲): کتاب الفرائض: باب: میراث ابنة ابن مع ابنه، حدیث (۶۷۳۶)، و ابوداؤد (۱۳۴/۲): کتاب الفرائض: باب: ما جاء فی میراث الصلب، حدیث (۲۸۹۰)، و ابن ماجه (۹۰۹/۲): کتاب الفرائض: باب: فرائض الصلب، حدیث (۲۷۲۱)، و الدارمی (۳۴۸/۲): کتاب الفرائض: باب فی بنت و ابنة ابن واخت لاب و ام، من طریق ابی قیس عن هزیل بن شرحبیل عن ابی موسی الاشعری به۔

◆◆ ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اوران دونوں حضرات سے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن (کے وراثت میں حصے) کے بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا: بیٹی کونصف حصہ ملے گا' جو باقی بچ جائے گا وہ سگی بہن کو ملے گا پھران دونوں حضرات نے اس شخص کو ہدایت کی وہ حضرت عبداللہ کے پاس جائے اوران سے دریافت کرے' تو وہ ہمارے جیسا جواب دیں گے' وہ شخص حضرت عبداللہ کے پاس آیا اوران کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اور یہ بتایا کہ ان دونوں حضرات نے جو جواب دیا ہے' تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: (اگر میں یہ جواب دوں) تو پھر تو میں گمراہ ہو جاؤں گا' اور میں ہدایت پانے والا نہ رہوں گا۔ میں اس کے بارے میں وہ فیصلہ دوں گا' جو نبی اکرم ﷺ نے دیا تھا۔ بیٹی کونصف مال ملے گا پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا تا کہ یہ دونوں مل کر دو تہائی کو مکمل کریں اور باقی بچ جانے والا مال بہن کو مل جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
ابوقیس اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان کوفی ہے۔ شعبہ نے بھی اس روایت کو ابوقیس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

باب 5: سگے بھائیوں کی وراثت

2020 سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَئُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ) وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ اس آیت کی تلاوت کرتے ہو:
''یہ اس وصیت کی بعد ہے' جو تم نے کی ہو' اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہے''۔
جبکہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے' جبکہ علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث بنتا ہے' جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہو' صرف باپ کی طرف سے شریک بھائی وارث نہیں بن سکتا۔

2020. اخرجہ ابن ماجہ (۹۰۶/۲): کتاب الوصایا: باب: الدین قبل الوصیۃ، حدیث (۲۷۱۵)، (۹۱۵/۲): کتاب الفرائض: باب: میراث العصبۃ، حدیث (۲۷۳۹)، و احمد (۱۳۱،۷۹/۱)، و الحمیدی (۳۰/۱)، حدیث (۵۶،۵۵). من طریق ابواسحاق، عن الحارث، فذکرہ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2021 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَعْيَانَ بَنِى الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِى الْعَلَّاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَّقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْحَارِثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے بھائی نہیں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف ابواسحق سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں، جو حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم نے حارث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَاب مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

باب 6: بیٹیوں کے ساتھ بیٹوں کی وراثت

2022 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: جَاءَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِىْ بَنِىْ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِىْ بَيْنَ وَلَدِىْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ (يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ) الْاٰيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

2022اخرجه البخاري (١١٨/١٠): كتاب المرضى: باب: عيادة المغمى عليه، حديث (٥٦٥١)، (٥/١٢): كتاب الفرائض. باب: قول الله تعالى: (يوصيكم الله في اولدكم) (النساء: ١١)، حديث (٦٧٢٣)، (٣٠٣/١٣): كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: بابا: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم سال مما لم ينزل عليه الوحي، حديث (٧٣٠٩)، و مسلم (١٢٣٤/٣، ١٢٣٥): كتاب الفرائض: باب: ميراث الكلالة، حديث (١٦١٦/٨،٧،٦،٥)، و ابوداؤد (١٣٣/٢): كتاب الفرائض: باب: في الكلالة، حديث (٢٨٨٦)، (٢٠٢/٢): كتاب الجنائز: باب: المشي في العيادة، حديث (٣٠٦٩)، والنسائي (٨٧/١): كتاب الطهارة: باب: الانتفاع بفضل الوضوء، حديث (١٣٨)، و ابن ماجه (٤٦٢/١): كتاب الجنائز: باب: ما جاء في عيادة المريض، حديث (١٤٣٦)، (٩١١/٢): كتاب الفرائض: باب: الكلالة، حديث (٢٧٢٨)، و احمد (٢٩٨/٣، ٣٧٣)، و البخاري في الادب المفرد (٥٠٨)، و ابن خزيمة (٥٦/١)، حديث (١٠٦)، و الحميدي (٥١٦/٢)، حديث (١٢٢٩)، و الدارمي (١٨٧/١): كتاب الصلاة و الطهارة: باب: الوضوء بالماء المستعمل، من طريق محمد بن المنكدر، فذكره

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے میں بنو سلمہ کے محلے میں بیمار تھا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اپنا مال اپنی اولاد کے درمیان کیسے تقسیم کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے: ایک مذکر کو دو مونث جتنا حصہ ملے گا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ ابن عینیہ اور دیگر راویوں نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

باب 7: بہنوں کی وراثت کا حکم

2023 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

اسنادِ دیگر: مَرِضْتُ فَاَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَوَجَدَنِي قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَاَتَى وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهِ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِي فِي مَالِي اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا وَّكَانَ لَهُ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) الْاٰيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس حالت میں پایا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری تھی جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ حضرات پیدل آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں ''راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں'' میں اپنے مال کو کس طرح تقسیم کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں' یہاں تک کہ وراثت سے متعلق آیت نازل ہو گئی۔

''لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں تم فرما دو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ فِيْ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب 8: عصبہ کی وراثت

2024 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فرائض ان کے حق داروں کو دو جو باقی بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کا ہوگا۔

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اِس روایت کو طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاؤس سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدِّ

باب 9: دادا کی وراثت

2025 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ فِيْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2024۔اخرجه البخاری (۱۲/۱۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث الولد من ابيه وامه، حديث (۶۷۳۲)، و اطرافه في: (۶۷۳۵، ۶۷۳۷، ۶۷۴۶) ومسلم (۳/۱۲۳۳): كتاب الفرائض: باب: الحقوا الفرائض باهلها، حديث (۲،۳،۲/۱۶۱۵)، و ابوداؤد (۲/۱۳۷): كتاب الفرائض: باب: في ميراث العصبة، حديث (۲۸۹۸)، وابن ماجه (۲/۹۱۵): كتاب الفرائض: باب: ميراث العصبة، حديث (۲۷۴۰)، و احمد (۱/۲۹۲، ۳۱۳، ۳۲۵)، من طريق عبد الله بن طاؤس، عن ابيه، فذكره

2025۔اخرجه ابوداؤد (۲/۱۳۶): كتاب الفرائض: باب: ما جاء في ميراث الجد، حديث (۲۸۹۶)، و احمد (۴/۴۲۸، ۴۳۶)، من طريق همام بن يحيىٰ، عن قتادة، عن الحسن، فذكره

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرا بیٹا فوت ہوگیا ہے مجھے اس کی وراثت میں سے کیا ملے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں چھٹا حصہ ملے گا۔ جب وہ مڑ کر گیا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: تمہیں دوسرا چھٹا حصہ بھی ملے گا' جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ تمہیں اضافی طور پر ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

باب 10: دادی یا نانی کی وراثت کا حکم

2026 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِيصَةُ وَقَالَ مَرَّةً رَجُلٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَائَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ وَاُمُّ الْاَبِ اِلَى اَبِى بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِى اَوِ ابْنَ بِنْتِى مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِى فِى كِتَابِ اللّٰهِ حَقًّا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا اَجِدُ لَكِ فِى الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَّمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى لَكِ بِشَىْءٍ وَّسَاَسْاَلُ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَائَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرَى الَّتِى تُخَالِفُهَا اِلَى عُمَرَ

قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِى فِيْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ

آثارِ صحابہ: اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

◆◆ حضرت قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: دادی یا شائد نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرا پوتا (راوی کو شک ہے شاید) نواسہ فوت ہوگیا ہے مجھے یہ پتا چلا ہے: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق مجھے بھی اس میں کوئی حصہ ملے گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں حصے کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ملا۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی کوئی بات نہیں سنی۔ تاہم میں اس بارے میں تمہارے حق میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں۔ میں لوگوں سے اس بارے میں دریافت کر لیتا ہوں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی رشتہ دار خاتون کو چھٹا حصہ عطا کیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے ہمراہ کس نے اس

2026- اخرجه مالك فى (الموطا) (۵۱۳/۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث الجدة، حديث (۴)، و ابوداؤد (۱۳۶/۲): كتاب الفرائض: باب: فى ميراث الجدة، حديث (۲۸۹۴)، و ابن ماجه (۹۰۹/۲، ۹۱۰) كتاب الفرائض: باب: ميراث الجدة، حديث (۲۷۲۴)، من طريق الزهرى، قال مرة: قال قبيصة، وقال مرة: عن رجل عن قبيصة بن ذؤيب

حدیث کو سنا ہے؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خاتون کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ پھر ایک اور دادی یا نانی حضرت عمر کے پاس آئی۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس میں کچھ اضافہ نقل کیا ہے جو مجھے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یاد نہیں ہے۔ لیکن مجھے معمر کے حوالے سے یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اگر تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو یہ تم دونوں کو ملے گا' اور تم میں سے جو بھی اکیلی ہوگی یہ اس کو ملے گا۔

2027 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا قَالَ فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَّمَا لَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِىُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَّلٰكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَهٰذَا اَحْسَنُ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

◆◆ حضرت قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ایک دادی یا نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تمہارے لئے کوئی حصہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔ تم واپس جاؤ! میں لوگوں سے اس بارے میں دریافت کروں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا' تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے ایسی رشتہ دار خاتون کو چھٹا حصہ عطا کیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے علاوہ اور بھی تمہارے ساتھ کوئی اس کی گواہی دے گا' تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسی کی مانند ذکر کیا جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون رشتہ دار کے بارے میں اس حکم کو نافذ کر دیا۔

پھر ایک اور دادی یا نانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے اپنی وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تمہارے لئے کوئی حصہ نہیں ہے لیکن یہ چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں اس میں اکٹھی ہو جاتی ہو' تو یہ تم دونوں کو ملے گا' اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک بھی ہو' تو یہ اسے مل جائے گا۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

باب 11: باپ کی موجودگی میں دادی کی وراثت کا حکم

2028 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَیٌّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ وَرَّثَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُوَرِّثْهَا بَعْضُهُمْ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ باپ کی موجودگی میں دادی کے بارے میں فرماتے ہیں: سب سے پہلی دادی جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی موجودگی میں فیصلہ دیا تھا اسے چھٹا حصہ دیا گیا تھا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔

ہم اس روایت کو "مرفوع" ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے میت کے باپ کی موجودگی میں میت کی دادی کو حصہ دیا ہے' جبکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے وارث قرار نہیں دیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْخَالِ

باب 12: ماموں کی وراثت

2029 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِیْ عُبَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ اور اس کے رسول اس شخص کے مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

2029۔اخرجه ابن ماجه (۲/ ۹۱٤): كتاب الفرائض : باب : ذوی الارحام، حديث (۲۷۳۷)، و احمد (۱/ ۲۸، ٤٦)، من طريق عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابی ربيعة، عن حكيم بن حكيم بن عباد، عن ابی امامة، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2030 اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ اَرْسَلَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

آثار صحابہ: وَاخْتَلَفَ فِيْهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ

مذاہب فقہاء: وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَوْرِيْثِ ذَوِى الْاَرْحَامِ
وَاَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيْرَاثَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ماموں اس کا وارث بنے گا جس کا اور کوئی وارث نہ ہو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا اور اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے بعض حضرات نے ماموں' خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہے۔

ذوی الارحام کو وارث قرار دینے کے بارے میں اکثر اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔

جہاں تک حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے انہیں وارث قرار نہیں دیا ایسی صورت میں وہ مال میراث کو بیت المال میں جمع کروانے کا حکم دیتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الَّذِىْ يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ

باب 13: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو

2031 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّهُوَ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ مَوْلًى لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا هَلْ لَهٗ مِنْ وَّارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْهُ اِلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

2030۔ تفرد به الترمذي و اخرجه النسائي في (الكبرى) كما في (التحفة) (۱۱/۴۲۵ - ۴۲۶)۔

2031۔ اخرجه ابوداؤد (۱۳۸/۲): كتاب الفرائض: باب: في ميراث ذوى الارحام، حديث (۲۹۰۲)، و ابن ماجه (۹۱۳/۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث الولاء، حديث (۲۷۳۳)، و احمد (۱۳۷/۶، ۱۸۱)۔ من طريق عبد الرحمن بن الاصبهاني، عن مجاهد بن وردان، عن عروة، فذكره۔

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ ایک غلام کھجور کے درخت سے گر کر فوت ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو! اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا مال اس کی بستی والوں کو دے دو۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ فِیْ مِیْرَاثِ الْمَوْلٰی الْاَسْفَلِ

باب 14: غلام کو وراثت دینا

2032 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِیْرَاثَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَلَمْ یَتْرُكْ عَصَبَةً اَنَّ مِیْرَاثَهٗ یُجْعَلُ فِیْ بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص فوت ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا صرف ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وراثت اس غلام کو دے دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا کوئی عصبہ رشتہ دار نہ ہو' تو اس کی وراثت بیت المال میں جمع کروادی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِبْطَالِ الْمِیْرَاثِ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

باب 15: مسلمان اور کافر کے درمیان وراثت کا حکم جاری نہیں ہوگا

2033 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ

2032۔ اخرجه ابوداؤد (۱۳۹/۲): كتاب الفرائض: باب: في ميراث ذوي الارحام، حديث (۲۹۰۵)، و ابن ماجه (۹۱۵/۲): كتاب الفرائض: باب: من لا وارث له، حديث (۲۷۴۱)، واحمد (۲۲۱/۱، ۳۵۸)، و الحميدي (۲۴۱/۱)، حديث (۵۲۳)، من طريق عمرو بن دينار، عن عوسجة، فذكره۔

2033۔ اخرجه البخاري (۶۰۶/۷): كتاب المغازي: باب: اين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، حديث (۴۲۸۳)، (۵۱/۱۲): كتاب الفرائض: باب: لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم، حديث (۶۷۶۴)، ومسلم (۱۲۳۳/۳): كتاب الفرائض: حديث (۱۶۱۴/۱)، و ابوداؤد (۱۴۰/۲): كتاب الفرائض: باب: هل يرث المسلم الكافر، حديث (۲۹۰۹)، و ابن ماجه (۹۱۱/۲، ۹۱۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث اهل السلام من اهل الشرك، حديث (۲۷۲۹، ۲۷۳۰)، واحمد (۲۰۰/۵، ۲۰۱، ۲۰۸)، والحميدي (۲۴۸/۱)، حديث (۵۴۱)، والدارمي (۳۷۰/۲): كتاب الفرائض: باب: في ميراث اهل الشرك و اهل الاسلام، من طريق الزهري، عن علي بن الحسين، عن عمرو بن عثمان، فذكره۔

الزُّهْرِيّ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَحَدِيْثُ مَالِكٍ وَّهْمٌ وَّهِمَ فِيْهِ مَالِكٌ وَّقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوْا عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَ مَشْهُوْرٌ مِّنْ وَّلَدِ عُثْمَانَ وَلَا يُعْرَفُ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حدیثِ دیگر: وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہوگا' اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام زین العابدین کے حوالے سے عمر و بن عثمان کے حوالے سے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں وہم ہے اس کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو وہم ہوا ہے۔

بعض راویوں نے اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ بات بیان کی ہے: یہ عمرو بن عثمان سے منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر شاگردوں نے اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عمرو بن عثمان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عمرو بن عثمان بن عفان مشہور راوی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔

جبکہ عمر بن عثمان نامی راوی کا ہمیں علم نہیں ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

اہلِ علم نے مرتد شخص کی وراثت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے ایسے شخص کا مال اس کے مسلمان وارثوں کو دیا ہے۔ جبکہ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مسلمان اس کے وارث نہیں ہوں گے۔

ان حضرات نے دلیل کے طور پر اس حدیث کو پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ

باب 16: دو مختلف مذاہب کے لوگ' آپس میں وارث نہیں بنیں گے

2034 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دو مذہبوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف ابن ابی لیلیٰ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

باب 17: قاتل کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا

2035 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ

2035- اخرجه ابن ماجه (۸۸۳/۲): كتاب الديات: باب: القاتل لا يرث، حديث (۲٦٤٥)، (۹۱۳/۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث القاتل، حديث (۲۷۳۵) من طريق الزهري، عن حميد بن عبد الرحمن، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ قَدْ تَرَكَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ عَمْدًا اَوْ خَطَاً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاً فَاِنَّهُ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قاتل وارث نہیں بنے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے یہ صرف اسی سند کے حوالے سے منقول ہے۔

اسحٰق بن عبداللہ نامی راوی کو اہلِ علم نے ترک کر دیا ہے جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے یعنی قاتل وارث نہیں بن سکتا خواہ قتل خطا کے طور پر ہو یا عمد کے طور پر۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر قتل خطا کے طور پر ہو تو قاتل وارث بنے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مِيْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب 18: شوہر کی دیت میں سے بیوی کو وراثت میں حصہ ملے گا

2036 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَّرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: دیت کی ادائیگی خاندان کے ذمے ہوگی اور کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہوگی' تو ضحاک بن سفیان کلابی نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خط میں لکھا تھا: وہ اشیم ضبابی کی اہلیہ کو ان کے شوہر کی دیت میں وارث بنائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2036۔اخرجه ابوداؤد (۱۴۴/۲): كتاب الفرائض: باب: فى المراة ترث من دية زوجها، حديث (۲۹۲۷)، و ابن ماجه (۸۸۳/۲): كتاب الديات: باب: الميراث من الدية: حديث (۲۶۴۲)، من طريق سفيان بن عيينة عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب، به

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَمْوَالَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

باب 19: وراثت وارثوں کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی عصبہ رشتہ داروں کے ذمہ ہوگی

2037 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز تاوان کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ کیا تھا جو بچہ مردہ پیدا ہوا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان کی ادائیگی کا فیصلہ دیا گیا تھا اس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت اس کے بچوں اور شوہر کو ملے گی اور اس کی طرف سے دیت کی ادائیگی اس کے خاندان والوں کے ذمے لازم ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" طور پر بھی روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الَّذِيْ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ

باب 20: جو شخص کسی دوسرے کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے

2038 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ

2037۔ اخرجه البخاری (٢٥/١٢): كتاب الفرائض: باب: ميراث المراة و الزوج مع الولد و غيره، حديث (٦٧٤٠)، (٢٦٣/١٢): كتاب الديات: باب: جنين المراة و ان العقل على الوالد و عصبة الوالد لا على الولد، حديث (٦٩٠٩، ٦٩١٠)، و مسلم (١٣٠٩/٣): كتاب القسامة: باب: دية الجنين، ووجوب الدية في قتل الخطا، حديث (٣٥، ١٦٨١/٣٦)، و النسائى (٤٨/٨، ٤٩): كتاب القسامة: باب: دية جنين المراة، حديث (٤٨١٨، ٤٨٢٠، ٤٨٢١). من طريق سعيد بن المسيب.

2038۔ اخرجه ابوداؤد (١٤٢/٢): كتاب الفرائض: باب: في الرجل مسلم على يدى الرجل، حديث (٢٩١٨)، وابن ماجه (٩١٩/٢): كتاب الفرائض: باب: الرجل يسلم على يدى الرجل، حديث (٢٧٥٢)، و احمد (١٠٢/٤، ١٠٣) والدارمى (٣٧٧/٢): كتاب الفرائض: باب: في الرجل يوالى الرجل. من طريق عبد الله بن موهب، عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز، فذكره.

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ

اختلاف سند: وَّيُقَالُ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَقَدْ اَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَّبَيْنَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ وَّلَا يَصِحُّ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْهِ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ عِنْدِىْ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ مِيْرَاثُهُ فِىْ بَيْتِ الْمَالِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

حدیث دیگر: وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

◆◆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: وہ مشرک شخص جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتا ہے اس کے بارے میں حکم کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی زندگی اور موت میں دیگر سب لوگوں کے مقابلے میں وہ زیادہ مستحق ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن وہب کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ایک قول کے مطابق ان کا نام ابن موہب ہے۔انہوں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بعض راویوں نے عبداللہ بن وہب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے درمیان قبیصہ بن ذویب نامی راوی کا اضافہ نقل کیا ہے۔لیکن یہ درست نہیں ہے۔

اسی کو یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں قبیصہ بن ذویب کا ذکر ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص کی وراثت کو بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

''ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے''۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا

باب 21: ناجائز اولاد وارث نہیں ہوگی

2039 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ

2039: اخرجه ابن ماجه (۹۱۷/۲): كتاب الفرائض: باب: في ادعاء الولد، حديث (۲۷۴۵)، من طريق عمرو بن شعيب، عن ابيه، فذكره

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُ مِنْ اَبِيْهِ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص کسی آزاد عورت یا کسی کنیز کے ساتھ زنا کرے تو بچہ ولدالزنا شمار ہوگا' نہ وہ کسی کا وارث ہوگا' اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اس روایت کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ اپنے باپ کا وارث نہیں بن سکتا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّرِثُ الْوَلَاءَ

باب 22: کون شخص ولاء کا وارث بنے گا

2040 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولاء کا وارث وہ شخص بنے گا' جو مال کا وارث ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَرِثُ النِّسَآءُ مِنَ الْوَلَاءِ

باب 23: خواتین' ولاء کی وارث نہیں ہوں گی

2041 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ اَبُوْ مُوْسَى الْمُسْتَمْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ النَّصْرِيِّ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمَرْاَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت تین (قسم کے) ترکوں کی

وارث ہوتی ہے اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکے کی؛ جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو اس کی (وارث بنتی ہے) اور اس کی وہ اولاد جس کے حوالے سے اس نے اپنے شوہر کے ساتھ لعان کیا ہو۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کے محمد بن حرب سے منقول ہونے کو صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2041 اخرجه ابوداؤد (۲/۱۳۹): كتاب الفرائض: باب: ميراث ابن الملاعنة، حديث (۲۹۰۶)، و ابن ماجه (۲/۹۱۶): كتاب الفرائض: باب: تحوز المراة ثلاث مواريث، حديث (۲۷۴۲)، و احمد (۳/۱۰۶، ۳۹۰)، من طريق عبد الواحد بن عبد الله النصري، فذكره

كِتَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وصیت کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب 1: ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرنا

2042 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَدَعْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى "اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَّدَرَجَةً وَّلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

2042۔اخرجه مالك في (الموطا) (٧٦٣/٢): كتاب الوصية: باب: الوصية في الثلث لا تتعدى، حديث (١٤)، و البخاري (١٩٦/٣): كتاب الجنائز: باب: رثاء النبي صلى الله عليه وسلم سعد بن خولة، حديث (١٢٩٥)، ومسلم (١٢٥٠/٣، ١٢٥١): كتاب الوصية: باب: الوصية بالثلث، حديث (١٦٢٨/٥)، و ابوداؤد (١٢٥/٢): كتاب الوصايا: باب: ماجاء فيما يجوز للموصي في ماله، حديث (٢٨٦٤)، و النسائي (٢٤١/٦، ٢٤٢، ٢٤٣): كتاب الوصايا: باب: الوصية بالثلث، حديث (٣٦٢٦، ٣٦٢٧، ٣٦٢٨، ٣٦٢٩، ٣٦٣٠، ٣٦٣١)، و ابن ماجه (٩٠٣/٢، ٩٠٤): كتاب الوصايا: باب: الوصية بالثلث، حديث (٢٧٠٨)، و احمد (١٧٢/١، ١٧٣، ١٧٦، ١٧٩، ١٨٤)، والبخاري في (الادب المفرد) (٥١٧)، و الحميدي (٣٦/١)، حديث (٦٦)، و الدارمي (٤٠٧/٢): كتاب الوصايا: باب: الوصية بالثلث، وعبد بن حميد (٧٥، حديث (١٣٣)، من طريق عامر بن سعد، فذكره.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّوْصِىَ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ

◄► عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' غزوۂ فتح مکہ کے سال میں بیمار ہوگیا اتنا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنے تمام مال کی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے) کی وصیت کردوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں' میں نے عرض کی: اپنے دو تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں میں نے عرض کی: نصف مال کے بارے میں کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں' میں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کردوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کے بارے میں کردو' ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں' تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا' یہاں تک کہ جو کچھ بھی تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (تمہیں اس کا بھی اجر ملے گا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے' اور ایسا عمل کرو گے جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہو گے' اور اس کے نتیجے میں تمہاری قدر و منزلت اور مرتبے میں اضافہ ہوگا۔ ہوسکتا ہے: تم میرے بعد بھی زندہ رہو اور بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں' اور بہت سے لوگوں کو تمہارے ذریعے نقصان حاصل ہو (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی) ''اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھ اور انہیں ایڑھیوں کے بل واپس نہ لوٹا''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہوگیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے یعنی آدمی کو اپنے مال کے بارے میں ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: ایک تہائی سے بھی کم مال کی وصیت کرے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الضِّرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

باب 2: وصیت میں (کسی وارث کو) ضرر پہنچانا

2043 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِی الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ

ثُمَّ قَرَاَ عَلَیَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَّصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ) اِلٰی قَوْلِهٖ (ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الَّذِیْ رَوٰی عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی مرد یا کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں پھر جب موت ان کے قریب آتی ہے' تو وہ وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی۔

''وصیت کے بعد' جو کی گئی ہو' اور قرض کی ادائیگی کے بعد' کوئی نقصان پہنچائے بغیر' یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''یہ بڑی کامیابی ہے''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

نصر بن علی جنہوں نے اسے اشعث بن جابر کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْوَصِيَّةِ

باب 3: وصیت کی ترغیب دینا

2044 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ مَا يُوصِی فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ

2043۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۱۲۶، ۱۲۷): كتاب الوصايا: باب: كراهية الاضرار بالوصية، حديث (۲۸۶۷)، و ابن ماجه (۲/۹۰۲): كتاب الوصايا: باب: الحيف فی الوصية، حديث (۲۷۰۴)، واحمد (۲/۲۷۸)، من طريق الاشعث بن عبد الله بن جابر، عن شهر بن حوشب، فذكره.

2044۔ اخرجه مالك فی (الموطا) (۲/۷۶۱): كتاب الوصايا: باب: الامر بالوصية، حديث (۱)، و البخاری (۵/۴۱۹): كتاب الوصايا: باب: الوصايا، وقول النبی صلی الله عليه وسلم وصية الرجل مكتوبة عنده، حديث (۲۷۳۸)، ومسلم (۳/۱۲۴۹): كتاب الوصية، حديث (۱، ۳/۱۶۲۷)، و ابوداؤد (۲/۱۲۵): كتاب الوصايا: باب: ما جاء فيما يومر به من الوصية، حديث (۲۸۶۲)، وابن ماجه (۲/۹۰۱): كتاب الوصايا: باب: الحث علی الوصية، حديث (۲۶۹۹)، و النسائی (۶/۲۳۸، ۲۳۹): كتاب الوصايا: باب: الكراهية فی تاخير الوصية، حديث (۳۶۱۵، ۳۶۱۶، ۳۶۱۷)، واحمد (۲/۵۰، ۵۷، ۸۰، ۱۱۳)، والحميدی (۲/۳۰۶)، حديث (۶۹۷)، والدارمی (۲/۴۰۲): كتاب الوصايا: باب: من استحب الوصية، من طريق نافع، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرسکتا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے: کہ دو راتیں گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ لکھی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ

باب 4: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں کی تھی

2045 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں میں نے کہا: لوگوں پر وصیت کیوں لازم کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کا حکم کیوں دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب (پرعمل پیرا رہنے کی) وصیت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف مالک بن مغول کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب 5: وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی

2045۔اخرجه البخاري (٤٢٠/٥): كتاب الوصايا: باب: الوصايا، و قول النبي صلي الله عليه وسلم وصية الرجل مكتوبة عنده حديث (٢٧٤٠)، وطرفاه في: (٤٤٦٠، ٥٠٢٢)، ومسلم (١٢٥٦/٣): كتاب الوصية: باب: ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، حديث (١٦، ١٦٣٤/١٧)، و النسائي (٢٤٠/٦): كتاب الوصايا: باب: هل اوصي النبي صلي الله عليه وسلم ؟ حديث (٣٦٢٠)، و ابن ماجه (٩٠٠/٢): كتاب الوصايا: باب: هل اوصي رسول الله صلي الله عليه وسلم ؟ حديث (٢٦٩٦)، و احمد (٣٥٤/٤، ٣٥٥، ٣٨١)، و الحميدي (٣١٥/٢)، حديث (٧٢٢)، و الدارمي (٤٠٣/٢): كتاب الوصايا: باب: من لم يوص، من طريق مالك بن مغول، عن طلحة بن مصرف، فذكره

2046 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى لِكُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَّالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَّالزَّعِيْمُ غَارِمٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَرِوَايَةُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذٰلِكَ فِيْمَا تَفَرَّدَ بِهٖ لِاَنَّهٗ رَوٰى عَنْهُمْ مَنَاكِيْرَ وَرِوَايَتُهٗ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَصْلَحُ حَدِيْثًا مِّنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوْا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا عَنْ غَيْرِ الثِّقَاتِ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی بچہ شوہر کا ہوگا' اور زنا کرنے والا محروم ہوگا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا' اور جو شخص خود کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے' تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی جو قیامت تک چلتی رہے گی۔

کوئی بھی عورت اپنے گھر سے اپنے شوہر کی مرضی کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ کھانے کی چیز بھی نہیں' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مانگی

2046- اخرجه ابوداؤد (۱۲۷/۲): كتاب الوصايا: باب: ما جاء في الوصية للوارث، حديث (۲۸۷۰)، (۳۱۹/۲): كتاب البيوع: باب: في تضمين العارية، حديث (۳۵۶۵)، وابن ماجه (۶۴۷/۱): كتاب النكاح: باب: الولد للفراش و للعاهر الحجر، حديث (۲۰۰۷)، و (۷۷۰/۲): كتاب التجارات: باب: ما للمراة من مال زوجها، حديث (۲۲۹۵)، (۸۰۱/۲، ۸۰۲): كتاب الصدقات: باب: العارية، حديث (۲۳۹۸)، (۸۰۴/۲): كتاب الصدقات: باب: الكفالة، حديث (۲۴۰۵)، (۹۰۵/۲): كتاب الوصايا: باب: لا وصية لوارث، حديث (۲۷۱۳)، واحمد (۲۶۷/۵)، من طريق شرحبيل بن مسلم الخولاني، فذكره.

ہوئی چیز' دودہنے کے لئے ادھار لئے ہوئے جانور کو واپس کیا جائے' قرض واپس کیا جائے اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہوگا جس چیز کی اس نے ضمانت دی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن خارجہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

اسماعیل بن عیاش نے اہلِ عراق اور اہلِ حجاز سے جو روایات نقل کی ہیں وہ زیادہ مستند نہیں ہیں۔ بطورِ خاص وہ روایات جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں کیونکہ ان کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں تاہم انہوں نے اہلِ شام کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں وہ مستند ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے یہی بات بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش نامی راوی بقیہ کے مقابلے میں زیادہ مستند روایات نقل کرتے ہیں: کیونکہ بقیہ نے ثقہ راویوں کے حوالے سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دادمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے زکریا بن عدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابواسحٰق فزاری نے یہ بات بیان کی ہے: بقیہ نے ثقہ راویوں سے جو روایات نقل کی ہیں انہیں حاصل کرلو لیکن اسماعیل بن عیاش جو بھی حدیث بیان کرے خواہ وہ ثقہ راوی کے حوالے سے بیان کرے یا غیر ثقہ راوی کے حوالے سے بیان کرے اسے اختیار نہ کرو۔

2047 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَّالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَّا اُبَالِيْ بِحَدِيْثِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

2047 اخرجه النسائي (٦/٢٤٧): كتاب الوصايا: باب: إبطال الوصية للوارث، حديث (٣٦٤١، ٣٦٤٢)، و ابن ماجه (٢/٥، ٩): كتاب الوصايا: باب: لا وصية لوارث، حديث (٢٧١٢)، واحمد (٤/١٨٦، ٢٣٨، ٢٣٩)، و الدارمي (٢/٢٤٤): كتاب السير: باب: في الذي ينتمي الى غير مواليه، (٢/٤١٩): كتاب الوصايا: باب: الوصية للوارث، من طريق شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم، فذكره.

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَوَثَّقَهُ وَقَالَ اِنَّمَا يَتَكَلَّمُ فِيْهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوٰى ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر خطبہ دیا میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لئے وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی اور بچہ شوہر کا ہوگا' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اور جو شخص خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے' اُن سے منہ پھیرتے ہوئے' تو اُس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

احمد بن حسن کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں شہر بن حوشب کی نقل کردہ روایت کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے شہر بن حوشب کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس کی توثیق کی' اور بولے: ابن عون نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے' لیکن پھر ابن عون نے ہلال بن ابوزینب کے حوالے سے شہر بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ يُبْدَاُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب 6: وصیت (پوری کرنے) سے پہلے قرض ادا کیا جائیگا

2048 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تُقِرُّوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُبْدَاُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت (پوری کرنے) سے پہلے قرض ادا کرنے کا فیصلہ دیا ہے۔ جب کہ تم لوگ جو آیت تلاوت کرتے ہو اس میں وصیت کا حکم قرض سے پہلے ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی وصیت (پوری کرنے) سے پہلے قرض

2048 اخرجه ابن ماجه (۹۰۶/۲): كتاب الوصايا: باب: الدين قبل الوصية، حديث (۲۷۱۵)، (۹۱۵/۲): كتاب الفرائض: باب: ميراث العصبة، حديث (۲۷۳۹)، واحمد (۷۹/۱، ۱۳۱، ۱٤٤)، و الحميدى (۳۰/۱، ۳۱)، حديث (۵۵، ۵٦). من طريق ابو اسحاق، عن الحارث، فذكره

ادا کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْ يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب 7: جو شخص مرتے وقت صدقہ کرنے کی تلقین کرے یا کوئی غلام آزاد کردے

2049 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِي بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهِ فَلَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِي اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهِ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ اَوِ الْمَسَاكِيْنِ اَوِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَثَلُ الَّذِيْ يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوحبیبہ طائی بیان کرتے ہیں: میرے بھائی نے مجھے اپنے مال کے ایک حصے کے بارے میں وصیت کی' میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے یہ کہا: میرے بھائی نے مجھے اپنے مال کے ایک حصے کے بارے میں وصیت کی ہے' تو آپ میرے لئے کیا مناسب سمجھتے ہیں: میں اسے غریبوں اور مسکینوں میں یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں کسی بھی شخص کو مجاہدین کے برابر نہیں سمجھتا لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مرتے ہوئے غلام کو آزاد کرے' تو اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص نے بھرے ہوئے پیٹ والے شخص کو کوئی (کھانے کی) چیز تحفے کے طور پر دی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2050 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ

2049۔اخرجه ابوداؤد (۲/ ۴۲۰): كتاب العتق: باب: في فضل العتق في الصحة، حديث (۳۹۶۸)، و النسائي (۶/ ۲۳۸): كتاب الوصايا: باب: الكراهية في تاخير الوصية، حديث (۳۶۱۴)، واحمد (۵/ ۱۹۶، ۱۹۷)، (۶/ ۴۴۸)، و الدارمي (۲/ ۴۱۳): كتاب الوصايا: باب: من احب الوصية ومن كره، وعبد بن حميد (۹۹)، حديث (۲۰۲)، من طريق ابواسحاق، عن ابي حبيبة الطائي، فذكره.

2050۔اخرجه مالك في (الموطا) (۲/ ۷۸۰، ۷۸۱): كتاب العتق و الولاء: باب مصير الولاء لمن اعتق، حديث (۱۷)، و البخاري (۱/ ۶۵۵): كتاب الصلاة: باب: ذكر البيع و الشراء على المنبر في المسجد، حديث (۴۵۶)، و اطرافه في: (۱۴۹۳، ۲۱۵۵، ۲۱۶۸، ۲۵۳۶، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۷۸، ۲۷۱۷، ۲۷۲۶، ۲۷۲۹، ۲۷۳۵، ۵۰۹۷، ۵۲۷۹، ۵۲۸۴، ۵۴۳۰، ۶۷۱۷، ۶۷۵۱، ۶۷۵۴، ۶۷۵۸، ۶۷۶۰)، ومسلم (۲/ ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳): كتاب العتق: باب: انما الولاء لمن اعتق، حديث (۶، ۷، ۸، ۹/ ۱۵۰۴)، و ابوداؤد (۱/ ۶۷۸): كتاب الطلاق: باب: في المملوكة تعتق و هي تحت حرا و عبد، حديث (۲۲۳۳)، (۲/ ۴۱۵): كتاب العتق: باب: في بيع المكاتب اذا فسخت الكتابة، حديث (۳۹۲۹، ۳۹۳۰)، و النسائي (۶/ ۱۶۴، ۱۶۵): كتاب الطلاق: باب: خيار الامة تعتق وزوجها مملوك، حديث (۳۴۵۱، ۳۴۵۲)، (۷/ ۳۰۵، ۳۰۶): كتاب البيوع: باب: بيع المكاتب، حديث (۴۶۵۵)، باب: المكاتب يباع قبل ان يقضي من كتابته شيئاً، حديث (۴۶۵۶)، و ابن ماجه (۲/ ۸۴۲، ۸۴۳): كتاب العتق: باب: المكاتب، حديث (۲۵۲۱)، و احمد (۶/ ۳۳، ۸۱، ۱۷۰، ۱۸۳، ۲۰۶، ۲۱۳، ۲۶۹، ۲۷۱)، من طريق عروة بن الزبير، فذكره.

متن حدیث: اَنَّ بَرِیْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِیْنُ عَائِشَةَ فِیْ کِتَابَتِهَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِهَا شَیْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِیْ اِلٰی اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ اَقْضِیَ عَنْكِ کِتَابَتَكِ وَیَکُوْنَ لِیْ وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ بَرِیْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْكِ وَیَکُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِی فَاَعْتِقِی فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَلَیْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ ان کے پاس مدد مانگنے کے لئے آئی تا کہ وہ اس کی کتابت کا معاوضہ ادا کریں کیونکہ وہ اپنی کتابت کا کچھ معاوضہ ادا نہیں کر سکتی تھی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا: تم اپنے مالک کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کرے تو میں تمہاری کتابت کا معاوضہ تمہاری طرف سے ادا کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق میرے پاس رہے گا۔ بریرہ نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالک سے کیا' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا انہوں نے یہ کہا: اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں' تو وہ تمہاری طرف سے ادائیگی کر سکتی ہیں لیکن تمہاری ولاء کا حق ہمیں حاصل رہے گا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے خرید کر آزاد کر دو' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اس طرح کی شرطیں عائد کرتے ہیں جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے' جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو' تو اسے اس کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا' اگرچہ اس نے سو مرتبہ شرط عائد کی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی ولاء کا حق اس (غلام یا کنیز) کے آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

كِتَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولاء اور ہبہ کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب1: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے

2051 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَّلِيَ النِّعْمَةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا' اس کے مالکان نے ولاء کی شرط رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق اس کو ہوتا ہے' جو قیمت ادا کرتا ہے۔ (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں) جو نعمت کا مالک ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

باب2: ولاء کو فروخت کرنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت

2052 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

2052 اخرجه النسائی (٧/٣٠٦) كتاب البيوع: باب: بيع الولاء، حديث (٤٦٥٧، ٤٦٥٨، ٤٦٥٩)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّيُرْوٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوَدِدْتُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهْمٌ وَّهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَّالصَّحِيْحُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے یا ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن دینار کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شعبہ فرماتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ عبداللہ بن دینار نے جب اس حدیث کو بیان کیا' تو وہ مجھے اجازت دیتے اور میں ان کے سامنے کھڑا ہو کر ان کے سر کو بوسہ دیتا۔

یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ وہم پر مشتمل ہے' جس کے بارے میں یحییٰ بن سلیم نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔

صحیح روایت یہ ہے: یہ عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے روایت کرنے میں عبداللہ بن دینار منفرد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

باب 3: جو شخص اپنے آپ کو آزاد کرنے والے کے علاوہ' یا اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے منسوب کرے

2053 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا

عَلِیٌّ فَقَالَ

متن حدیث: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ صَحِيفَةٌ فِيهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِّنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ ابراہیم تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس کو ہم پڑھ کے (لوگوں کو باتیں سناتے ہیں) تو ایسا نہیں ہے۔ ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے اور یہ صحیفہ ہے جس میں اونٹوں کی دیت اور کچھ زخموں سے متعلق احکام ہیں جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ غلط سمجھتا ہے اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے مدینہ منورہ ''عیر'' سے ''ثور'' تک حرم ہے جو شخص یہاں پہ کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔ اور اس میں یہ حکم بھی موجود ہے کہ جو شخص اپنے باپ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی اور اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی اور مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے ان کا عام فرد بھی اسے پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔

بعض راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ابراہیم تیمی کے حوالے سے حارث بن سوید کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2053۔ اخرجه البخاری (١٩٧/٤): كتاب فضائل المدينة: باب: حرم المدينة، حديث (١٨٧٠)، (٣١٥/٦)، كتاب الجزية و الموادعة: باب: ذمه المسلمين و جوارهم واحدة، يسعى بها ادنا هم، حديث (٣١٧٢)، (٣٢٢، ٣٢٣): كتاب الجزية الموادعة: باب: اثم من عاهد ثم غدر، حديث (٣١٧٩)، (٤٢/١٢، ٤٣): كتاب الفرائض: باب: اثم من تبرا من مواليه، حديث (٦٧٥٥)، (٢٨٩/١٣، ٢٩٠): كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب: مايكره من التعمق و التنازع و الغلو في الدين و البدع، حديث (٧٣٠٠)، ومسلم (٩٩٤/٢، ٩٩٥): كتاب الحج: باب: فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، حديث (٤٦٧/ ١٣٧٠)، (١١٤٧/٢): كتاب العتق: باب: تحريم تولى العتيق غير مواليه، حديث (١٣٧٠/٢٠)، و ابوداؤد (٦٢٠/١، ٦٢١): كتاب المناسك: باب: في تحريم المدينة، حديث (٢٠٣٤). من طريق ابراهيم التيمي، عن ابيه، فذكره

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِيْ مِنْ وَّلَدِهٖ

باب 4: جو شخص اپنی اولاد کی نفی کردے

2054 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کے رنگ کیا ہیں' اس نے جواب دیا: سرخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ان میں خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کہاں سے آ گیا' اس نے عرض کی: ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہوسکتا ہے: اسے بھی (یعنی تمہارے بچے کو بھی) کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَافَةِ

باب 5: قیافہ شناسی کا بیان

2055 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

2054۔اخرجه مسلم (۱۱۳۷/۲): کتاب اللعان، حدیث (۱۹،۱۸/۱۵۰۰)، و ابوداؤد (۶۸۷/۱): کتاب الطلاق: باب: اذاشك فی الولد، حدیث (۲۲۶۰)، و النسائی (۱۷۸/۶، ۱۷۹): کتاب الطلاق: باب: اذا عرض بامراته و شکت فی ولده و اراد الانتفاء منه، حدیث (۳۴۷۸، ۳۴۷۹، ۳۴۸۰)، و ابن ماجه (۶۴۵/۱) کتاب النکاح: باب: الرجل یشك فی ولده، حدیث (۲۰۰۲)، من طریق الزهری، عن سعید بن المسیب به

2055۔اخرجه البخاری (۵۷/۱۲): کتاب الفرائض: باب: القائف، حدیث (۶۷۷۰، ۶۷۷۱)، ومسلم (۱۰۸۱/۲، ۱۰۸۲): کتاب الرضاع: باب: العمل بالحاق القائف الولد، حدیث (۳۸، ۳۹، ۴۰/۱۴۵۹)، و ابوداؤد (۶۸۷/۱): کتاب الطلاق: باب: فی القافة، حدیث (۲۲۶۷)، والنسائی (۱۸۵/۶): کتاب الطلاق: باب: القافة، حدیث (۳۴۹۳، ۳۴۹۴)، و ابن ماجه (۷۸۷/۲): کتاب الاحکام: باب: القافة، حدیث (۲۳۴۹) من طریق سفیان، عن الزهری، عن عروة به

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيْهِ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَّهٰكَذَا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِقَامَةِ اَمْرِ الْقَافَةِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ بہت خوش تھے خوشی آپ ﷺ کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں پتہ ہے؟ قیافہ شناس شخص نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کیا کہا ہے؟ اس نے کہا ہے: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان بن عیینہ نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: کیا تمہیں پتہ نہیں ہے: قیافہ شناس زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا ان دونوں نے اپنے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پاؤں ظاہر ہو رہے تھے' تو وہ بولا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

یہی روایت سعید بن عبدالرحمٰن اور دیگر راویوں نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ یعنی قیافہ شناسی کے ذریعے حکم جاری کیا جا سکتا ہے۔

بَابُ فِيْ حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِيْ

باب 6: نبی اکرم ﷺ کا ایک دوسرے کو ہدیہ دینے کے بارے میں ترغیب دینا

2056 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهٗ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ تحفے دل کی ناراضگی کو دور کر دیتے ہیں اور کوئی بھی عورت اپنی پڑوسن کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا پایہ (پاؤں) ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

ابومعشر نامی راوی کا نام نجیح ہے یہ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔۔

بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

باب 7: ہبہ کو واپس لینا مکروہ ہے

2057 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَثَلُ الَّذِىْ يُعْطِى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِىْ قَيْئِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی عطیہ دے اور پھر اسے واپس لے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے: جب وہ کچھ کھائے اور سیر ہو جائے' تو قے کر دے پھر اسے دوبارہ چاٹ لے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2058 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِىْ طَاؤسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَّرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِىَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِى وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِىْ يُعْطِى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِىْ قَيْئِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ الشَّافِعِىُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَّهَبَ هِبَةً اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْمَا اَعْطٰى وَلَدَهٗ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے: وہ کوئی عطیہ دینے کے بعد اسے واپس لے' سوائے والد کے' جو وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے اور جو شخص کوئی عطیہ دے کر اسے واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو کچھ کھاتا ہے اور جب وہ سیر

ہو جاتا ہے تو قے کردیتا ہے اور پھر دوبارہ اس قے کو چاٹ لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اس کے لئے اسے واپس لینا جائز نہیں ہے البتہ والد کو اس بات کا حق حاصل ہے: اس نے اپنی اولاد کو جو دیا ہوا سے واپس لے سکتا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

2057۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۳۱۳): كتاب البيوع: باب: الرجوع في الهبة، حديث (۳۵۳۹)، و النسائي (۶/۲۶۵): كتاب الهبة: باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده، حديث (۳۶۹۰)، و ابن ماجه (۲/۷۹۵): كتاب الهبات: باب: من اعطى ولده ثم رجع فيه، حديث (۲۳۷۷)، واحمد (۱/۲۳۷)، (۲/۲۷، ۸۷)، من طريق طاوس، فذكره.

كِتَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تقدیر کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

باب 1: تقدیر کے بارے میں بحث کرنے کی شدید ممانعت

2059 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَتَنَازَعُوْا فِيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ

توضیح راوی: وَصَالِحٌ الْمُرِّيُّ لَهٗ غَرَائِبُ يَنْفَرِدُ بِهَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت تقدیر کے موضوع پر بحث کر رہے تھے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یوں جیسے انار کے دانوں کا عرق نچوڑ دیا گیا ہو۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ یا اس لئے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہے؟ تم سے پہلے کے لوگ اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے جب انہوں نے اس معاملے میں اختلاف کیا۔ میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں آئندہ اس بارے میں بحث نہ کرنا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو صالح مری سے منقول ہے اور ان سے دیگر کئی غریب روایات منقول ہیں جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ ان کی متابعت نہیں کی گئی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَام

باب 2: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث

2080 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ وَاَنْتَ مُوْسَى الَّذِىْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِىْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَىَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَجُنْدَبٍ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔ آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور آپ نے لوگوں کو گمراہ کروا دیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت آدم نے فرمایا: آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا' کیا آپ ایک ایسے عمل کے بارے میں مجھے ملامت کر رہے ہیں؟ جو میں نے کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی میرے مقدر میں لکھ دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس طرح حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو سلیمان تیمی نے اعمش سے نقل کی ہے۔

اعمش کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بعض شاگردوں نے اعمش کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

باب 3: بدبختی اور خوش بختی کا بیان

2061 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيْهِ اَمْرٌ مُبْتَدَعٌ اَوْ مُبْتَدَاٌ اَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ وَّاَنَسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے آدمی جو عمل کرتا ہے وہ نئے سرے سے ایجاد ہوتا ہے یا وہیں سے آغاز ہوتا ہے۔ یا اس کے بارے میں تقدیر طے ہو چکی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! اس بارے میں تقدیر طے ہو چکی ہے اور ہر شخص کے لئے وہ کام آسان ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے' جو شخص سعادت مندوں میں سے ہوگا وہ اہلِ سعادت کے سے عمل کرے گا' اور جو شخص بد بخت ہوگا وہ بد بختوں کے سے عمل کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ بن اُسید' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2062 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ اِذْ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ وَقَالَ وَكِيْعٌ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا

2061۔اخرجه احمد (١/٢٩)۔ من طريق سالم بن عبد الله بن عمر، عن ابن عمر، فذكره، و عبد بن حميد (٣٦، ٣٧)، حديث (٢٠)، من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، فذكره۔

2062۔اخرجه البخاري (٣/٢٦٧): كتاب الجنائز: باب: موعظة المحدث عند القبر، و قعود اصحابه حوله، حديث (١٣٦٢)، واطرافه في: (٤٩٤٥، ٤٩٤٦، ٤٩٤٧، ٤٩٤٨، ٤٩٤٩، ٦٢١٧، ٦٦٠٥، ٧٥٥٢)، ومسلم (٤/٢٠٣٩، ٢٠٤٠): كتاب القدر: باب: كيفية خلق الآدمي، في بطن امه، حديث (٦، ٢٦٤٧/٧)، و ابوداؤد (٢/٦٣٤، ٦٣٥): كتاب السنة: باب: في القدر، حديث (٤٦٩٤)، و ابن ماجه (١/٣٠، ٣١): المقدمة: باب: في القدر، حديث (٧٨)، و احمد (١/٨٢، ١٢٩، ١٣٢، ١٤٠، ١٥٧)، و البخاري في الادب المفرد (٩١٠)، و عبد بن حميد (٥٧، ٥٨)، حديث (٨٤)، من طريق ابوعبد الرحمن السلمي، فذكره۔

اَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ زمین کرید رہے تھے۔ اچانک آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کے بارے میں یہ طے ہو چکا ہے۔ وکیع نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے: اس کا جہنم میں مخصوص ٹھکانہ کیا ہوگا۔ (یا پھر) جنت میں مخصوص ٹھکانہ کیا ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس پر اکتفا نہ کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان ہوتا ہے' جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

باب 4: اعمال میں خاتمے کا اعتبار ہوتا ہے

2063 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

توضیح راوی: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنِيْ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ

2063 اخرجه البخاری (٦/٣٥٠): كتاب ابدء الخلق: باب: ذكر الملائكة، حديث (٣٢٠٨)، و اطرافه فی : (٣٣٣٢، ٦٥٩٤، ٧٤٥٤)، و مسلم (٤/٢٠٣٦): كتاب القدر: باب: كيفية خلق الادمی فی بطن امه ، حديث (١/٢٦٤٣)، و ابوداؤد (٢/٦٤٠): كتاب السنة: باب: فی القدر، حديث (٤٧٠٨)، و ابن ماجه (١/٢٩): المقدمة، باب: فی القدر ، حديث (٧٦)، و احمد (١/٣٨٢، ٤١٤، ٤٣٠)، و الحميدی (١/٦٩)، حديث (١٢٦)، من طريق الاعمش، عن زيد بن وهب، فذكره

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِىُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے آپ سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے: ہر شخص کا مادہ تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے (نطفے کی شکل میں) ہوتا ہے' پھر اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں ہوتا ہے' پھر اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جو اس میں روح پھونک دیتا ہے اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے' وہ فرشتہ اس شخص کا رزق' اس کی موت' اس کا عمل اور اس کا بدبخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کوئی شخص اہلِ جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے' لیکن پھر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور اس کا خاتمہ اہلِ جہنم کے سے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اہلِ جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ تا ہے اور اس کا خاتمہ اہلِ جنت کے سے عمل پر ہوتا ہے اور وہ اس (جنت) میں داخل ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کی ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

احمد بن حسن کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے یحییٰ بن سعید القطان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور ثوری نے اعمش کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

محمد بن علاء نے اس کو وکیع کے حوالے سے' اعمش کے حوالے سے' زید کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

باب 5: ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

2064 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رَبِيْعَةَ الْبُنَانِيُّ حَدَّثَنَا

2064- اخرجه البخاری (۳/ ۲٦۰): كتاب الجنائز : باب : اللحد و الشق في القبر، حديث (۱۳۵۸)، واطرافه في : (۱۳۵۹، ۱۳۸۵، ٤۷۷۵، ٦۵۹۹)، و مسلم (٤/ ۲۰٤۸): كتاب القدر : باب : معنى كل مولود يولد على الفطرة، حديث (۲٦۵۸/۲۳)، واحمد (۲/ ٤۱۰، ٤۸۱) من طريق ابوصالح، بنحوه

الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُشَرِّكَانِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

اختلافِ روایت: وَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر پیدا ہونے والا بچہ ملت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی' عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو اس سے پہلے فوت ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے: انہوں نے کیا عمل کرنا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اسے فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔

اس بارے میں اسود بن سریع سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ

باب 6: تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے

2065 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ عَنْ اَبِیْ مَوْدُوْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اَسِيْدٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَلْمَانَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَوْدُوْدٍ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهٗ فِضَّةُ وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اسْمُهٗ فِضَّةُ بَصْرِيٌّ وَّالْاٰخَرُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَّالْاٰخَرُ مَدَنِيٌّ وَّكَانَا فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تقدیر کو صرف دعا بدل سکتی ہے اور صرف نیکی ہی عمر میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن ضریس کے حوالے سے جانتے ہیں۔

''ابومودود'' نامی راوی دو ہیں' ان میں سے ایک کا نام فضہ بصری ہے اور یہ وہی راوی ہے جس نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اور دوسرے کا نام عبدالعزیز بن ابوسلیمان ہے۔ ان میں سے ایک بصری کا رہنے والا ہے اور دوسرا مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے۔ البتہ یہ دونوں ایک ہی زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ

باب 7: (لوگوں کے) دل' رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں

2066 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ اَصَحُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو (تعلیمات) لے کر آئے اس پر بھی ایمان لائے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے کوئی اندیشہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! بے شک (لوگوں کے) دل' اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں وہ انہیں جیسے چاہے تبدیل کرسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اسی روایت کو دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے'ابوسفیان کے حوالے سے'حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اس کو اعمش کے حوالے سے'ابوسفیان کے حوالے سے'حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

تاہم ابوسفیان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے'وہ زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

باب 8: اللہ تعالیٰ نے اہلِ جہنم اور اہلِ جنت کے لئے کتاب لکھ دی ہے

2067 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِىْ قَبِيْلٍ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِىْ فِىْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ وَّاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ اَبِىْ قَبِيْلٍ نَحْوَهٗ ٠

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ قَبِيْلٍ اسْمُهٗ حُيَىُّ بْنُ هَانِئٍ

◄► حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دستِ مبارک میں دو تحریریں تھیں آپ نے دریافت کیا' کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ دو تحریریں کس چیز سے متعلق ہیں؟ ہم نے عرض کی:

2067-اخرجه احمد (۲/۱٦۷)، من طريق شفى بن ماتم، فذكره.

نہیں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی ہمیں بتائیں تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے تحریر ہے' جس میں اہلِ جنت کے نام ہیں' ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں پھر اس کے آخر میں مہر لگادی گئی ہے۔ ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا اور کوئی کمی نہیں ہوسکتی پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ میں موجود تحریر کے بارے میں فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے تحریر ہے۔ اس میں جہنمیوں کے نام ہیں' ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں اور ان کے آخر میں بھی مہر لگادی گئی ہے ان میں بھی کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا اور کوئی کمی نہیں ہوسکتی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! پھر عمل کیوں کیا جائے اگر معاملہ طے ہو چکا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدھے راستے پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی شخص کے نصیب میں اہلِ جنت کا عمل لکھ دیا گیا ہے' اگرچہ وہ کوئی بھی عمل کرے' اور جہنمی کے نصیب میں اہلِ جہنم کا عمل لکھ دیا گیا ہے' اگرچہ وہ کیسا ہی عمل کرے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا اور ان دونوں تحریروں کو رکھ دیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابو قبیل نامی راوی کا نام حیی بن ہانی ہے۔

2068 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس سے وہ عمل لیتا ہے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ اس سے کیا عمل لیتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے مرنے سے پہلے نیکی کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

باب 9: عدویٰ' ہامہ اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے

2069 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

2068۔اخرجه احمد (۳/۱۰۶، ۱۲۰، ۲۳۰)، و عبد بن حميد (۱۰ ۴)، حديث (۱۳۹۳)، من طريق حميد، فذكره

2069۔اخرجه احمد (۱/ ۴۴۰) من طريق ابوزرعة بن عمرو بن جرير، قال: حدثنا صاحب لنا، فذكره

حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَّنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متن حدیث: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِىْ شَىْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ الْجَرِبُ الْحَشَفَةُ بِذَنَبِهٖ فَتَجْرَبُ الْاِبِلُ كُلُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ وَّكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

توضیح راوی: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِىَّ الْبَصْرِىَّ قَال سَمِعْتُ عَلِىَّ بْنَ الْمَدِيْنِىِّ يَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اَنِّىْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِىٍّ

ابوزرعہ بن عمرو کہتے ہیں ہمارے ایک ساتھی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک خارش زدہ اونٹ جب دوسرے اونٹوں کے درمیان آتا ہے تو انہیں بھی خارش میں مبتلا کردیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اونٹ کو کس نے خارش میں مبتلا کیا تھا؟ عدویٰ اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا ہے اور اس کی زندگی اس کا رزق اور اس کے مصائب مقرر کردیئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن عمرو ثقفی بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اگر رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان مجھ سے حلف لیا جائے تو میں قسم اٹھا کر یہ بات کہوں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی شخص نہیں دیکھا (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں)

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

باب 10: تقدیر پر ایمان رکھنا خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو

2070 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ

توضیح راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ مُّنْكَرُ الْحَدِيْثِ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اچھی یا بری تقدیر (یعنی وہ جیسی بھی ہو) پر ایمان نہ لے آئے اور وہ یہ بات نہ جان لے کہ اسے جو مصیبت لاحق ہوتی ہے وہ اسے ضرور لاحق ہوگی اور جو لاحق نہیں ہوتی وہ اسے کبھی لاحق نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبداللہ بن میمون ''منکر الحدیث'' ہیں۔

2071 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ رِبْعِيٌّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ النَّضْرِ

وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ بَلَغَنَا اَنَّ رِبْعِيًّا لَمْ يَكْذِبْ فِي الْاِسْلَامِ كِذْبَةً

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور وہ موت پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوداؤد نامی راوی نے شعبہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ میرے نزدیک نضر نامی راوی سے منقول اس حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

دیگر کئی راویوں نے منصور نامی راوی سے ربعی نامی راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2071۔اخرجه ابن ماجه (۳۲/۱): المقدمة: باب: في القدر، حديث (۸۱)، و احمد (۹۷/۱)، من طريق ربعي بن حراش، فذكره، واخرجه احمد (۱۳۳/۱)، وعبد بن حميد (۵٤)، حديث (۷۵) من طرى ربعي عن رجل، عن علي، فذكره.

جارود بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے ہوئے سنا ہے مجھے یہ پتا چلا ہے: ربعی بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

باب 11- ہر شخص نے وہیں مرنا ہے' جو اس کے مقدر میں لکھا ہے

2072 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ عَزَّةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَلَا يُعْرَفُ لِمَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ وَّاَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت مطر بن عکامس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کی موت کسی جگہ پر لکھی ہو' تو اس جگہ پر اس بندے کے لئے کوئی کام پیدا کر دیتا ہے۔ (جس کی وجہ سے بندہ وہاں پہنچ جاتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوعزہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت مطر بن عکامس کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول اس حدیث کے علاوہ ہم کسی اور حدیث کے بارے میں نہیں جانتے ہیں۔

یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2073 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ عَزَّةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً اَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَزَّةَ لَهٗ صُحْبَةٌ وَّاسْمُهٗ يَسَارُ بْنُ عَبْدٍ وَّاَبُو الْمَلِيْحِ اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ

2072-اخرجه احمد (۲۲۷/۵)، من طريق ابو اسحاق، فذكره

2073-اخرجه احمد (۴۲۹/۴)، و البخاری فی (الاداب المفرد) (۷۸۸)، من طريق ايوب، عن ابی المليح بن اسامة، فذكره

◆◆ حضرت ابوعزہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں فیصلہ کر دے کہ اس نے فلاں جگہ پر مرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے اس جگہ پر کوئی کام پیدا کر دیتا ہے۔

راوی کو شک ہے: اس حدیث کے لفظ میں کچھ اختلاف ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

ابوعزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں ان کا نام یسار بن عبد ہے۔

ابوالملیح بن اسامہ نامی راوی کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔ ایک قول کے مطابق زید بن اسامہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَرُدُّ الرُّقَى وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

باب 12: جھاڑ پھونک اور دوائی اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں کسی چیز کو نہیں ٹال سکتے

2074 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا فَقَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ ابن ابوخزامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ﷺ کا کیا خیال ہے: اگر ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور اگر کوئی دوائی استعمال کرتے ہیں یا بچاؤ کا کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہیں تو کیا یہ چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں سے کوئی چیز ٹال سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسے صرف زہری رحمۃ اللہ علیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

دیگر راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابوخزامہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

دیگر راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابوخزامہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

باب 13: تقدیر کے منکرین

2075 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيْبٍ

2074- اخرجه ابن ماجه (۱۱۳۷/۲): كتاب الطب: باب: ما انزل الله داء الا انزل له شفاء، حديث (۳٤۳۷)، من طريق ابن ابی خزامة، عن ابيه.

وَعَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِىْ لَيْسَ لَهُمَا فِى الْإِسْلَامِ نَصِيْبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے دوگروہوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ایک مرجیہ اور دوسرا قدریہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما و حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض رویوں نے دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

2076 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِى الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

وَاَبُو الْعَوَّامِ عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ

◆◆ مطرف بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابن آدم کی تخلیق یوں کی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو اُسے موت تک پہنچا دیں اور اگر وہ اسے موت تک نہیں پہنچا پائیں تو بھی آدمی بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوالعوام کا نام عمران ہے۔ اور یہ ابن داؤد القطان ہے۔

2075۔اخرجه ابن ماجه (۱/ ۲٤): المقدمة: باب: في الايمان: حديث (٦٢)، وعبد بن حميد (۲۰۱)، حديث (٥٧٩) من طريق عكرمة فذكره

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

باب 14: (تقدیر کے) فیصلے پر راضی رہنا

2077 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ

توضیحِ راوی: وَيُقَالُ لَهُ اَيْضًا حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَّهُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْمَدَنِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہیں: اس فیصلے پر راضی رہے: جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کیا ہے اور ابن آدم کی بدبختی میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو ترک کر دے اور ابن آدم کی بدبختی میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو ناپسند کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف محمد بن ابی حمید کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام حماد بن ابو حمید ہے اور یہ ابو ابراہیم مدنی ہیں۔

یہ اسناد محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

2078 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ فِيْ اُمَّتِي الشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ صَخْرٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ ابْنُ زِيَادٍ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: فلاں شخص نے آپ کو سلام بھیجا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ وہ نئے عقائد قائم کرنے چلا ہے اگر تو اس نے نیا عقیدہ قائم کر لیا ہے تو تم

2078۔اخرجه ابوداؤد (٦١٤/٢): كتاب السنة: باب: لزوم السنة، حديث (٤٦١٣)، و ابن ماجه (٢/ ١٣٥٠): كتاب :الفتن: باب: الخسوف، حديث (٤٠٦١)، واحمد (٢/ ٩٠، ١٠٨، ١٣٦) من طريق ابوصخر حميد بن زياد، عن نافع، فذكره.

اسے میری طرف سے سلام کا جواب نہ دینا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری اس آیت (راوی کوشک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں) میری اس امت میں زمین میں دھنسا ہوگا' چہروں کا مسخ ہو جانا ہوگا اور قذف ہوگا جو تقدیر کے منکرین کے لئے ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابوصخر نامی راوی کا نام حمید بن زیاد ہے۔

2079 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ

حضرت ابن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری اُمت میں (کچھ لوگوں کو) زمین میں دھنسائے جانے اور چہرے مسخ کر دیئے جانے کا عذاب ہوگا اور یہ (عذاب) تقدیر کو جھٹلانے والوں کو ہوگا۔

2080 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِی الْمَوَالِی الْمُزَنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ الزَّائِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ بِذٰلِكَ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِیْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چھ طرح کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے اور ہر نبی نے اُن پر لعنت کی ہے۔ وہ یہ ہیں: اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ کی (مقرر کردہ) تقدیر کو جھٹلانے والا' زبردستی حکومت پر قبضہ کرنے والا تاکہ وہ اُسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہوا ور اُسے ذلیل کردے جسے اللہ نے عزت عطا کی ہو' اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دینے والا' میری عترت سے متعلق اُن امور کو حلال کرنے والا جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا ور میری سنت کا تارک۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابوموالی نے اس روایت کو اسی طرح عبیداللہ بن عبدالرحمٰن' عمرہ' سیّدہ عائشہ

2080- تفرد به الترمذي، واخرجه الحاكم في (المستدرك) (٣٦/١)، (٩٠/٤) من طريق عبد الرحمن بن ابي الموال عن عبد الله بن موهب عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة، فذكره.

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری حفص بن غیاث اور دیگر راویوں نے اسے عبید اللہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ درست ہے۔

2081 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ ابْنَ اَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَاِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَاْتُ (حم وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهُ فِي اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ) فَقَالَ اَتَدْرِي مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَفِيْهِ (تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ) قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ مَا كَانَ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِي اَبِي فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِنْ مُّتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اكْتُبْ فَقَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ عبد الواحد بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں مکہ مکرمہ آیا میری ملاقات عطا بن ابی رباح سے ہوئی میں نے ان سے کہا: اے ابو محمد! اہلِ بصرہ تقدیر کے بارے میں کچھ اعتراضات کرتے ہیں عطاء نے فرمایا: اے بیٹے! کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم سورۂ زخرف پڑھو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پڑھنا شروع کیا۔

"حٰم" اس واضح کتاب کی قسم! ہم نے اس کو عربی میں قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ لو اور بے شک یہ لوح محفوظ میں ہے جو ہمارے پاس ہے یہ بلند مرتبہ اور حکمت آمیز ہے"۔

عطاء نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو یہاں ام الکتاب سے کیا مراد ہے؟ میں نے جواب دیا: خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا: یہ وہ کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کرنے سے پہلے زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لکھا تھا۔ اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے: ابولہب تباہ و برباد ہو جائے۔

عطا نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں حضرت ولید بن عبادہ سے ملا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کے والد (حضرت عبادہ بن صامت) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انہوں نے مرتے وقت کیا نصیحت کی تھی تو انہوں نے مجھے بتایا۔ انہوں نے مجھے بلایا اور بولے: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور یہ بات یاد رکھنا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تو درحقیقت اس پر ایمان رکھتے ہو گے اور تم تقدیر پر مکمل طور پر ایمان رکھنا چاہے وہ اچھی ہو یا بری ہو اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرے تو تم جہنمی ہو جاؤ گے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور

فرمایا: لکھو! اس نے عرض کی: اس سند کے حوالے سے میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وہ سب) لکھ دو! جو پہلے ہو چکا ہے اور جو ابد تک ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2082 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر مقرر کر دی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2083 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ مُشْرِكُوْ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ مشرکین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی:

"جس دن انہیں چہروں کے بل جہنم میں گھسیٹا جائے گا اور (کہا جائے گا) آگ کا مزہ چکھو اور بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2082 اخرجه مسلم (۴/۲۰۴۴): كتاب القدر: باب: حجاج آدم و موسى عليهما السلام، حديث (۲۶۵۳/۱۶)، و احمد (۲/۱۶۹)۔

2083 اخرجه مسلم (۴/۲۰۴۶): كتاب القدر: باب: كل شئ بقدر، حديث (۲۶۵۶/۱۹)، و ابن ماجه (۱/۳۲): المقدمة: باب: فی القدر، حديث (۸۳)، من طريق زياد بن اسماعيل، عنه به۔

كِتَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فتنوں کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ

باب 1: کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے

2084 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا فِيْ اِسْلَامٍ وَّلَا ارْتَدَدْتُّ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَرَفَعَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاَوْقَفُوْهُ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے گھر سے جھانک کر ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے۔ محصن ہونے کے باوجود زنا کرنا' اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جانا

2084۔اخرجہ احمد (۱/۶۱، ۶۵، ۷۰) و ابوداؤد (۴/۱۷۰): کتاب الدیات: باب: الامام یا مر بالعفو فی الدم، حدیث (۴۵۰۲)، و ابن ماجہ (۲/۸۴۷): کتاب الحدود: باب: لا یحل دم امری مسلم الا فی ثلاث، حدیث (۲۵۳۳)، و لنسائی (۷/۹۱، ۹۲): کتاب تحریم الدم: باب: ذکر ما یحل بہ دم المسلم، حدیث (۴۰۱۹)، والدارمی (۲/۱۷۱): کتاب الحدود: باب: ما یحل بہ دم المسلم، من طریق سھل ابن حنیف عن عثمان بن عفان بہ

یا کسی شخص کو ناحق قتل کر دینا تو اس شخص کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے زمانہ جاہلیت میں اور زمانہ اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا اور جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس سے اسلام قبول کیا ہے میں مرتد نہیں ہوا اور میں نے ایسے کسی شخص کا قتل نہیں کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو تو تم کس وجہ سے مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس روایت کو حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ دِمَاؤُكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ

باب 2: جان اور مال کو قابلِ احترام قرار دینا

2085 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِىْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِىْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِىْ بِلَادِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ

فى الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّحِذْيَمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَرَوٰى زَائِدَةُ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهٗ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

◄◄ سلمان بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آج کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: حج اکبر کا دن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں تمہارا مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح قابلِ احترام ہیں جس طرح یہ دن اس شہر میں قابلِ احترام ہے۔ خبردار ہر شخص

2085 اخرجه احمد (۳/۴۲۶، ۴۹۸)، ابوداؤد (۳/۲۴۴): كتاب البيوع: باب: فى وضع الربا، حديث (۳۳۳۴)، و ابن ماجه (۱/۵۹۴): كتاب النكاح: باب: حق المراة على الزوج، حديث (۱۸۵۱)، من طريق سليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه به

صرف اپنا کیا ہوا بھگتے گا کوئی شخص اپنی اولاد کی طرف سے سزا نہیں بھگتے گا کوئی شخص اپنے والد کی طرف سے سزا نہیں بھگتے گا۔ خبردار شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا کہ تمہارے ان شہروں میں اس کی پوجا کی جائے تاہم تم لوگ اس کی فرمانبرداری کرو گے ان چیزوں کے بارے میں جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو گے اور وہ اس پر بھی راضی ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیم ابن عمرو سعدی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ہم اس روایت کو صرف شبیب بن غرقدہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

باب 3: کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں: وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے دھمکائے

2086 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا اَوْ جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدَ وَجَعْدَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ

توضیحِ راوی: وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَهٗ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ وَهُوَ غُلَامٌ وَّقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَوَالِدُهٗ يَزِيْدُ بْنُ السَّائِبِ لَهٗ اَحَادِيْثُ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ ابْنُ اُخْتِ نَمِرٍ

◆◆ عبداللہ بن سائب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص مذاق کے طور پر اپنے بھائی کی لاٹھی نہ پکڑے یا پریشان کرنے کے لئے ایسا نہ کرے، جس نے اپنے بھائی کی لاٹھی اٹھالی ہو وہ اسے واپس کردے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سلمان بن صرد، جعدہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ابن ابی ذئب کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے انہوں نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت ان کی عمر سات برس تھی ان کے والد حضرت یزید بن سائب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث

2086- اخرجه البخاري في (الادب المفرد) (٧٦)، حديث (٢٣٦)، و ابوداؤد (٧١٩/٢): كتاب الادب: باب: ما جاء في المزاح، حديث (٥٠٠٣)، و اخرجه عبد بن حميد (١٦٢)، حديث (٤٣٧)، من طريق عبد الله بن السائب بن يزيد عن ابيه عن جده به.

منقول ہیں اور وہ بھی نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔
سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نمر کے بھانجے ہیں۔

2087 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: حَجَّ يَزِيْدُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ

توضیح راوی: فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ كَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ ثَبْتًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَّكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ جَدَّهٗ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ وَهُوَ جَدِّي مِنْ قِبَلِ اُمِّي

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (میرے والد) حضرت یزید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی تھی۔ میری عمر اُس وقت سات برس تھی۔

علی بن مدینی' یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن یوسف احادیث نقل کرنے کے حوالے سے مستند ہیں۔
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ ان کے نانا تھے۔

محمد بن یوسف کہتے ہیں: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' وہ میرے نانا تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِشَارَةِ الْمُسْلِمِ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

باب 4: مسلمان کا ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرنا

2088 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَّعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ قَالَ وَاَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے' تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

2087-اخرجه البخاري (٤/٨٥): كتاب جزاء الصيد : باب: حج الصبيان، حديث (١٨٥٨)، و اخرجه احمد (٣/٤٤٩)، من طريق محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد به.

2088-اخرجه احمد (٢/٢٥٦، ٥٠٥)، و مسلم (٨/٥٨٥ - ابي) كتاب البر والصلة و الآداب: باب: النهي عن الاشارة بالسلاح الى مسلم، حديث (١٢٥/٢٦١٦) من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

خالد حذاء کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔

ایوب نامی راوی نے اس کو محمد بن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی کیوں نہ ہو

یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

باب 5: بے نیام تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے آنا

2089 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى ابْنُ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدِىْ اَصَحُّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: بے نیام تلوار کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے آیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حماد بن سلمہ کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے۔

ابن لہیعہ نے اس حدیث کو ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت بنہ جہنی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

میرے نزدیک حماد بن سلمہ سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

2089۔اخرجه احمد (۳/۳۰۰، ۳۶۰)، وابو داؤد (۲/۳۷): كتاب الجهاد: باب: في النهى ان يتعاطى السيف مسلولا حديث (۲۵۸۸)، من طريق حماد بن سلمة عن ابى الزبير عن جابر به۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ

باب 6: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے

2090 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُتْبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذِمَّتِهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ جُنْدَبٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب نہ لے (یعنی تم اس کا خیال رکھو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

باب 7: جماعت کے ساتھ رہنا

2091 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2090۔انفردبه الترمذی بروایة من اصحاب الکتب الستة امن طریق ابی هریرة، واخرجه ابن ماجه (۱۳۰۱/۲): کتب الفتن: باب: المسلمون فی ذمه الله عزوجل ، حدیث (۳۹۴۵) من طریق ابی بکر الصدیق، (۳۹۴۶)، من طریق سمرة بن جندب فذکره بنحوه

2091۔اخرجه الحمیدی (۱۹/۱، ۲۰)، حدیث (۳۲) من طریق ابن سلیمان بن یسار ، عن ابیه ، فذکره

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں اس طرح جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں ساتھیوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں پھر ان کے بعد میں آنے والوں کے بارے میں پھر ان کے بعد آنے والوں کے لئے' اس کے بعد جھوٹ رواج پکڑ جائے گا' یہاں تک کہ ایک آدمی قسم اٹھالے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی گئی ہوگی۔ ایک گواہ گواہی دے گا' لیکن اس سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی۔ خبردار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے ورنہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ تم جماعت کے ساتھ رہنا اور علیحدگی سے بچنا کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے وہ زیادہ دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کے وسط میں رہنا چاہتا ہو' وہ جماعت کے ساتھ رہے' جس شخص کو نیکی اچھی لگتی ہو' اور برائی بری لگتی ہو وہی مؤمن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو محمد بن سوقہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2092 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2093 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَّيَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَسُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ هُوَ عِنْدِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَتَفْسِيْرُ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ هُمْ اَهْلُ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ ابْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ مَنِ الْجَمَاعَةُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قِيْلَ لَهٗ قَدْ مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ قِيْلَ لَهٗ قَدْ مَاتَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ جَمَاعَةٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ حَمْزَةَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَّكَانَ شَيْخًا صَالِحًا وَّاِنَّمَا قَالَ هٰذَا فِيْ حَيَاتِهٖ عِنْدَنَا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو اکٹھا نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت "جماعت" پر ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوا وہ الگ ہو کر جہنم کی طرف چلا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

میرے خیال میں سلیمان مدنی نامی راوی سلیمان بن سفیان ہیں۔ امام ابوداؤد طیالسی' ابوعامر عقدی اور دیگر اہلِ علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس روایت میں مذکور "جماعت" سے مراد فقہاء' علماء اور محدثین ہیں۔

جارود بن معاذ' علی بن حسن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: "جماعت" سے مراد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔ ان سے کہا گیا یہ دونوں حضرات اب اس دنیا میں نہیں ہیں' انہوں نے فرمایا: فلاں اور فلاں صاحب (اس سے مراد ہو سکتے ہیں) ان سے کہا گیا: فلاں اور فلاں بھی انتقال کر چکے ہیں' تو عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنے زمانے کے ایک عالم کے بارے میں) فرمایا: ابوحمزہ سکری "جماعت" (کے مصداق لوگوں میں شامل) ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخ ابوحمزہ (سکری) کا نام محمد بن میمون تھا۔ یہ ایک نیک بزرگ تھے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں شیخ عبداللہ بن مبارک نے یہ بات اپنی زندگی کے حوالے سے کی تھی (یعنی ہمارے زمانے میں یہ بزرگ اس کا مصداق ہیں)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نُزُوْلِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ

باب 8: جب منکر کو ختم نہ کیا جائے' تو عذاب کا نازل ہونا

2094 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ

2094- اخرجه ابوداؤد (٢/٥٢٥): كتاب الملاحم: باب: الامر و النهي حديث (٤٣٣٨)، و ابن ماجه (٢/١٣٢٧): كتاب الفتن: باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (٤٠٠٥)، و احمد (١/٢، ٥، ٧، ٩)، والحميدي (١/٣، ٤)، حديث (٣)، و عبد بن حميد (٢٩)، حديث (١) من طريق قيس بن ابي حازم، فذكره.

بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ اَنَّهٗ قَالَ

متن حدیث: اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ) وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَكَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَیْفَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَّهٰكَذَا

رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَرَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ وَاَوْقَفَهٗ بَعْضُهُمْ

◆◆ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو تم نے یہ آیت پڑھی ہے۔

''اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو جو شخص گمراہ ہو گیا ہو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو''

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب لوگ ظالم شخص کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھ نہیں روکیں گے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو اسماعیل نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جو یزید سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسمٰعیل نامی راوی کے حوالے سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب 9: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا

2095 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا یُسْتَجَابُ لَكُمْ

2095- اخرجه احمد (٥/٣٨٩).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دو گے' اور برائی سے روکو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا پھر تم اس سے دعا مانگو گے' اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2096 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیُّ الْاَشْهَلِیُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو

◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جس وقت تک تم اپنے امام کو قتل نہیں کرو گے' اور اپنی تلواروں سے لڑو گے نہیں۔ تمہاری دنیاوی معاملات کے نگران تمہارے بدترین لوگ ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ ہم اسے صرف عمرو بن ابوعمرو کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2097 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهٗ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِیْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا تذکرہ کیا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہوسکتا ہے ان میں کچھ ایسے لوگ ہوں جو مجبوری کے عالم میں آئے ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں' ان کی نیتوں کے مطابق زندہ کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2097 اخرجه ابن ماجه (٢/١٣٥١): كتاب الفتن: باب: جيش البيداء، حديث (٤٠٦٥)، واحمد (٦/ ٢٨٩)، من طريق نافع بن جبير، فذكره.

یہی روایت نافع بن جبیر کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ

باب 10: منکر کو ہاتھ یا زبان یا دل کے ذریعے ختم کرنا

2098 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے (عید کے دن) مروان نے نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے مروان سے کہا تم نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے' تو اس نے جواب دیا: اے فلاں! جس سنت کی تم تلاش میں ہو' اسے ترک کر دیا گیا ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک کہ پہلے شخص کا تعلق ہے' تو اس نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی منکر کو دیکھے وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرے جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ اسے منہ کے ذریعے کہے' جو اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو دل میں (اسے برا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور حصہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 11: بلاعنوان

2099 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ

2098 اخرجه مسلم (۲۹۶/۱، ۲۹۷ - نووی): كتاب الايمان: باب: بيان كون النهي عن المنكر من الايمان، حديث (۴۹/۷۸)، و ابوداؤد (۳۶۶/۱): كتاب الصلاة: باب: الخطبة يوم العيد، حديث (۱۱۴۰)، و النسائي (۱۱۱/۸، ۱۱۲): كتاب الايمان وشرائعه: باب: تفضال اهل الايمان، حديث (۵۰۰۸، ۵۰۰۹)، و ابن ماجه (۴۰۶/۱): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة العيدين، حديث (۱۲۷۵)، (۱۳۳۰/۲): كتاب الفتن: باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (۴۰۱۳)، واحمد (۱۰/۳، ۲۰، ۴۹، ۵۴، ۹۲)، من طريق قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، فذكره۔

2099 اخرجه البخاري (۱۵۷/۵): كتاب الشركة: باب: هل يقرع في القسمة؟ و الاستهام فيه، حديث (۲۴۹۳)، وطرفه في: (۲۶۸۶)، واحمد (۲۶۸/۴، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۳)، و الحميدي (۴۰۹)، حديث (۳/۹۱۹)، من طريق عامر الشعبي، فذكره۔

فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي اَسْفَلِهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِي اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا مِنْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي فَاِنْ اَخَذُوا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَّاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور اس معاملے میں سستی کرنے والا' ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے' جو ایک کشتی میں سوار ہو کر سمندر میں سفر کرتے ہیں' کچھ لوگ کشتی کے اوپر والے حصے میں چلے جاتے ہیں اور کچھ لوگ نیچے والے حصے میں چلے جاتے ہیں۔ نیچے والے لوگ پانی لانے کے لئے چڑھ کر اوپر جاتے ہیں' تو وہ کچھ پانی اوپر والے لوگوں پر گرا دیتے ہیں' تو اوپر والے یہ کہتے ہیں: اب ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف پہنچاتے ہیں تو نیچے والے یہ کہیں ہم کشتی کے زیریں حصے میں سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ (سمندر سے) پانی حاصل کرلیں۔ اب اگر وہ (اوپر والے) لوگ ان کا ہاتھ پکڑ لیں گے اور انہیں روک دیں گے تو وہ سب لوگ نجات پالیں گے لیکن اگر وہ (اوپر والے) لوگ ان (نیچے والے لوگوں) کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے تو وہ سب لوگ غرق ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

باب 12: سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق کی بات کہنا ہے

2100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُصْعَبٍ اَبُوْ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے عظیم جہاد ظالم حکمران کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2100- اخرجه ابوداؤد (۵۲۷/۲، ۵۲۸)؛ كتاب الملاحم؛ باب: الامر و النهي، حديث (۴۳۴۴)، وابن ماجه (۱۳۲۹/۲)؛ كتاب الفتن؛ باب: الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، حديث (۴۰۱۱) من طريق محمد بن جحادة، عن عطية العوفي، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُؤَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِیْ اُمَّتِهٖ

باب 13: نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے بارے میں تین مرتبہ سوال کرنا

2101 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّیْتَ صَلَاةً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِیْهَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِی اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِهِمْ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

◆◆ عبداللہ بن خباب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ نے طویل نماز ادا کی لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آج آپ نے جس طرح نماز ادا کی تھی' آج سے پہلے اس طرح پہلے ادا نہیں کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی ہے یہ وہ نماز تھی جس میں کچھ امید بھی تھی اور کچھ خوف بھی تھا میں نے اللہ تعالیٰ سے اس میں تین سوال کیے اس نے دو مجھے عطا کردی اور ایک کے بارے میں منع کر دیا میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے اس نے یہ بات مجھے عطا کردی۔ میں نے عرض کی: وہ ان پر ان کے دشمن کو پوری طرح مسلط نہ کرے' تو اس نے مجھے یہ بھی عطا کردیا میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں نہ لڑیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات قبول نہ کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2102 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا یُرَدُّ

2101. اخرجه النسائی (۳/۲۱۶، ۲۱۷): كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب: احيا الليل، حديث (۱۶۳۸)، و احمد (۵/۱۰۸، ۱۰۹)، من طريق عبيد الله بن عبد الله بن الحارث بن نوفل، عن عبد الله بن خباب، فذكره

2102. اخرجه مسلم (۴/۲۲۱۵، ۲۲۱۶): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: هلاك هذه الامة بعضهم من بعض، حديث (۱۹/۲۸۸۹)، و ابوداؤد (۲/۱۹۹): كتاب الفتن و الملاحم: باب: ذكر الفتن و دلائلها، حديث (۴۲۵۲)، و ابن ماجه (۲/۱۳۰۴): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (۳۹۵۲)، و احمد (۵/۲۷۸، ۲۸۴) من طريق ابوقلابة، عن ابي اسماء، فذكره

وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے زمین کردی تو میں نے اس میں مشرق اور مغرب میں دیکھ لیا میری امت کی حکومت عنقریب اس حد تک پہنچ جائے گی جتنے حصے کو میرے سامنے کیا گیا تھا اور مجھے دو طرح کے خزانے عطا کئے گئے سرخ اور سفید پھر میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ وہ قحط سالی کے ذریعے انہیں ہلاک نہ کرے اور ان کے دشمن کو ان پر مکمل طور پر مسلط نہ کرے جو انہیں سرے سے ختم کردے تو میرے پروردگار نے ارشاد فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فیصلہ کردیا ہے ایسا فیصلہ جو واپس نہیں لیا جاتا اور میں نے تمہاری امت کے حوالے سے یہ تمہیں عطا کردیا کہ میں تمہاری امت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان کے دشمن کو ان پر مسلط نہیں کروں گا کہ وہ ان کا سرے سے خاتمہ کردے۔ اگرچہ دشمن تمام روئے زمین سے اکٹھا ہو کر ان کے مقابلے میں آجائے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زمین کے تمام حصوں سے نہ آجائے۔ البتہ یہ لوگ خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنالیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي الْفِتْنَةِ

باب 14: فتنہ کے زمانے میں آدمی کیسے رہے؟

2103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ

متنِ حدیث: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخِيفُونَهُ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیدہ ام مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا تذکرہ کیا اور اسے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا یہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کون شخص بہتر ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنے جانوروں میں ہو اور ان کے حق کو ادا کرے' اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کے سر کو تھامے اور دشمن پر

2103 اخرجه احمد (۶/ ۴۱۹)، من طريق طاوس، فذكره

حملہ کردے اور دشمن اس پر حملہ کردے۔

اس بارے میں سیّدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

لیث بن ابوسلیم نے طاؤس کے حوالے سے سیّدہ ام مالک رضی اللہ عنہا سے اسے نقل کیا ہے۔

2104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبُ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ لَا يُعْرَفُ لِزِيَادِ بْنِ سِيمِيْنَ كُوْشَ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَلَوْقَفَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسا فتنہ آئے گا' جو عربوں کو گھیر لے گا اس میں مرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے اس فتنے کے دوران زبان تلوار سے زیادہ تیز ہوگی۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق زیاد بن سمین سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

اس کو حماد بن سلمہ نے لیث کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس روایت کو حماد بن زید نے لیث کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ

باب 15: امانت کا اٹھالیا جانا

2105 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

متنِ حدیث: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ

2104: اخرجه ابوداؤد (۲/ ۵۰۴): كتاب الفتن و الملاحم: باب: فى كف اللسان، حديث (۴۲۶۵)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۱۲): كتاب الفتن: باب: كف اللسان فى الفتنة، حديث (۳۹۶۷)، واحمد (۲/ ۲۱۱)، من طريق ليث، عن طاؤس، عن زياد بن سيمين كوش، فذكره.

2105: اخرجه البخارى (۱۱/ ۳۴۱): كتاب الرقاق: باب: رفع الامانة، حديث (۶۴۹۷)، وطرفاه فى: (۷۰۸۶، ۷۲۷۶)، و مسلم (۱/ ۱۲۷- الابى): كتاب الايمان: باب: رفع الامانة و الايمان من بعض القلوب و عرض الفتن على القلوب، حديث (۱۴۳/۲۳۰)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۴۶): كتاب الفتن: باب: ذهاب الامانة، حديث (۴۰۵۳)، واحمد (۵/ ۳۸۳، ۳۸۴)، و الحميدى (۱/ ۲۱۱)، حديث (۴۴۶)، من طريق الاعمش، عن زيد بن وهب، فذكره.

الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَىْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدُهُمْ يُؤَدِّى الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِىْ بَنِىْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَّحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ وَمَا فِىْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَىَّ زَمَانٌ وَّمَا اُبَالِىْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيْهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَىَّ دِيْنُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَىَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں سنائی تھیں ان میں سے ایک ہم دیکھ چکے ہیں اور دوسری کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ہمیں یہ بتایا تھا: امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی' پھر قرآن نازل ہوا تو انہوں نے قرآن کے ذریعے علم حاصل کیا اور سنت کے ذریعے علم حاصل کیا' پھر آپ نے ہمیں یہ بتایا کہ امانت کو اٹھالیا جائے گا ایک آدمی سویا ہوا ہوگا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھالیا جائے گا۔ اس کا اثر ایک داغ کی صورت میں رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھالیا جائے گا' اور اس کا اثر آبلے کے نشان کی طرح رہ جائے گا۔ جیسے تم اگر انگارے اپنے پاؤں پر لڑھکا دو تو چھالا بن جاتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری اٹھا کر اپنے پاؤں پر لڑھکا دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح ہوگی لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے' لیکن ان میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہوگا جو امانت کو ادا کرے' یہاں تک کہ کسی آدمی کے بارے میں یہ کہا جائے گا: وہ کتنا ذہین اور تیز طرار اور کتنا عقل مند ہے' حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان موجود نہیں ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا جب مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کی تھی کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں؟ کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اس کو (دھوکہ دینے سے) باز رکھتا اور اگر وہ کوئی یہودی یا عیسائی ہوتا تو سرکاری اہلکار اسے باز رکھتے لیکن آج کے دور کا جہاں تک تعلق ہے' تو میں تم لوگوں میں سے صرف فلاں فلاں شخص کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

باب 16: تم لوگ ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں پر عمل کرو گے

2106 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ اَبِىْ وَاقِدٍ اللَّيْثِىِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَّالَّذِىْ نَفْسِىْ

بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوواقد لیثی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب حنین کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ ﷺ ایک درخت کے پاس سے گزرے جو مشرکین کا تھا جس کا نام ''ذات انواط'' تھا لوگ اس پر اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جس طرح ان لوگوں نے اپنے لئے ذات انواط کو مقرر کرلیا تھا اس طرح ہمارے لئے بھی آپ ذات انواط مقرر کر دیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ یہ تو اسی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا تھا: وہ ان کے لئے ایک معبود مقرر فرمادیں جس طرح ان لوگوں کا معبود ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر ضرور عمل کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَلَامِ السِّبَاعِ

باب 17: درندوں کا کلام کرنا

2107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِىُّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ

توضیح راوی: وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں کے ساتھ کلام نہیں کرنے لگیں گے۔ یہاں تک کہ آدمی کے چابک کی رسی اور اس کے جوتے کا تسمہ بھی اس کے ساتھ کلام کریں گے' اور اسے اس کا زانو یہ بتادے گا کہ

اس کے بعد اس کی بیوی نے کیا حرکت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ہم اسے صرف قاسم بن فضل کے حوالے سے جانتے ہیں۔

قاسم بن فضل نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں۔

یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب 18: چاند کا شق ہونا

2108 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

حکمِ حدیث: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ۔

اس بارے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَسْفِ

باب 19: زمین میں دھنس جانا

2109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ

2108۔اخرجه مسلم (۲۱۵۹/٤): كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: انشقاق القمر، حديث (۲۸۰۱)۔

2109۔اخرجه مسلم (۲۲۲۵/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب في الايات التي تكون قبل الساعة، حديث (۲۹۰۱/۳۹)، (۲۲۲٦/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، حديث (۴۰، ۲۹۰/٤۱) من طريق ابوالطفيل، عن ابي سريحة، و ابوداؤد (٥۱۷/۲): كتاب الملاحم: باب: امارات الساعة، حديث (٤۳۱۱)، و ابن ماجه (۱۳٤۱/۲): كتاب الفتن: باب: اشراط الساعة، حديث ـ ٤۰٤۱)، و احمد (۷، ٦/٤)، و الحميدي برقم (۸۲۷) من طريق الفرات، عن ابي الطفيل، فذكره۔

متن حدیث: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَالدَّابَّةَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ الدُّخَانَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَالْمَسْعُوْدِيِّ سَمِعَا مِنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ وَّزَادَ فِيْهِ الدَّجَّالَ اَوِ الدُّخَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ اِمَّا رِيْحٌ تَطْرَحُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَاِمَّا نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالا خانہ میں سے دیکھا ہم اس وقت قیامت کا تذکرہ کررہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جس وقت تک تم دس نشانیاں نہیں دیکھ لوگے سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا یاجوج ماجوج' دابۃ الارض' زمین کا تین جگہ سے دھنس جانا' ایک مرتبہ دھنسا مشرق میں ہوگا' ایک مرتبہ دھنسا مغرب میں ہوگا اور ایک مرتبہ جزیرہ عرب میں ہوگا اور وہ آگ جو عدن کے ایک گڑھے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کرلے جائے گی۔ (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) لوگوں کو اکٹھا کردے گی' تو وہ ان کے ساتھ رات رہے گی جہاں وہ رات بسر کریں گے اور ان کے ساتھ دوپہر کرے گی جہاں وہ دوپہر کریں گے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں لفظ ''دھواں'' زائد ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں دجال اور دھواں کا لفظ زائد ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ لفظ زائد ہیں دسویں چیز وہ ہوا ہے' جو انہیں سمندر میں پھینک دے گی اور حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ

2110- اخرجه ابن ماجه (۱۳۵۱/۲): كتاب الفتن: باب: جيش البيداء، حديث (٤٠٦٤)، و احمد (٣٣٦، ٣٣٧) من طريق مسلم بن صفوان، فذكره.

اِدْرِيْسَ الْمُرْهِبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ اس گھر پر حملہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے' یہاں تک کہ ایک لشکر اس پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا' اور جب وہ "بیداء" کے مقام پر پہنچے گا۔ (یہاں پر راوی کو الفاظ میں شک ہے) تو ان کے ابتدائی اور آخری حصے کو دھنسا دیا جائے گا' اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔ (یعنی وہ سب دھنس جائیں گے) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے جو شخص اس بات کو ناپسند کرتا ہوں (یعنی زبردستی آیا ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے حساب سے (یعنی ان کی نیتوں کے حساب سے) انہیں زندہ کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا صَيْفِيُّ بْنُ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس امت کے آخر میں زمین میں دھنسا چہروں کا مسخ ہو جانا' آسمان سے پتھروں کی بارش (کی طرح کے عذاب) ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار کر دیئے جائیں گے۔ جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب فسق عام ہو جائے گا (تو ایسا ہی ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

عبداللہ بن عمر نامی راوی کے بارے میں یحییٰ نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

باب 20: سورج کا مغرب سے نکلنا

2112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَاْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا جب سورج غروب ہو چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر کیا تم جانتے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جاتا ہے تا کہ اسے سجدہ کرنے کی اجازت مل جائے' تو (ایک دن اسے) اجازت مل جائے گی یعنی گویا اسے یہ کہا جائے گا کہ تم جہاں سے آئے ہو تم وہاں سے طلوع ہو جاؤ! تو یہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت بیان کی۔

''اور اس کا مخصوص راستہ ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ قرأت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے۔

اس بارے میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

باب 21: یاجوج ماجوج کا نکلنا

2113 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا

2112 اخرجه البخاري (٦/٣٤٣): كتاب بدء الخلق: باب: صفة الشمس و القمر، حديث (٣١٩٩)، و اطرافه في: (٤٨٠٢، ٤٨٠٣، ٧٤٢٤، ٧٤٣٣)، و مسلم (١/٤٧٢، ٤٧٣ - نووي): كتاب الايمان: باب: بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان، حديث (٢٥٠، ٢٥١/١٥٩)، و ابوداؤد (٢/٤٣٣): كتاب الحروف و القراءات، حديث (٤٠٠٢)، و احمد (٥/١٤٥، ١٥٢، ١٥٨، ١٧٧)، من طريق ابراهيم بن يزيد التيمي، عن ابيه، فذكره.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّوْمٍ مُّحْمَرًّا وَّجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ جَوَّدَ سُفْيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا رَوَى الْحُمَيْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ نَحْوَ هٰذَا وقَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ وَهُمَا رَبِيبَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوٰى مَعْمَرٌ وَّغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ حَبِيبَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ

◆◆ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور آپ لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اسے پڑھا پھر ارشاد فرمایا عربوں کے لئے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے جو قریب آ چکی ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہو گیا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے گول دائرے کا نشان بنا کر دکھایا۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی‘ تو (سب ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان نے اس روایت کو بہترین قرار دیا ہے۔

حمیدی نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی اس روایت کی سند میں چار خواتین کا نام یاد کیا ہے یعنی یہ سیّدہ زینب بنت سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے‘ سیّدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے‘ یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

2113۔اخرجه البخاری (٦/٤٤٠): كتاب احاديث الانبياء: باب: قصه يا جوج وماجوج، حديث (٣٣٤٦) واطرافه في: (٣٥٩٨، ٧٠٥٩، ٧١٣٥)، و مسلم (٤/٢٢٣٠٧، ٢٢٠٨): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: اقتراب الفتن، و فتح ردم يا جوج و ماجوج، حديث (٢٨٨٠/١، ٢)، و ابن ماجه (٢/١٣٠٥): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (٣٩٥٣)، و احمد (٦/٤٢٨، ٤٢٩)، و الحميدي (١/١٤٧، ١٤٨)، حديث (٣٠٨)، من طريق عروة بن الزبير، عن زينب بنت ام سلمة، عن ام حبيبة فذكرته، ليس فيه: حبيبة بنت ام حبيبة.

سوتیلی صاحبزادیاں ہیں' سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' یہ دوخواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔

معمر نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں حبیبہ نامی خاتون کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ فِيْ صِفَةِ الْمَارِقَةِ

باب 22: خارجی گروہ کی علامت

2114 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

فِی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ ذَرٍّ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِىَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ وَصَفَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُوْرِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے' جن کی عمریں کم ہوں گی اور عقل نہیں ہوگی وہ قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ لفظ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ سب سے بہترین (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے) اقوال بیان کریں گے' لیکن وہ دین سے یوں باہر نکل جائیں گے جیسے تیر شکار (کے پار) ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس کے علاوہ دیگر روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' ان میں ان لوگوں کی صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے: یہ وہ لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا' اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے باہر نکل جاتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) اس سے مراد وہ خوارج ہیں جو حروری ہیں اور اسکے علاوہ دیگر خوارج ہیں۔

2114۔اخرجه ابن ماجه (۵۹/۱): المقدمة: باب فى ذكر الخوارج، حديث (۱۶۸)، و احمد (۴۰۴/۱) من طريق عاصم، عن زر، فذكره۔

بَابُ فِي الْاَثَرَةِ

باب 23: ترجیحی سلوک کرنا

2115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَّلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو سرکاری اہلکار مقرر کیا ہے اور آپ مجھے کیوں نہیں مقرر کرتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے' تو صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تمہاری ملاقات حوض پر مجھ سے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالَ فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے' اور کچھ ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں ناپسند ہوں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان لوگوں کے حق ادا کرنا اور جو تمہارا حق ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب 24: نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کو ان چیزوں کے بارے میں بتانا جو قیامت تک ہوں گی

2115۔اخرجه البخاری (۱۴۶/۷): كتاب مناقب الانصار: باب: قول النبی صلی الله عليه وسلم الانصار (اصبرو حتى تلقونی على الحوض)، حديث (۳۷۹۲)، و طرفه فی: (۷۰۵۷)، و النسائی (۲۲۴/۸): كتاب آداب القضاة: باب: ترك استعمال من يحرص على القضاء، حديث (۵۳۸۳)، و احمد (۳۵۱/۴، ۳۵۲)، من طريق شعبة، عن قتادة، عن انس، فذكره.

2116۔اخرجه البخاری (۷/۱۳): كتاب الفتن: باب قول النبی صلی الله عليه وسلم (سترون بعدی امورا تنكرونها)، حديث (۷۰۵۲)، و مسلم (۱۴۷۲/۳): كتاب الامارة: باب: وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء، الاول فالاول، حديث (۱۸۴۳/۴۵).

2117 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ وَكَانَ فِيمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ اَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا فَكَانَ فِيمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهٗ عِنْدَ اسْتِهٖ فَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيَا مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيَا كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيَا مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيَا كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَمَا رَاَيْتُمْ اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مَرْيَمَ وَاَبِيْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھادی پھر آپ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا پھر آپ نے قیامت تک واقع ہونے والی کسی چیز کو ترک نہیں کیا۔ آپ نے ہمیں اس کے بارے میں بتادیا جس نے جو یادرکھنا تھا وہ رکھا اور جو بھولنا تھا وہ بھول گیا۔ آپ نے اس میں یہ بات ارشادفرمائی کہ دنیا سرسبز وشاداب اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں خلیفہ بنایا ہے تا کہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیا عمل کرتے ہو خبردار دنیا سے بچے رہنا اور خواتین سے بچتے رہنا اور جو باتیں ارشادفرمائی۔ اس میں یہ بات بھی ارشادفرمائی: خبردار کوئی بھی شخص لوگوں کے ڈر کی وجہ سے کوئی حق بات بیان کرنے سے باز نہ آئے۔

2117 اخرجه ابن ماجه (۱۳۲۵/۲) كتاب الفتن: باب: فتنة النساء، حديث (۴۰۰۰)، من طريق علي بن زيد، عن ابي نضرة.

زادی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھی تھیں اور ہم ان سے خوفزدہ ہو گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی: ہر غداری کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ جو اس کی غداری کے حساب سے ہوگا اور مسلمانوں کے حکمران سے غداری کرنے سے زیادہ اور کوئی غداری نہیں ہے ایسے شخص کا جھنڈا اس کی سرین پر لگا دیا جائے گا۔

اس دن کی جو بات ہم نے یاد رکھی اس میں یہ بھی تھا: اولادِ آدم کو مختلف طبقات میں پیدا کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوتے ہیں اور مؤمن کے طور پر زندہ رہتے ہیں اور مؤمن ہونے کی حالت میں مر جاتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں کفر کی حالت میں زندہ رہتے ہیں اور کفر کی حالت میں مر جاتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوتے ہیں۔ مؤمن کے طور پر زندہ رہتے ہیں لیکن مرتے وقت کافر ہو جاتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں کفر کی حالت میں زندہ رہتے ہیں لیکن مرتے وہ مؤمن ہوتے ہیں۔

یاد رکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہے اور ٹھنڈا جلدی ہو جاتا ہے اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ٹھنڈا بھی جلدی ہو جاتا ہے یہ دونوں برابر ہیں۔

یاد رکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگوں ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ٹھنڈا دیر سے ہوتا ہے یاد رکھنا ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہو اور ٹھنڈا جلدی ہو جاتا ہو اور یہ بھی یاد رکھنا کہ ان میں سب سے برے لوگ وہ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہو اور ٹھنڈا دیر سے ہوتا ہے۔

یاد رکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور اچھے طریقے سے طلب کرتے ہیں' ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں لیکن اچھے طریقے سے طلب کرتے ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں لیکن برے طریقے سے مطالبہ کرتے ہیں' اور یہ سب برابر ہیں اور یاد رکھنا کہ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور برے طریقے سے طلب کرتے ہیں اور یاد رکھنا ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو سب سے بہتر طریقے سے ادائیگی کرتے ہوں اور اچھے طریقے سے طلب کرتے ہوں اور ان میں سب سے برے وہ ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہوں اور برے طریقے سے طلب کرتے ہوں۔

یاد رکھنا غصہ ابنِ آدم کے دل میں موجود ایک انگارہ ہے کیا تم نے اس کے آنکھوں کی سرخی اور رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھا تو جو شخص غصہ محسوس کرے وہ زمین پر لیٹ جائے۔

• حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے سورج کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' کہ کچھ باقی تو نہیں رہ گیا۔ (یعنی پورا غروب ہو چکا ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزرے ہوئے زمانے کے مقابلے میں دنیا صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنے گزرے ہوئے دن

کا حصہ باقی رہ گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ' حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔ ان سب حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والی سب باتوں کے بارے میں انہیں بتادیا تھا۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّامِ

باب 25: اہلِ شام کا بیان

2118 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ هَا هُنَا وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَ الشَّامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہلِ شام میں خرابی آئے گی' تو تب تمہارے درمیان کوئی بھلائی نہیں رہے گی۔ میری امت کے ایک گروہ کو ہمیشہ مدد حاصل ہوتی رہے گی اور جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: علی بن مدینی نے یہ بات فرمائی ہے اس سے مراد محدثین ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حوالہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2118۔ اخرجه ابن ماجه (١/ ٤): المقدمة: باب: اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (٦)، واحمد (٣/ ٤٣٦)، (٥/ ٣٤، ٣٥) من طريق شعبة، عن معاوية بن قرة، فذكره.

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس طرف (چلے جانا) نبی اکرم ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب 26: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا نہ شروع کر دینا

2119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَرِيْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَالصُّنَابِحِيِّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا نہ شروع کر دینا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جریر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت کرز بن علقمہ رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب 27: ایسا فتنہ آئے گا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا

2120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِىْ وَالْمَاشِىْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِىْ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَىَّ بَيْتِىْ وَبَسَطَ يَدَهٗ اِلَىَّ لِيَقْتُلَنِىْ قَالَ كُنْ كَابْنِ اٰدَمَ

2119۔اخرجه البخاري (٣/٦٧٠): كتاب الحج : باب: الخطبة ايام منى، حديث (١٧٣٩)، وطرفة في: (٧٠٧٩)، من طريق عكرمة، فذكره.

2120۔اخرجه ابوداؤد (٤/٩٩ احياء التراث): كتاب الفتن والملاحم: باب: في النهي عن السعي في الفتن، حديث (٤٢٥٤)، واحمد (١/١٦٨، ١٨٥) من طريق بكير بن عبد الله، عن بسر بن سعيد، فذكره.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَخَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ وَاقِدٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَخَرَشَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّزَادَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فتنے کے زمانے میں یہ بات ارشادفرمائی: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا کہ بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا' اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔

انہوں نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ شخص میرے گھر آجائے اور اپنا وہ ہاتھ مجھے قتل کرنے کے لئے بڑھائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم آدم کے بیٹے کی مانند ہوجانا جو (اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہوگیا تھا)۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت خرشہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں ایک شخص کا اضافہ نقل کیا ہے۔

یہی روایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

باب 28: عنقریب ایسا فتنہ ہوگا جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوگا

2121 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِىْ كَافِرًا وَّيُمْسِىْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَحَدُهُمْ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: نیک اعمال میں جلدی کرو! اس سے پہلے کہ تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنہ آجائے جس میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا' اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور جو شام کو

2121۔اخرجه مسلم(۱/۳۷۷ ۔ نووی): كتاب الايمان: باب: الحث على المبادرة بالا عمال قبل تظاهر الفتن، حديث(۱۱۸/۱۸٦)، واحمد (۲/۳۰۳، ۳۷۲، ۵۲۳) من طريق العلاء بن عبد الرحمن، عن ابيه، فذكره

مؤمن ہوگا' تو صبح کو کافر ہو چکا ہوگا کوئی شخص دنیا کے تھوڑے سے سامان کے عوض میں اپنے ایمان کو فروخت کردے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2122 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے ہیں اور آج رات کتنے خزانے نازل ہوئے ہیں۔ کون ہے' جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے؟ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2123 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِي كَافِرًا وَّيُمْسِي مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ اَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا

فی الباب: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدَبٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَّاَبِي مُوسٰى

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت سے پہلے کچھ ایسے فتنے ہوں گے جو تاریک رات کے ٹکڑے کی طرح ہوں گے ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا' اور جو شام کے وقت مؤمن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا لوگ دنیا ساز و سامان کے عوض میں اپنا دین فروخت کردیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت جندب رضی اللہ عنہ' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2124 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ

اختلافِ روایت: قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِي كَافِرًا وَّيُمْسِي مُؤْمِنًا

2122. اخرجه البخاري (۱/ ۲۵۳): كتاب العلم: باب: العلم و العظة بالليل، حديث (۱۱۵)، و اطرافه في: (۱۱۲۶، ۳۵۹۹، ۵۸۴۴، ۶۲۱۸، ۷۰۶۹)، واحمد (۶/ ۲۹۷)، و الحميدي (۱/ ۱۴۰)، حديث (۲۹۲) عن الزهري، عن هند بنت الحارث، فذكرته،

وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِى مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِى مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ

◆◆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے اندر یہ بات نقل کرتے ہیں: آدمی صبح کے وقت مؤمن ہوگا' تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور جو شام کو مؤمن ہوگا وہ صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی صبح کے وقت اپنے بھائی کی جان عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا' لیکن شام کے وقت اسے حلال سمجھے گا یا شام کے وقت اپنے بھائی کی جان' عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا' تو صبح کے وقت اسے حلال سمجھتا ہوگا۔

2125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ سَاَلَهُ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْاَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نے آپ سے سوال کیا وہ بولا: آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم پر ایسے حکمران مقرر ہو جائیں جو ہمارا حق ادا نہ کریں' اور ہم سے اپنے حق کا تقاضا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا کیونکہ ان کا فرض ان کے ذمے اور تمہارا فرض تمہارے ذمے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْهَرْجِ وَالْعِبَادَةِ فِيهِ

باب 29: ھرج کا بیان اور اس (زمانے میں) عبادت

2126 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ

2125۔اخرجه مسلم (۳/۱٤۷٤): كتاب الامارة: باب: فى طاعة الامراء و ان منعوا الحقوق، حديث (٤٩، ۱۸٤٦/٥٠) من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، عن علقمة بن وائل بن حجر، فذكره.

2126۔اخرجه البخارى (۱٦/۱۳): كتاب الفتن: باب: ظهور الفتن حديث (۷۰٦۳)، و طرفاه فى: (۷۰٦٤، ۷۰٦٥)، ومسلم (۲۰٥۷/٦): كتاب العلم: باب: رفع العلم و قبضه، حديث (۲٦۷۲/۱۰)، و ابن ماجه (۱۳٤٥/۲): كتاب الفتن: باب: ذهاب القرآن و العلم، حديث (٤۰٥۰، ٤۰٥۱)، و احمد (۳۸۹/۱، ٤۰۲، ٤۰٥، ٤٥۰)، (۳۹۲/٤، ٤۰٥) من طريق الاعمش، عن شقيق، عن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم — الحديث لیس فیه (ابو موسى). ومن طريق واصل، عن ابي وائل...

الْقَتْلُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

حکم حدیث: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم کو اٹھالیا جائے گا' اور اس میں ہرج بکثرت ہوگا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہرج کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل (وغارت گری)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلّٰى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ اِلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعِبَادَةُ فِى الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ اِلَىَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلّٰى

◆◆ معلیٰ بن زیاد نے اس روایت کو معاویہ بن قرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "ہرج" کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح غریب" ہے ہم اسے صرف حماد بن زید کی معلیٰ بن زیاد نامی راوی کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2128 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے

2127۔ اخرجه مسلم (٢٢٦٨/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب فضل العبادة فى الهرج، حديث (٢٩٤٨/١٣٠)، و ابن ماجه (١٣١٩/٢): كتاب الفتن: باب: الوقوف عند الشبهات، حديث (٣٩٨٥)، واحمد (٢٥/٥)، و عبد بن حميد (١٥٣)، حديث (٤٠٣)، من طريق معاوية بن قرة، فذكره.

2128۔ اخرجه ابوداؤد (٤٩٩/٢): كتاب الفتن و الملاحم: باب: ذكر الفتن و دلائلها، حديث (٤٢٥٢)، و ابن ماجه (١٣٠٤/٢): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (٣٩٥٢)، و احمد (٢٧٨/٥، ٢٨٤) من طريق ابوقلابة، عن ابى اسماء،

گی تو وہ تلوار قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی قیامت تک ان میں قتل وغارت گری ہوتی رہے گی)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اتِّخَاذِ سَيْفٍ مِّنْ خَشَبٍ فِي الْفِتْنَةِ

باب 30: فتنے کے زمانے میں لکڑی سے تلوار بنانا

2129 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيِّ الْغِفَارِيِّ

متنِ حدیث: قَالَتْ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلٰى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِّنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ

فی الباب: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ

◆ عدیسہ بیان کرتی ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس آئے اور انہیں اپنے ساتھ نکلنے کی دعوت دی تو میرے والد نے ان سے کہا: میرے دوست اور آپ کے چچازاد (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا: جب لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا' تو میں لکڑی سے تلوار بنالوں گا وہ میں نے بنالی ہے اگر آپ چاہیں' تو میں وہ لے کر آپ کے ساتھ نکل پڑتا ہوں۔

عدیسہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ترک کردیا۔

اس بارے میں حضرت محمد بن مسلمہ سے بھی روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن عبید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2130 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوْا كَابْنِ آدَمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

2129۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۰۹): کتاب الفتن: باب: التثبت فی الفتنة، حدیث (۳۹۶۰)، و احمد (۵/۶۹)، (۶/۳۹۳) من طریق عدیسة، فذکرته۔

2130۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۵۰۲): کتاب الفتن والملاحم: باب: النهی عن السعی فی الفتنة، حدیث (۴۲۵۹)، و ابن ماجه (۲/۱۳۱۰): کتاب الفتن: باب: التثبت فی الفتنة، حدیث (۳۹۶۱)، واحمد (۴/۴۰۸، ۴۱۶) من طریق عبد الرحمن بن ثروان، عن هزیل بن شرحبیل، فذکرہ۔

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فتنے کے زمانے کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم کمانوں کو توڑ دینا اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں کے اندر بند ہو کر رہنا اور آدم (علیہ السلام) کے بیٹے کی مانند ہو جانا (جس نے اپنے بھائی پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

عبدالرحمٰن بن ثروان نامی راوی ابوقیس اودی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب 31: قیامت کی علامات

2131 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةٍ قَيِّمٌ وَّاحِدٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میرے بعد کوئی بھی تمہیں یہ حدیث نہیں سنا سکے گا۔ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کی علامات میں یہ بات شامل ہے: علم کو اٹھا لیا جائے گا' جہالت ظاہر ہو جائے گی زنا عام ہو جائے گا' شراب پی جائے گی' خواتین زیادہ ہو جائیں گی۔ مرد کم رہ جائیں گے' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ

متنِ حدیث: قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا الَّذِيْ

2131۔اخرجه البخاری (۱/۲۱۴): کتاب العلم: باب: رفع العلم و ظهور الجهل حدیث (۸۱) و اطرافه فی: (۵۲۳۱، ۵۵۷۷، ۶۸۰۸)، و مسلم (۴/۲۰۵۶): کتاب العلم: باب: رفع العلم و قبضه، و ظهور الجهل و الفتن، حدیث (۹/۲۶۷۱)، و احمد (۳/۹۸، ۱۷۶، ۲۷۳، ۲۸۹) و عبد بن حمید (۳۵۹)، حدیث (۱۱۹۳) من طریق قتادة، فذکره۔

2132۔اخرجه البخاری (۱۳/۲۲): کتاب الفتن: باب: لا یاتی زمان الا الذی بعده شر منه، حدیث (۷۰۶۸)، و احمد (۳/۱۱۷، ۱۳۲، ۱۷۷، ۱۷۹، ۲۶۱)، من طریق الزبیر بن عدی، فذکره۔

بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: ہم ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان کی خدمت میں حجاج کی طرف سے کی جانے والی زیادتیوں کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: ہر سال کے بعد آنے والا سال اس سے زیادہ برا ہوگا، یہاں تک کہ تم لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

• امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا گیا۔

یہ روایت پہلی کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2134 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تَقِىْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَيَجِىْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِىْ مِثْلِ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِىْ وَيَجِىْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِىْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِىْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِىْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِىْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

2133-اخرجه احمد (۳/۱۰۷، ۲۰۱) و عبد بن حميد (٤١٤)، حديث (١٤١٢)، من طريق حميد، فذكره.

2134-اخرجه مسلم (۲/۷۰۱): كتاب الزكاة: باب: الترغيب في الصدقة قبل ان لا يوجد من يقبلها، حديث (٦٢/١٠١٣)، من طريق محمد بن فضيل، عن ابيه، عن ابي حازم، فذكره.

◄► حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زمین اپنے خزانوں کو سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح اگل دے گی' تو چور آئے گا' اور کہے گا کہ اسی کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا' قاتل آئے گا' تو کہے گا اسی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا' رشتے داری کے حقوق پامال کرنے والا آئے گا' تو کہے گا کہ اسی وجہ سے میں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا تھا' پھر وہ اسے چھوڑ دیں گے' اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 32: بلاعنوان

2135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو قَالَ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو

◄► حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک خاندانی احمق' دنیا میں سب سے زیادہ سعادت مند نہیں سمجھے جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہم اسے صرف عمرو بن ابوعمرو کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عَلَامَةِ حُلُوْلِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ

باب 33: (چہرے) مسخ ہو جانے (اور انسانوں کو زمین میں) دھنسائے جانے (کا عذاب قریب آ جانے) کی علامات کیا ہوں گی

2136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ اَبُوْ فَضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِىْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ فَقِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا

2135 اخرجه احمد (٥/٣٨٩)، من طريق عمرو بن ابى عمرو، عن عبد الله به

2136 تفرد به الترمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر: (تحفة الاشراف) (٧/٤٤٤، ٤٤٥)، و اخرجه الخطيب البغدادى فى (تاريخ بغداد): (٣/١٥٨)، (١٢/٣٩٦).

كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِى الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا وَّمَسْخًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ

توضیح راوی: وَالْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْهُ وَكِيْعٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ حضرت علی ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی' تو ان پر بلائیں ٹوٹ پڑیں گی' عرض ہے: یارسول اللہ! وہ کون سی ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مالِ غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی' امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا' زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے گا۔ آدمی اپنی بیوی کی پیروی کرے گا' اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ آدمی اپنے دوست کے ساتھ بہتری کرے گا' اور باپ کے ساتھ زیادتی کرے گا' مساجد میں اونچی آواز سے باتیں کی جائیں گی' ذلیل لوگ حکمران بن جائیں گے' کسی شخص کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے گی' شراب پی جائے گی' ریشمی کپڑا پہنا جائیگا' گانا بجانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان حاصل کیا جائے گا' اور اس امت کے آخر میں آنے والے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں گے' تو اس وقت وہ انتظار کریں یا تو سرخ آندھی آئے گی یا زمین میں دھنسنے کا عذاب ہوگا یا چہرے مسخ ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے کو صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق فرج بن فضالہ کے علاوہ اور کسی نے اسے یحییٰ بن سعید سے نقل نہیں کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کے حافظے کے حوالے سے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

وکیع اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رُمَيْحِ الْجُذَامِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اتُّخِذَ الْفَىْءُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِى الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ

الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ

فِي الْبَابِ: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب مالِ غنیمت کو ذاتی ملکیت سمجھا جانے لگے گا' اور امانت کو غنیمت سمجھا جانے لگے گا' زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے اور دین کے علاوہ دیگر علوم حاصل کئے جائیں اور آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے' اور ماں کی نافرمانی کرے وہ اپنے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے' اور باپ کے ساتھ زیادتی کرے' اور مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں اور قبیلے کا سب سے گنہگار شخص ان کا سردار اور سب سے بدترین شخص قوم کا رہنما ہو' اور اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے اور گانے بجانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے' شراب پی جائے' امت کے آخری زمانے کے لوگ پہلے کے لوگوں کو برا کہنا شروع کر دیں تو ان لوگوں کو اس وقت سرخ آندھی' زلزلے' زمین میں دھنسنے' چہرے مسخ ہو جانے یا آسمان سے پتھر نازل ہونے کا انتظار کرنا چاہیے' یہ نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی ہار کا دھاگہ ٹوٹ جائے (تو دانے بکھر جاتے ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2138 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذَاكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس امت میں زمین میں دھنسنے' چہرے مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسائے جانے کا (عذاب ہوگا) مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور گانے کے آلات کا رواج ہو جائے گا' اور شراب (عام) پی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت اعمش سے بھی عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔ یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى

باب 34: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجا گیا ہے'' یعنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی

2139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں اور قیامت ایک ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں۔ لیکن میں اس سے اس طرح پہلے ہوں جیسے یہ انگلی اس سے پہلے ہے نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت مستور بن شداد کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

2140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْ دَاوٗدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضَّلَ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔

ابوداؤد نامی راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر کیا

2140 اخرجه احمد (۱۲۳/۳، ۱۳۰، ۲۷۴)، و عبد بن حميد (۳۵۳)، (۱۱۶۷)، و اخرجه مسلم (۳۱۴/۹ - نووی) كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب قرب الساعة، حديث (۱۳۴/ ۲۹۵۱)، من طريق شعبة عن قتادة عن انس به و اخرجه البخاری (۳۵۵/۱۱) كتاب الرقاق: باب: قول النبی صلی الله عليه وسلم - حديث (۶۵۰۴) من طريق شعبة عن قتادة و ابی التياح عن انس.

فضیلت حاصل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

باب 35: ترکوں کے ساتھ جنگ کرنا

2141 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے' جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوتے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے' جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

باب 36: جب کسریٰ رخصت ہو جائے گا' تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

2142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2141۔ اخرجه البخاری (۱۲۳/٦): کتاب الجهاد و السیر: باب: قتال الذین ینتعلون الشعر، حدیث (۲۹۲۹)، و مسلم (۲٦۲/۹ ۔ نووی) کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، حدیث (٦۲ ۔ ۲۹۱۲)، و ابوداؤد (۵۱۵/۲): کتاب الملاحم: باب: فی قتال الترك، حدیث (٤۳۰٤)، و ابن ماجه (۱۳۷۱/۲): کتاب الفتن: باب الترك: حدیث (٤۰۹٦)، و اخرجه احمد (۲۳۹/۲، ۲۷۱) و الحمیدی (٤٦۹/۲) حدیث (۱۱۰۰)، من طریق الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة به

2142۔ اخرجه البخاری (۷۲۳/٦): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة، حدیث (۳٦۱۸)، و مسلم (۲٦۷/۹ ۔ نووی) کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، حدیث (۷۵ ۔ ۲۹۱۸)، و اخرجه احمد (۲۳۳/۲، ۲٤۰، ۲۷۱) و الحمیدی (۳٦۷/۲) حدیث (۱۹۰٤)، من طریق الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریره به

متن حدیث: إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا' تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا۔ جب قیصر ہلاک ہو جائے گا' تو اس کے بعد کوئی دوسرا قیصر نہیں ہوگا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

باب 37: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حجاز کی سمت سے آگ نہیں نکلے گی

2143 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ نَّحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضر موت سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضر موت کے سمندر کی طرف سے قیامت سے پہلے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کر دے گی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام چلے جانا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ

باب 38: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کذاب ظاہر نہیں ہوں گے

2143 اخرجه احمد (۲/۸، ۵۳، ۶۹، ۹۹، ۱۱۹)، من طريق سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه به

2144 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کذاب اور فریب دینے والے لوگ، جو تقریباً تیس ہوں گے، ظاہر نہیں ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2145 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِىٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ مل نہیں جائیں گے اور وہ بتوں کی پوجا نہیں کریں گے اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے، جن میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

باب 39: ثقیف قبیلے میں جھوٹے شخص اور خونریزی کرنے والے کا ظہور ہونا

2146 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

2144-اخرجه البخاری (۷۱۲/٦): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام، حديث (۳٦۰۹)، و مسلم (۲۲۳۹/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، فيتمنى ان يكون مكان الميت، من البلاء، حديث (۱۵۷/۸٤)، و احمد (۳۱۳/۲)، من طريق معمر، عن همام بن منبه، فذكره.

2145-اخرجه ابوداؤد (٤۹۹/۲): كتاب الفتن و الملاحم: باب: ذكر الفتن ودلائلها، حديث (٤۲۵۲)، و ابن ماجه (۱۳۰٤/۲): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (۳۹۵۲)، و احمد (۲۷۸/۵) من طريق ابوقلابة، عن ابى اسماء الرحبى فذكره.

2146-اخرجه احمد (۲٦/۲، ۸۷، ۹۱، ۹۲) من طريق شريك، عن عبد الله بن عصم، وذكره.

بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: یُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ وَّالْمُبِیْرُ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِیُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفَ قَتِیْلٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ نَحْوَهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْكٍ وَّشَرِیْكٌ یَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَّاِسْرَآئِیْلُ یَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا شخص اور ایک خون بہانے والا شخص (پیدا ہوگا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید ہے اور خون بہانے والے سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔

ہشام بیان کرتے ہیں: تم ان لوگوں کی گنتی کرو جن کو حجاج نے قتل کیا' تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن واقد نے بھی شریک کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ شریک نامی راوی نے دوسرے راوی کا نام عبداللہ بن عصم نقل کیا ہے۔

اسرائیل نامی راوی نے اس کا نام عبداللہ بن عصمہ نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقَرْنِ الثَّالِثِ

باب 40: تیسری صدی کا بیان

2147 سند حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متن حدیث: خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ یَتَسَمَّنُوْنَ وَیُحِبُّوْنَ السِّمَنَ یُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلُوْهَا

2147۔ اخرجه احمد (٤/٤٢٦) من طریق الاعمش، قال: حدثنا هلال بن یساف، فذكره

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَّرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ قَالَ وحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِيْ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے' پھر اس کے بعد کا زمانہ پھر اس کے بعد میں آنے والوں کا زمانہ ہے' پھر ان کے بعد میں وہ لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا چاہیں گے' اور وہ موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ گواہی دیں گے اس سے پہلے کہ ان سے گواہی طلب کی جائے۔

محمد بن عقیل نے اس روایت کو اسی طرح اعمش کے حوالے سے علی بن مدرک کے حوالے سے ہلال بن یساف کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں اعمش کے حوالے سے ہلال بن یساف کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں علی بن مدرک کا تذکرہ نہیں کیا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

میرے نزدیک محمد بن فضیل سے منقول روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2148 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ وَلَا اَعْلَمُ ذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَاُ اَقْوَامٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُو فِيْهِمُ السِّمَنُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے' جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر اس کے بعد کا زمانہ ہے (راوی کہتے ہیں) مجھ علم نہیں (یعنی یاد نہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ یہ فرمایا تھا (یا کہا تھا) پھر وہ لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی جائے گی اور وہ خیانت کریں گے' اور انہیں امین نہیں بنایا جائے گا' اور ان کے درمیان موٹاپا پھیل جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2148 اخرجه مسلم (١٩٦٥/٣): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل الصحابة، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، حديث (٢١٥/ ٢٥٣٥)، و ابوداؤد (٦٢٥٢): كتاب السنة: باب: في فضل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٤٦٥٧)، واحمد (٤٢٦/٤)، من طريق قتادة، عن زرارة بن اوفى، فذكره

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُلَفَاءِ

باب 41: خلفاء کا بیان

2149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَیْءٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِیْ يَلِيْنِیْ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُّسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے راوی کہتے ہیں پھر آپ نے کوئی بات ارشاد فرمائی جو میں سمجھ نہیں سکا میں نے ساتھ والے سے دریافت کیا' تو اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اسے ابوبکر بن موسیٰ نامی راوی کی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کی وجہ سے غریب قرار دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

2150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَّهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ انْظُرُوْا اِلٰی اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2149: اخرجه مسلم (۱٤٥٣/۳): كتاب الامارة: باب: الناس تبع لقريش والخلافة فی قريش، حديث (۱۸۲۱/۷). و احمد (۹۰/۵، ۹۵، ۱۰۰، ۱۰٦، ۱۰۸)، من طريق سماك بن حرب، فذكره.

2150: اخرجه احمد (٤۲/۵، ٤۸) من طريق سعد بن اوس، عن زياد بن كسيب العدوی، فذكره.

يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

زیاد بن کسیب عدوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا وہ خطبہ دے رہا تھا اس نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے تو حضرت ابوبلال نے فرمایا: ہمارے اس امیر کو دیکھو جو فساق کے کپڑے پہنے ہوئے ہے تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاموش رہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو زمین پر اللہ کے (نامزد) حکمران کی توہین کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخِلَافَةِ

باب 42: خلافت کا بیان

2151 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاِنْ لَمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ مقرر کردیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کردوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا جانشین مقرر کیا تھا' اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کرتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔

اس حدیث میں طویل قصہ بیان کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

2152 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَفِيْنَةُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2151۔اخرجه مسلم (۱٤٥٥/۳): كتاب الامارة: باب: الاستخلاف و تركه، حديث (۱۸۲۳/۱۲)، وابو داؤد (۱٤۸/۲): كتاب الخراج و الفئ و الامارة: باب: في الخليفة يستخلف، حديث (۲۹۳۹)، واحمد (٤۷/۱)، من طريق سالم، عن ابن عمر، فذكره۔

2152۔اخرجه ابوداؤد (٦۲۲/۲): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (٤٦٤٦، ٤٦٤۷)، واحمد (۲۲۰/٥، ۲۲۱)، من طريق سعيد بن جهمان، فذكره۔

متن حدیث: الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ لِي أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ قَالَ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا

حکم حدیث: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ

◆◆ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی۔

راوی کہتے ہیں حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک اور بار کہا: تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو پھر انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو پھر انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت شمار کرو (راوی کہتے ہیں) جب ہم نے شمار کیا تو اسے تیس سال پر مشتمل پایا۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا بنو امیہ یہ کہتے ہیں خلافت ان کے درمیان ہے تو انہوں نے فرمایا: بنو زرقا نے غلط کہا ہے یہ لوگ بادشاہ ہیں اور بدترین بادشاہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ احادیث منقول ہیں ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے سعید بن جمہان نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق یہ صرف ان سے ہی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

باب 43: قیامت تک خلفاء کا تعلق قریش سے رہے گا

2153 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُولُ

متن حدیث: كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِيعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

2153۔ اخرجه احمد (۲۰۳/۴) من طریق حبیب بن الزبیر، قال: سمعت عبد الله بن ابی الهذیل، فذکره۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث:وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمرو بن عاص کے پاس موجود تھے تو بکر بن وائل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یا تو قریش (اپنی زیادتیوں) سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ اس حکومت کو دیگر عربوں کے سپرد کردے گا' تو حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بھلائی اور برائی (ہر طرح کی صورتحال میں) قیامت کے دن تک' قریش لوگوں کے حکمران رہیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

2154 سندِ حدیث:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث:لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے' جب تک غلاموں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران نہیں بن جائے گا جس کا نام جہجاہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ

باب 44: گمراہ کرنے والے حکمران

2155 سندِ حدیث:حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2154۔اخرجه مسلم (۲۲۳۳/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، حديث (۲۹۱۱/٦۱)، من طريق عبد الحميد بن جعفر، به.

2155۔اخرجه مسلم (۱۵۲۳/۳): كتاب الامارة: باب: قوله صلى الله عليه وسلم : (لا تزال طائفة من امتى ظاهرين۔)، حديث (۱۷۰/ ۱۹۲۰)، و ابوداؤد (٤۹۹/۲): كتاب الفتن و الملاحم: باب: ذكر الفتن و دلائلها، حديث (٤۲۵۲)، و ابن ماجه (۵/۱): المقدمة: باب: اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۰)، (۱۳۰٤/۲): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن، حديث (۳۹۵۲)، واحمد (۲۷۸/۵، ۲۷، ۲۸۰٤) و الدارمى (۷۰/۱): المقدمة: باب: فى كراهية اخذ الرأى، (۳۱۱/۲)، كتاب الرقائق: باب: فى الائمة المضلين، من طريق ابى اسماء الراجى، فذكره.

متنِ حدیث: اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ

حدیثِ دیگر: قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ يَّخْذُلُهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ فَقَالَ عَلِيٌّ هُمْ اَهْلُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: میری امت کا ایک گروہ حق پر ثابت قدم رہے گا' اور ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (یعنی قیامت) آ جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے علی بن مدینی کو سنا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی: ''میری امت کا ایک گروہ حق پر ثابت قدم رہے گا''۔ پھر علی بن مدینی نے فرمایا: اس سے مراد محدثین ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَهْدِيِّ

باب 45: (امام) مہدی کا تذکرہ

2156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک میرے اہلِ بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص عرب کا حکمران نہیں بن جائے گا اس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔

2156۔ اخرجه ابوداؤد (۲/ ۵۰۸): كتاب المهدي: باب: اول كتاب المهدي، حديث (۴۲۸۲)، و احمد (۱/ ۳۷۶، ۴۴۸)، من طريق عاصم بن ابي النجود، عن زر بن حبيش، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَلِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي

حدیثِ دیگر: قَالَ عَاصِمٌ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے اہلِ بیت میں سے ایک حکمران ہوگا جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دنیا ختم ہونے میں اگر ایک دن باقی رہ جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کو طویل کر دے گا' یہاں تک کہ وہ شخص حکمران بن جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدًا الْعَمِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الصِّدِّيْقِ النَّاجِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فِيْ اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بے دینی ہو جائے گی' تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی آئے گا وہ پانچ یا سات' یا نو سال تک رہے گا۔

یہ شک زید راوی نامی کو ہے۔

2158 اخرجه ابن ماجه (۱۳۶۶/۲): كتاب الفتن: باب: خروج المهدى، حديث (٤٠٨٣)، واحمد (۲۱/۳، ۲٦) من طريق زيد العمى ابى الحوارى، عن ابى الصديق، فذكره.

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو فرمایا: اس سے مراد سال ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک شخص اس کے پاس آئے گا' اور کہے گا: اے مہدی! ہمیں آپ عطا کیجئے آپ مجھے عطا کیجئے تو مہدی اس کے کپڑے میں (ساز وسامان) بھرنے کا حکم دیں گے اتنا کہ جتنا وہ شخص اٹھا سکتا ہو۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
ابوصدیق نامی راوی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ایک قول کے مطابق بکر بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نُزُولِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب 46: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

2159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں' جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال اتنا تقسیم کریں گے' اس کو لینے والا کوئی نہیں بچے گا۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّجَّالِ

باب 47: دجال کا بیان

2160 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2159۔اخرجه البخاری (٤/٤٨٣): كتاب البيوع: باب: قتل الخنزير حديث (٢٢٢٢)، و اطرافه في: (٢٤٧٦، ٣٤٤٨، ٣٤٤٩)، و مسلم (١/٤٦٦، ٤٦٧ ـ نووی): كتاب الايمان: باب: نزول عيسى ابن مريم حكما لشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، حديث (٢٤٢/١٥٥)، و ابن ماجه (٢/١٣٦٣): كتاب الفتن: باب: فتنة الدجال و خروج عيسى ابن مريم، حديث (٤٠٧٨)، واحمد (٢/٢٤٠، ٢٧٢، ٥٣٨)، و الحميدی (٢/٤٦٨)، حديث (١٠٩٧) من طريق ابن شهاب الزهری، قال: اخبرنی سعيد بن المسيب، فذكره

2160۔اخرجه ابوداؤد (٢/٦٥٤): كتاب السنة: باب: في الدجال، حديث (٤٧٥٦)، واحمد (١/١٩٥)، من طريق عبد الله بن شفيق، عن عبد الله بن سراقة، فذكره

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهٗ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزَيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

◆◆ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آنے والے ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کا حلیہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے: جس نے مجھے دیکھا یا میرے کلام کو سنا ان میں سے کوئی ایک اسے پا لے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح ہوں گے (راوی کہتے ہیں: جیسے آج ہیں) یا اس سے بہتر ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف خالد حذاء نامی راوی کی روایت کے طور جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عَلَامَةِ الدَّجَّالِ

باب 48: دجال کی نشانی

2161 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَلَقَدْ اَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ

2161۔اخرجه البخاری (۱۹۹/۶): کتاب الجهاد و السیر: باب: کیف یعرض الاسلام علی الصبی، حدیث (۳۰۵۷) و اطرافه فی: (۳۳۳۷، ۲۴۳۹، ۴۴۰۲، ۶۱۷۵، ۷۱۲۳، ۷۱۲۷، ۸۴۰۷)، و مسلم (۲۲۴۵/۴): کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذکر ابن صیاد: حدیث (۲۹۳۱/۱۶۹)، و ابوداؤد (۶۵۴/۲): کتاب السنة: باب فی الدجال، حدیث (۴۷۵۷)، و احمد (۱۴۸/۲، ۱۴۹)، و البخاری فی (الادب المفرد) (۹۶۷)، من طریق الزهری، عن سالم بن عبد الله، فذکره.

اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ یُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهٗ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَنْ یَّرٰی اَحَدٌ مِّنْکُمْ رَبَّهٗ حَتّٰی یَمُوْتَ وَاِنَّهٗ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ ك ف ر یَقْرَؤُهٗ مَنْ کَرِهَ عَمَلَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی ہے اور دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا میں تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا ہے لیکن میں تم کو اس بارے میں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم لوگ یہ بات جان لو کہ وہ کانا ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے یہ فرمایا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ کوئی بھی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کی زیارت نہیں کرسکتا (اور دجال کو تم دنیا میں دیکھ لو گے) اور اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا' اسے وہ شخص پڑھ سکے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تُقَاتِلُکُمُ الْیَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَیْهِمْ حَتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ یَا مُسْلِمُ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ وَّرَائِیْ فَاقْتُلْهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے' اور تم ان پر غالب آ جاؤ گے' یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے' تم اسے قتل کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنْ اَیْنَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ

باب 49: دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟

2163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ

2162- اخرجه البخاری (٦/٦٩٩): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام، حدیث (٣٥٩٣)، و مسلم (٤/٢٢٣٩): کتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، فیتمنی ان یکون مکان المیت، حدیث (٨١/٢٩٢١)، واحمد (٢/١٢١، ١٣١، ١٣٥، ١٤٩) من طریق الزهری، عن سالم بن عبد الله، فذکره.

2163- اخرجه ابن ماجه (٢/١٣٥٣): کتاب الفتن: باب: فتنة الدجال و خروج عیسی ابن مریم، حدیث (٤٠٧٢)، واحمد (١/٤، ٧)، و عبد بن حمید (٣٠)، حدیث (٤)، من طریق المغیرة بن سبیع، عن عمرو بن حریث، فذکره.

اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ سُبَیْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِی التَّیَّاحِ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: دجال مشرق کی سرزمین میں سے نکلے گا اس جگہ کا نام خراسان ہوگا کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوں گے۔

جن کے چہرے چپٹی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

عبداللہ بن شوذب نے اس روایت کو ابوتیاح راوی سے نقل کیا ہے اور یہ روایت صرف ابوتیاح سے ہی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

باب 50: دجال کے خروج کی علامات

2164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ سُفْیَانَ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ قُطَیْبٍ السَّكُوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ بَحْرِیَّةَ صَاحِبِ مُعَاذٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰی وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: زبردست خونریزی، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا

2164-اخرجه ابوداؤد (۲/۵۱۳): كتاب الملاحم: باب: في تواتر الملاحم، حديث (۴۲۹۵)، و ابن ماجه (۲/۱۳۷۰): كتاب الفتن: باب: الملاحم، حديث (۴۰۹۲)، واحمد (۵/۲۳۴)، من طريق يزيد بن قطيب السكوني، عن ابي بحرية، فذكره.

خروج (یہ تینوں علامات) سات مہینوں کے اندر ظاہر ہو جائیں گی۔
اس بارے میں حضرت مصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2165 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ

قَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّالْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ هِيَ مَدِيْنَةُ الرُّوْمِ تُفْتَحُ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَالْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ قَدْ فُتِحَتْ فِيْ زَمَانِ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسطنطنیہ کی فتح قیامت قائم ہونے کے قریب ہوگی۔
محمود نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو دجال کے خروج کے وقت فتح ہوگا۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قسطنطنیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے زمانے میں فتح ہوگیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب 51: دجال کا فتنہ

2166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيْثُ اَحَدِهِمَا فِيْ حَدِيْثِ الْاٰخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ شَبِيْهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ

2166-اخرجه مسلم (٢٢٥٠/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر الدجال وصفته و ما معه، حديث (٢١٣٧/١١١،١١٠)، و ابوداؤد (٥٢٠/٢): كتاب الملاحم: باب: ذكر خروج الدجال، حديث (٤٣٢١)، و ابن ماجه (١٣٥٦/٢): كتاب الفتن: باب: فتنة الدجال و خروج عيسىٰ ابن مريم و خروج ياجوج و ماجوج، حديث (٤٠٧٥، ٤٠٧٦)، و احمد (١٨١/٤)، من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير. قال حدثني ابي، فذكره

اَلْبُثُوْا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ كَالسَّنَةِ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اقْدُرُوْا لَهٗ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُكَذِّبُوْنَهٗ وَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ وَيُصْبِحُوْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ وَيُصَدِّقُوْنَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَاَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًا وَّاَمَدِّهٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّهٖ ضُرُوْعًا قَالَ ثُمَّ يَاْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهٗ كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هَبَطَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَّدَيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَّانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ يَعْنِيْ اَحَدًا اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفَسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهٗ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ (مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ) قَالَ فَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ مَقْدِسٍ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَّيُحَاصَرُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لِّاَحَدِهِمْ مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتَنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ قَالَ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ قَالَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَّا يُكَنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَّلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَاِنَّ الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّيَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ

◈◈ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے دس چیزوں کو بیان کیا تو ہم نے یہ سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھرمٹ میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر واپس چلے گئے پھر جب ہم (اگلے دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری پریشانی کو محسوس کرلیا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا پریشانی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے کل دجال کا تذکرہ کیا تھا۔ اس کی اونچ نیچ کو بیان کیا تھا' یہاں تک کہ ہم تو یہ سمجھے کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کی بجائے دوسری چیز کا تمہارے بارے میں زیادہ خوف ہے۔ اگر وہ دجال نکلا اور اس وقت میں تمہارے درمیان موجود ہوا' تو میں تمہارے لئے رکاوٹ ہوں گا' اور اگر وہ اس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنی طرف سے مقابلہ کرے گا' اور ہر مسلمان کا میری جگہ اللہ تعالیٰ نگہبان ہوگا۔ دجال ایک جوان آدمی ہوگا اس کے بال گھنگھریالے ہوں گے اس کی آنکھ کانی ہوگی۔ اس کی شکل عبدالعزیٰ بن قطن (زمانہ جاہلیت کے شخص) سے ملتی ہوگی تم میں سے جو شخص اسے دیکھ لے' وہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ لے۔

وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا' اور دائیں بائیں خرابی پیدا کرے گا' اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس دن' ان میں سے ایک دن ایک سال جتنا ہوگا۔ ایک دن ایک مہینے کی طرح ہوگا ایک دن ایک ہفتے کی طرح ہوگا' اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم اندازے کے ساتھ نماز پڑھ لینا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنی تیزی سے حرکت کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح وہ بادل حرکت کرتے ہیں' جسے تیز ہوا چلاتی ہے' وہ لوگوں کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا لوگ اسے جھٹلائیں گے' اور اس کی بات کو مسترد کردیں گے' جب وہ ان کے پاس سے واپس جائے گا' تو ان لوگوں کے اموال بھی اس کے ساتھ چلے جائیں گے' اور ان لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا پھر وہ دوسری قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا وہ لوگ اس کی دعوت قبول کریں گے اس کی بات کی تصدیق کریں گے وہ آسمان کو حکم کرے گا کہ بارش نازل کر! تو آسمان بارش نازل کردے گا وہ زمین کو حکم دے گا کہ پھل اُگاؤ! تو وہ اگا دے گی شام کے وقت ان لوگوں کے جانور (چراگاہوں سے) جب واپس آئیں گے' تو ان کے کوہان لمبے ہوں گے' کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے ہوں گے' تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے' پھر دجال ایک ویران جگہ آ کر یہ کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو جب وہ وہاں سے واپس آئے گا' تو وہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے آئیں گے' پھر دجال ایک بھرپور جوان شخص کو بلا کر تلوار کے ذریعے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا پھر وہ اسے بلائے گا' تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کی طرف آئے گا۔

اسی دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے' جامع دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اس عالم

میں اتریں گے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے جب وہ اپنا سر نیچے کریں گے تو ان کے بالوں میں سے پانی کے قطرات ٹپکیں گے وہ اسے اوپر اٹھائیں گے تو وہ (قطرات) یوں چمکتے ہوئے محسوس ہوں گے جیسے موتی ہوتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو جس کافر تک پہنچے گی وہ مرجائے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں تک نگاہ جاتی ہے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے "اور" کے دروازے کے پاس اس کو پاکر اسے قتل کردیں گے پھر اللہ تعالیٰ کو جب تک منظور ہوگا وہ زمین پر قیام کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاکر اکٹھا کرو کیونکہ میں ایک ایسی مخلوق کو اتارنے والا ہوں جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور وہ بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے"۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ان کا پہلا گروہ طبرستان کے سمندر کے پاس سے گزرے گا اور اس کے پورے پانی کو پی جائے گا اور جب دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ یہ سوچیں گے کہ کیا یہاں پر پانی بھی ہوا کرتا تھا؟ پھر وہ لوگ آگے آئیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے ایک پہاڑ کے پاس پہنچ جائیں گے اور یہ کہیں گے ہم نے زمین میں بسنے والے تمام لوگوں کو قتل کردیا ہے اور اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کردیں گے پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو جب لوٹائے گا تو وہ خون آلود ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہوں گے اس وقت ان کی یہ کیفیت ہوگی کہ ان کے نزدیک گائے کا ایک سر ایک سو دیناروں کی طرح قیمتی ہوگا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردن میں ایک کیڑا پیدا کردے گا جس کی وجہ سے وہ لوگ بیک وقت قتل ہوجائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو) ان لوگوں کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے تو اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی طرح کے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر ویران جگہ پر پھینک دیں گے پھر مسلمان ان لوگوں کے تیروں کمانوں اور ترکشوں کو سات سال تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل کرے گا جو ہر گھر اور ہر خیمے تک پہنچے گی وہ تمام زمین کو اس طرح صاف کردے گی جیسے شیشہ ہوتا ہے پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے اندر سے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں واپس لے آؤ! اس وقت ایک انار کئی لوگ کھالیں گے اور لوگ اس کے درخت کے سائے میں آرام کریں گے دودھ میں اتنی برکت ہوجائے گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک جماعت سیر ہوجائے گی ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ سیر ہوجائے گا ایک بکری کے دودھ سے ایک کنبہ سیر ہوجائے گا وہ لوگ اسی طرح زندگی بسر کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہوا کو بھیجے گا وہ ہر اس شخص کی روح کو قبض کرے گی جو ایمان والا ہوگا اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو راستے میں سرِ عام یوں صحبت کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ الدَّجَّالِ

باب 52: دجال کا حلیہ

2167 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّحُذَيْفَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ بَكْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے دجال کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا! تمہارا پروردگار ''کانا'' نہیں ہے اور دجال ''کانا'' ہوگا' اس کی دائیں آنکھ یوں ہو گی جیسے پھولا ہوا انگور ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الدَّجَّالِ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

باب 53: دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

2168 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ،

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِی الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلَآئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا

2167۔اخرجه البخاری (٦/٥٠٠): كتاب احاديث الانبياء: باب قوله تعالى: (واذكر فی الكتب مريم اذ انتبذت من اهلها) (مريم: ١٦)، حديث (٣٤٣٩)، و مسلم (٤/٢٢٤٧، ٢٢٤٨)، كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر الدجال و صفته و ما معه، حديث (١٠٠/١٦٩)، واحمد (٢/٢٧، ٣٣، ٣٧، ١٢٤، ١٣١)، من طريق نافع، فذكره.

2168۔اخرجه البخاری (١٣/١٠٩): كتاب الفتن: باب: لا يدخل الدجال المدينة، حديث (٧١٣٤)، و (١٣/٤٥٦): كتاب التوحيد: باب: فی المشيئة و الارادة، حديث (٣٤٧٣)، و احمد (٣/١٢٣، ٢٠٢، ٢٠٦، ٢٢٩، ٢٧٧)، من طريق قتادة، عن انس، فذكره.

فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّمِحْجَنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال مدینہ منورہ کی طرف آئے گا وہ فرشتوں کو پائے گا کہ وہ اس (مدینہ منورہ) کی حفاظت کر رہے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو دجال اور طاعون (کبھی بھی) یہاں (مدینہ منورہ) میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2169 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِی الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِی الْمَسِيْحُ اِذَا جَاءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلَكُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہوگا، بکریاں چرانے والوں میں سکینت پائی جاتی ہے جب کہ گھوڑے پالنے والوں میں تکبر، غرور اور کرختگی پائی جاتی ہے۔ دجال جب "احد" پہاڑ کے پاس آئے گا، تو فرشتے اس کا رخ موڑ کر شام کی طرف کر دیں گے، اور وہیں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَتْلِ عِيْسٰی ابْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

باب 54: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا دجال کو قتل کرنا

2170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِیِّ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمِّیْ مُجَمِّعَ

2170۔اخرجہ احمد (۳/۲۲٦، ٤۲۰)، (٤/۲۲٦، ۳۹۰) و الحمیدی (۲/۳٦٥)، حدیث (۸۲۸) من طریق عبد اللہ بن یزید، قال: سمعت مجمع بن جاریۃ، فذکرہ۔

ابْنَ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّنَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ وَاَبِىْ بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابن مریم علیہ السلام دجال کو "باب لد" کے پاس قتل کردیں گے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ہر نبی نے اپنی امت کو "جھوٹے کانے" سے ڈرایا ہے یاد رکھنا وہ "کانا" ہوگا اور تمہارا پروردگار "کانا" نہیں ہے اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذِكْرِ ابْنِ صَائِدٍ

باب 55: ابن صائد کا تذکرہ

2172 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

2171 اخرجه البخاری (۹۷/۱۳): كتاب الفتن: باب: ذكر الدجال، حديث (۷۱۳۱) وطرفه في : (۷۴۰۸)، و مسلم (۲۲۴۸/۴): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر الدجال و صفته و ما معه، حديث (۱۰۱، ۱۰۲/۱۰۱، ۲۹۳۳)، و ابوداؤد (۵۱۹/۲): كتاب الملاحم: باب: ذكر خروج الدجال، حديث (۴۳۱۶)، و احمد (۱۰۳/۳، ۱۷۳، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۳۳، ۲۹۰) من طريق قتادة، فذكره.

متن حدیث: قَالَ صَحِبَنِى ابْنُ صَائِدٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَّاِمَّا مُعْتَمِرِيْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهٖ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهٗ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِىْ بِلَبَنٍ فَقَالَ لِىْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ مِنْ يَّدِهٖ شَيْئًا لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَّاِنِّىْ اَكْرَهُ فِيْهِ اللَّبَنَ قَالَ لِىْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَهٗ اِلٰى شَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ لِىْ وَفِىَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِىَ عَلَيْهِ حَدِيْثِىْ فَلَنْ يَّخْفٰى عَلَيْكُمْ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَافِرٌ وَّاَنَا مُسْلِمٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَقِيْمٌ لَّا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِىْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَوْ لَا تَحِلُّ لَهٗ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِىْءُ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ وَّاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَّاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ وَاَعْرِفُ اَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حج یا شاید عمرے کے سفر میں ابن صائد بھی میرے ساتھ تھا لوگ آگے بڑھ گئے میں اور وہ پیچھے رہ گئے جب میں اس کے ساتھ تنہا رہ گیا تو میرا دل خوف کی وجہ سے تیزی سے دھڑکنے لگا اور مجھے اس سے وحشت محسوس ہونے لگی کیونکہ لوگ اس کے بارے میں (دجال ہونے کا) کہا کرتے تھے جب میں نے پڑاؤ کیا تو میں نے اس سے کہا: تم اپنا سامان اس درخت کے پاس رکھ دو! حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس نے پیالہ لیا اور دودھ دوہنے کے لئے چلا گیا پھر وہ میرے پاس دودھ لے کر آیا اور بولا: اے ابوسعید! آپ اسے پی لیجئے تو مجھے اس کے ہاتھ سے لی ہوئی کوئی چیز لینا ناپسند ہوا کیونکہ لوگ اس کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کیا کرتے تھے میں نے اس سے کہا: آج گرمی کچھ زیادہ ہے اور میں اس موسم میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا وہ بولا: اے ابوسعید! لوگ میرے بارے میں جو باتیں کرتے ہیں اس وجہ سے میں نے یہ پختہ ارادہ کیا ہے: ایک رسی لے کر اس درخت کے ساتھ باندھوں اور خودکشی کرلوں آپ کا کیا خیال ہے؟ میرا معاملہ کسی دوسرے سے پوشیدہ رہ سکتا ہے لیکن آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو دیگر تمام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں اے انصار کے گروہ! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ (دجال) کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ بانجھ ہوگا اس کی اولاد نہیں ہوگی جبکہ میرے بچے مدینہ منورہ میں موجود ہیں۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: وہ مکہ اور مدینہ میں نہیں آسکے گا تو کیا میرا تعلق مدینہ منورہ سے نہیں ہے؟ اور اب میں آپ کے ساتھ مکہ جارہا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اس طرح کی باتیں کرتا رہا

2172- اخرجه مسلم (۲۲۴۲/۴، ۲۲۴۳): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر ابن صياد، حديث (۹۰، ۲۹۲۷/۹۱)، و احمد (۲۶/۳، ۴۳، ۷۹، ۹۷) من طريق ابى نضرة، فذكره.

یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ لوگ اس کے بارے میں غلط کہتے ہیں پھر وہ بولا: اے ابوسعید! اللہ کی قسم میں آپ کو صحیح بات بتاتا ہوں اللہ کی قسم میں دجال کو جانتا ہوں اور اسکے باپ کو بھی جانتا ہوں اور وہ اس وقت زمین میں کہاں ہے؟ (یہ بھی جانتا ہوں) میں نے کہا: تمہارا ہمیشہ ستیاناس ہو (تم نے میرے دل میں خوش گمانی پیدا کر دی تھی)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2173 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِىْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ يَّهُوْدِىٌّ وَّلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَّمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَآءِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ فَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقًا وَّكَاذِبِيْنَ اَوْ صَادِقِيْنَ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّحَفْصَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ابن صائد سے ملے تو آپ نے اسے روک لیا' وہ ایک یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر لمبے بال تھے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' تو وہ بولا: کیا آپ یہ گواہی دیتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں' اللہ تعالیٰ کے اس فرشتوں' کتابوں' اس کے (سچے) رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم کیا دیکھتے ہو' اس نے جواب دیا: میں ایک تخت دیکھتا ہوں جو پانی پر موجود ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سمندر پر ابلیس کے تخت کو دیکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اور کیا دیکھتے ہو اس نے جواب دیا: میں ایک سچے اور دو جھوٹے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو سچے اور ایک جھوٹے (قاصد) کو دیکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ معاملہ اس پر مشتبہ ہو گیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوذر غفاری' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

2173۔ اخرجه مسلم (٤/٢٢٤٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: ذكر ابن صياد، حديث (٨٧/٢٩٢٥)، واحمد (٣/٦٦، ٩٧)، من طريق ابى نضرة، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهُ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَىْءٍ وَّاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَّاُمُّهُ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِى الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَىْءٍ وَّاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِى الشَّمْسِ فِىْ قَطِيْفَةٍ لَّهُ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَتَكَشَّفَ عَنْ رَاْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَاىَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دجال کے ماں باپ کے ہاں تیس سال تک اولاد نہیں ہوگی پھر ان کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو "کانا" ہوگا جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہوگا اور سب سے کم نفع بخش ہوگا اس کی آنکھیں سو جائیں گی لیکن اس کا ذہن بیدار رہے گا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے ماں باپ کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے باپ کا قد لمبا اور دبلا پتلا ہوگا اس کی ناک مرغ کی چونچ کی طرح ہوگی جبکہ اس کی ماں لمبے پستان والی عورت ہوگی۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچہ ہوا ہے' تو میں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ وہاں گئے ہم ان کے ماں باپ کے ہاں پہنچے تو وہ نبی اکرم ﷺ کے بیان کردہ حلیہ کے مطابق تھے' ہم نے دریافت کیا: کیا تمہاری پہلے بھی کوئی اولاد ہے انہوں نے جواب دیا: نہیں تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی' اب ہمارے ہاں ایک "کانا" لڑکا ہوا ہے' جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہے اور سب سے کم نفع بخش ہے اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ذہن بیدار رہتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ہم ان دونوں کے ہاں سے نکلے تو وہ لڑکا ایک چادر لے کر دھوپ میں لیٹا ہوا تھا اور کچھ بڑبڑا رہا تھا اس نے اپنے سر سے چادر کو ہٹایا اور دریافت کیا: تم دونوں کیا کہتے ہو ہم نے دریافت کیا: ہم نے جو کہا' کیا وہ تم نے سن لیا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا ذہن بیدار رہتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

2174۔ اخرجه احمد (٥/٤٠، ٤٩، ٥١) من طريق حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه به.

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِينِي صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي خَبَاْتُ لَكَ خَبِيئًا وَّخَبَاَ لَهُ (يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّا يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ اس وقت بنو مغالہ کے گھر کے پاس کچھ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ بھی ان دنوں بچہ تھا۔ اسے پتا نہیں چلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس کی پشت پر مارا اور کہا: تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور بولا: میں یہ گواہی دیتا ہوں' آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ یہ گواہی دیتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے (سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تمہارے پاس کیا چیز آئی ہے' ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا (خبر دینے والا آتا ہے) اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا معاملہ تم پر مشتبہ ہو گیا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک بات سوچی ہے۔

"جس دن آسمان دھواں لے کر آئے گا"

ابن صیاد بولا یہ دخ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دفعہ ہو جاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے حکم دیجئے' میں اس کی گردن اڑا دوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو یہ حقیقی طور پر (دجال ہے) تو تم اس پر قابو نہیں پا سکو گے' اور اگر یہ وہ نہیں ہے' تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس سے مراد دجال ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2176 اخرجه مسلم (۱۹۶۷/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: قوله صلى الله عليه وسلم الاتاتى مائة سنة و على الارض۔) حديث (۲۰۳۹/۲۲۰) من طريق ابى نضرة المذكرة

2176 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَعْنِى الْيَوْمَ تَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّبُرَيْدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت روئے زمین پر موجود ہر زندہ شخص (زیادہ سے زیادہ) سو سال تک زندہ رہے گا (اس وقت تک ضرور فوت ہو جائے گا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2177 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ حَثْمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِىْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهِلَ النَّاسُ فِىْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِّائَةِ سَنَةٍ وَّاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی ظاہری حیات کے آخری زمانے میں عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو آج کی اس رات کے ٹھیک ایک سو سال بعد کوئی ایسا شخص باقی (یعنی زندہ) نہیں رہے گا' جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے اور اسے اس مفہوم میں نقل کیا ہے: ایسا تقریباً ایک سو سال سال تک ہوگا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: آج روئے زمین پر جو شخص موجود ہے اس سے مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: ٹھیک ایک صدی گزرنے کے بعد (موجودہ زندہ لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2177 ینظر مسلم (۱۹٦٥/٤): کتاب فضائل الصحابة: باب: قوله صلی اللہ علیه وسلم (لاتاتی مائة سنة و علی الارض۔)، حدیث (۲۰۳۷/۲۱۷)، وابو داؤد (٥۲۸/۲): کتاب الملاحم، باب: قیام الساعة، حدیث (٤۳٤۸) من طریق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهری، عن سالم و ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمة، کلاهما عن ابن عمر به

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

باب 56: ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

2178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "ہوا کو برا نہ کہو جب تم ایسی صورتحال دیکھو جو ناپسندیدہ ہو تو تم یہ کہو:

"اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا اور اس میں موجود بھلائی کا اور اس کو جو حکم دیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے اس ہوا کے شر اور اس میں موجود شر اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں"۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2179 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَفَرِحْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوا مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا فَأَخْبِرِينَا قَالَتْ لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ

2178۔ اخرجه احمد (۵/۱۲۳)، و عبد بن حميد (۸۶)، حديث (۱۶۷) من طريق سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى، عن ابيه، فذكره

2179۔ اخرجه مسلم (۴/۲۲۶۱): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: قصة الجساسة، حديث (۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲/۲۹۴۲)، و ابوداؤد (۲/ ۵۲۱، ۵۲۲): كتاب الملاحم: باب: في خبر الجساسة، حديث (۴۳۲۵، ۴۳۲۶، ۴۳۲۷)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۵۴): كتاب الفتن: باب: فتنة الدجال و خروج عيسى بن مريم، حديث (۴۰۷۴)، و احمد (۳۷۳، ۳۷۴، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۸) و الحميدي (۱/۱۷۷، ۱۷۸) حديث (۳۶۴)، من طريق عامر الشعبي، فذكره

فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِىْ بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزّٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهٗ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وَطَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمیم داری نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے جو مجھے اچھا لگا میں یہ چاہتا ہوں وہ تمہیں بھی سنادوں فلسطین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوئے اور کشتی موجوں میں گھر گئی اور اس نے انہیں سمندر میں موجود ایک جزیرے تک پہنچا دیا۔ وہاں ایک عورت تھی جس کے بال اتنے لمبے تھے کہ وہ بال ہی لباس کا کام دے رہے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں لوگوں نے کہا تم ہمیں کچھ بتاؤ وہ بولی میں کچھ نہیں بولوں گی اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گی تم اس بستی کے دوسرے کنارے کے پاس چلے جاؤ وہاں وہ شخص موجود ہوگا جو تمہیں بتائے گا بھی اور تم سے دریافت بھی کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: ہم اس بستی کے انتہائی کنارے تک گئے تو وہاں زنجیروں میں بندھا ہوا ایک شخص موجود تھا وہ بولا: تم لوگ مجھے بتاؤ کہ زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا وہ بھرا ہوا ہے اور چھلک رہا ہے وہ بولا: مجھے بحیرہ کے بارے میں بتاؤ ہم نے کہا وہ بھی بھرا ہوا ہے اور جوش مار رہا ہے۔ وہ بولا: اردن اور فلسطین کے درمیان بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ کیا وہ ابھی بھی پھل دیتا ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ بولا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاؤ کیا وہ مبعوث ہو گئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ بولا: تم لوگ مجھے بتاؤ کہ تم لوگوں کا ان کی طرف رجحان کیسا ہے؟ ہم نے جواب دیا: بڑی (تیزی کے ساتھ جا رہے ہیں) راوی کہتے ہیں: وہ تیزی سے اچھلا یہاں تک کہ قریب تھا: وہ (زنجیروں سے آزاد ہو جاتا) ہم نے کہا تم کون ہو؟ وہ بولا: میں دجال ہوں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) دجال "طیبہ" کے علاوہ ہر ایک شہر میں داخل ہو جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں) طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور قتادہ کی شعبی کے حوالے سے روایت کرنے کے طور پر غریب ہے۔

دیگر راویوں نے اسے امام شعبی کے حوالے سے اور سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

2180 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَنْبَغِى لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ

2180- اخرجه ابن ماجه (١٣٣١/٢): كتاب الفتن: باب: قوله تعالى: (يايها الذين امنوا عليكم انفسكم) (المائدة: ١٠٥) حديث (٤٠١٦)، و احمد (٤٠٥/٥) من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن الحسن، عن جندب، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: کسی بھی مومن کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرنا مناسب نہیں ہے' لوگوں نے دریافت کیا: کوئی شخص اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے آپ کو اس آزمائش میں پیش کردے جس کا سامنا کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے بھائی کی مدد کرو! چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کرلوں گا' اگر وہ ظالم ہو' تو میں اس کی کیسے مدد کروں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو یہ تمہارا اس کی مدد کرنا ہوگا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ سخت

2181 اخرجه البخاري (١١٧/٥): كتاب المظالم: باب: اعن اخاك ظالما او مظلوما، حديث (٢٤٤٣)، وطرفاه في: (٢٤٤٤، ٦٩٥٢)، واحمد (٢٠١/٣)، و عبد بن حميد (٤١١)، حديث (١٤٠١)، من طريق حميد، فذكره.

2182 اخرجه ابوداؤد (١٢٤/٢): كتاب الصيد: باب: في اتباع الصيد، حديث (٢٨٥٩)، من طريق وهب بن منبه، فذكره.

مزاج اور بداخلاق ہوگیا اور جس شخص نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہوگیا جو شخص حکمران کے دروازے پر آیا وہ آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے طور پر "غریب" ہے ہم اسے ثوری نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگوں کی مدد کی جائے گی تم لوگوں کو مال و دولت ملے گا تم لوگوں کے لئے کشادگی ہو گی تو تم میں سے جو شخص ایسی صورتحال کو پائے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے نیکی کا حکم دے برائی سے منع کرے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَمَّادٍ وَّعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ سَمِعُوْا اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ

2183۔اخرجه ابن ماجه (۱۳/۱): المقدمة: باب: التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (۳۰) من طريق سماك، فذكره.

2184۔اخرجه البخاري (۱۱/۲): كتاب مواقيت الصلاة: باب: الصلاة كفارة، حديث (۵۲۵)، واطرافه في : (۱۴۳۵، ۱۸۹۵، ۳۵۸۶، ۷۰۹۶)، ومسلم (۲۲۱۸/۴، ۲۲۱۹): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: في الفتنة التي تموج كموج البحر، حديث (۲۶، ۱۴۴/۲۷)، و ابن ماجه (۱۳۰۵/۳): كتاب الفتن: باب: ما يكون من الفتن ، حديث (۳۹۵۵)، و احمد (۴۰۱/۵) من طريق الفتن، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کے بارے میں جو ارشاد فرمایا تھا وہ کس شخص کو یاد ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے یاد ہے، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: آدمی کی بیوی اس کا مال اس کی اولاد اور اس کا پڑوسی آزمائش ہوتے ہیں اور نماز روزہ صدقہ کرنا نیکی کا حکم دینا برائی سے روکنا اس کا کفارہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تم سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا میں نے تم سے اس فتنے کے بارے میں دریافت کیا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ہوگا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اسے کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اسے توڑ دیا جائے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو وہ اس لائق ہے کہ قیامت تک بند نہ ہو۔

ابووائل نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے مسروق سے کہا: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیجئے؟ اس دروازے کے بارے میں انہوں نے دریافت کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2185 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَّاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ هَارُوْنُ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هَارُوْنُ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ

2185 اخرجه النسائي (۷/۱٦۰): كتاب البيعة: باب: ذكر الوعيد لمن اعان اميرا على الظلم، حديث (٤٢٠٧)، واحمد (٢٤٣/٤)، وعبد بن حميد (١٤٥)، حديث (٣٧٠) من طريق ابو حصين عثمان بن عاصم، عن عامر الشعبي، فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت نو آدمی تھے جن میں سے پانچ عرب تھے اور چار عجمی تھے یا شاید پانچ عجمی تھے اور چار عرب تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو! کیا تم نے یہ بات سنی ہے: میرے بعد امراء ہوں گے۔ جو شخص ان کے پاس جائے ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے۔ ان کے جھوٹ میں ان کی مدد کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا حوض پر مجھ تک نہیں پہنچ سکے گا' جو شخص ان کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ان کی تصدیق نہیں کرے گا وہ مجھ سے متعلق ہے اور میں اس سے متعلق ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف مسعر نامی راوی کی روایت کے طور پر اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2186 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ الْكُوْفِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' جب دین پر قائم رہنے والا شخص اس طرح ہوگا جس طرح اس نے اپنی مٹھی میں انگارہ رکھا ہوا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

عمر بن شاکر' بصرہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں' کئی اہلِ علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2187 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا مَشَتْ اُمَّتِيْ بِالْمُطَيْطِيَاءِ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَا يُعْرَفُ لِحَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَصْلٌ اِنَّمَا الْمَعْرُوْفُ حَدِيْثُ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب میری امت کے لوگ اکڑ کر چلنا شروع کریں گے اور بادشاہوں کی اولاد ان کی خدمت کرے گی اور فارس اور روم کے لوگ ان کی خدمت کریں گے تو ان کے بدترین لوگ ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

ابومعاویہ نامی راوی نے اسے یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یحییٰ بن سعید کے حوالے سے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ابومعاویہ کی اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔ معروف یہی ہے: اسے موسیٰ بن عبیدہ سے نقل کیا گیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عبداللہ بن دینار اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

2188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: عَصَمَنِى اللّٰهُ بِشَىْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَآئِشَةُ يَعْنِى الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِى اللّٰهُ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک بات سنی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا (نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں) جب کسریٰ مر گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: لوگوں نے اپنا امیر کسے بنایا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: کسریٰ کی بیٹی کو، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جن کی حکمران ایک عورت ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں یعنی بصرہ آئیں تو مجھے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مجھے یاد آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مجھے بچا لیا۔

2188۔اخرجه البخارى (۷۳۲/۷): كتاب المغازى: باب: كتاب النبى صلى الله عليه وسلم الى كسرى و قيصر، حديث (۴۴۲۵)، وطرفه فى (۷۰۹۹)، و النسائى (۲۲۷/۸): كتاب آداب القضاة: باب: النهى عن استعمال النساء فى الحكم، حديث (۵۳۸۸)، و احمد (۴۳/۵، ۴۷، ۵۱/۵). من طريق الحسن، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2189 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں کے پاس ٹھہرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا میں تم لوگوں کو تمہارے اچھے اور تمہارے برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں' راوی بیان کرتے ہیں: لوگ خاموش رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشادفرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں بتائیں کہ اچھے لوگ کون سے ہیں اور ہم میں سے برے لوگ کون سے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں' جن سے بھلائی کی امید کی جائے اور ان کے شر سے محفوظ رہا جائے اور برے لوگ وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید نہ کی جائے اور ان کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ

توضیحِ راوی: وَمُحَمَّدٌ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین حکمرانوں اور برے حکمرانوں کے بارے میں بتاؤں؟ ان میں سے بہترین وہ ہیں: جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعا کرو وہ تمہارے لئے دعا کریں' اور تمہارے حکمرانوں میں سے بدترین وہ ہیں' جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں تم لوگ ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے محمد بن ابوحمید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور محمد نامی

راوی کو ان کے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

2191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِیءَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگے گی اور کچھ بری لگے گی تو جو شخص ان کا انکار کرے وہ بری الذمہ ہو گیا اور جو ناپسند کرے وہ سلامت رہا لیکن جو اس سے راضی رہا اس نے پیروی کی (وہ برباد ہو جائے گا) عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشْقَرُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَائَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَائَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ الْمُرِّيِّ

توضیحِ راوی: وَصَالِحٌ الْمُرِّيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ غَرَائِبُ يَنْفَرِدُ بِهَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہارے حکمران اچھے لوگ ہوں مالدار ہوں مہربان ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشورے کے ذریعے طے ہوتے ہوں تو زمین کا ظاہری حصہ تم لوگوں کے لئے باطنی حصے سے بہتر ہوگا اور جب تمہارے حکمران تمہارے بدترین لوگ ہوں خوشحال ہوں لیکن بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا باطنی حصہ تمہارے لئے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگا۔

2191۔اخرجه مسلم (۳/۱۴۸۰): كتاب الامارة: باب: وجوب الانكار على الامراء فيما يخالف الشرع، حديث (۶۲، ۶۳، ۶۴/ ۱۸۵۴)، و ابوداؤد (۲/۶۵۵، ۶۵۶): كتاب السنة: باب: الخوارج، حديث (۴۷۶۰، ۴۷۶۱)، و احمد (۶/۲۹۵، ۳۰۲، ۳۲۱). من طريق الحسن، عن ضبة، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف صالح مری نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ صالح کی روایات غریب ہوتی ہیں جنہیں نقل کرنے میں وہ منفرد ہوتے ہیں ان کی متابعت نہیں کی جاتی ویسے وہ نیک آدمی تھے۔

2193 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے جس شخص کو حکم دیا گیا ہے اگر وہ اس کا دسواں حصہ ہی ترک کر دے تو ہلاکت کا شکار ہو جائے گا پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگ دیئے گئے حکم کے دسویں حصہ پر عمل کر لیں گے تو بھی نجات پا لیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف نعیم بن حماد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو انہوں نے سفیان بن عیینہ سے نقل کی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

2194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هَاهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ يَعْنِيْ حَيْثُ يَطْلُعُ جِذْلُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرف فتنوں کی سرزمین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کیا (اور فرمایا تھا:) یہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو

2194۔اخرجہ البخاری (۱۳/۴۹): کتاب الفتن: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الفتنۃ من قبل المشرق)، حدیث (۷۰۹۲)، و مسلم (۲۲۲۹/۴): کتاب الفتن و اشراط الساعۃ: باب: الفتنۃ من المشرق من حیث یطلع قرنا الشیطان، حدیث (۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰/۲۴۱)، حدیث (۷۳۹) من طریق سالم بن عبد اللہ، فذکرہ

گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جہاں سے سورج کا کنارہ نکلتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِاِيْلِيَاءَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے انہیں کوئی واپس نہیں کر سکے گا' یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کر دیئے جائیں گے۔

یہ حدیث "غریب" ہے۔

كِتَابُ الرُّؤْيَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

خوابوں کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَاب اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

باب 1: مؤمن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں

2196 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَّرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ

قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی قیامت کے قریب ہو جائے گا) تو مؤمن کا خواب عام طور پر جھوٹا نہیں ہوگا اور لوگوں میں سب سے زیادہ سچا خواب اس شخص کا ہوگا' جو سب سے زیادہ سچ بولتا ہوگا مؤمن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ کچھ خواب شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور کچھ خواب وہ ہیں جس میں آدمی اپنے آپ سے بات کرتا ہے' تو جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو' تو وہ اٹھے اور تھوک دے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔

2196: اخرجه البخاری (۴۲۲/۱۲): كتاب التعبير: باب: القيد في المنام، حديث (۷۰۱۷)، ومسلم (۱۷۷۳/۴): كتاب الرؤيا، حديث (۲۲۶۳/۶)، و ابوداؤد (۷۲۳/۲): كتاب الادب: باب: ما جاء في الرؤيا، حديث (۵۰۱۹)، و ابن ماجه (۱۲۸۵/۲): كتاب تعبير الرؤيا: الرؤيا ثلاث، حديث (۳۹۰۶)، (۱۲۸۹/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: اصدق الناس رؤيا اصدقهم حديثا حديث (۳۹۱۷)، (۱۲۹۴/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: تعبير الرؤيا، حديث (۳۹۲۶)، و احمد (۲۶۹/۲، ۳۹۵، ۵۰۷)، و الحميدي (۴۸۴/۲)، حديث (۱۱۴۵)، و الدارمي (۱۲۵/۲): كتاب الرؤيا: باب: الرؤيا ثلاث، اصدق الناس رؤيا اصدقهم حديثا، (۱۳۰/۲): كتاب الرؤيا: باب: في رؤية الرب تعالىٰ في النوم، من طريق محمد بن سيرين، فذكره.

(محمد بن سیرین نامی راوی بیان کرتے ہیں) مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2197 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کے خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "صحیح" ہے۔

بَاب ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب 2: نبوت ختم ہو چکی ہے البتہ (خوابوں میں ملنے والی) بشارتیں باقی ہیں

2198 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِيْ ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ ابْنُ فُلْفُلٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ كُرْزٍ وَّاَبِيْ اَسِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں

2197۔اخرجه البخاری (۱۲/ ۳۸۹): کتاب التعبير: باب: الرؤيا الصالحة جزء من ستة و اربعين جزا من النبوة، حديث (۶۹۸۷)، ومسلم (۴/ ۱۷۷۴): كتاب الرؤيا، حديث (۷/ ۲۲۶۴)، و ابوداؤد (۲/ ۷۲۳): كتاب الأدب: باب ما جاء فی الرؤيا، حديث (۵۰۱۸)، و احمد (۳/ ۱۸۵)، (۵/ ۳۱۶، ۳۱۹) و الدارمی (۲/ ۱۲۳): كتاب الرؤيا: باب: فی رؤيا المسلم جزء من ستة واربعين جزا من النبوة من طريق قتادة، قال سمعت انس بن مالك، فذكره.

2198۔اخرجه احمد (۳/ ۲۶۷)، من طريق عبد الواحد بن زياد، قال: حدثنا المختار، فذكره.

میرے بعد کوئی رسول یا کوئی نبی نہیں ہوگا راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات لوگوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ مبشرات باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مبشرات سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مؤمن کو نظر آنے والے خواب' یہ نبوت کا ایک جز ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا اور حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو مختار بن فلفل سے منقول ہیں۔

بَاب قَوْلِهِ (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)

باب 3: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''ان کے لئے دنیاوی زندگی میں خوشخبری ہے''

2199 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِیَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

عطاء بن یسار مصر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ''لَهُمُ الْبُشْرٰى'' تو انہوں نے فرمایا: اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا (جب میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے علاوہ کسی نے مجھ سے یہ دریافت نہیں کیا' اس سے مراد سچے خواب ہیں جو مسلمان دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے دکھائے جاتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2200 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

2199. اخرجه احمد (٦/٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٥٢)، و الحميدي (٢/١٩٣)، حديث (٣٩١، ٣٩٢)۔ من طريق عطاء بن يسار، عن رجل من اهل مصر، فذكره.

2200. اخرجه احمد (٣/٢٨، ٦٨)، و الدارمي (٢/١٢٥): كتاب الرؤيا: باب: اصدق الرؤيا بالاسحار، و عبد بن حميد (٢٨٩)، حديث (٩٢٧).

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (عام طور پر) زیادہ سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو سحری کے وقت دیکھے جائیں۔

2201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَّعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ هِىَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ

قَالَ حَرْبٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''ان لوگوں کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہوگی''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ سچے خواب ہیں جو مؤمن دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔

حرب نامی راوی نے اپنی سند میں یحییٰ بن ابوکثیر کا تذکرہ کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ

باب 4: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھے ہی دیکھا''

2202 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِىْ

2201۔اخرجه ابن ماجه (۱۲۸۳/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: الرؤيا الصالحةيراها المسلم او ترى له، حديث (۳۸۹۸)، و الدارمي (۱۲۳/۲): كتاب الرؤيا: باب: في قوله تعالىٰ: (لهم البشرى في الحيوة الدنيا) (يونس: ٦٤)، واحمد (۳۱۵/۵، ۳۲۱) من طريق يحيىٰ بن ابي كثير، عن ابي سلمة، فذكره.

2202۔اخرجه ابن ماجه (۱۲۸٤/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: روية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، حديث (۳۹۰۰)، و الدارمي (۱۲۳/۲، ۱۲٤): كتاب الرؤيا: باب: في روية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، و احمد (۳۷۵/۱، ٤۰۰، ٤٤۰، ٤٥۰) من طريق ابي اسحاق، عن ابي الاحوص، فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَاَبِیْ بَكْرَةَ وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

اسے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَا یَكْرَهُ مَا یَصْنَعُ

باب 5: جب کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ کیا کرے

2203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ شَیْئًا یَّكْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے بائیں طرف تین دفعہ تھوک دینا چاہیے اور اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2203۔اخرجہ مالك فی (موطا) (۲/۹۵۷): كتاب الرویا: باب: ما جاء فی الرویا: حدیث (٤)، و البخاری (۱۰/۲۱۹): كتاب الطب: باب: النفث فی الرقیة، حدیث (۵۷٤۷)، (۱۲/۳۸۹): كتاب التعبیر: باب: الرویا الصالحة جزء من ستة و اربعین جزا من النبوة، حدیث (٦۹۸٦)، و مسلم (٤/۱۷۷۱، ۱۷۷۲): كتاب الرویا: حدیث (۱، ۲، ۳، ٤/۲۲٦۱)، و ابوداؤد (۲/۷۲٤): كتاب الادب: باب: ما جاء فی الرویا، حدیث (۵۰۲۱)، و ابن ماجه (۲/۱۲۸٦): كتاب تعبیر الرویا: باب: من رای رویا یكرهها، حدیث (۳۹۰۹)، واحمد (۵/۲۹٦، ۳۰۲، ۳۰٤، ۳۰۵، ۳۰۹، ۳۱۰)، و الدارمی (۲/۱۲٤): كتاب الرویا: باب: فیمن یری رویا یكرهه من طریق ابی سلمة بعد عبد الرحمن، فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

باب 6: خواب کی تعبیر بیان کرنا

2204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِیْعَ بْنَ عُدُسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعِیْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یَتَحَدَّثْ بِهَا فَاِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَاَحْسَبُهُ قَالَ وَلَا یُحَدِّثُ بِهَا اِلَّا لَبِیْبًا اَوْ حَبِیْبًا

◆◆ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کے خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہیں اور یہ آدمی کے لئے اڑنے والی چیز کی مانند ہوتے ہیں جب تک انسان اسے بیان نہ کردے جب اسے بیان کر دیا جائے تو یہ گر پڑتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: تم اس خواب کو صرف عقل مند شخص کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے دوست کو سناؤ۔

2205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَّكِیْعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیُّ اسْمُهٗ لَقِیْطُ بْنُ عَامِرٍ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ یَّعْلَی بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ عَنْ وَّكِیْعِ بْنِ حُدُسٍ وقَالَ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَیْمٌ عَنْ یَّعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَّكِیْعِ بْنِ عُدُسٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں اور یہ آدمی کے لئے پرندے کی طرح ہوتے ہیں جب تک انسان اس کو بیان نہ کرے جب وہ اس کو بیان کردے تو یہ گر جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

حماد بن سلمہ نے یعلی ابن عطا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وکیع بن حدس نے یہ بات بیان کی ہے:

220۔اخرجه ابوداؤد (۲/۷۲۳، ۷۲٤): كتاب الادب: باب: ما جاء في الرويا، حديث (۵۰۲۰)، و ابن ماجه (۲/۱۲۸۸): كتاب تعبير الرويا: باب: الرويا اذا عبرت وقعت فلا يقصها الا على واد، حديث (۳۹۱٤)، واحمد (٤/۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳)، و الدارمي (۲/۱۲٦): كتاب الرويا: باب: الرويا لا تقع ما لم تعبر، من طريق وكيع بن عدس، فذكره.

شعبہ ابوعوانہ اور ہشیم نے یعلیٰ بن عطا کے حوالے سے وکیع بن عدس کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور یہ درست ہے۔

بَابُ فِيْ تَأْوِيْلِ الرُّؤْيَا مَا يُسْتَحَبُّ مِنْهَا وَمَا يُكْرَهُ

باب 7: خواب کی کون سی تعبیر پسندیدہ ہے اور کون سی ناپسندیدہ ہے؟

2206 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيْمِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَّرُؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُوْلُ يُعْجِبُنِی الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّيْنِ

حدیثِ دیگر: وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فَاِنِّیْ اَنَا هُوَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَمَثَّلَ بِیْ

وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا اِلَّا عَلٰى عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ بَكْرَةَ وَاُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَجَابِرٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں کچھ خواب سچے ہوتے ہیں کچھ خواب ایسے ہیں جن میں آدمی اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے اور کچھ خواب وہ ہیں جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں' جو شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اٹھے اور نماز ادا کرے۔

(محمد بن سیرین) بیان کرتے ہیں: مجھے (خواب میں) زنجیر دیکھنا پسند ہے اور میں طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں کیونکہ زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص مجھے خواب میں دیکھے تو وہ میں ہی ہوں گا' کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

آپ نے فرمایا ہے: خواب صرف کسی صاحب علم یا خیر خواہ کے سامنے بیان کرو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام علاء رضی اللہ عنہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِي الَّذِيْ يَكْذِبُ فِيْ حُلْمِهٖ

باب 8: جوشخص جھوٹا خواب بیان کرے

2207 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَذَبَ فِىْ حُلْمِهٖ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ شُرَيْحٍ وَّوَاثِلَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر اس بات کو نقل کیا ہے: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت کے دن جَو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوشریح' حضرت واثلہ بن اسقع سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2208 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی طرف سے جھوٹا خواب بیان کرے گا'

2207۔اخرجه احمد (۷۶/۱، ۹۰، ۹۱، ۱۰۱)، و عبد الله بن احمد فى (زوائد المسند) (۱۲۹/۱، ۱۳۱)، و عبد بن حميد (۵۸)، حديث (۸۶)، من طريق عبد الاعلى بن عامر الثعلبى، عن ابى عبد الرحمن السلمى، فذكره۔

2208۔اخرجه البخارى (۴۴۶/۱۲): كتاب التعبير: باب: من كذب فى حلمه، حديث (۷۰۴۲)، و ابوداؤد (۷۳۴/۲): كتاب الادب: باب: ما جاء فى الرؤيا، حديث (۵۰۲۴)، و ابن ماجه (۱۲۸۹/۲): كتاب التعبير الرؤيا: باب: من تحلم حلما كاذبا، حديث (۳۹۱۶)، و احمد (۲۱۶/۱)، (۳۵۹)، و البخارى فى (الادب المفرد) (۱۱۶۳)، و الحميدى (۲۴۳/۱)، حديث (۵۳۱)، و الدارمى (۲۹۸/۲): كتاب الرقائق: باب: فى حفظ السمع من طريق عكرمة، فذكره۔

قیامت کے دن اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ان کے درمیان گرہ نہیں لگا سکے گا۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ وَالْقُمُصَ

باب 9: نبی اکرم ﷺ کا خواب میں دودھ اور قمیص دیکھنا

2209 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّخُزَيْمَةَ وَالطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پی لیا اور پھر باقی بچا ہوا "عمر" کو دے دیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ، حضرت طفیل بن سخبر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "صحیح" ہے۔

2210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَّجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

2209 اخرجه البخاري (۲۱٦/۱): كتاب العلم: باب: فضل العلم، حديث (۸۲)، و اطرافه في : (۳٦۸۱، ۷۰۰٦، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲)، و مسلم (۱۸٥۹/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، حديث (۲۳۹۱/۱٦)، و احمد (۸۳/۲، ۱۰۸، ۱۳۰، ۱٥٤)، و الدارمي (۱۲۸/۲)، كتاب الرويا: باب : القمص والبير في النوم، من طريق ابن شهاب الزهري: عن حمزة بن عبد الله ، فذكره.

بِمَعْنَاهُ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ

◄► ابوامامہ بن سہل' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا جا رہا ہے انہوں نے قمیص پہنی ہوئی تھی کچھ کی قمیصیں سینے تک تھی اور کچھ کی اس سے نیچے تک تھی میرے سامنے "عمر" کو لایا گیا' تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے (یعنی وہ زیادہ لمبی تھی) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيزَانَ وَالدَّلْوَ

باب 10: نبی اکرم ﷺ کا خواب میں میزان اور ڈول (دیکھنے کی تعبیر بیان کرنا)

2211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِي بَكْرٍ وَّوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے' میں نے دیکھا گویا ایک ترازو ہے' جو آسمان سے نیچے نازل ہو رہا ہے اس میں آپ ﷺ کا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا' تو آپ ﷺ کا پلڑا بھاری تھا' ابوبکر کے مقابلے میں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا پھر اس ترازو کو اٹھا لیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی کے تاثرات دیکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ اِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ

2211۔اخرجہ ابوداؤد (۲/۶۱۹): کتاب السنۃ: باب: فی الخلفاء، حدیث (۴۶۳۴)، من طریق اشعث، عن الحسن، فذکرہ۔

وَلٰكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَّلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ کے بارے میں پوچھا گیا' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے آپ کی تصدیق کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ خواب میں دکھایا گیا ہے۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس کے جسم پر دوسرا لباس ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

عثمان بن عبدالرحمٰن نامی راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

2213 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

متن حدیث: قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خواب میں نظر آنے کے بارے میں بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اکٹھے ہوئے پھر ابوبکر نے ایک یا شاید دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ''عمر'' اٹھا۔ اس نے اسے پکڑا تو وہ ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے اس جیسا محنتی شخص کوئی نہیں دیکھا' اس نے لوگوں کو سیراب کر دیا' یہاں تک کہ وہ اپنی آرام گاہوں میں چلے گئے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے طور پر ''غریب'' ہے۔

2214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2212۔ اخرجه احمد (٦/٦٥) من طريق عروة، فذكره۔

2213۔ اخرجه البخاري (٧/٥٠): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص، حديث (٣٦٨٢)، (١٢/٤٣٦): كتاب التعبير: باب: نزع الذنوب و الذنوبين من البئر بضعف، حديث (٧٠٢٠)، و مسلم (٤/١٨٦٢): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عمر، رضي الله تعالىٰ عنه، حديث (٢٣٩٣/١٩)، و احمد (٢/٢٧، ٩٨، ١٠٤)، من طريق سالم بن عبد الله، فذكره۔

متن حدیث: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ اِلَى الْجُحْفَةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ مدینہ سے نکلی اور ''مہیعہ'' جا کر کھڑی ہوگی (راوی کہتے ہیں اس سے مراد ''جحفہ'' ہے)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے: اس سے مراد مدینہ کی وبا ہے جو ''جحفہ'' کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2215 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَّالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ

حدیثِ دیگر: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِينَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَيُّوبَ مَرْفُوعًا وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ وَوَقَفَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: آخری زمانے میں مومن کے خواب بہت کم جھوٹے ہوں گے لوگوں میں سب سے زیادہ سچے خواب وہ دیکھے گا جو بات کرنے میں سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی خوشخبری ہوتی ہے۔ کچھ خواب وہ ہوتے ہیں جس میں آدمی اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے اور کچھ خواب وہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں تو جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کر نماز ادا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

2214۔اخرجه البخاری (۱۲/۴۴۳): کتاب التعبير: باب: اذا رای انه اکرجه الشيء من کوة، حديث (۷۰۳۸)، و طرفاه في: (۷۰۳۹، ۷۰۴۰)، و ابن ماجه (۲/ ۱۲۹۳): کتاب تعبير الرويا: باب: تعبير الرويا، حديث (۳۹۲۴)، واحمد (۲/۱۰۷، ۱۱۷، ۱۳۷)، من طريق موسى بن عقبة، قال: اخبرني سالم بن عبد الله، فذكره

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔
حماد بن زید نے اسے ایوب کے حوالے سے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2216 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ وَّهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں میں ان کی وجہ سے بڑا پریشان ہوا پھر میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک ماروں میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے: میرے بعد دو "جھوٹے نبی" ظاہر ہوں گے ان میں سے ایک کا نام مسیلمہ ہوگا اور وہ یمامہ کا رہنے والا ہوگا اور ایک "عنسی" ہوگا جو صنعاء کا رہنے والا ہوگا۔
یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

2217 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَّاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَاَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ

2216۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۹۳/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: تعبير الرؤيا، حديث (۳۹۲۴)، و احمد (۳۳۸/۲، ۳۴۴)، من طريق نافع بن جبير، عن ابن عباس۔

2217۔ اخرجه ابوداؤد (۲۴۶/۲): كتاب الايمان و النذور: باب: في القسم هل يكون يمينا، حديث (۳۲۶۸)، (۶۱۸/۲): كتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (۴۶۳۲)، و ابن ماجة (۱۲۸۹/۲): كتاب تعبير الرؤيا: باب: تعبير الرؤيا، حديث (۳۹۱۸)، من طريق الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، فذكره۔

وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي اَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ لِيْنُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِىْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوصَلُ لَهٗ فَيَعْلُو اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ اَصَبْتُ اَوْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَتُخْبِرَنِّيْ مَا الَّذِىْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ ﷜ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے خواب میں ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس کو پی رہے تھے کچھ لوگ زیادہ لے رہے تھے کچھ کم لے رہے تھے پھر میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین کی طرف آئی ہوئی تھی۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو دیکھا یارسول اللہ ﷺ کہ آپ ﷺ نے اس کو پکڑا اور آپ اوپر چڑھ گئے۔ ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر وہ مل گئی پھر وہ شخص اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابوبکر ﷜ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو حضرت ابوبکر ﷜ بولے: بادل سے مراد اسلام کا بادل ہے اس سے شہد ٹپکنے سے مراد مطلب ہے یہ قرآن ہے اس کی نرمی اور اس کی حلاوت ہے اور زیادہ لینے اور تھوڑا لینے سے مراد یہ ہے: کچھ لوگ قرآن کا علم زیادہ حاصل کریں گے اور کچھ کم حاصل کریں گے۔ آسمان سے لے کر زمین تک آنے والی رسی سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ﷺ گامزن ہیں آپ ﷺ نے اسے تھاما اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آپ کو بلندی عطا کی اور پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا وہ بھی اس کے ذریعے بلندی حاصل کرے گا پھر ایک اور شخص اس ک ذریعے بلندی حاصل کرے گا پھر ایک شخص اس کو پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی پھر وہ مل جائے گی اس طرح وہ بھی بلندی حاصل کرے گا۔ یارسول اللہ ﷺ میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ ٹھیک ہے اور کچھ غلط کی ہے۔ حضرت ابوبکر ﷜ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ ﷺ مجھے بتائیں کہ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قسم نہ دو!

امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفٍ وَّجَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ

قَالَ وَهٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ وَّهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ مُّخْتَصَرًا

◄► حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی نماز پڑھا لیتے تھے' تو آپ اپنا چہرۂ مبارک لوگوں کی طرف کرتے تھے اور دریافت کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت عوف اور جریر بن حازم کے حوالے سے ابو رجاء کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

محمد بن بشار نے یہی روایت اسی طرح ہمارے سامنے بیان کیا ہے۔ جو وہب بن جریر کے حوالے سے مختصر طور پر منقول ہے۔

2218۔اخرجه البخاری (۳۸۸/۲): کتاب الاذان: باب: يستقبل الامام الناس اذا سلم، حديث (۸٤٥)، و اطرافه في: (۱۱٤۳، ۱۳۸٦، ۲۰۸۵، ۲۷۹۱، ۳۲۳٦، ۳۳٥٤، ٤٦۷٤، ٦۰۹٦، ۷۰٤۷)، ومسلم (۱۷۸۱/٤): کتاب الرؤيا: باب: رؤيا النبي صلی الله عليه وسلم، حديث (۲۲۷٥/۲۳)، و ابن خزيمة (٦۹/۲)، حديث (۹٤۲)، واحمد (۸/٥، ۹، ۱۰، ۱٤) من طريق ابی رجاء، فذكره

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

گواہی کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّهَدَاءِ اَيُّهُمْ خَيْرٌ

باب 1: کون سے گواہ بہتر ہیں؟

2219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوْا عَلٰى مَالِكٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا وَّاَبُوْ عَمْرَةَ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَلَهٗ حَدِيْثُ الْغُلُوْلِ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں سب سے بہتر گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہوتا ہے جو گواہی دینے کے لئے خود ہی آ جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اس سے مطالبہ کیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اکثر راویوں نے ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ بیان کیا ہے۔

اس روایت کے حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے اسے ابوعمرہ کے

2219۔اخرجه مالك في (الموطا) (۲/ ۷۲۰): كتاب الاقضية: باب: ماجاء في الشهادات، حديث (۳)، و مسلم (۳/ ۱۳۴٤): كتاب الاقضية: باب: بيان خير الشهود، حديث (۱۹/ ۱۷۱۹)، و ابوداؤد (۳/ ۳۰٤): كتاب الاقضية: باب: في الشهادات، حديث (۳۵۹٦)، و ابن ماجه (۲/ ۷۹۲): كتاب الاحكام: باب: الرجل عنده الشهادة لا يعلم بها صاحبها، حديث (۲۳٦٤)، و احمد (٤/ ۱۱۵)، (۵/ ۱۹۳)، من طريق ابن ابي عمرة الانصاري، فذكره۔

حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ بعض نے اسے ابن ابوعمرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ صاحب عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری ہیں۔

ہمارے نزدیک یہی درست ہے کیونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر حوالوں سے یہ روایت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے حوالے سے، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور یہی مستند ہے۔

ابوعمرہ نامی صاحب حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

انہوں نے مالِ غنیمت میں خیانت سے متعلق روایت بھی نقل کی ہے۔ اکثر حضرات نے ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ ذکر کیا ہے۔

2220 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنُ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہتر گواہ وہ ہوتا ہے' جو گواہی کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے گواہی دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَّا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

باب 2: کس کی گواہی قبول نہیں ہوگی؟

2221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا مَجْلُوْدَةٍ وَّلَا ذِي غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَّلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ وَيَزِيْدُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: وَ قَالَ وَلَا نَعْرِفُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدِيْ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيْبِ جَائِزَةٌ لِّقَرَابَتِهِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ

شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَالْوَلَدِ لِوَالِدِهٖ وَلَمْ يُجِزْ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةَ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَلَا الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عَدْلًا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ جَائِزَةٌ وَّكَذٰلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ شَهَادَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ اَنَّهَا جَائِزَةٌ وَّكَذٰلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيْبٍ لِقَرِيْبِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةٌ لِرَجُلٍ عَلَى الْاٰخَرِ وَاِنْ كَانَ عَدْلًا اِذَا كَانَتْ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ

وَذَهَبَ اِلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

حدیثِ دیگر: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ اِحْنَةٍ

قولِ امام ترمذی: يَعْنِيْ صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَّكَذٰلِكَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حَيْثُ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ يَعْنِيْ صَاحِبَ عَدَاوَةٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خیانت کرنے والے مرد' خیانت کرنے والی عورت' (جس مرد یا عورت کو) حدِ قذف میں کوڑے مارے گئے ہوں' جس کی ذاتی دشمنی ہو' جو جھوٹا گواہ ہو' کسی گھرانے کے ملازم کی ان کے حق میں' ولاء یا قرابت میں تہمت زدہ شخص (ان سب کی) گواہی قبول نہیں ہوگی۔

فزاری نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''القانع'' سے مراد پیروی کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن زیاد دمشقی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور یزید کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور یہ حدیث زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف یزید سے ہی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

ہمیں اس حدیث کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے اور ہمارے نزدیک سند کے اعتبار سے بھی یہ مستند نہیں ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ اس حوالے سے کہ کوئی رشتہ دار اپنے رشتہ دار کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

لیکن والد کی اپنی اولاد کے لئے یا اولاد کی اپنے والد کے لئے گواہی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ اکثر اہلِ علم کے نزدیک اولاد' والد کے حق میں گواہی نہیں دے سکتی اور والد' اولاد کے حق میں گواہی نہیں دے سکتا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ عادل ہوں' تو والد کی گواہی اولاد کے حق میں درست ہوگی۔ اسی طرح اولاد کی گواہی والد کے حق میں درست ہوگی۔

اہلِ علم کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے: بھائی، اپنے بھائی کے حق میں گواہی دے سکتا ہے اور ایسا کرنا جائز ہے۔

اسی طرح ہر رشتہ دار' اپنے رشتہ دار کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب دو آدمیوں کے درمیان دشمنی ہو' تو ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف قبول نہیں ہوگی' اگرچہ وہ عادل ہی کیوں نہ ہو۔

انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج کی نقل کردہ ''مرسل'' حدیث کو اختیار کیا ہے' جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دشمن کی گواہی درست نہیں ہوتی۔

اسی طرح ایک حدیث میں یہ مفہوم بھی منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: صاحب غمر یعنی دشمنی رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

باب 3: جھوٹی گواہی دینے (کا وبال)

2222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ فَاتِكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَّلَا نَعْرِفُ لِاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ایمن بن خریم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جھوٹی گواہی دینا کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے جتنا جرم ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

"بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف سفیان بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

محدثین نے اس حدیث کی روایت میں سفیان بن زیاد سے منقول ہونے میں اختلاف کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق ایمن بن خریم نامی راوی نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

2223 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ وَخُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ لَهٗ صُحْبَةٌ وَّقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ وَهُوَ مَشْهُوْرٌ

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینے کو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے (کی طرح بڑا) گناہ قرار دیا گیا ہے۔

2222 اخرجه احمد (۱۷۸/٤) من طريق سفيان بن زياد، عن فاتك بن فضالة، فذكره

2223 اخرجه ابوداؤد (۳۰۵/۳): كتاب الاقضية: باب: في الشهادة الزور، حديث (۳۵۹۹)، و ابن ماجه (۷۹٤/۲): كتاب الاحكام: باب: شهادة الزور، حديث (۲۳۷۲)، و احمد (۳۲۱/٤)، من طريق سفيان العصفري، عن ابيه، عن حبيب، فذكره

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو''۔ یہ آیت آخر تک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت درست ہے۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور یہ بات مشہور ہے۔

2224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :هَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جھوٹی بات کہنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 4: بلا عنوان

2225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلُوْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ

2224۔اخرجه البخاری (۳۰۹/۵): کتاب الشهادات: باب: ما قیل فی شهادة الزور رقم (۲۶۵۴) و اطرافه فی (۵۹۷۶، ۶۲۷۳، ۶۲۷۴، ۶۹۱۹)، و مسلم (۳۵۹/۱ - نووی): کتاب الایمان: باب: بیان الکبائر و اکبرها، حدیث (۸۷/۱۴۳)۔

اسنادِ دیگر: وَاَصْحَابُ الْاَعْمَشِ اِنَّمَا رَوَوْا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا اِنَّمَا يَعْنِيْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ يَقُوْلُ يَشْهَدُ اَحَدُهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ

وَبَيَانُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا هُوَ عِنْدَنَا اِذَا اُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ اَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهٗ وَلَا يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر ان کے بعد والوں کا زمانہ ہے' پھر ان کے بعد والوں کا زمانہ ہے۔ یہ بات آپ نے تین زمانوں کے بارے میں ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا) پھر ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے' جو موٹے ہوں گے' اور موٹاپے کو پسند کریں گے' اور وہ شہادت کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دیں گے۔

یہ حدیث اعمش سے منقول ہونے کے اعتبار سے "غریب" ہے۔

اعمش کے شاگردوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ہلال بن یساف کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یہ روایت محمد بن فضیل کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے: وہ لوگ گواہی دیں گے' اس سے پہلے کہ ان سے گواہی کا مطالبہ کیا جائے' یعنی وہ جھوٹی گواہی دیں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے: ان سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی' لیکن وہ پھر بھی گواہی دے دیں گے۔

اس مفہوم کا بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر اس کے بعد والوں کا ہے' پھر اس کے بعد والوں کا ہے' پھر اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور آدمی قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی گئی

ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "سب سے بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی کا مطالبہ کئے جانے سے پہلے گواہی دے" اس سے مراد یہ ہے:
جب کسی شخص کو کسی چیز پر گواہ بنالیا جائے تو وہ گواہی کو ادا کرے اور گواہی دینے سے انکار نہ کرے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک حدیث کا یہی مفہوم ہے۔

كِتَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

زُہد کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَاب الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ

باب 1: صحت اور فراغت' ان دو نعمتوں کے حوالے سے بہت سے لوگ نقصان کا شکار ہیں

2226 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ صَالِحٌ حَدَّثَنَا وقَالَ سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: وقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ فَرَفَعُوْهُ وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو طرح کی نعمتوں کے بارے میں بہت سے لوگ نقصان کا شکار ہیں۔ ایک صحت اور دوسری فراغت۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن سعید کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ بعض راویوں نے اسے عبداللہ بن سعید کے حوالے سے "موقوف" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2226۔ اخرجه البخاری (۲۳۳/۱۱): كتاب الرقاق: باب: ما جاء فی الرقاق، حديث (٦٤١٢)، و ابن ماجه (١٣٩٦/٢): كتاب الزهد: باب: الحكمة، حديث (٤١٧٠)، واحمد (٢٥٨/١، ٣٤٤)، والدارمی (٢٩٧/٢): كتاب الرقاق: باب: فی الصحة و الفراغ، و عبد بن حميد (٢٢٩)، حديث (٦٨٥) من طريق عبد الله بن سعيد بن ابی هند، انه سمع اباه، فذكره

بَاب مَنِ اتَّقَى الْمَحَارِمَ فَهُوَ اَعْبَدُ النَّاسِ

باب 2: سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے' جو حرام چیزوں سے سب سے زیادہ بچتا ہو

2227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ يَّأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَّقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَّاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ شَيْئًا

اختلافِ روایت: هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى اَبُوْ عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کون شخص ہے' جو مجھ سے ان کلمات کو سیکھ کر ان پر عمل کرے' اور ان لوگوں کو ان کی تعلیم دے جو اس پر عمل کریں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں' یارسول اللہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے پانچ چیزیں گنوائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حرام کاموں سے بچنا تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو تمہارا مقدر کیا ہے اس سے راضی رہنا سب سے بڑے بے نیاز بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کامل مؤمن ہو جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، کامل مسلمان ہو جاؤ گے' اور زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حسن نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

یہی روایت ایوب' یونس بن عبید اور علی بن زید کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

ابوعبیدہ ناجی نے اسے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں

2227۔ اخرجه احمد (۲/ ۳۱۰)، قال العجلونی فی (كشف الخفا) (۱۱/ ٤٤) رواه احمد و الترمذی عن ابی هريرة بسند ضعيف.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

باب 3: نیک عمل میں جلدی کرنا

2228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ مُّحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُّفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُّحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَالَ تَنْتَظِرُوْنَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سات (طرح کی صورتحال) ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو۔ کیا تم لوگ بھلا دینے والی غربت، سرکش کر دینے والی خوشحالی، فاسد کر دینے والی بیماری، مخبوط الحواس کر دینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کر دینے والی موت یا دجال کا انتظار کر رہے ہو؟ جو غیر موجود چیزوں میں سب سے برا ہے' جس کا انتظار کیا جاتا ہے' یا پھر قیامت کا انتظار کر رہے ہو' اور قیامت تو نہایت ہی سخت اور کڑوی ہے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اعرج کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے محرز بن ہارون نامی راوی نے روایت کیا ہے۔

بشر بن عمر اور دیگر راویوں نے اسے محرز بن ہارون سے روایت کیا ہے۔

معمر نامی راوی نے اس حدیث کو ایک شخص سے نقل کیا ہے' جس نے اسے سعید مقبری سے سنا ہے اور یہ ان کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم انتظار کر رہے ہو''۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب 4: موت کو یاد کرنا

2229 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2229- اخرجه النسائي (٤/٤): كتاب الجنائز: باب: كثرة ذكر الموت، حديث (١٨٢٤)، و ابن ماجه (٢/١٤٢٢): كتاب الزهد: باب: ذكر الموت و الاستعداد له، حديث (٤٢٥٨)، من طريق محمد بن عمرو، عن ابي سلمة، فذكره۔

متن حدیث: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو یاد کرو۔ راوی کہتے ہیں اس سے مراد موت ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ

◆◆ ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ہوتے تو اتنا رویا کرتے تھے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جایا کرتی تھی۔ ان سے دریافت کیا گیا: (آپ کے سامنے) جنت اور جہنم کا تذکرہ کیا جاتا ہے لیکن آپ نہیں روتے لیکن قبر پر آ کر آپ رونے لگتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے اگر آدمی نے اس سے نجات پالی تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جتنے بھی گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والے منظر دیکھے ان میں سب سے زیادہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر قبر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ

باب 5: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے

2230۔ اخرجه ابن ماجه (۱٤۲٦/۲): كتاب الزهد: باب: ذكر القبر و البلى، حديث (٤۲٦۷)، واحمد (٦۳/۱) من طريق هانی ء مولى عثمان، فذكره.

اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے

2231 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى

حکم حدیث: قَالَ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کو ڈرانا

2232 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَّا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ سند: هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

2231۔ اخرجه البخاری (۱۱/۳٦٤): کتاب الرقاق: باب: من احب لقاء اله احب اللّٰه لقاءہ، حدیث (٦۵۰۷)، و مسلم (۲۰٦۵/٤): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة والاستغفار: باب من احب لقاء اللّٰه، احب اللّٰه لقائه، حدیث (۲٦۷۳/۱٤)، و النسائی (۱۰/٤): کتاب الجنائز: باب فیمن احب لقاء اللّٰه، حدیث (۱۸۳٦، ۱۸۳۷)، و احمد (۳۱٦/۵، ۳۲۱)، و عبد وبن حمید (۹٤)، حدیث (۱۸٤)، و الدارمی (۳۱۲/۲): کتاب الرقاق: باب: فی حب لقاء اللّٰه، من طریق قتادة، عن انس، فذکرہ.

2232۔ اخرجه احمد (۱۳٦/٦)، و مسلم (۲۲۳۱ - الابی): کتاب الایمان باب: فی قوله تعالیٰ: (و انذر عشیرتك الا قربین) رقم (۲۰۵/۳۵۰)، و النسائی فی الکبری (٤۲۳/٦) کتاب التفسیر، باب (و انذر عشیرتك الاقربین) رقم (۱/۱۱۳۷٦).

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لئے کسی بھی چیز کا مالک نہیں ہوں تم مجھ سے میرے مال میں سے جو کچھ چاہو مانگ سکتے ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

باب 7: اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ رونے کی فضیلت

2233 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِىْ رَيْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے والا شخص جہنم میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگا' جب تک دودھ تھن میں واپس نہیں چلا جاتا (یعنی یہ عملی طور پر ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں (انسان کے جسم پر لگنے والا) غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اس بارے میں حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2233- اخرجه النسائي (١٢/٦): كتاب الجهاد: باب: فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، حديث (٣١٠٨)، و ابن ماجه (٩٢٧/٢): كتاب الجهاد: باب: الخروج في النفير، حديث (٢٧٧٤).

محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور مدنی اور ثقہ ہیں۔
شعبہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا

باب 8: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "مجھے جو علم ہے اگر وہ تمہیں علم ہو تو تم لوگ تھوڑا ہنسو"

2234 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ مُّوَرِّقٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنِّىْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوَدِدْتُّ اَنِّىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں وہ چیز دیکھ لیتا ہوں جسے تم نہیں دیکھ سکتے اور میں وہ چیز سن لیتا ہوں جسے تم نہیں سن سکتے۔ آسمان چرچرا رہا ہے اور اسے اس بات کا حق ہے: وہ چرچراتا رہے کیونکہ اس کے اندر چار انگلیاں رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے: جہاں کسی فرشتے کا سر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں وہ اگر تم لوگ جان لو تو تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ' اور تم بچھونوں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو' بلکہ تم ویرانوں کی طرح نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ میری تو یہ خواہش ہے: کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ لیا جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ لیا جاتا۔

2235 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

2234۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱٤۰۲): كتاب الزهد: باب: الحزن و البكاء، حديث (٤۱۹۰)، و احمد (۵/ ۱۷۳)، من طريق مجاهد، عن مورق العجلي، فذكره۔

2235۔ اخرجه احمد (۲/ ۵۰۲)، من طريق محمد بن عمرو، عن ابی سلمة، فذكره۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لو تو تم لوگ تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

بَابُ فِيمَنْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُضْحِكُ بِهَا النَّاسَ

باب 9: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کہے

2236 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِىْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِى النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی ایک بات کہتا ہے، جس کی وہ کچھ پروانہیں کرتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ جہنم میں ستر برس کی مسافت جتنی گہرائی میں گر جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: وَيْلٌ لِلَّذِیْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهٗ وَيْلٌ لَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کے لئے بربادی ہے، جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی جھوٹی بات کہتا ہے۔ اس شخص کے لئے بربادی ہے۔ اس شخص کے لئے بربادی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ

2236۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۱۳/۲): كتاب الفتن: باب: كف اللسان فى الفتنة، حديث (۳۹۷۰).

2237۔ اخرجه ابوداؤد (۲۹۷/۴): كتاب الادب: باب: فى التشديد فى الكذب، حديث (۴۹۹۰)، و احمد (۷،۵/۵).

متن حدیث: قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَعْنِيْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا' تو ایک شخص نے (مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: تمہیں جنت مبارک ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی ایسی بات کہی ہو' جس کی اس نے پروا نہ کی ہو یا اس نے اس حوالے سے بخل سے کام لیا ہو' جس سے اس کا کوئی نقصان نہ ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

2239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے اسلام کی اچھائیوں میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ لایعنی چیزوں کو ترک کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اس کے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے بارے میں صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2240 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكَهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ مُّرْسَلًا وَّهٰذَا عِنْدَنَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَعَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ لَّمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ

2239- اخرجه ابن ماجه (۱۳۱۵/۲): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة حديث (۳۹۷٦)، من طريق محمد بن شعيب، عن الاوزاعي به.

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے: وہ لایعنی چیزوں کو ترک کر دے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ کے کئی شاگردوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ''مرسل'' طور پر نقل کیا ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت امام زین العابدین) نے حضرت علی بن ابوطالب کا زمانہ نہیں پایا۔

بَابُ فِیْ قِلَّةِ الْكَلَامِ

باب 10: کم گوئی کا بیان

2241 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِیَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَّهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ هٰذَا قَالُوْا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کے نتیجے میں اسے کیا کچھ مل جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس کے لئے اس دن تک کی رضامندی لکھ دیتا ہے جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اسی طرح کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ اسے یہ اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کا وبال کتنا ہوسکتا ہے؟ لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس دن تک کے لئے اس سے ناراضگی لکھ دیتا ہے جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

2241۔ اخرجه مالك فی (الموطا) (۹۸۵/۲): كتاب الكلام: باب: مايومر به من التحفظ فی الكلام، حديث (٥)، و ابن ماجه (۱۳۱۲/۲، ۱۳۱۳): كتاب الفتن: باب: كف اللسان فی لفتنه، حديث (۳۹٦۹)، و احمد (٤٦٩/۳)، و الحميدی (٤٠٥/۲)، حديث (۹۱۱)، و عبد بن حميد (۱٤٠)، حديث (۳٠۸) من طريق علقمة بن وقاص، فذكره

اس بارے میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی راویوں نے اسے محمد بن عمرو کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ محمد بن عمرو کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے، حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو محمد بن عمرو کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ان (محمد بن عمرو) کے دادا کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ هَوَانِ الدُّنْیَا عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب 11: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا کا بے حیثیت ہونا

2242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقٰی کَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا کی حیثیت مچھر کے پر جتنی ہوئی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ

متنِ حدیث: کُنْتُ مَعَ الرَّکْبِ الَّذِیْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّخْلَةِ الْمَیِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰی اَهْلِهَا حِیْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَالدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰی اَهْلِهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

2243۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۷۷/۲): کتاب الزهد: باب: مثل الدنیا، حدیث (٤١١١)، و احمد (٤/٢٢٩، ٢٣٠) من طریق مجالد، عن قیس بن ابی حازم الهمدانی، فذکره.

◄► حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کچھ سواروں کے ساتھ تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کے مالک نے جب اسے پھینکا تھا اس وقت یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! اس کے بے حیثیت ہونے کی وجہ سے ہی تو لوگوں نے اسے پھینکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنی یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 12: بلاعنوان

2244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کا ذکر کرنے والا اور عالم طالب علم (ملعون نہیں ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 13: بلاعنوان

2245 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِىْ فِهْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا يَرْجِعُ

2244- اخرجه ابن ماجه (١٣٧٧/٢): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (٤١١٢)، عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، عن عطاء بن قرة عن عبد الله بن ضمرة عن ابى هريرة به.

2245- اخرجه مسلم (٢١٩٣/٤): كتاب الجنة و النار و صفة نعيمها و اهلها: باب: فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة، حديث (٢٨٥٨/٥٥)، و ابن ماجه (١٣٧٦/٢): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (٤١٠٨) و احمد (٢٢٨/٤، ٢٢٩، ٢٣٠)، و الحميدى (٣٧٨/٢)، حديث (٨٥٥) من طريق قيس بن ابى حازم، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَوَالِدُ قَيْسٍ اَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَوْفٍ وَّهُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے بنوفہر سے تعلق رکھنے والے حضرت مستورد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی صرف یہی حیثیت ہے، جس طرح کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈال کر اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے کتنا پانی نکالا ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسماعیل بن ابوخالد کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ قیس کے والد ابوحازم کا نام عبد بن عوف ہے اور یہ صحابی رسول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

باب 14: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے

2246 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

باب 15: دنیا کی مثال چار آدمیوں کی طرح ہے

2247 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيْدٍ الطَّائِىِّ اَبِى الْبَخْتَرِىِّ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

2246- اخرجه مسلم (٢٢٧٢/٤): كتاب الزهد و الرقائق، حديث (٢٩٥٦/١)، و ابن ماجه (١٣٧٨/٢): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (٤١١٣)، و احمد (٣٢٣/٢، ٤٨٥) من طريق العلاء بهذا الاسناد

2247- اخرجه احمد بن حنبل فى (مسنده) (٢٣١/٤)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: ثَلَاثَةٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِى فِيْهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِىْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَّعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِىْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَّا يَتَّقِى فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِىْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تین چیزوں کے بارے میں' میں قسم دیتا ہوں اور تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم انہیں یاد رکھنا۔صدقہ کرنے کی وجہ سے آدمی کے مال میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس بندے کے ساتھ کوئی زیادتی ہو' وہ اس پر صبر کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جب کوئی شخص مانگنا شروع کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے' یا اس کی مانند آپ نے کوئی بات ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا) میں تم لوگوں کو ایک بات بتانے لگا ہوں۔اسے یاد رکھنا! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو' اور وہ اس بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو۔رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہو' اور اسے اس بات کا علم ہو کہ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ یہ سب سے زیادہ فضیلت والے مقام پر ہوگا۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے لیکن اسے مال عطا نہیں کیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے اور یہ کہتا ہے: اگر مجھے مال مل جاتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا اسے اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا لہٰذا ان دونوں کا اجر برابر ہوگا۔ایک وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہے لیکن اسے علم عطا نہیں کیا۔وہ اپنے مال کو اس جگہ خرچ کرتا ہے (جو درست نہیں ہے) اور ایسا لاعلمی کی وجہ سے کرتا ہے اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا نہیں ہے۔اس کے حوالے سے رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کا خیال نہیں رکھتا اور ایک وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہے نہ علم عطا کیا ہے لیکن وہ یہ کہتا ہے: اگر مجھے مال مل جاتا تو میں بھی اس فلاں کی طرح اسے (غلط راستے پر) خرچ کرتا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' اور ان دونوں کا گناہ برابر ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْهَمِّ فِي الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

باب 16: دنیا کے بارے میں غمگین ہونا اور اس سے محبت کرنا

2248 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيْرٍ اَبِيْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اسے لوگوں کے سامنے پیش کردے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوجائے گا' اور جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا کردے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

متنِ حدیث: قَالَ جَآءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ يَا خَالُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى زَائِدَةُ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو مریض تھے اور وہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا تکلیف آپ کو تنگ کر رہی ہے یا دنیا کی محبت پریشان کر رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا جس پر میں عمل نہیں کرسکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: مال جمع کرنے کے حوالے سے تمہارے لئے ایک

2248۔ اخرجه ابوداؤد (۱۲۲/۲): كتاب الزكاة: باب: في الاستعفاف، حديث (۱٦٤٥)، واحمد (۳۸۹/۱، ٤٤٢) من طريق سيار ابی حمزة، عن طارق بن شهاب، فذكره۔

2249۔ اخرجه النسائی (۲۱۸/۸): كتاب الضحايا: باب: اتخاذ الخادم و المركب، حديث (۵۳۷۲)، و ابن ماجه (۱۳۷٤/۲): كتاب الزهد: باب: الزهد في الدنيا، حديث (٤۱۰۳) و احمد (٤٤۳/۳، ٤٤٤)، (۲۹۰/۵) من طريق شقيق ابی و ائل۔

خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے'
لیکن آج میں یہ محسوس کر رہا ہوں' میں نے مال جمع کیا۔
زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے اسے منصور کے حوالے سے ابووائل کے حوالے سے، سمرہ بن سہم سے نقل کیا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔
اس بارے میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

2250 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: باغات اور کھیتیاں وغیرہ نہ بناؤ ورنہ تم دنیا ہی کے ہو کر رہ جاؤ گے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طُوْلِ الْعُمْرِ لِلْمُؤْمِنِ

باب 18: مؤمن کی لمبی عمر

2251 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے بہتر شخص کون سا ہے'

2250- اخرجه احمد (۱/۳۳۷، ۴۲۶، ۴۴۳)، والحمیدی (۱/۶۷)، حدیث (۱۲۲)، من طریق الاعمش، عن شمر بن عطیة، عن المغیرة بن سعد بن الاخرم، عن ابیه، فذکره.
2251- اخرجه احمد (۴/۱۹۰)، و عبد بن حمید (۱۸۲)، حدیث (۵۰۹)، من طریق عمرو بن قیس، فذکره.

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور عمل اچھا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 19: بلاعنوان

2252 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص سب سے بہتر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے دریافت کیا: کون سا شخص سب سے برا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور عمل برا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَنَاءِ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ

باب 20: اس بات کا بیان کہ اس امت کے (افراد کی) عمریں عام طور پر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی

2253 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عُمْرُ اُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ سَنَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

2252- اخرجه الدارمي (۲/۳۰۸): كتاب الرقائق: باب: اى المومنين خير، واحمد (۵/۴۰، ۴۳، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰) من طريق على بن زيد بن جدعان، عن عبد الرحمن بن ابى بكرة، فذكره.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (عام طور پر) میری اُمت کی عمریں ساٹھ سے لے کر ستر سال تک ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر ''غریب'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقَارُبِ الزَّمَانِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ

باب 21: زمانے کا سمٹ جانا اور امیدوں کا کم ہو جانا

2254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک زمانہ سمٹ نہیں جائے گا۔ سال مہینے کی طرح ہو جائے گا مہینہ ہفتے کی طرح ہو گا۔ ہفتہ ایک دن کی طرح ہو گا' اور ایک دن ایک گھڑی کی طرح ہو گا' اور ایک گھڑی یوں ہو گی جیسے آگ کا انگارہ ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قِصَرِ الْاَمَلِ

باب 22: امیدوں کا کم ہونا

2255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ فِیْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

2255- اخرجه البخاري (۱۱/۲۳۷): كتاب الرقاق: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: (كن في الدنيا ــ) حديث (٦٤١٦)، و ابن ماجه (۲/۱۳۷۸): كتاب الزهد: باب: مثل الدنيا، حديث (٤١١٤)، و احمد (۲/۲٤، ٤١)، من طريق مجاهد، فذكره.

مَا اسْمُكَ غَدًا

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کو پکڑا اور ارشاد فرمایا: تم دنیا میں یوں رہو جیسے اجنبی ہو یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: جب تم صبح کرو تو شام کا خیال ذہن میں نہ رکھو اور جب شام ہو جائے تو تم صبح کا خیال ذہن میں نہ رکھو اور بیماری سے پہلے صحت کو اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔ اے اللہ کے بندے! تم نہیں جانتے کل تمہارا کیا انجام ہوگا۔ (یعنی زندہ ہو گے یا مر جاؤ گے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اعمش نے مجاہد کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

2256 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ آدم کا بیٹا ہے اور یہ اس کی موت ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گدی کے پاس ہاتھ رکھا اور پھر اسے پھیلایا اور فرمایا: یہ اس کی امیدیں ہیں۔ یہ اس کی امیدیں ہیں اور یہ اس کی امیدیں ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2257 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

2256۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱٤۱٤): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل، حديث (٤٢٣٢)، و احمد (۲/ ۱۲۳، ۱۳۵، ۱٤۲، ۲۵۷)، من طريق حماد بن سلمة، عن عبيد الله بن ابی بكر، فذكره.

2257۔ اخرجه ابوداؤد (٤/ ٣٦٠): كتاب الادب: باب: ما جاء فی البناء، حديث (٥٢٣٥، ٥٢٣٦)، و ابن ماجه (۲/ ۱۳۹۳): كتاب الزهد: باب: فی البناء و الخراب، حديث (٤١٦٠)، و احمد (۲/ ۱٦۱)، و البخاری فی (الادب المفرد) (۱۳٤)، حديث (٤٥١) من طريق الاعمش، عن ابی السفر، فذكره.

متن حدیث: قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهٰى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ قَالَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ يُحْمِدَ وَيُقَالُ ابْنُ اَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے ہم اپنے مکان کے لئے گارا بنا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس لئے ہے۔ ہم نے عرض کی: مکان پرانا ہو گیا ہے۔ ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے: معاملہ (یعنی قیامت) اس سے جلدی آجائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوسفر نامی راوی سعید بن یحمد ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ سعید بن احمد ثوری ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

باب 23: اس امت کی آزمائش مال ہے

2258 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر امت کی مخصوص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی مخصوص آزمائش "مال" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔ ہم اسے صرف معاویہ بن صالح کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَّابْتَغٰى ثَالِثًا

باب 24: اگر بندے کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی آرزو کرے گا

2259 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ

2258- اخرجه احمد (١٦٠/٤)، من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن ابيه، فذكره.

بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ ثَالِثٌ وَّلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ وَاقِدٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس دوسری بھی ہو، اس کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب 25: دو چیزوں کی محبت کے بارے میں بوڑھے شخص کا دل بھی (ہمیشہ) جوان رہتا ہے

2260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے شخص کا دل بھی (ہمیشہ جوان) رہتا ہے۔ ایک لمبی زندگی اور دوسرا مال زیادہ ہونا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2261 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

2259۔ اخرجه البخاری (۲۵۸/۱۱): کتاب الرقاق: باب: ما یتقی من فتنة المال، حدیث (۶۴۳۹)، و مسلم (۷۲۵/۲) فی کتاب الزکاة: باب: لو ان لابن آدم و ادیین لا بتغی ثالثا، حدیث (۱۱۷، ۱۰۴۸)، و احمد (۱۰۰/۳، ۱۶۸، ۲۳۶، ۲۴۷) من طریق الزهری، فذکره، و لفظ البخاری و مسلم ، لو کان لابن آدم و اد من ذهب۔ و اخرجه مسلم (۷۲۵/۲): کتاب الزکاة: باب: لو ان لا بن آدم و ادیین لا بتغی ثالثا، حدیث (۱۱۶/۱۰۴۸)، و احمد (۱۲۲/۳، ۱۷۶، ۲۷۲)، و الدارمی (۳۱۸/۲، ۳۱۹): کتاب الرقائق: باب: لو کان لا بن آدم و ادیان من مال ، من طریق قتادة، بلفظ (لو کان لا بن آدم و ادیان من ذهب)۔

2260۔ اخرجه احمد (۳۷۹/۲، ۳۸۰) من طریق ابن عجلان، عن القعقاع بن حکیم ، عن ابی صالح، فذکره

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے۔لیکن دو طرح کی حرص اس میں جوان رہتی ہے ایک (لمبی) زندگی کی اور دوسرا مال کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

باب 26: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا

2262 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدَيِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی سے مراد یہ نہیں ہے: حلال چیز کو حرام قرار دے دیا جائے۔ مال کو ضائع کر دیا جائے بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ اس سے زیادہ قابلِ اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو تم اس کے ثواب میں زیادہ رغبت رکھو اور یہ خواہش ہو کہ یہ میرے لئے باقی رہتی (یعنی مجھے مسلسل اس کا اجر ملتا رہتا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوادریس خولانی نامی راوی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

عمرو بن واقد نامی راوی منکر الحدیث ہیں۔

2261۔ اخرجه البخاری (۱۱ / ۲۴۳): کتاب الرقاق: باب: من بلغ ستین سنة فقد اعذر اللّٰه الیه فی العمر، حدیث (۶۴۲۱)، و مسلم (۲/ ۷۲۴): کتاب الزکاة: باب: کراهة الحرص علی الدنیا، حدیث (۱۰۴۷/۱۱۵)، و ابن ماجه (۲/ ۱۴۱۵): کتاب الزهد: باب: الامل و الاجل حدیث (۴۲۳۴)، و احمد (۳/ ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۶۹، ۱۹۲، ۲۵۶، ۲۷۵)، من طریق قتادة، فذکره۔

2262۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۳۷۳): کتاب الزهد: باب: الزهد فی الدنیا: حدیث (۴۱۰۰)، من طریق یونس بن میسرة بن حلبس، عن ابی ادریس الخولانی، فذکره۔

بَابُ مِنْهُ

باب 27: بلاعنوان

2263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ الْحُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابن آدم کو صرف انہی چیزوں کا حق ہے۔ایک گھر جس میں وہ رہتا ہو، ایک لباس جس کے ذریعے وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہو۔صرف روٹی اور پانی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ حدیث حریث بن سائب سے منقول ہے۔میں نے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔وہ فرماتے ہیں: نضر بن شمیل نے یہ بات بیان کی ہے۔حدیث کے الفاظ ''حلف الخبز'' کا مطلب وہ روٹی جس کے ساتھ سالن نہ ہو۔

بَابُ مِنْهُ

باب 28: بلاعنوان

2264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مطرف اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ یہ پڑھ رہے تھے۔

''کثرت تمہیں غافل کردے گی''۔

2263- اخرجه احمد (۱/۶۲)، و عبد بن حميد: (۴۶)، حديث (۴۶)، من طريق حمران بن ابان، فذكره.

2264- اخرجه مسلم (۴/۲۲۷۳): كتاب الزهد و الرقائق، حديث (۳/۲۹۵۸)، و النسائى (۶/۲۳۸): كتاب الوصايا: باب: الكراهية فى تاخير الوصية، حديث (۳۶۱۳)، و احمد (۴/۲۴، ۲۶)، و عبد بن حميد (۱۸۳، ۱۸۴)، حديث (۵۱۳، ۵۱۵) من طريق مطرف بن عبد الله بن الشخير، فذكره.

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدم کا بیٹا میرا مال، میرا مال کہتا رہتا ہے' تمہارا مال تو درحقیقت صرف وہی ہے' جسے تم صدقہ کرکے آگے بھیج دو'یا کھا کرفنا کردو'یا پہن کر پرانا کردو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 29: بلاعنوان

2265 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ هُوَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُكْنٰى اَبَا عَمَّارٍ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! تمہارا اضافی مال کو خرچ کردینا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔اور تمہارا اسے اپنے پاس روک کر رکھنا تمہارے لئے برا ہے۔البتہ ضرورت کے مطابق مال اپنے پاس رکھنے پر تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور خرچ کرتے ہوئے تم اپنے زیرِ کفالت لوگوں سے آغاز کرو'اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شدّاد بن عبداللہ نامی راوی کی کنیت ابوعمار ہے۔

بَابُ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ

باب 30: اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا

2266 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا

2265- اخرجه مسلم (٧١٨/٢): كتاب الزكاة: باب: بيان ان افضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح، حديث (١٠٣٦/٩٧) من طريق عمر بن يونس اليمامي، عن عكرمة بن عمار، عنه به.

2266- اخرجه ابن ماجه (١٣٩٤/٢): كتاب الزهد: باب: التوكل و اليقين، حديث (٤١٦٤)، واحمد (٣٠/١، ٥٢)، و عبد بن حميد (٣٢)، حديث (١٠)، من طريق عبد الله بن هبيرة، عن ابي تميم الجيشاني، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق عطا کیا جائے گا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کے وقت بھرے پیٹ واپس آ جاتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوتمیم جیشانی نامی راوی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

2267 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا۔ محنت مزدوری کرنے والے نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2268 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ شُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَحِيْزَتْ جُمِعَتْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

◆◆ سلمہ بن عبیداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ وہ

2268۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۸۷): كتاب الزهد: باب: القناعة، حديث (۴۱۴۱)، و البخاري في (الادب المفرد) (۲۹۷)، والحميدي (۲۰۸)، حديث (۴۳۹)، من طريق عبد الرحمن بن ابي شميلة الانصاري، عن سلمة بن عبيد الله بن محصن، فذكره.

فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ خوشحال ہو۔ جسمانی طور پر تندرست ہو اس کے پاس اس دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا سمیٹ دی گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ ''حِیزَتْ'' کا مطلب ''جمع کردی گئی'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب 31: ضروریات کے مطابق (رزق ہونا) اور اس پر صبر کرنا

2269 اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، میرے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رشک وہ شخص ہے، جس کے پاس مال کم ہو۔ نماز میں اس کا حصہ زیادہ ہو، وہ اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو، اور خفیہ طور پر بھی اس کی فرمانبرداری ہی کرتا ہو۔ اس کا رزق اس کی ضروریات کے مطابق ہو، اور وہ اس پر صبر سے کام لیتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کو موت جلدی آجائے اور اس پر رونے والے کم ہوں۔ اس کے وارث کم ہوں۔

2270 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَّاَجُوْعُ يَوْمًا وَّقَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّالْقَاسِمُ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُقَالُ اَيْضًا يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ وَّعَلِيٌّ

2269۔ اخرجه احمد (۵/ ۲۵۲، ۲۵۵) من طریق عبید الله بن زحر، عن علی بن یزید، عن القاسم، و الحمیدی (۴۰۴)، حدیث (۹۰۹)، من طریق عبید الله بن زحر، عن القاسم، فذکرہ، لیس فیه (علی بن زید).

بْنُ يَزِيْدَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنَى اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ

◆◆ اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

''میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیش کش کی کہ مکہ کا میدانی علاقہ میرے لئے سونا بن جائے' تو میں نے عرض کی: نہیں۔ اے میرے پروردگار! بلکہ میں ایک دن پیٹ بھر کر رہوں اور ایک دن بھوکا رہوں''۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تین دنوں کے بارے میں آپ نے ایسا کہا' یا اسی کی مانند کوئی اور بات ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا)

''جب میں بھوکا ہوں' تو تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں شکم سیر ہوں' تو تیرا شکر ادا کروں اور تیری حمد بیان کروں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

قاسم نامی راوی قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ''ابوعبدالملک'' ہے۔ یہ صاحب' عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں' اور یہ شامی ہیں اور ثقہ ہیں۔

علی بن یزید نامی راوی کو علم حدیث میں ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔ ان کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔

2271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا۔ اسے ضروریات کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت عطا کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2272 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَّقَنَعَ

2271- اخرجه مسلم (٢/٧٣٠): كتاب الزكاة: باب: في الكفاف و القناعة، حديث (١٢٥/١٠٥٤) و ابن ماجه (٢/١٣٨٦): كتاب الزهد: باب: القناعة، حديث (٤١٣٨)، و احمد (٢/١٦٨، ١٧٢)، و عبد بن حميد (١٣٦)، حديث (٣٤١) من طريق ابوعبد الرحمن الحبلي، فذكره.

2272- اخرجه احمد (٦/١٩)، من طريق ابوعلي عمرو بن مالك الجنبي اخبره، فذكره.

توضیح راوی: قَالَ وَاَبُوْ هَانِئٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کے لئے بشارت ہے' جسے اسلام کی طرف رہنمائی دی گئی اور اس کی زندگی اس کی ضروریات کے مطابق ہو' اور وہ اس پر قناعت کرے۔

ابوہانی خولانی نامی راوی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْفَقْرِ

باب 32: غربت کی فضیلت

2273 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شَدَّادٍ اَبِيْ طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيٌّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو جو تم کہہ رہے ہو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو' تو غریب رہنے کے لئے تیار رہو' کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے' غربت اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتی ہے۔ جتنی تیزی سے سیلابی پانی اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابووازع راسبی نامی راوی کا نام جابر بن عمرو ہے اور یہ صاحب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

باب 33: غریب مہاجرین جنت میں خوشحال مہاجرین سے پہلے داخل ہوں گے

2274 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب مہاجرین، خوشحال مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2275 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

"اے اللہ! مجھے (ظاہری طور پر) غریب حالت میں زندہ رکھ اور اسی حالت میں موت دینا اور مجھے قیامت کے دن غریبوں کے ساتھ زندہ کرنا"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس لئے کہ یہ لوگ خوشحال لوگوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! تم کسی مسکین کو واپس نہ بھیجنا' خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو (تم وہ ہی اسے دے دینا) اے عائشہ! تم غریبوں سے محبت رکھنا' انہیں اپنے قریب رکھنا' اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنے قریب رکھے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

2276 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ

2274۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۸۱/۲): کتاب الزهد: باب: منزلة الفقراء، حديث (۴۱۲۳)، من طريق عطية العوفي، فذكره

سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب لوگ خوشحال لوگوں سے پانچ سو سال پہلے (یعنی قیامت کے) نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2277 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب مسلمان، خوشحال مسلمانوں سے (قیامت کے) نصف دن، جو پانچ سو سال کا ہوگا، پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2278 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب مسلمان جنت میں خوشحال مسلمانوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهِ

باب 34: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ خانہ کا طرزِ زندگی

2276۔ اخرجه ابن ماجه (۱۳۸۰/۲)؛ كتاب الزهد؛ باب: منزلة الفقراء، حديث (۴۱۲۲)، من طريق محمد بن عمرو، عن ابي سلمة، فذكره.

2277۔ اخرجه احمد (۲۹۶/۲، ۳۴۳، ۴۱۲، ۴۵۱، ۵۱۳، ۵۱۹)، و ابن ماجه (۱۳۸۰/۲)؛ كتاب الزهد: باب: منزلة الفقراء رقم (۴۱۲۲)، و ابن حبان (۴۵۱/۲)؛ كتاب الرقائق؛ باب: الفقر والزهد والقناعة، رقم (۶۷۶).

2278۔ اخرجه احمد (۳۲۴/۳)، و عبد بن حميد (ص ۳۳۶) رقم (۱۱۱۷) من طريق سعيد بن ابي ايوب، عن عمرو بن جابر الحضرمي، فذكره.

2279 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَّقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا پھر انہوں نے فرمایا: میں جب بھی سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں' تو مجھے رونا آ جاتا ہے۔

مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے وہ حالت یاد آ جاتی ہے' جس حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2280 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَال سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک جو کی بنی ہوئی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2281 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

فی الباب: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

2280- اخرجه مسلم (۲۲۸۲/۸)؛ كتاب الزهد و الرقائق، حديث (۲۹۷۰/۲۲)، و ابن ماجه (۱۱۱۰/۲)؛ كتاب الاطعمة؛ باب: خبز الشعير، حديث (۳۳۴۶)، من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن ابي اسحاق، عن عبد الرحمن بن يزيد به

2281- اخرجه مسلم (۲۲۸۴/۸)؛ كتاب الزهد الرقائق، حديث (۲۹۷۶/۳۳،۳۲)، و ابن ماجه (۱۱۱۰/۲)؛ كتاب الاطعمة؛ باب: خبز البر، حديث (۳۳۴۳)، من طريق مروان بن معاوية به

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ خانہ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک گیہوں کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَيَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ هٰذَا كُوْفِيٌّ وَّاَبُوْ بُكَيْرٍ وَّالِدُ يَحْيٰى رَوٰى لَهٗ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ مِصْرِيٌّ صَاحِبُ اللَّيْثِ

◄► حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے لئے جَو کی روٹی کبھی بھی ضرورت سے زیادہ نہیں ہوئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہ والے یحییٰ بن ابوبکیر' کوفی ہیں۔ یحییٰ کے والد ابوبکیر سے سفیان ثوری نے احادیث نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر' مصری ہیں۔ اور لیث بن سعد کے شاگرد ہیں۔

2283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَّاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَّكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے کئی' کئی راتوں تک مسلسل بھوکے رہتے تھے کیونکہ آپ کے گھر والوں کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ ویسے بھی عام طور پر ان کی خوراک جَو کی بنی ہوئی روٹی ہوتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ

2282- اخرجه احمد (٥/٢٥٣، ٢٦٠، ٢٦٧) من طريق سليم بن عامر، عن ابى امامة، فذكره ليس فيه ابوغالب

2283- اخرجه ابن ماجه (١١١١/٢) كتاب الاطعمة: باب: خبز الشعير، حديث (٣٣٤٧)، و احمد (٢٥٥/١، ٣٧٣)، و عبد بن حميد (٢٠٤)، حديث (٥٩٢) من طريق هلال بن خباب، عن عكرمة فذكره

اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو ان کی خوراک جتنا رزق عطا کر''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2285 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یہ روایت جعفر بن سلیمان اور ثابت کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

2286 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی نرم چپاتی کھائی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور سعید بن ابوعروبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2287 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

2284۔ اخرجه البخاری (۲۸۷/۱۱): كتاب الرقاق: باب: كيف كان عيش النبی صلی الله عليه وسلم و اصحابه، و تخليهم عن الدنيا، حديث (٦٤٦٠)، و مسلم (۷۳۰/۲): كتاب الزكاة: باب: فی الكفاف و القناعة، حديث (۱۰۵٥/۱۲٦)، (۲۲۸۱/٤): كتاب الزهد والرقائق: حديث (۱۸، ۱۹/۱۰۵٥)، و ابن ماجه (۱۳۸۷/۲): كتاب الزهد: باب: القناعة، حديث (٤۱۳۹)، من طريق و كيع، به

2286۔ اخرجه البخاری (۲۷۸/۱۱): كتاب الرقاق: باب: فضل الفقر، حديث (٦٤٥٠)، و ابن ماجه (۱۰۹٥/۲): كتاب الاطعمة: باب: الاكل علی الخوان و السفرة، حديث (۳۲۹۲).

متنِ حدیث: اَنَّهُ قِيلَ لَهُ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارِىَ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيهِ فَنَعْجِنُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدے کی روٹی کھائی ہے؟ تو حضرت سہل نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔ ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں آپ کے پاس چھانی نہیں ہوتی تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس چھانی نہیں ہوتی تھی ان سے دریافت کیا گیا: پھر آپ جَو کا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اس پر پھونک مارتے تھے جو چیز اڑنی ہوتی تھی وہ اڑ جاتی تھی، پھر ہم اس میں پانی ڈال کر اسے گوندھ لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوحازم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَعِيشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 35: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا طرزِ زندگی

2288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ اِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِي اَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ اَوِ الْبَعِيرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ يُعَزِّرُونِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِي

2287۔ اخرجه البخاری (۹/ ٤٦٠): كتاب الاطعمة: باب : ما كان النبی صلی الله عليه وسلم و اصحابه يا كلون، حديث (٥٤١٣)۔ و ابن ماجه (١١٠٧/٢): كتاب الاطعمة: باب : الحوارى، حديث (٣٣٣٥)، و احمد (٣٣٢/٥)، و عبد بن حميد (١٦٩)، حديث (٤٦١) من طريق ابوحازم، فذكره۔

2288۔ اخرجه البخاری (١٠٤/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب : مناقب سعد بن ابی وقاص الزهری، حديث (٣٧٢٨): و طرفاه فی : (٥٤١٢، ٦٤٥٣)، و مسلم (٤/ ٢٢٧٨): كتاب الزهد و الرقائق: حديث (١٢، ٢٩٦٦/١٣)، و ابن ماجه (٤٧/١): المقدمة: باب : فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم ، حديث (١٣١)، و احمد (١٧٤/١، ١٨١، ١٨٦) و الحميدی (٤٢/١)، حديث (٧٨)، و الدارمی (٢٠٨/٢)، كتاب الجهاد باب : ما اصاب النبی صلی الله عليه وسلم فی مغازيهم من الشدة، من طريق قيس بن ابی حازم، فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (دشمن کا) خون بہایا اور میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا۔ مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے ہمراہ میں ایک جنگ میں شریک ہوا ہم لوگ صرف درختوں کے پتے اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھا کر گزارا کیا کرتے تھے اور ہم میں سے ہر شخص اسی طرح پاخانہ کرتا تھا جیسے بکری یا اونٹ مینگنی کرتے ہیں۔ اب اگر بنو اسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ دین کے حوالے سے مجھ پر اعتراض کریں تو پھر تو میں رسوا ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور بیان نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ

متن حدیث: يَقُوْلُ اِنِّىْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَهٰذَا السَّمُرَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِىْ فِى الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِىْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ

◆◆ قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں عربوں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا تھا۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ ہماری خوراک صرف درختوں کے پتے تھے اور خاردار درختوں کے پھل تھے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص اس طرح پاخانہ کرتا تھا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے۔ اب اگر بنو اسد دین کے حوالے سے مجھ پر اعتراض کریں تو پھر تو میں خسارے کا شکار ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عتبہ بن غزوان سے بھی حدیث منقول ہے۔

2290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ

متن حدیث: قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِىْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخْ

2289۔ اخرجه البخاری (۴۶۰/۹): كتاب الاطعمة: باب: ما كان النبی صلی الله عليه وسلم و اصحابه يأ كلون، حديث (۵۴۱۲)، (۲۸۶/۱۱، ۲۸۷): كتاب الرقاق: باب: كيف كان عيش النبی صلی الله عليه وسلم و اصحابه، حديث (۶۴۵۳)۔ من طريق مسدد، عن يحيیٰ القطان۔

2290۔ اخرجه البخاری (۳۱۶/۱۳): كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: ماذكر النبی صلی الله عليه وسلم و حض، علی اتفاق اهل العلم، و ما اجتمع عليه الحرمان مكة و المدينة، حديث (۷۳۲۴)، من طريق حماد بن زيد، عن ايوب، عن محمد بن سيرين، فذكره۔

بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاِنِّي لَاَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِي يَرٰى اَنَّ بِيَ الْجُنُوْنَ وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس میں سے ایک کپڑے کے ذریعے ناک صاف کیا اور پھر بولے بہت اچھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت اچھے آج تم اس کپڑے سے ناک صاف کر رہے ہو۔ ایک وہ زمانہ تھا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر گیا تھا اور گزرنے والے شخص یہ سوچ کر میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے شاید مجھے جنون لاحق ہو گیا ہے حالانکہ بھوک کی وجہ سے میری یہ حالت تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2291 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَّحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جاتے تھے۔ یہ اصحاب صفہ تھے۔ یہاں تک کہ دیہاتی لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ لوگ شاید پاگل ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی اور آپ نے ان کی طرف رخ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری کیا حیثیت ہے تو تم اس بات کو پسند کرو گے کہ تمہارے فاقے میں اور ضروریات میں مزید اضافہ ہو۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان دنوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2292 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

2291- اخرجه احمد (۱۸/۶). من طريق عبد الله بن يزيد ابى عبد الرحمن المقرى، قال: حدثنا حيوة بن شريح، قال: اخبرني ابوهانى الخولانى، ان ابا على عمرو بن مالك الجنبي اخبره، فذكره

متن حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ لَّا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُّ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِى الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَّزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ قَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَّرُطَبٌ طَيِّبٌ وَّمَآءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ قَالَ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تَعْتِقَهٗ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَّلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَّمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ شَيْبَانَ اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَاَطْوَلُ وَشَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس میں عام طور پر آپ تشریف نہیں لاتے تھے اوران اوقات میں کوئی آپ سے ملاقات بھی نہیں کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آپ سے

2292۔ اخرجه مالك في (الموطا) (۹۳۲/۲): كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم ، حديث (۲۸) معلولاً، و ابوداؤد (۱۲۳۳/٤): كتاب الادب: باب: في المشورة، حديث (٥١٢٨)، و ابن ماجه (۱۲۳۳/۲): كتاب الادب: باب: المستشار موتمن، حديث (۳۷٤٥) مختصراًمن طريق ابوسلمة ، فذكره

ملاقات ہوئی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تم کس وجہ سے گھر سے باہر ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اللہ کے رسول سے ملاقات کے لئے اور ان کی زیارت کے لئے اور انہیں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کچھ دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عمر! تم کس وجہ سے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی بھوک محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر یہ حضرات، حضرت ابوہیثم بن تیہان انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ ان صاحب کے کھجوروں کے باغات تھے اور بکریاں بھی تھیں تاہم ان کا کوئی خادم نہیں تھا۔ ان حضرات نے ان صاحب کو گھر نہیں پایا تو ان کی اہلیہ سے دریافت کیا: تمہارے میاں کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ انہوں نے اس مشکیزے کو رکھا اور آ کر نبی اکرم ﷺ سے گلے ملے اور اپنے ماں باپ کو ان پر فدا کرنے لگے پھر وہ ان حضرات کو لے کر اپنے باغ میں گئے۔ ان کے لئے چٹائی بچھائی۔ پھر وہ ایک کھجور کے درخت کی طرف بڑھے اور وہاں سے کھجور کا ایک خوشہ لا کر آپ کے آگے رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس میں سے چن کر تازہ کھجوریں کیوں نہیں لیں۔ انہوں نے عرض کی: میں اس وجہ سے تازہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں وہ کھالیں۔ ان حضرات نے کھجوریں کھائیں میٹھا پانی پیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں میں شامل ہے' جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں، ٹھنڈا پانی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوہیثم چلے گئے تاکہ ان حضرات کے لئے کھانا تیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے دودھ دینے والی کوئی بکری ذبح نہ کرنا پھر حضرت ابوہیثم نے ان حضرات کے لئے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اسے تیار کر کے ان کے پاس لائے تو ان حضرات نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں گے' تو تم ہمارے پاس آنا پھر (کچھ عرصے بعد) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ ان کے ساتھ کوئی تیسرا قیدی نہیں تھا تو حضرت ابوہیثم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ میرے لئے جسے چاہیں اختیار کر لیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے تم اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہیثم اپنی اہلیہ کے پاس گئے اور انہیں' نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں بتایا تو ان کی اہلیہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی ہے: آپ اس وقت تک اس پر حقیقی طور پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے جب تک اسے آزاد نہ کر دیں' تو حضرت ابوہیثم نے فرمایا: یہ آزاد ہے۔

(بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی یا جس بھی شخص کو بھیجا اس کے ساتھ دو طرح کے رفقاء ہوتے ہیں۔ ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور دوسرا اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے' تو جس شخص کو برے

رفیق سے، بچالیا گیا اسے (خرابی سے) بچالیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔ تاہم اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

شیبان نامی راوی کی نقل کردہ روایت ابوعوانہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مکمل اور زیادہ طویل ہے۔

شیبان نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور صاحب تصنیف ہیں۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

2293 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ

متنِ حدیث: شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے (پیٹ پر موجود) پتھر سے کپڑا اٹھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اٹھایا تو وہ دو پتھروں پر تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَّقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِىْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ

◆◆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کیا اب تم لوگ جو چاہو وہ کھا پی نہیں سکتے؟ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے: آپ کے پاس کھانے کے لئے معمولی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں' جو آپ کے پیٹ کو بھر لیں۔

2294۔ اخرجه مسلم (٤/ ٢٢٨٤): كتاب الزهد و الرقاق: حديث (٣٤/ ٢٩٧٧)، واحمد (٤/ ٢٦٨) من طريق سماك بن حرب، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ابوعوانہ اور دیگر راویوں نے سماک بن حرب کے حوالے سے اسی طرح نقل کی ہے جیسے ابواحوص نے نقل کی ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو سماک کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

باب 36: اصل خوشحالی دل کی ہوتی ہے

2295 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خوشحالی سازوسامان زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی' بلکہ اصل خوشحالی دل کی خوش حالی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَخْذِ الْمَالِ بِحَقِّهٖ

باب 37: حق کے ہمراہ مال حاصل کرنا

2296 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَّكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَائَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2295۔ اخرجه البخاری (۲۷٦/۱۱): کتاب الرقائق: باب: الغنی غنی النفس، حدیث (٦٤٤٦)، واحمد (۳۸۹/۲)، والبخاری فی (الادب المفرد) (۲۷۳) من طریق ابوصالح، فذکرہ۔

2296۔ اخرجه احمد (۳٦٤/٦، ۳۷۸)، و الحمیدی (۱۷۱)، حدیث (۳۵۳)، و عبد بن حمید (٤۵۹)، حدیث (۱۰۸۸)، من طریق عبید سنوطا ابی الولید، فذکرہ۔

توضیح راوی: وَاَبُو الْوَلِيْدِ اسْمُهُ عُبَيْدٌ سَنُوطِي

◆◆ سیدہ خولہ بنت قیس ﷺ جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ﷺ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ مال سرسبز اور مزیدار ہے جو شخص اس مال کو اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال سے اپنی نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں۔ ان کے لئے قیامت کے دن صرف آگ ہوگی۔

امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوالولید نامی راوی کا نام عبید سنوطی ہے۔

2297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دینار کے بندے پر لعنت کی گئی ہے درہم کے بندے پر لعنت کی گئی ہے۔

امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ ﷺ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کے مقابلے میں زیادہ مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

2298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَيُرْوٰى فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ

◆◆ حضرت کعب بن مالک انصاری ﷺ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر دو بھوکے بھیڑیوں کو بکریوں پر چھوڑ دیا جائے تو وہ انہیں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا مال اور مرتبے کا لالچ آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

2298- اخرجه احمد (۳/۴۵٦، ٤٦٠)، والدارمی (٤/۳۰٤): كتاب الرقاق: باب: ما ذئبان جائعان من طريق محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة، عن ابن كعب بن مالك، فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی گئی ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

2299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَا لِيْ وَمَا لِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے جب آپ اٹھے تو اس کا نشان آپ کے پہلو پر موجود تھا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے کوئی بچھونا استعمال کرلیں (تو مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میں دنیا میں صرف ایک سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سائے میں آتا ہے اور پھر آگے بڑھ جاتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ مُوسٰى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اپنے دوست کے دین (یعنی اخلاقیات) پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو یہ چاہئے کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کا دوست کون ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ وَعَمَلِهٖ

باب 38: انسان، اس کے اہل وعیال، مال اور عمل کی مثال

2299۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۷۶)؛ كتاب الزهد؛ باب؛ مثل الدنيا، حديث (۴۱۰۹)، احمد (۱/۳۹۱، ۴۴۱)، من طريق المسعودي، عن عمرو بن مرة، عن ابراهيم النخعي، عن علقمة، فذكره

2300۔ اخرجه ابوداؤد (۴/۲۵۹)؛ كتاب الادب؛ باب؛ من يومر ان يجالس، حديث (۴۸۳۳)، واحمد (۲/۳۰۳، ۳۳۴)، و عبد بن حميد (۱۴۱۸)، حديث (۱۴۳۱)، من طريق موسى بن وردان، فذكره

2301 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔ ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے اہلِ خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل ساتھ جاتے ہیں۔ اہلِ خانہ اور مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

باب 39: زیادہ کھانا مکروہ ہے

2302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ وَحَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهُ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی پیٹ سے زیادہ بُرے کسی برتن کو نہیں بھرتا۔ آدم کے بیٹے کے لئے چند لقمے کافی ہوتے ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں۔ اگر زیادہ ہی کھانا ہو تو (پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے، ایک تہائی حصہ پانی کے لئے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے رکھے۔

2301- اخرجه البخاري (۳۶۹/۱۱): كتاب الرقاق: باب: سكرات الموت، حديث (۶۵۱۴)، و مسلم (۲۲۷۳/۴): كتاب الزهد و الرقائق: حديث (۲۹۶۰/۵)، و النسائي (۵۳/۴): كتاب الجنائز: باب: النهي عن سب الاموات، حديث (۱۹۳۷)، و احمد (۱۱۰/۳)، و الحميدي (۵۰۰/۲)، حديث (۱۱۸۶)، من طريق عبد الله بن ابي بكر بن عمرو بن حزم، فذكره

2302- اخرجه احمد (۱۳۲/۴) من طريق يحيى بن جابر، فذكره

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب 40: ریاء کاری اور شہرت کا بیان

2303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ

قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جُنْدَبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دکھاوے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو ظاہر کر دے گا' جو شخص شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی (مشہور ہونے کی خواہش) کو ظاہر کر دے گا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

اس بارے میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حَدَّثَهٗ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَّبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهٗ وَعَلِمْتَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهٗ وَعَلِمْتُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ

2303۔ اخرجه احمد (۳/ ۴۰)، و البخاري في (الادب المفرد) (۹۰) مختصراً من طريق شيبان، عن فراس، عن عطية، فذكره.

2304۔ اخرجه ابن خزيمة في (صحيحه) (۴/ ۱۱۵)، حديث (۲۴۸۲) من طريق الوليد بن ابي الوليد ابوعثمان المدني، ان عقبة بن مسلم حدثه، ان شفيا الاصبحي حدثه، فذكره.

فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى ثُمَّ اَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهُ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْ بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ يَّقْتَتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عُلِّمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ اِنَّ فُلَانًا قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ فِيْ مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ الْوَلِيْدُ اَبُوْ عُثْمَانَ فَاَخْبَرَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِيْ دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ اَنَّهٗ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ هَالِكٌ وَّقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت شُفی اصبحی بیان کرتے ہیں: وہ مدینہ منورہ آئے تو وہاں ایک صاحب تھے جن کے پاس لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا یہ حضرت ابوہریرہ ؓ ہیں۔ شُفی بیان کرتے ہیں: میں ان کے قریب ہوگیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا' وہ لوگوں کو حدیث سنا رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے واسطے سے ایک سوال کرتا ہوں۔ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جسے آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنا ہو' اسے سمجھا ہو اس کا علم حاصل کیا ہو' تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں میں تمہیں ایسی حدیث سناؤں گا' جو نبی اکرم ﷺ نے

مجھے سنائی تھی۔ میں نے اسے سمجھا اور اس کو جان لیا (یعنی محفوظ رکھا) پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث بیان کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے اس گھر میں بیان کی تھی۔ اس وقت میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ گھر میں اور کوئی نہیں تھا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چیخ ماری جو زیادہ زوردار تھی اور بے ہوش ہو گئے پھر انہیں ہوش آیا تو انہوں نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ میں تمہارے سامنے ایسی حدیث بیان کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بیان کی تھی۔ اس وقت میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں موجود تھے۔ میرے اور آپ کے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی شخص نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زوردار چیخ ماری اور منہ کے بل آگے کی طرف گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر سہارا دیئے رکھا پھر ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے بتایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سامنے نزول کرے گا تا کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ سب لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ سب سے پہلے اس شخص کو بلایا جائے گا جس نے قرآن پاک جمع کیا (یعنی اس کا علم حاصل کیا) اور اس شخص کو بلایا جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا گیا اور اس شخص کو بلایا جائے گا جس کے پاس مال بہت زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے عالم سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں اس چیز کا علم نہیں دیا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ وہ جواب دے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا تھا (یعنی اس کی تلاوت کرتا تھا یا اس کی تعلیم دیتا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے: تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمہارا مقصد یہ تھا: یہ کہا جائے فلاں صاحب بڑے عالم ہیں' تو وہ کہہ دیا گیا۔

پھر مالدار شخص کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں فراخی عطا نہیں کی تھی۔ اتنی کہ تم کسی کے محتاج نہیں ہوئے؟ وہ جواب دے گا جی ہاں، اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے جو تمہیں دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں نے رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھا اور صدقہ و خیرات کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارا مقصد یہ تھا: یہ کہا جائے: فلاں شخص اتنا سخی ہے' تو وہ کہہ دیا گیا۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا' جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمہیں کس وجہ سے قتل کیا گیا' تو وہ جواب دے گا' تو نے اپنی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا' تو میں نے جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے' تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارا مقصد یہ تھا: یہ کہا جائے' فلاں شخص کتنا بہادر ہے' تو وہ کہہ دیا گیا۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ وہ تین لوگ ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں' ان کے ذریعے سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا،

عقبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: شفی نامی راوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا۔

ابوعثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: علاء بن ابوحکیم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اگر ان تینوں کے ساتھ یہ سلوک ہوگا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے تو ہم نے کہا: یہ شخص ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے اپنے چہرے کو پونچھا اور بولے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش و زیبائش کا طلب گار ہوگا ہم دنیا میں اس کے اعمال کا پورا بدلہ اسے دیں گے اور اس بارے میں اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں حصہ صرف آگ ہو گی اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ ضائع ہو جائے گا اور جو کچھ انہوں نے اعمال کئے تھے وہ باطل ہوں گے۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2305 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنِي الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ الضَّبِّيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَانٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "حُبّ حزن" سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حُبّ حزن" کیا چیز ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ایک سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کی گئی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! اس میں داخل کون ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دکھاوے کے طور پر قرآن مجید پڑھنے والے لوگ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ عَمَلِ السِّرِّ

باب 41: پوشیدہ طور پر عمل کرنا

2306 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ

2305- اخرجه ابن ماجه (۱/۸٤): المقدمة: باب: الانتفاع بالعلم و العمل به، حديث (۲۵٦)، من طريق عمار بن سيف الضبي، عن ابي معان البصري، عن ابن سيرين، فذكره.

أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَصْحَابُ الْأَعْمَشِ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ فَإِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَيُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ لِهَذَا لِمَا يَرْجُو بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ فَأَمَّا إِذَا أَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ لِيُكْرَمَ عَلَى ذَلِكَ وَيُعَظَّمَ عَلَيْهِ فَهَذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ رَجَاءَ أَنْ يُعْمَلَ بِعَمَلِهِ فَيَكُونُ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ فَهَذَا لَهُ مَذْهَبٌ أَيْضًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص جب کوئی عمل کرتا ہے اور اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب وہ ظاہر ہو جائے' تو اسے یہ بات اچھی لگتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو دوگنا اجر ملے گا۔ ایک چھپانے کا اجر اور ایک اس کے ظاہر ہونے کا اجر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اعمش اور دیگر راویوں نے اسے حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی وضاحت کی ہے: جب وہ ظاہر ہو جائے اور اسے اچھا لگے' اس کا مفہوم یہ ہے: لوگوں کا بھلائی کے حوالے سے اس کی تعریف کرنا اسے اچھا لگے' اس کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

"تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو"

تو لوگوں کا تعریف کرنا اسے اس لئے اچھا لگتا ہے۔

لیکن اگر اسے یہ تعریف اس لئے اچھی لگے کہ لوگوں کو جب اس کی بھلائی کا پتہ چلے' تو لوگ اس کی تعظیم و تکریم اس بنیاد پر کریں تو یہ چیز دکھاوا شمار ہوگی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب اس کا عمل ظاہر ہو' اور اسے یہ بات پسند آئے اس سے مراد یہ ہے: اسے یہ امید ہو کہ لوگ اس کے عمل کو دیکھ کر عمل کریں گے' اور اس طرح اس کے اجر میں اضافہ ہوگا' تو یہ اس کے لئے فائدے کی چیز ہوگی۔

2306۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱٤۱۲): كتاب الزهد: باب: الثناء الحسن، حديث (٤٢٢٦)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب 42: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرے گا

2307 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَبِیْرَ صَلَاةٍ وَّلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَیْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں، یا رسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے کوئی زیادہ نمازیں اور روزے تیار نہیں کئے، لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا، جس سے وہ محبت رکھے گا، اور تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام قبول کرنے کی خوشی کے بعد، میں نے مسلمانوں (یعنی صحابہ کرام کو) سب سے زیادہ اس بات پر خوش ہوتے دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2308 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ

وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

2307۔ اخرجه احمد (۳/۱۰٤، ۲۰۰) من طریق حمید، فذکرہ

2308۔ اخرجه احمد (۳/۲۲٦)، من طریق الحسن، فذکرہ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا' اور اسے وہی اجر ملے گا' جو اس نے عمل کیا ہوگا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

2309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَحْمُوْدٍ

◄► حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص آیا جس کی آواز بلند تھی۔ اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' حالانکہ وہ خود ان کا حصہ نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ جیسا کہ محمود نامی راوی نے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ

باب 43: اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا

2310 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِيْ

2309۔ اخرجه احمد (٢٣٩/٤، ٢٤٠، ٢٤١)، و الحميدي (٣٨٨/٢)، حديث (٨٨١)، من طريق زر بن حبيش، فذكره۔

2310۔ اخرجه مسلم (٢٠٦٧/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الذكر و الدعاء، و التقرب الى الله تعالىٰ، حديث (١٩/ ٢٦٧٥)، و احمد (٤٤٥/٢، ٥٣٩) والبخاري في (الادب المفرد) (٦٢٠)۔ من طريق جعفر بن برقان، عن يزيد بن الاصم، فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب 44: نیکی اور گناہ کا بیان

2311 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے، جو تمہارے من میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

باب 45: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنا

2312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ

2311- اخرجه مسلم (١٩٨٠/٤): كتاب البر و الصلة والادب: باب: تفسير البر و الاثم، حديث (١٤، ٢٥٥٣/١٥)، و احمد (١٨٢/٤)، و البخاري في (الادب المفرد) (٢٩٢، ٢٩٩) والدارمي (٣٢٢/٢): كتاب الرقاق: باب: البر الاثم من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي، عن ابيه، فذكره.

2312- اخرجه احمد (٢٣٦/٥، ٢٣٧، ٢٣٩)، و عبد الله بن احمد في (زوائد المسند) (٣٢٨/٥) من طريق عطاء بن ابي رباح، عن ابي مسلم الخولاني، فذكره.

اَبِیْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ حَدَّثَنِیْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثُوَبَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومسلم خولانی نامی راوی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

2313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: وَهٰكَذَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِثْلَ هٰذَا وَشَكَّ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ يَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ خُبَيْبٌ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ

2313- اخرجه مالك في (الموطا) (٩٥٢/٢، ٩٥٣): كتاب الشعر: باب: ما جاء في المتحابين في الله، حديث (١٤)، و مسلم (٧١٦/٢): كتاب الزكاة: باب: فضل اخفاء الصدقة، حديث (١٠٣١/٩١) من طريق خبيب بن عبد الرحمن، عن حفص بن عاصم.

مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا۔ اس دن جب اس کے اس سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران، وہ نوجوان جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' ہوئی ہو۔ وہ شخص جس کا دل ہمیشہ مسجد میں لگا رہتا ہو جب وہ وہاں سے نکلے' یہاں تک کہ دوبارہ اس میں چلا جائے۔ دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اس کی وجہ سے ملتے ہوں اور جدا ہوتے ہوں۔ ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے تو وہ یہ جواب دے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص جو کوئی صدقہ کرے' تو اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت اسی طرح مالک بن انس کے حوالے سے دوسری سند کے ہمراہ نقل کی گئی ہے۔ تاہم اس میں راوی کو شک ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

عبیداللہ بن عمر نے یہ خبیب بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں یہ شک نہیں ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں: جیسے امام مالک بن انس نے نقل کی ہے۔

اس کا مفہوم یہی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص کا دل مسجد سے متعلق رہتا ہو'

اور اس میں یہ الفاظ ہیں: کوئی منصب والی اور خوبصورت عورت۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب 46: محبت کی اطلاع دینا

2314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّالْمِقْدَامُ يُكْنٰى اَبَا كَرِيْمَةَ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی

سے محبت کرے تو وہ اسے اس بارے میں بتادے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوکریمہ'' ہے۔

2315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وَلَا نَعْرِفُ لِيَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ سَمَاعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ

◆◆ حضرت یزید بن نعامہ ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ بھائی چارگی قائم کرے تو اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلے (یا علاقے) کا نام دریافت کرلے کیونکہ اس طرح محبت زیادہ ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق یزید بن نعامہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی گئی ہے تاہم اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

باب 47: تعریف اور تعریف کرنے والوں کا ناپسندیدہ ہونا

2316 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثُوَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2316- اخرجه مسلم في (الصحيح) (٢٢٩٧/٤): كتاب الزهد و الرقائق: باب: النهي عن المدح اذا كان فيه افراط، حديث (٣٠٠٢/٦٨)، و ابن ماجه (١٢٣٢/٢): كتاب الادب: باب: المدح، حديث (٣٧٤٢)، و احمد (٥/٦)، و البخاري في (الادب المفرد) (٣٣٥) من طريق حبيب بن ابي ثابت، عن مجاهد عن ابي معمر، فذكره.

وَقَدْ رَوٰی زَائِدَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَدِيْثُ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ اَصَحُّ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِیُّ وَيُكْنٰی اَبَا مَعْبَدٍ وَّاِنَّمَا نُسِبَ اِلَی الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ لِاَنَّهٗ كَانَ قَدْ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ

◆◆ ابومعمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے ایک امیر کی تعریف کرنا شروع کی تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے اس کے چہرے پر مٹی پھینکنا شروع کی اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے: ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی پھینکیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زائدہ نامی راوی نے یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔

مجاہد نے ابومعمر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

ابومعمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ ان کی نسبت اسود بن عبد یغوث کی طرف کی گئی ہے کیونکہ جب یہ کم سن تھے تو اس نے انہیں منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔

2317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سَالِمٍ الْخَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثُوَ فِیْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے: ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

باب 48: مؤمن کے ساتھ رہنا

2318 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ سَالِمٌ اَوْ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ

2318- اخرجه ابوداؤد (٤/٢٥٩): كتاب الادب: باب: من يؤمر ان يجالس، حديث (٤٨٣٢)، و احمد (٣/٣٨)، و الدارمی (٢/١٠٣): كتاب الاطعمة: باب: من كره ان يطعم طعامه الا الاتقياء من طريق سالم بن غيلان، عن الوليد بن قيس، عن ابی سعيد، او عن ابی الهيثم، فذكره. الشك من سالم بن غيلان.

سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم صرف مؤمن کے ساتھ رہا کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار آدمی کھائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب 49: آزمائش پر صبر کرنا

2319 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے' تو اسے دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے' تو اس کے گناہ کی سزا کو روک لیتا ہے' یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پوری سزا دے گا۔

2320 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عظیم آزمائش کے نتیجے میں عظیم جزاء ملتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کچھ لوگوں کو پسند کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' تو جو شخص اس سے راضی رہتا ہے اسے رضا نصیب ہوتی ہے اور جو اس پر ناراض ہوتا ہے اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَال سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَّقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ

2319- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۳۸) كتاب الفتن: باب: الصبر على البلاء رقم (۴۰۳۱)، ولم يذكر صدر الحديث بل روى عجزه

متن حدیث: مَا رَاَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شدید تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2322 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ دِيْنُهٗ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِىْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِىَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِىْ عَلَى الْاَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

حدیث دیگر: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَىُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سب سے زیادہ شدید آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء پھر اس کے بعد جو لوگ درجہ بدرجہ ان کے قریب ہوں آدمی کو اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر اس کے دین میں پختگی ہوگی تو اس کو سخت آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا اور اگر اس کا دین کمزور ہوگا تو اسے اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ آدمی مسلسل آزمائش میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آزمائش اسے اس حالت میں چھوڑتی ہے جب وہ روئے زمین پر چلتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (یعنی وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی بہن سے بھی احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سے لوگ زیادہ شدید آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء اور پھر ان کے بعد درجہ بدرجہ (ان کے پیروکار)۔

2323 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ

2321۔ اخرجه البخاری (۱۰/۱۱۵): كتاب المرضى: باب: شدة المرض، حديث (۵۶۴۶)، و مسلم (۴/۱۹۹۰): كتاب البر و الصلة و الادب: باب: ثواب المومن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك، حديث (۴۴/۲۵۷۰)، و ابن ماجه (۱/ ۵۱۸)، كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (۱۶۲۲)، و احمد (۶/۱۷۲، ۱۸۱) من طريق شعبة، عن الاعمش، به

2322۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۳۳۴): كتاب الفتن: باب: الصبر على البلاء، حديث (۴۰۲۳)، و احمد (۱/۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۰، ۱۸۵) و الدارمی (۲/۳۲۰): كتاب الرقاق: باب: اشد الناس بلاء، و عبد بن حميد (۷۸)، حديث (۱۴۶) من طريق عاصم بن ابی بهدلة، عن مصعب بن سعد، فذكره

2323۔ اخرجه احمد (۲/۲۸۷، ۴۵۰) من طريق محمد بن عمرو، به

سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِىْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن مرد اور مؤمن عورت آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں جو ان کی جان، ان کی اولاد یا مال کے بارے میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو ان کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا (ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ ذَهَابِ الْبَصَرِ

باب 50: بینائی کا رخصت ہو جانا

2324 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَىْ عَبْدِىْ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِىْ اِلَّا الْجَنَّةَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ ظِلَالٍ اسْمُهٗ هِلَالٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں دنیا میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزیں (یعنی اس کی آنکھیں) سلب کر لیتا ہوں تو میری بارگاہ میں اس کی جزاء صرف جنت ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ابوظلال نامی راوی کا نام ''ہلال'' ہے۔

2325 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

2324- اخرجه البخاري (١٠/ ١٢٠) كتاب (المرضى): باب: فضل من ذهب بصره تعليقاً بعد حديث (٥٦٥٣).

2325- اخرجه احمد (٢/ ٢٦٥)، و الدارمي (٢/ ٣٢٣): كتاب الاضاحي: باب: ان الاضحية ليست بواجبة

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کی دو محبوب (آنکھیں) میں لے جاتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

اس بارے میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ اَبُوْ زُهَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِى الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ

حکم حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَوْلَهٗ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن عافیت میں رہنے والے لوگ یہ آرزو کریں گے جب (دنیا میں) آزمائش کا شکار رہنے والے لوگوں کو اجر و ثواب عطا کیا جائے گا کہ کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں کے ذریعے کاٹ دی جاتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے، طلحہ بن مصرف کے حوالے سے، مسروق سے اس روایت کا کچھ حصہ ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَال سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَحَدٍ يَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ مَدَنِىٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مرنے والا ہر شخص ندامت کا شکار ہوگا تو

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی ندامت کس بات پر ہوگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ نیکی کرنے والا ہوگا' تو اس بات پر ندامت کا شکار ہوگا کہ اس نے زیادہ نیکی کیوں نہیں کی اور اگر وہ گنہگار ہوگا' تو اس بات پر ندامت کا شکار ہوگا کہ اس نے گناہ چھوڑے کیوں نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یحییٰ بن عبیداللہ نامی راوی کے بارے میں شعبہ نے کچھ کلام کیا ہے۔ یہ یحییٰ بن عبیداللہ بن موہب مدنی ہیں۔

2328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَخْرُجُ فِىْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَّخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَبِىْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَىَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِىْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں کچھ لوگ نکلیں گے جو دنیا کو دین کے عوض میں حاصل کریں گے۔ وہ لوگوں کے سامنے دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی' لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہو؟ میرے سامنے یہ جرأت کر رہے ہو۔ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں' میں انہیں ایک ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا جس میں ان کا سمجھدار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2329 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ اَبِىْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِىْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِىْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَىَّ يَجْتَرِئُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ہے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں میں ان لوگوں کو ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ جس میں ان کا سمجھدار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا' کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں یا میرے سامنے یہ جرأت کرتے ہیں؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب 51: زبان کی حفاظت کا بیان

2330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وحَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زبان قابو میں رکھو۔ اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

2331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) صبح کے وقت ابن آدم کے تمام اعضاء زبان سے یہ التجا کرتے ہوئے کہتے ہیں: تم ہمارے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کیونکہ ہم

2330۔ اخرجہ الترمذی، ینظر (تحفۃ الاشراف) (۹۹۲۸)، و ذکرہ (المنذری) فی (الترغیب) (۳/۵۰۰)، و عزاہ لابن ابی الدنیا فی (العزلۃ) و فی (الصمت)، و البیہقی فی کتاب: (الزھد) وغیرہ، من طریق ابوامامۃ

2331۔ اخرجہ الترمذی، ینظر (تحفۃ الاشراف) (۴۰۳۷)، وذکرہ ابن المبارک فی (الزھد) (۳۵۸)، حدیثھا (۱۰۱۲) وعزاہ لابن ابی الدنیا.

تمہارے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر تم ٹھیک رہو گی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تم ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔ یہ اس روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے جسے محمد بن موسیٰ نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف حماد بن زید کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

کئی راویوں نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ يَتَكَفَّلْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَكَفَّلْ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَهْلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دو داڑھوں کے درمیان ہے۔ (یعنی زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان (یعنی شرمگاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس بارے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَّاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدَنِيٌّ وَّاسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی شر سے محفوظ کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ابوحازم نامی راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے جو عزہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور یہ صاحب کوفہ کے رہنے والے ہیں جو ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کرتے

2332- اخرجه البخاري (۳۱۴/۱۱): كتاب الرقاق: باب: حفظ اللسان، حديث (۶۴۷۴)، و طرفه من: (۶۸۰۷)، و احمد (۳۳۳/۵) من طريق عمر بن علي، سمع ابا حازم، فذكره

2333- تفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳۴۲۹)، و الحاكم (۳۵۷/۴)، و ابن حبان (۸/۲۴۰موارد)، حديث (۲۵۴۶)، و ابويعلي (۶۴/۱۱)، حديث (۶۲۰۰)، وقال: اسناده حسن

ہیں۔ یہ ابوحازم زاہد مدنی ہیں' ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ

◆◆ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے معاملے کے بارے میں بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ اعتراف کرو کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس بات کا اندیشہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور ارشاد فرمایا: اس کا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 52: بلاعنوان

2335 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ ثَلْجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی النَّضْرِ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ

2334- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۱٤): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة، حديث (۳۹۷۲)، و احمد (۳/٤۱۳)، و الدارمي (۲/۲۹۸): كتاب الرقاق: باب حفظ اللسان من طريق الزهري، عن محمد بن عبد الرحمن بن ماعز، فذكره.

2335- تفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۷۱۲۳)، و اخرجه البيهقي في (شعب الايمان) (٤/۲٤٥)، حديث (٤۹۵۱)، و ذكره المنذري في (الترغيب) (۳/۵۲۰)، حديث (٤۲٤۲).

اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بکثرت کلام نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بکثرت کلام کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جس کا دل سخت ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 53: بلاعنوان

2336 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ

◆◆ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کا ہر کلام اس پر بوجھ ہوتا ہے۔ اس کا اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے' جو نیکی کا حکم دے یا برائی سے منع کرے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن یزید نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 54: بلاعنوان

2337 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ

2336۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۳۱۰): كتاب الفتن: باب: كف اللسان في الفتنة، حديث (۳۹۷۴) و عبد بن حميد (۴۴۸)، حديث (۱۵۵۴) من طريق سعيد بن حسان المخزومي، قال حدثتني ام صالح، عن صفية بنت شيبة، فذكرته.

جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ اَبِى الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ مَا شَاْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِى الدُّنْيَا قَالَ فَلَمَّا جَآءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُوْمَ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهٗ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَيَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ صَدَقَ سَلْمَانُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعُمَيْسِ اسْمُهٗ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ اَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِىِّ

◆◆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے' تو انہوں نے سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو میلی کچیلی حالت میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ میلی کچیلی کیوں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے سامنے کھانا رکھا گیا' تو انہوں نے کہا: آپ کھالیں کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا' جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بھی کھانا کھالیا جب رات کا وقت ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابھی سو جائیں۔ وہ سو گئے پھر وہ اٹھنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ابھی سوتے رہیں پھر وہ سو گئے جب صبح کے قریب کا وقت ہوا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اب آپ اٹھ جائیں۔ ان دونوں حضرات نے اٹھ کر نماز ادا کی' پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کی ذات کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کے مہمان کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ ہر حق دار کو اس کا حق دیں پھر یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

ابوالعمیس نامی راوی کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

2337- اخرجه البخاري (٢٤٦/٤): كتاب الصوم: باب: من اقسم على اخيه ليفطر في التطوع، و لم ير عليه قضاء اذا كان اوفق له، حديث (١٩٦٨) وطرفه في (٦١٣٩)، و ابن خزيمة (٣٠٩/٣)، حديث (٢١٤٤)، من طريق ابي العميس، عن عون بن ابي جحيفة، فذكره.

بَابُ مِنْهُ

باب 55: بلاعنوان

2338 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

متنِ حدیث: قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنِ اكْتُبِىْ اِلَىَّ كِتَابًا تُوصِينِىْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِىْ عَلَىَّ فَكَتَبَتْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَتَبَتْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆ عبدالوہاب بن ورد' مدینہ منورہ کے رہنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خط میں لکھا کہ آپ مجھے خط میں کوئی نصیحت کریں جو زیادہ لمبی نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا۔

تم پر سلام ہو! امابعد! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی لوگوں کی ناراضگی میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کے غصے کو دور کر دے گا' اور جو شخص لوگوں کی رضا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا۔''

تم پر سلام ہو۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا۔ اس کے بعد انہوں نے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے تاہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2338۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۱٦۹۲۰)، و ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۱۰/۲۲۸)، وقال: رواه البزار من طريق قطبة بن العلاء عن ابيه و كلاهما ضعيف، و ابن حبان (۱/۵۱۰)، حديث (۲۷٦) من طريق عروة، عن عائشة و قال: اسناده حسن، و السهد المبارك في (الزهد) (٦٦)، حديث (۱۹۹)۔

كِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرِّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیامت کے تذکرے، دل کو نرم کرنے والی باتوں اور پرہیزگاری کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب 1: حساب اور قصاص (بدلہ لینے) سے متعلق روایات

2339 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِيَ وَجْهَهٗ حَرَّ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ يَّوْمًا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيْعٌ مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِيْ اِظْهَارِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِخُرَاسَانَ لِاَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا

توضیحِ راوی: اِسْمُ اَبِی السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ الْكُوْفِيُّ

◆ حضرت عدی بن حاتم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب قیامت کے دن تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا پروردگار اس طرح کلام کرے گا کہ اس شخص اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر وہ شخص

2339- اخرجه البخاری (۱۱/۰۸ ٤): كتاب الرقاق: باب: من نوقش عذب، حديث (۶۵۳۹، ۶۵٤۰) و كتاب التوحيد: باب: قول الله تعالىٰ (وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة)، حديث (۷٤٤۳)، مسلم (۴۷۹/۳ - الابی): كتاب الزكاة: باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة؟ و انها حجاب من النار، حديث (۶۸/۶۷، ۱۰۱۶)، و النسائی (۷۵/۵): كتاب (الزكاة) باب: القليل من الصدقة، حديث (۲۵۵۳)، و ابن ماجه (۶۶/۱) المقدمة، باب: فيما انكرت الجهمية، و كتاب الزكاة: باب: فضل الصدقة، حديث (۱۸٤۳)، و الدارمی (۳۹۰/۱): كتاب الزكاة، باب: الحث على الصدقة، و اخرجه احمد (۲۵۶/٤، ۲۵۸، ۳۷۷، ۳۷۹)، وابن خزيمة (۹۳/٤) حديث (۲٤۲۸).

اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف وہ چیز نظر آئے گی جسے اس نے آگے بھیجا تھا (یعنی اس کے اعمال نظر آئیں گے) پھر وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا' تو وہ صرف اسی چیز کو دیکھے گا جسے اس نے اپنے آگے بھیجا تھا (یعنی اپنے اعمال کو دیکھے گا) پھر وہ اپنے سامنے کی طرف دیکھے گا' تو اسے جہنم اپنے سامنے نظر آئے گی۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تم میں سے جو بھی شخص اپنی ذات کو جہنم سے بچا سکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہئے۔ خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ایسا کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوسائب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن وکیع نے یہ حدیث ہمیں اعمش کے حوالے سے بیان کی' پھر انہوں نے یہ بتایا اگر یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہو جو خراسان سے تعلق رکھتا ہو' تو اسے چاہئے کہ خراسان میں اس حدیث کو پھیلا کر ثواب حاصل کرے۔ کیونکہ "جہمیہ" اس کا انکار کرتے ہیں۔

2340 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ اَبُوْ مِحْصَنٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَزُوْلُ قَدَمُ ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَ اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَ اَبْلَاهُ وَمَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَ اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَّحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کسی بھی آدمی کے پاؤں اپنے پروردگار کی بارگاہ سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے' جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جائے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس شخص نے اسے کس کام میں صرف کیا؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس شخص نے اسے کس میں گزارا اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے اس مال کو کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (اس بارے میں) کہ اس نے اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ حدیث کے طور پر صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے حسین بن قیس نے روایت کیا ہے۔

حسین نامی راوی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2340۔ انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۷۱/۷)، حديث (۹۳۴۶)، واخرجه ابويعلى (۱۷۸/۹)، حديث (۵۲۷۱/۳۰۵)، و الطبراني في الصغير (۲۶۹/۱) وقال: تفردبه حميد بن مسعدة، و الخطيب في (تاريخ بغداد) (۴۴۰/۱۲)۔

2341 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَ فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَ اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَ اَبْلَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ بَصْرِيٌّ وَّهُوَ مَوْلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ وَاَبُوْ بَرْزَةَ اسْمُهٗ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ

◆◆ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بندے کے قدم (حساب کے دوران اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے) اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے یہ حساب نہیں لے لیا جائے گا کہ اس نے اپنی عمر کو کس چیز میں صرف کیا اور اس نے اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا اور اس نے اپنے مال کو کہاں سے حاصل کیا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس نے اپنے جسم کو کن کاموں میں مصروف کیا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سعید بن عبداللہ بن جریج نامی راوی حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

حضرت ابوبرزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

2342 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْ يَّاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهٖ وَصِيَامِهٖ وَزَكَاتِهٖ وَيَاْتِىْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درمیان وہ شخص مفلس شمار ہوتا ہے جس کے پاس درہم یا کوئی سامان نہ ہو۔ نبی

2341- اخرجه الدارمي (١/١٣٥)، باب: من كره الشهرة والمعرفة

2342- اخرجه مسلم (٤/١٩٩٧): كتاب البر و الصلة و الآدب، باب: تحريم الظلم، حديث (٢٥٨١)، و اخرجه احمد (٢/٣٠٣، ٣٣٤، ٣٧١)

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا مفلس شخص وہ ہوگا' جو قیامت کے دن نماز، روزے زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور اس عالم میں آئے گا کہ اس نے کسی شخص کو گالی دی ہوگی دوسرے پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا' اور کسی شخص کا مال کھایا ہوا ہوگا' اور کسی شخص کا خون بہایا ہوا ہوگا۔ کسی شخص کو مارا ہوگا لہٰذا اسے بٹھالیا جائے گا' اور اس کی نیکیاں بدلے کے طور پر وصول کر لی جائیں گی۔ یہ تو اس کی نیکیوں کا معاملہ ہے' جب اس کی نیکیاں (ان گناہوں کا) حساب پورا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی جو اس کے ذمے تھے تو دوسرے لوگوں کے گناہ لے کر اس کے نامۂ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے' اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2343 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِيْهِ عِنْدَهٗ مَظْلَمَةٌ فِيْ عِرْضٍ اَوْ مَالٍ فَجَآئَهٗ فَاسْتَحَلَّهٗ قَبْلَ اَنْ يُّؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے بھائی کے ساتھ اس کی عزت یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو' اور پھر وہ اپنے بھائی کے پاس جا کر اس سے اس زیادتی کو معاف کروا لے اس سے پہلے کہ (قیامت کے دن) اس سے بدلہ وصول کیا جائے۔ اس جگہ دینار یا درہم کام نہیں آئیں گے' اگر پہلے شخص کی کچھ نیکیاں ہوں گی' تو اس شخص کی نیکیوں میں سے لے لیا جائے گا' اور (دوسرے شخص کو بدلہ دیا جائے گا) اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی' تو ان (دوسرے لوگوں) کے گناہوں کا وزن اس پر ڈال دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

2344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

2343۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۷۲/۹): حدیث (۱۲۹۵۸)، اخرجه البخاری (۴۰۲/۱۱): کتاب الرقاق: باب: (۴۸)، حدیث (۶۵۳۴)، و احمد (۵۰۶/۲)۔

2344۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص ۶۱، حدیث (۱۷۷)، و مسلم (۱۹۹۷/۴): کتاب البر و الصلة و الاداب: باب: ترحیم الظلم ؟ حدیث (۲۵۸۲)۔ واخرجه احمد (۲۳۵/۲، ۳۲۳، ۳۷۲، ۴۱۱)، عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة به۔

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حق داروں کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری کی طرف سے بھی بدلہ دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2345 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ .

متن حدیث: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ أَوِ اثْنَيْنِ قَالَ سُلَيْمٌ لَا أَدْرِيْ أَيَّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰى أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّأْخُذُهُ إِلٰى عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّأْخُذُهُ إِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ إِلْجَامًا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ أَيْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

◆◆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب قیامت کا دن ہوگا' تو سورج کو بندوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔

سلیمان بن عامر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ معلوم نہیں ہے: اس سے مراد وہ میل ہے' جو زمین کی مسافت کے لئے استعمال ہوتا ہے یا پھر اس سے مراد وہ سلائی ہے' جس کے ذریعے سرمہ لگایا جاتا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) سورج ان لوگوں کو پگھلانا شروع کرے گا' تو وہ لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوب جائیں گے۔ ان میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا کسی کا گھٹنوں تک ہوگا کسی کا کمر تک ہوگا' اور کسی کا منہ تک ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دست مبارک کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ اس کے منہ میں اس کی لگام ڈالی جائے گی (یعنی پسینہ اس کے منہ تک ہوگا)

2345- اخرجه مسلم (۲۱۹۶/۴): كتاب الجنة صفة نعيمها و اهلها: باب: في صفة يوم القيامة، حديث (۲۸٦٤) واخرجه احمد (۳/٦)، عن عبد الرحمن بريد بن جابر عن سليم بن عامر عن المقداد بن الاسود به

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

2346 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَّهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ

متنِ حدیث: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ) قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِى الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ حدیث "مرفوع" ہے۔

(روایت کے الفاظ یہ ہیں' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) "جس دن لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ پسینے میں اتنے ڈوبے ہوئے ہوں گے کہ وہ ان کے نصف کانوں تک آ رہا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ شَاْنِ الْحَشْرِ

باب 2: حشر کی کیفیت کا بیان

2347 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَاَ (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ) وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرَاهِيْمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِىْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِىْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى

2346۔ اخرجه البخاری (۱۱/۰۰؛۴): كتاب الرقاق: باب: قول الله تعالىٰ: (الا يظن اولئك انهم مبعوثون۔)، حديث (۶۵۳۱)، و اخرجه مسلم (۲۱۹۵/۴): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: فى صفة يوم القيمة، حديث (۲۸۶۲)، و ابن ماجه (۱۴۳۰/۲): كتاب (الزهد) باب: ذكر البعث، حديث (۴۲۷۸). اخرجه (۱۳/۲، ۳۱، ۶۴، ۷۰، ۱۰۵، ۱۱۲، ۱۲۵، ۱۲۶)، و عبد بن حميد صد ۲۴۶، حديث (۷۶۳) عن نافع عن ابن عمر به.

2347۔ اخرجه البخاری (۵۵۱/۶): كتاب احاديث الانبياء: باب: قول الله (و اذكر فى الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها) (مريم: ۱۶) حديث (۳۴۴۷)، و اخرجه مسلم (۲۱۹۴/۴): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها. باب: فناء الدنياء، و بيان الحشر يوم القيامة، حديث (۲۸۶۰/۵۸) والنسائى (۱۱۴/۴): كتاب الجنائز: باب: البعث، حديث (۲۰۸۲)، و باب: اول من يكسى، حديث (۲۰۸۷) اخرجه احمد (۲۲۰/۱، ۲۲۳، ۲۲۹، ۲۳۵، ۲۵۳، ۲۵۷) و الحميدى (۲۲۶/۱): حديث (۴۸۳). عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ)

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا جس طرح انہیں پہلے پیدا کیا گیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

"جس طرح ہم نے انہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے ہم ایسا ضرور کریں گے۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا پھر میرے اُمتیوں میں سے کچھ لوگوں کو دائیں طرف لے جایا جائے گا' اور کچھ کو بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! یہ تو میرے ماننے والے ہیں' تو کہا جائے گا آپ نہیں جانتے۔ آپ کے بعد انہوں نے کون سی نئی چیز ایجاد کی تھی جب آپ ان سے جدا ہوئے تو یہ ایڑھیوں کے بل پیچھے کی طرف پھر گئے تھے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو میں وہی بات کہوں گا' جو نیک بندے نے کہی تھی' (جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے)

"اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کردے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔"

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مغیرہ بن نعمان کے حوالے سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2348 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن تم لوگوں کو پیدل اور سوار حالت میں اٹھایا جائے گا' اور کچھ لوگوں کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2348۔ تقدم بحدیث (۲۱۹۲) پراجع ثمہ، اخرجه النسائی (۸۲/۵، ۸۳): کتاب الزکاۃ: باب: من سال بوجه الله عزوجل، حدیث (۲۵٦۸) مختصراً، واحمد (۴۴٦/۴)، (۳/۵، ۴)۔ من طریق حکیم بن معاویة، فذکرہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَرْضِ

باب 3: پیشی کا بیان

2349 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيّ بْنِ عَلِيّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرْضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيّ الرِّفَاعِيّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ پہلی دو پیشیوں میں تفتیش ہوگی اور معذرتیں ہوں گی جبکہ تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال ہاتھوں میں دے دیئے جائیں گے تو کوئی شخص دائیں ہاتھ میں اسے پکڑے گا اور کوئی بائیں میں پکڑے گا۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے مستند نہیں ہے کیونکہ حسن نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بعض راویوں نے اس روایت کو علی بن عبداللہ رفاعی کے حوالے سے، حسن کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 4: بلاعنوان

2350 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا) قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَّرَوَاهُ اَيُّوْبُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ساتھ حساب کتاب میں حق

2350- اخرجه البخاری (۲۳۷/۱): كتاب العلم: باب: من سمع شيئا فراجع حتى يعرفه، حديث (۱۰۳)، و كتاب التفسير: باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا)، حديث (۴۹۳۹)، و الحديث في (۶۵۳۶، ۶۵۳۷)، و مسلم (۲۲۰۵/۴): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: اثبات الحساب، حديث (۲۸۷۶/۸۰) و ابوداؤد (۱۸۴/۳): كتاب الجنائز: باب: عيادة النساء، حديث (۳۰۹۳) واخرجه احمد (۴۷/۶، ۹۱، ۱۰۸، ۱۲۷، ۲۰۶)، من طرق عن عائشة به.

کی گئی وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے۔

"جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔"

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد پیشی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح حسن" ہے۔

اس روایت کو ایوب نامی راوی نے بھی ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 5: بلاعنوان

2351 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ فَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ فَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهٗ وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن ابن آدم کو اس طرح لایا جائے گا جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں مال و دولت اور طرح طرح کی نعمتیں عطا کیں اور تم پر اپنا انعام کیا' تو تم نے کیا' کیا؟ وہ جواب دے گا: میں نے اسے اکٹھا کیا اور اس میں اضافہ شروع کیا اور اسے پہلے سے زیادہ کر دیا (اے میرے پروردگار) تو مجھے واپس (دنیا میں) بھیج تاکہ میں ان سب کو لے کر آؤں تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے آگے کیا بھیجا؟ تو وہ کہے گا: میں نے اسے جمع کیا اس کو بڑھایا اور پھر اسے (دنیا میں) پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ دیا' تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں اس سارے کو لے آؤں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر اس شخص نے کوئی بھی بھلائی آگے نہیں بھیجی ہوگی' تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو کئی راویوں نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل

2351- انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۹۹/۱)، حديث (۱۱۶۱)، اخرجه ابويعلي (۱۵۲/۷)، حديث (۱۲۱/۱۳۶۶)، وقال: فيه مدلسون، و ابن جرير (المطالب العالية) (۱۸۵/۳)، حديث (۳۲۰۳)، و ابونعيم في (حلية الاولياء) (۳۱۰/۶) من طريق يزيد الرقاشي، عن انس.

کیا ہے اور انہوں نے اس کی سند بیان نہیں کی۔ (یا انہوں نے اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف نہیں کی ہے)

اسماعیل بن مسلم نامی راوی کو علم حدیث میں ان کے حافظے کے حوالے سے "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2352 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّوَلَدًا وَّسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِيْ يَوْمَكَ هٰذَا قَالَ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّمَعْنٰى قَوْلِهِ الْيَوْمَ اَنْسَاكَ يَقُوْلُ الْيَوْمَ اَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ هٰكَذَا فَسَّرُوْهُ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ) قَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں سننے، دیکھنے کی قوت، مال اور اولاد نہیں دیئے پھر میں نے تمہارے لئے جانوروں اور کھیتوں کو مسخر نہیں کیا تھا۔ میں نے تمہیں اس حالت میں نہیں رکھا تھا کہ تم بڑے بن گئے تھے اور تم لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگے تھے کیا تم یہ گمان کرتے تھے کہ تم آج کے دن (میری بارگاہ میں) حاضر نہیں ہو گے' تو وہ جواب دے گا: نہیں! تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: آج کے دن میں تمہیں اسی طرح تمہارے حال پر چھوڑ رہا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا۔

یہ حدیث "صحیح غریب" ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ کا مطلب یہ ہے: میں تمہیں عذاب میں چھوڑ رہا ہوں۔ بعض اہل علم نے اس درج ذیل کی اسی طرح وضاحت کی ہے۔

"آج کے دن ہم انہیں بھلا دیں گے" وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آج کے دن ہم انہیں عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 6: بلاعنوان

2353 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

"اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔"

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس کے خبر دینے سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا اطلاع دینا یہ ہے: وہ ہر بندے اور کنیز کے بارے میں یہ گواہی دے گی جو اس نے اس زمین کی پشت پر عمل کیا تھا اور وہ یہ کہے گی: اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کیا تھا۔ تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَاْنِ الصُّوْرِ

باب 7: صور کا بیان

2354 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: صور کیا چیز ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک سینگ (باجا) ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2352۔ اخرجه احمد (۲/۳۷۴)، عن عبد اللّٰه بن المبارك عن سعيد بن ابی ايوب عن يحيیٰ بن ابی سليمان عن سعيد المقبری عن ابی هريرة به

2354۔ اخرجه ابوداؤد (۴/۲۳۶)؛ كتاب السنة باب: فی ذكر البعث و الصور حديث (۴۷۴۲)، و الدارمی (۲/۳۲۵)؛ كتاب الرقائق؛ باب: فی نفخ الصور، و اخرجه احمد (۲/۱۶۲، ۱۹۲)، عن سليمان التيمی، عن اسلم العجلی، عن بشر بن شغاف عن عبد اللّٰه بن عمرو به

کئی راویوں نے اسے سلیمان تیمی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہم اسے صرف انہی سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

2355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں کس طرح آرام سے رہ سکتا ہوں؟ جبکہ سینگ (صور والے) فرشتے نے اپنا منہ اس کے ساتھ لگایا ہوا ہے اور کان اس بات پر لگائے ہوئے ہیں کہ اسے کب پھونک مارنے کا حکم ملے؟ اور وہ پھونک مار دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہ بہترین کارساز ہے ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطیہ نامی راوی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ شَاْنِ الصِّرَاطِ

باب 8: پل صراط کا بیان

2356 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: شِعَارُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ

2355۔ اخرجه احمد (۳/۷، ۷۳) ولی (۴/ ۳۷۴)، و الحمیدی (۲/ ۳۳۲): حدیث (۷۵۴)، و عبد بن حمید ص (۲۷۹): حدیث (۸۸۶)۔

2356۔ اخرجه عبد بن حمید (ص ۱۵۱)، حدیث (۳۹۴) عن عبد الرحمن بن اسحاق عن النعمان بن سعد بن المغیرة به۔

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پل صراط پر اہلِ ایمان کے لبوں پر یہ جاری ہوگا۔

''اے میرے پروردگار! سلامتی رکھنا''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2357 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ نضر بن انس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت کیجئے گا' تو آپ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کی: اگر پل صراط کے پاس میری آپ سے ملاقات نہ ہوسکی؟ تو آپ نے فرمایا: تم مجھے میزان کے قریب تلاش کرنا۔ میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی میری آپ سے ملاقات نہ ہوسکی؟ تو آپ نے فرمایا: تم مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ اور کہیں نہیں ہوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّفَاعَةِ

باب 9: شفاعت کا بیان

2358 أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ

2357۔ اخرجه احمد (۱۷۸/۳)، عن حرب بن ميمون ابوالخطاب عن النضر ابن انس به.

2358۔ اخرجه البخاري (۴۲۸/۶): كتاب احاديث الانبياء، باب: قول الله عز وجل: (ولقد ارسلنا نوحا الى قومه) (هود: ۲۵) حديث (۳۳۴۰)، و باب: (يزفون: النسلان في المشي) حديث (۳۳۶۱)، و كتاب التفسير: باب: (ذرية من حملنا مع نوح انه كان عبدا شكورا)، حديث (۴۷۱۲) ومسلم (۱/۱۸۴، ۲۰۳ - الابي): كتاب الايمان: باب: ادنى اهل الجنة منزلة فيها، حديث (۳۲۷/۱۹۴)، و ابن ماجه (۱۰۹۹/۲): كتاب الاطعمة: باب: (اطيب اللحم) حديث (۳۳۰۷)، عن ابي حيان التيمي عن ابي زرعة عن ابي هريرة به.

عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِی وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَبَلَغَ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَآئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰی قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَی الْبَشَرِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی عِيْسٰی فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ

مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَاَنَسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ كُوْفِيٌّ وَّهُوَ ثِقَةٌ وَّاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ کے سامنے دستی رکھی گئی تو آپ نے اسے کھانا شروع کیا۔ وہ آپ کو پسند تھی آپ دانتوں کے ذریعے نوچ کر اسے کھانے لگے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم لوگ یہ جانتے ہو ایسا کس طرح ہوگا؟ اللہ تعالیٰ پہلے والے اور بعد والے سب لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا۔ اس طرح کہ ایک شخص ان سب تک اپنی آواز پہنچا سکے گا' اور ان سب کو دیکھ سکے گا۔ سورج قریب آجائے گا۔ لوگ اتنے غم اور کرب کا شکار ہوں گے جو وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے' اور جسے وہ برداشت نہیں کر سکتے ہوں گے' تو لوگ ایک دوسرے سے یہ کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ تمہاری کیفیت کیا ہے؟ تم لوگ یہ جائزہ کیوں نہیں لیتے کہ کون شخص تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کر سکتا ہے' تو کچھ لوگ ایک دوسرے سے یہ کہیں گے' تم لوگوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہئے۔ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور یہ عرض کریں گے: آپ بنی نوع انسان کے جد امجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے۔ آپ میں اپنی روح کو پھونکا ہے اور اس کے حکم کے تحت فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم اس وقت کس پریشانی کا شکار ہیں اور کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا کہ یہ کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام ان سے یہ کہیں گے' میرا پروردگار آج اتنا غضب ناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ اس نے مجھے درخت سے منع کیا تھا۔ میں نے اس کی بات نہیں مانی۔ اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے۔ صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور یہ عرض کریں گے: اے حضرت نوح علیہ السلام! آپ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں روئے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ''شکر گزار بندہ'' رکھا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہماری حالت کیا ہے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ یہ پریشانی کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا پروردگار آج اتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے خلاف ایک دعا کی تھی اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور یہ عرض کریں گے: اے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام)! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی

ہیں اور اہلِ زمین میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے تین مرتبہ ذو معنی کلام کیا تھا۔

ابوحیان نامی راوی نے ان کا تذکرہ اپنی روایت میں کیا ہے۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے:) مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہ عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ذریعے آپ کو دیگر لوگوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے: ہم کس پریشانی میں ہیں تو وہ جواب دیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں ملا تھا۔ اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور یہ عرض کریں گے: اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس کا ایک ایسا کلمہ ہیں جسے اس نے سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا۔ اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کس پریشانی کا شکار ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ وہ کسی ذنب کا ذکر نہیں کریں گے۔ (لیکن یہ کہیں گے) مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ!

تو وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کس پریشانی کا شکار ہیں؟

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آجاؤں گا۔ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں چلا جاؤں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد کا اور اپنی تعریف بیان کرنے کا ایسا طریقہ میرے لئے کشادہ کرے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کے لئے کشادہ نہیں کیا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) تو وہ فرمائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر حساب لازم نہیں ہوا جنت کے دائیں طرف والے دروازے سے جنت میں داخل کردو۔ ویسے وہ لوگ دوسرے دروازوں سے داخل ہونے کا بھی حق رکھتے ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے اور جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 10: بلاعنوان

2359 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے تاہم اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

2360 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ يَّا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل

2359۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱/۱۵۲)، حدیث (۴۸۱)، و اخرجه البیهقی (۱/۲۸۷)، حدیث (۳۱۰) و ابن حبان (۸/۲۹۹ ۔ موارد)، حدیث (۲۵۹۶)، و ابویعلی (۶/۴۰)، حدیث (۳۲۸۴/۵۲۹)، والحاکم فی (المستدرك) (۱/۶۹) وقال: صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاه بهذا اللفظ۔

2360۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۴۱): کتاب الزهد: باب: ذکر الشفاعة، حدیث (۴۳۱۰)، عن جعفر بن محمد، عن ابیه عن جابر بن عبد الله به ،

کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد (یعنی امام باقر)! جو لوگ کبیرہ گناہوں کے مرتکب نہیں ہوں گے ان کا شفاعت سے کیا تعلق؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب" ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے حوالے سے اسے "غریب" قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 11: بلاعنوان

2361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِهِ.

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے پروردگار نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے: وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو اس طرح جنت میں داخل کرے گا کہ ان پر حساب دینا لازم نہیں ہوگا' اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے' (اور میرا پروردگار) تین مرتبہ لپ بھر کر (لوگوں کو جہنم سے آزاد کرے گا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2362 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِاِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ اَبِي الْجَذْعَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّابْنُ اَبِي الْجَذْعَاءِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ.

2361- اخرجه ابن ماجه (۱۴۳۳/۲): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم، حديث (۴۲۸۶)، واخرجه احمد (۲۶۸/۵)، عن اسماعيل بن عياش، عن محمد بن زياد الالهاني عن صدى بن عجلان به.

2362- اخرجه ابن ماجه (۱۴۴۳/۲): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (۴۳۱۶)، و اخرجه احمد (۴۶۹/۳، ۴۷۰)، و في (۳۶۶/۵): عن خالد الحذاء، عن عبد الله بن شقيق عن عبد الله بن ابى الجدعاء به.

◈ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ افراد کے ہمراہ ایلیاء کے مقام پر تھا۔ ان میں سے ایک صاحب بولے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں بنو تمیم سے زیادہ افراد داخل ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے علاوہ کوئی ہوگا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ صاحب چلے گئے تو میں نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابن ابی جذعاء رضی اللہ عنہ تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

حضرت ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے اور ان کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے۔

2363 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ جِسْرٍ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ

◈ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن عثمان بن عفان ربیعہ اور مضر (قبیلوں کے افراد جتنی تعداد میں) لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

2364 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعَصَبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◈ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ایک بڑے گروہ کی شفاعت کریں گے۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو ایک قبیلے کی شفاعت کریں گے۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو ایک جماعت کی شفاعت کریں گے اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو ایک شخص کی شفاعت کریں گے (اور ان کی شفاعت کی وجہ سے) وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 12: بلاعنوان

2365 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

2363۔ اخرجه الآجری فی (الشریعة) (۳۵۱)۔

2364۔ اخرجه احمد (۳/۲۰ ـ ۲۳)، و عبد بن حمید ص ۲۸۳، حدیث (۹۰۳) عن عطیة عن ابی سعید الخدری به۔

الْاَشْجَعِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھے یہ اختیار دیا ہے: میں اپنی نصف امت کو جنت میں داخل کروا دوں یا شفاعت کے حق کو اختیار کروں۔ تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا یہ شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس عالم میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

یہی روایت ابوالملیح نامی راوی کے حوالے سے ایک اور صحابی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اس میں یہ بات مذکور نہیں ہے: یہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس حدیث میں طویل قصہ مذکور ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ

باب 13: حوض (کوثر) کا تذکرہ

2366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِيْ حَوْضِي مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے حوض پر آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے کوزے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيْزَكَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2365۔ اخرجه احمد (٦/٢٣ ۔ ٢٩) من طرق عن ابی الملیح عن عوف بن مالك الاشجعی عن عوف بن مالك به۔
2366۔ اخرجه احمد (٣/٢٢٥)، عن بشر بن شعیب عن ابیه عن الزهری عن انس بن مالك به۔

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَّاِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَّاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا' اور وہ آپس میں اس بات پر فخر کا اظہار کریں گے' ان میں سے کس کے حوض پر زیادہ لوگ آئے ہیں؟ مجھے یہ امید ہے: میرے حوض پر سب سے زیادہ تعداد میں لوگ آئیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اشعث بن عبدالملک نامی راوی نے اس حدیث کو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ روایت درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَوَانِي الْحَوْضِ

باب 14: حوض (کوثر) کے برتنوں کا تذکرہ

2368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ

متن حدیث: قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيْدِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلٰى مَرْكَبِي الْبَرِيْدُ فَقَالَ يَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِيْ عَنْكَ حَدِيْثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِيْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حَوْضِيْ مِنْ عَدَنَ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكَاوِيْبُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَّمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا الدُّنُسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَ لِيَ السُّدَدُ وَنَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ اَنِّيْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ

2367- انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٤/٧٣)، حديث (٤٦٠٣)، اخرجه البخاري في (التاريخ) (١/٤٤)، حديث (٨٢)، و الطبراني في (الكبير) (٧/٢٥٦)، حديث (٦٨٨١)۔

2368- اخرجه ابن ماجه (٢/١٤٣٨): كتاب الزهد: باب: ذكر الحوض، حديث (٤٣٠٣)، احمد (٥/٢٧٥)، عن محمد بن المهاجر، عن العباس بن سالم اللخمي، عن ابي سلام الحبشي عن ثوبان به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهٗ مَمْطُوْرٌ وَّهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ

◆◆ ابوسلام حبشی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بلوایا تو میں ڈاک والے جانور پر سوار ہو کر آیا جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے ڈاک والے جانور پر سوار کر کے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام! میں آپ کو مشقت کا شکار نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث کا پتہ چلا جسے آپ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے بارے میں نقل کرتے ہیں تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں بالمشافہ طور پر آپ سے اسے سن لوں تو ابوسلام نے جواب دیا۔ مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء تک بڑا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے جو شخص اس میں سے پی لے گا۔ اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ سب سے پہلے اس حوض پر غریب مہاجرین آئیں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے۔ کپڑے میلے کچیلے ہوں گے۔ وہ لوگ جو صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے تھے اور جن کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے تھے"۔

اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بولے میں نے تو صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی بھی کی ہے اور میرے لئے بند دروازے کھولے بھی جاتے ہیں۔ میری شادی فاطمہ بنت عبدالمالک سے ہوئی ہے۔ اس لئے میں کم از کم یہ ضرور کروں گا کہ اپنے سر کو اس وقت تک نہیں دھوؤں گا' جب تک وہ گرد آلود نہ ہو جائے اور اپنے کپڑے اس وقت تک نہیں دھوؤں گا' جب تک وہ میلے کچیلے نہ ہو جائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہی روایت معدان بن ابوطلحہ کے حوالے سے' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

ابوسلام حبشی نامی راوی کا نام ممطور ہے۔ یہ شامی ہیں اور ثقہ ہیں۔

2369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِىْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ مُّصْحِيَةٍ مِّنْ اٰنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا شَرْبَةً لَّمْ يَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهٗ

2369- اخرجه مسلم (۱۷۹۸/٤): كتاب الفضائل: باب: اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم و صفاته، حديث (۳٦/۲۳۰۰)، واخرجه احمد (۱٤۹/٥)، عن ابى عبد الصمد العمى عب العزيز بن عبد الصمد، قال: عن ابى عمران الجونى عن عبد الله بن الصامت عن ابى ذربه.

مِثْلُ طُولِهٖ مَا بَيْنَ عُمَانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَّالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ

حدیث دیگر: وَّرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حَوْضِىْ كَمَا بَيْنَ الْكُوْفَةِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض (کوثر) کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے۔ وہ ستارے جو ایسی اندھیری رات میں ہوتے ہیں جس میں بادل نہ ہوں۔ وہ جنت کے برتنوں سے تعلق رکھتے ہوں گے جو شخص اس حوض میں سے پی لے گا۔ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہوگی اور اتنی ہوگی' جتنا عمان اور ایلہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ، حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ میرا حوض اتنا بڑا ہوگا جتنا کوفہ اور حجر اسود کے درمیان فاصلہ ہے۔

2370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ كُوْفِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اُسْرِىَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِيْلَ مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْاَلُوْهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَاؤُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ

2370- اخرجه البخاري (١٠/ ١٦٤): كتاب الطب؛ باب: من اكتوى او كوى غيره، و فضل من لم يكتو، حديث (٥٧٠٥)، وباب: من لم يرق، حديث (٥٧٥٢)، و كتاب الرقاق؛ باب: يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، حديث (٦٥٤١)، و مسلم (١/ ٦٣٧ - الابي) كتاب الايمان: باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب؟ حديث (٣٧٤/ ٢٢٠)، و اخرجه احمد (١/ ٢٧١ - ٣٢١)، من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی تو آپ کا گزر کچھ ایسے انبیاء کے پاس سے جن کے ساتھ کافی لوگ تھے' کچھ ایسے انبیاء کے پاس سے ہوا' جن کے ساتھ چند لوگ تھے۔ کچھ ایسے انبیاء کے پاس سے ہوا جن کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' یہاں تک کہ آپ کا گزر ایک بڑے گروہ کے پاس سے ہوا (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو جواب دیا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہیں لیکن آپ اپنا سر اٹھائیے اور ملاحظہ کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو وہاں ایک بڑی جماعت تھی جس نے افق کو اِس طرف سے بھی اور اُس طرف سے بھی بھر دیا تھا تو یہ بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور آپ کی امت کے ان افراد کے علاوہ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے آپ سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا اور آپ نے بھی ان کے سامنے اس کی وضاحت نہیں کی۔ لوگوں نے یہ کہا: اس سے مراد ہم لوگ ہوں گے۔ (جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے) کچھ حضرات نے یہ کہا: اس سے مراد ہماری اولاد ہوگی جو دین فطرت اور اسلام پر پیدا ہوئے ہوں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے یہ بتایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگواتے۔ جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور فال نہیں نکالتے بلکہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں ان میں سے ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ان میں سے ہوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِىْ صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

2371- انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۱/ ۲۸٤)، حديث (۱۰۷٤)، من طريق ابوعمران الجوني عن انس، و الحديث اخرجه البخاري (۲/ ۱۷) كتاب مواقيت الصلاة: باب: تضييع الصلاة عن وقتها رقم (۵۲۹) من طريق غيلان عنه به.

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اب مجھے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رائج ہوتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نماز کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اپنی نمازوں کے بارے میں تم لوگ جو کچھ کرتے ہو وہ تمہارے علم میں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ابوعمران جونی سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

◆◆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ بندہ بہت برا ہے جو خود کو (دوسروں سے) اچھا سمجھے اور تکبر کرے اور ''کبیر متعال'' کو بھول جائے۔ اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو سختی کرے اور زیادتی کرے اور ''جبار'' اور ''اعلیٰ ذات'' کو بھول جائے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو بھول جائے اور لعو ولعب میں مشغول ہو جائے اور قبر اور گل سڑ جانے کو بھول جائے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو سرکشی اور نافرمانی کرے اور اپنے آغاز اور انتہاء کو بھول جائے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنالے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو دین میں شبہات شامل کر دے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو لالچ کو رہنما بنالے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جس کی خواہش نفس اسے گمراہ کر دے اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جس کی خواہشات اسے ذلیل کر دیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

2373 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارُوْدِ الْاَعْمٰى وَاسْمُهُ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ،

2372۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۲۰۹/۱۱)، حدیث (۱۵۷۵۵)، وذکر الهیثمی فی (مجمع الزوائد) (۲۳۷/۱۰) من حدیث نعیم بن همار الغطفانی، وعزاه الی الطبرانی، وفیه طلحة بن زید الرقی و هو ضعیف۔

2373۔ اخرجه احمد (۱۳/۳)، عن عطية بن سعد العوفي عن ابي سعيد الخدري به۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفًا وَّهُوَ اَصَحُّ عِنْدَنَا وَاَشْبَهُ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو اس کی بھوک کے عالم میں کھانا کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس (پہلے مؤمن کو) قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا' اور جو مؤمن کسی پیاسے مؤمن کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگا ہوا خالص مشروب پلائے گا' اور جو مؤمن کسی دوسرے مؤمن کی ضرورت کے وقت اسے لباس پہننے کے لئے دے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز لباس پہنائے گا''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یہی روایت عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہمارے نزدیک یہ بات زیادہ مستند اور قرین قیاس ہے۔

2374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ التَّمِيْمِىُّ حَدَّثَنِىْ بُكَيْرُ بْنُ فَيْرُوْزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى النَّضْرِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خوفزدہ ہو وہ رات کے ابتدائی حصے میں سفر شروع کر دیتا ہے اور جو شخص رات کے ابتدائی حصے میں سفر شروع کر دے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے۔ یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس روایت کو صرف ابونضر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2375 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ الثَّقَفِىُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

2374۔ اخرجه عبد بن حميد ص ٤٢٥ حديث (١٤٦٠).

2375۔ اخرجه ابن ماجه (٢/١٤٠٩) كتاب الزهد: باب: الورع و التقوى، حديث (٤٢١٥)، و عبد بن حميد ص ١٧٦ حديث (٤٨٤) من ابى النضر هاشم بن القاسم، عن ابوعقيل، عبد الله بن عقيل عن عبد الله بن يزيد عن ربيعة بن زيد عن عطية بن قيس عن عطية السعدى به.

عَقِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَاْسُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ تا کہ وہ ان میں مبتلا ہونے سے بچ جائے جن میں حرج ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2376 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر تم لوگ (میرے پاس سے اٹھ کر بھی) اسی طرح رہو جیسے میری موجودگی میں ہوتے ہو تو فرشتے اپنے پروں کے ذریعے تم پر سایہ کر لیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 15: بلاعنوان

2377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَلْمَانَ اَبُوْ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَّلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ كَانَ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ

2376- اخرجه احمد (٣٤٦/٤)، عن ابي داؤد الطيالسي عن عمران، يعني القطان، عن قتادة عن يزيد عن حنظلة الاسدي به

بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِىْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ

◄► حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر چیز کی ایک مخصوص کشش ہوتی ہے اور ہر پُرکشش چیز سے بے رغبتی بھی ہوتی ہے۔ اگر وہ شخص سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو مجھے اس کے بارے میں (بھلے کی) امید ہے اور اگر انگلیوں کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو تم اسے کسی گنتی میں شمار نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ دین یا دنیا کے کسی معاملے میں اس کی طرف انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا جائے ماسوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

2378 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ يَعْلٰى عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُّرَبَّعًا وَّخَطَّ فِىْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَّخَطَّ خَارِجًا مِّنَ الْخَطِّ خَطًّا وَّحَوْلَ الَّذِىْ فِى الْوَسَطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِىْ فِى الْوَسَطِ الْاِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهٗ اِنْ نَّجَا مِنْ هٰذَا يَنْهَشُهٗ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ

فی الباب: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے مربع کی شکل میں لکیریں کھینچیں اور پھر ان لکیروں کے درمیان میں ایک لکیر کھینچی پھر اس مربع کے باہر ایک لکیر کھینچی اور جو درمیان میں لکیر تھی اس کے اردگرد کچھ اور لکیریں کھینچیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ آدم کا بیٹا ہے۔ یہ اس کی زندگی ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو درمیان میں ہے یہ انسان ہے اور یہ جو لکیریں ہیں یہ اس کو لاحق ہونے والے حادثات ہیں اگر وہ ایک سے نجات پالے تو دوسرا اسے اچک لیتا ہے اور یہ باہر والی لکیر اس کی امید ہے۔ (یعنی اس کی خواہشات ہیں)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2379 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2378۔ اخرجه البخاری (۲۳۹/۱۱): كتاب الرقاق: باب: في الامل و طوله، حديث (٦٤١٧)، و ابن ماجه (١٤١٤/٢): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل، حديث (٤٢٣١)، و الدارمی (٣٠٤/٢): كتاب الرقاق: باب: في الامل والاجل، و اخرجه احمد (٣٨٥/١)، عن يحيى بن سعيد، عن سفيان، عن ابيه عن ابى يعلى منذر، عن ربيع بن خثيم عن ابن مسعود به.

متن حدیث: يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کے ہمراہ دو چیزیں جوان رہتی ہیں۔ ایک مال کا لالچ اور دوسرا لمبی عمر کا لالچ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2380 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِى الْهَرَمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◄► مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کی تخلیق اس طرح کی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں 99 آفات ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی آفت اسے لاحق نہ ہو تو بھی وہ بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2381 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِىْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِىْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2379۔ اخرجه البخاری (۲۴۳/۱۱): كتاب الرقاق: باب: من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله اليه فى العمر، حديث (۶۴۲۰)، و اخرجه مسلم (۷۲۴/۲): كتاب الزكاة: باب: كراهة الحرص على الدنيا، حديث (۱۰۴۶/۱۱۳ ۔ ۱۰۴۷/۱۱۵)، و ابن ماجه (۱۴۱۵/۲): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل؟ حديث (۴۲۳۴)، و اخرجه احمد (۱۱۵/۳ ۔ ۱۱۹ ۔ ۱۹۲ ۔ ۲۵۶ ۔ ۲۷۵)، عن شعبة و ابى عوانة و هشام عن قتادة عن انس بن مالك به۔

2380۔ انفرد به الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۶۱/۴): حديث (۵۳۵۲)۔ و اخرجه ابونعيم فى (الحلية) (۲۱۱/۲)، وقال: تفرد به عن قتادة عمران۔

2381۔ اخرجه احمد (۱۳۶/۵)، و عبد بن حميد ص ۸۹، حديث (۱۷۰)، عن سفيان، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن الطفيل عن ابى بن كعب به۔

◆◆ طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا: جب دو تہائی رات گزر جاتی۔ تو آپ اٹھ کر کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ قیامت آ رہی ہے' جس کے بعد دوسری سختی ہے موت اپنی سختیوں سمیت آ رہی ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں' تو میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو میں نے عرض کی: (میں اپنی عام نفلی عبادات کا) ایک چوتھائی کرلوں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر نصف کرلوں؟ آپ نے فرمایا: جو تم پسند کرو لیکن اگر زیادہ کرلو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر دو تہائی کرلوں؟ آپ نے فرمایا: جو تم پسند کرو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی: پھر میں (اپنی نفلی عبادات کے اوقات کا) سارا حصہ آپ ﷺ پر درود بھیجوں گا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں یہ تمہاری تمام پریشانیوں کے حل کے لئے کافی ہوگا' اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2382 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبَانَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الصَّبَّاحِ ابْنِ مُحَمَّدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیاء کرو جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! الحمدللہ ہم لوگ حیاء کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی طور پر حیاء کرنے کا مطلب یہ ہے: تم اپنے سر کی اور جو کچھ اس میں ہے۔ (یعنی ناک، کان، آنکھ وغیرہ کی) حفاظت کرو اور اپنے پیٹ کی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی حفاظت کرو اور موت کو یاد رکھو جو شخص آخرت چاہتا ہے' وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے' جو شخص ایسا کرلے گا' تو اس نے واقعی حیاء کی (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیاء کی جو حیاء کرنے کا حق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ابان بن اسحاق نے صباح بن محمد سے نقل کیا ہے۔

2383 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ ح وحَدَّثَنَا

2382- اخرجه احمد (۳۸۷/۱): عن محمد بن عبيد عن ابان بن اسحاق، عن الصباح بن محمد عن مرة الهمدان عن ابن مسعود به.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ اَبِى مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

قول امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِى الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ وَاِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِى الدُّنْيَا

وَيُرْوٰى عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتّٰى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيْكَهُ مِنْ اَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ

◆◆ حضرت شداد بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ عقل مند شخص وہ ہے' جو اپنے آپ کو عبادت میں مصروف رکھے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے' اور بے وقوف شخص وہ ہے' جو اپنی خواہش نفس کی پیروی کرے' اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: مَنْ دَانَ نَفْسَهُ اس سے مراد یہ ہے: وہ شخص دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اس سے پہلے کہ قیامت کے دن اس سے حساب لیا جائے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: تم لوگ اپنے نفس کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ جو شخص دنیا میں اپنا محاسبہ کرلے گا اس کے لئے قیامت کے دن حساب دینا آسان ہوگا۔

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک پرہیزگار نہیں ہوتا جب تک اپنا محاسبہ نہ کرے بالکل اسی طرح جیسے وہ اپنے شراکت دار کا محاسبہ کرتا ہے کہ اس کی خوراک کہاں سے آئی ہے؟ اس کا لباس کہاں سے آیا ہے؟ (یعنی اس کی آمدن حلال ہے یا حرام ہے؟)

2384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

2383۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱٤۲۳): كتاب الزهد: باب: ذكر الموت والاستعداد له ، حديث (٤٢٦١)، و اخرجه احمد (٤/١٢٤)، عن ابى بكر بن ابى مريم عن ضمرة بن حبيب عن شداد بن اوس به۔

2384۔ انفردبه الترمذى ذكره المنذرى فى (الترغيب) (٤/١٣٣)، حديث (٤٨٨٤)، و البيهقى فى (شعب الايمان) (١٠/٣٩٨)، حديث (٨٢٨)۔

بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متن حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيَ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيَ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ

حدیثِ دیگر: قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ اللّٰهُ لَهُ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَّاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر تشریف لائے آپ نے کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لذتوں کوختم کرنے والی چیز (یعنی موت کو) بکثرت یاد کرو تو یہ تمہیں اس چیز کی فرصت نہ دے جس میں میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ (یعنی ہنسنے کا موقع نہ ملے) تو تم لذتوں کوختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو! قبر روزانہ یہ کہتی ہے: میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں اکیلے رہنے کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں جب بندہ مؤمن کو اس میں دفن کر دیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی: تمہیں خوش آمدید ہے۔ میری (یعنی زمین کی) پشت پر جتنے بھی لوگ چلتے ہیں تم مجھے ان میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ اب تمہیں میرے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اب تم میرا حسن سلوک دیکھنا پھر وہ قبر اس شخص کے لئے حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے لیکن جب کسی گنہگار بندے یا کافر شخص کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں ہے تم میری پشت پر چلنے والے ناپسندیدہ ترین شخص تھے۔ آج تمہیں میرے حوالے کیا گیا ہے اور تم میرے پاس چلے آئے ہو۔ تو اب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ تنگ ہوتی ہے اور اسے بھینچ دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے اشارے کے ذریعے یہ بات بتائی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: اس شخص پر 70 ایسے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک زمین پر پھونک مارے تو رہتی دنیا تک وہاں کبھی کوئی چیز نہ اُگے۔ وہ اس شخص کو کاٹتے ہیں اور نوچتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس مردے کو حساب کے لئے (قیامت کے دن) لے جایا جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: قبر یا تو جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک چٹائی کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی میں نے اس کا نشان آپ کے پہلو پر دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث میں طویل قصہ موجود ہے۔

2386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

متنِ حدیث: اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ وَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

2385۔ اخرجه البخاری (۱/۲۲۳): كتاب العلم: باب: التناوب في العلم، حديث (۸۹)، و الحديث اطرافه في (۲٤٦۸ ۔ ٤۹۱۳ ۔ ٤۹۱٤ ۔ ٤۹۱۵ ۔ ۵۱۹۱ ۔ ۵۲۱۸ ۔ ۵۸٤۳ ۔ ۷۲۵٦ ۔ ۷۲٦۳)، و البخاری في (الادب المفرد) ص ۲٤۷، حديث (۸٤۳)، و مسلم (۲/۱۱۰۵): كتاب الطلاق: باب: في الايلاء و اعتزال السنة و تخيير هن ، و قوله تعالىٰ: ان تظاهرا عليه. حديث (۳۰/۱٤۷۹)، و ابوداؤد (٤/۳۵۱): كتاب الادب: باب: في الرجل يفارق الرجل ثم يلقاه ايسلم عليه؟، حديث (۵۲۰۱)، و النسائی (٤/ ۱۳۷): كتاب الصيام: باب: كم الشهر ؟ حديث (۲۱۳۲)، و ابن ماجه (۲/۱۳۹۰): كتاب الزهد باب: ضجاع آل محمد صلى الله عليه وسلم ، حديث (٤۱۵۳)، و اخرجه احمد (۱/۳۳ ۔ ۳٦ ۔ ٤۸ ۔ ۱۷٤)، وابن خزيمة (۳/۲۰۷): حديث (۱۹۲۱)، و حديث (۲۱۷۸)، عن عبيد الله و عبيد بن حنين و ابوزميل و سعيد عن ابن عباس به عن عمر به.

2386۔ اخرجه البخاری (۷/۳۷۱): كتاب المغازی: باب: (۱۲)، حديث (٤۰۱۵)، و مسلم (٤/۲۲۷۳): كتاب الزهد و الرقاق: باب :۔، حديث (٦/۲۹٦۱) و ابن ماجه (۲/ ۱۳۲٤): كتاب الفتين: باب: فتن المال، حديث (۳۹۹۷)، عن ابن شهاب الزهرى عن عروة بن الزبير، عن المسور بن مخرمة عن عمرو بن عوف به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ' جو بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں اور غزوہ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے ہیں' وہ یہ بتاتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے جب انصار کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کے بارے میں پتہ چلا تو وہ فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کثیر تعداد میں شریک ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو یہ لوگ آپ ﷺ کے سامنے آئے تو نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے: تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے: ابوعبیدہ کچھ ساز و سامان لے کر آیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو اور امید رکھو اس چیز کی جو تمہیں خوش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ دنیا تمہارے لئے کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جس طرح وہ لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور وہ تمہیں بھی ہلاکت کا شکار کر دے گی۔ جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ اَنِّي اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبَى اَنْ يَاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے عطا کر دیا۔ میں نے آپ سے پھر مانگا تو آپ نے پھر عطا کر دیا۔ میں نے آپ سے پھر مانگا تو آپ نے پھر عطا کر دیا پھر ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ

2387۔ اخرجه البخاری (۳۹۳/۳): کتاب الزکاة: باب: الاستعفاف عن المسالة، حدیث (۱۴۷۲)، و کتاب الوصایا: باب: تاویل قوله تعالیٰ: (من بعد وصية یوصی بها او دین) (النساء:۱۲)، حدیث (۲۷۵۱) والحدیث فی (۳۱۴۳ ۔ ۶۴۴۱)، والنسائی (۶۰/۵): کتاب الزکاة: باب: الید العلیا، حدیث (۲۵۳۱)، وباب: مسالة الرجل فی امر لا بد له منه، حدیث (۲۶۰۱ ۔ ۲۶۰۲ ۔ ۲۶۰۳)، و الدارمی (۳۸۸/۱): کتاب: الزکاة باب: النهی عن المسالة، وکتاب الرقاق: باب: الدنیا خضرة حلوة و اخرجه الامام احمد (۴۳۴/۳)، و الحمیدی (۲۵۳/۱): حدیث (۵۵۳)۔

مال سرسبز وشاداب اور مزیدار ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے۔اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص لالچ کے ذریعے اسے حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال اس شخص کی طرح ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ کے بعد اب میں کسی سے بھی' مرتے دم تک کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلایا کرتے تھے تا کہ انہیں کچھ دیں تو وہ قبول کرنے سے انکار کردیتے تھے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا تا کہ انہیں کچھ دیں تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی چیز وصول کرنے سے انکار کردیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں حکیم کے بارے میں تم سب کو گواہ بنا رہا ہوں' میں نے ان کا حق ان کے سامنے پیش کیا تھا جو اس مالِ غنیمت میں سے تھا لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت حکیم بن حزام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندگی میں کبھی بھی کسی شخص سے کوئی چیز نہیں مانگی' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: ابْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بِالسَّرَّاءِ بَعْدَهٗ فَلَمْ نَصْبِرْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◈ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تنگی میں مبتلا کیا گیا' تو ہم نے صبر سے کام لیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں خوشحالی میں مبتلا کیا گیا' تو ہم صبر سے کام نہیں لے سکے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

2389 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَّمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهٗ

2389- انفرد به الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٠٦/٣)، حديث (٣٦٩٥)، ذكر المنذری فی (الترغيب) (٢٠٠/...)، حديث (٤٦٣٤)، وعزاه للبزار بلفظ (من كانت نيته الآخرة...) و ذكره الهيثمی فی (مجمع الزوائد) (٢٥٠/١٠) وعزاه للبزار.

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس کی سوچ کا مرکز آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غناء ڈال دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو سمیٹ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس سرنگوں ہوکر آتی ہے اور جس شخص کی سوچ کا مرکز صرف دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔ اس کے معاملات کو بکھیر دیتا ہے اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جو اس کا نصیب ہوتی ہے۔

2390 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِىْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِلَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهٗ هُرْمُزُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو میری عبادت میں مشغول ہو جا۔ میں تیرے سینے کو بے نیازی سے بھر دوں گا۔ میں تیری محتاجی کو ختم کر دوں گا' اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا' تو میں تجھے مصروف رکھوں گا' اور تیری محتاجی کو ختم نہیں کروں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوخالد والبی نامی راوی کا نام ہرمز ہے۔

2391 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِىَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى قَوْلِهَا شَطْرٌ تَعْنِىْ شَيْئًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت ہمارے پاس کچھ جَو تھے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ہم اس میں سے کھاتے رہے۔ پھر میں نے ایک کنیز سے کہا: اے ماپ لو! جب اس نے ماپ لیا' تو کچھ ہی عرصے بعد وہ ختم ہو گئے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر ہم اسے ایسے ہی رہنے دیتے تو اس سے زیادہ عرصے تک ایسے ہی کھاتے رہتے۔

2390- اخرجه ابن ماجه (۱۳۷۶/۲): كتاب الزهد: باب: الهم الدنيا: حديث (۴۱۰۷): و احمد (۳۵۸/۲).

2391- اخرجه البخاری (۲۴۱/۶): كتاب فرض الخمس: باب: نفقة نساء النبی صلی الله علیه وسلم وبعد وفاته، حديث (۳۰۹۷) و كتاب الرقاق: باب فضل الفقر، حديث (۶۴۵۱)، و مسلم (۲۲۸۲/۴) كتاب الزهد و الرقائق: باب ـ، حديث (۲۹۷۳/۲۷)، و ابن ماجه (۱۱۱۰/۲): كتاب الاطعمة: باب: خبز الشعير، حديث (۳۳۴۵)، عن هشام بن عروة، عن ابيه، عن عائشه به

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

لفظ شطر سے مراد "کچھ" ہے۔

2392 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِىِّ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيلُ عَلٰى بَابِىْ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزَعِيهِ فَاِنَّهٗ يُذَكِّرُنِى الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ تَقُوْلُ عَلَمُهَا مِنْ حَرِيْرٍ كُنَّا نَلْبَسُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے دروازے پر ایک ایسا پردہ لگایا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اسے اتار دو! کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمارے پاس ایک پرانی اونی چادر تھی جس پر ریشم سے نقش ونگار بنے ہوئے تھے ہم اسے اوڑھا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

2393 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس سے آپ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2394 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِىَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِىَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِىَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِىُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلَ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں سے کیا

2392۔ اخرجه مسلم (١٦٦٦/٣): كتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم تصوير صورة الحيوان، و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه۔ حديث (٢١٠٧/٨٨)، و النسائي (٢١٣/٨): باب: التصاوير: حديث (٥٣٥٣) و اخرجه احمد (٤٩/٦ ـ ٥٣ ـ ٢٤١)، عن داؤد بن ابي هند، عن عزرة بن عبد الرحمن، عن حميد بن عبد الرحمن، عن سعد بن هشام عن عائشة به

2394۔ اخرجه احمد (٥٠/٦) يحيى بن سعيد عبن سفيان، عن ابي اسحاق عن ابي مسرة عن عائشة

باقی بچا ہے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اس میں سے صرف ایک دستی بچی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دستی کے علاوہ باقی سب بچ گیا ہے۔ (کیونکہ اسے صدقہ کر دیا گیا تھا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

ابومیسرہ نامی راوی ہمدانی ہیں اور ان کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

2395 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنْ كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کوئی مہینہ ایسے گزار دیتے تھے کہ اس دوران ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔ صرف پانی اور کھجور پر گزارا ہوتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2396 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَّلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى اَحَدٌ وَّلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُهُ تَحْتَ اِبْطِهِ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے جتنا خوفزدہ کیا گیا ہے۔ اتنا اور کسی کو نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے جتنی اذیت دی گئی ہے اتنی کسی کو اذیت نہیں دی گئی۔ مجھ پر تیس دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ جب میرے اور بلال کے لئے اتنا بھی کھانا نہیں تھا کہ اسے کوئی ذی روح کھا سکے، ماسوائے اس چیز کے جو بلال کی بغل میں آجاتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2395۔ اخرجه البخاري (١١/٢٨٧): كتاب الرقاق: باب: كيف عيش النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه و تخليهم عن الدنيا، حديث (٦٤٥٨)، و مسلم (٤/٢٢٨٢): كتاب الزهد و الرقائق: باب۔ حديث (٢٦/٢٩٧٢)، و ابن ماجه (٢/١٣٨٨): كتاب الزهد: باب: معيشة آل محمد صلى الله عليه وسلم حديث (٤١٤٤)۔ و اخرجه احمد (٦/٥٠)، عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به۔

2396۔ اخرجه ابن ماجه (١/٥٤): المقدمه، (فضائل سلمان و ابي ذر و المقداد)، حديث (١٥١)، و اخرجه احمد (٣/١٢٠ ـ ٢٨٦)، و عبد بن حميد ص ٣٩٢: حديث (١٣١٧) عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك به۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جب نبی اکرم ﷺ مکہ سے تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اتنا کھانا تھا جو بغل کے نیچے دبایا جاسکے۔

2397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ

متنِ حدیث: خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوبًا فَحَوَّلْتُ وَسَطَهُ فَاَدْخَلْتُهُ عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسَطِي فَحَزَمْتُهُ بِخُوصِ النَّخْلِ وَاِنِّي لَشَدِيدُ الْجُوعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكَرَةٍ لَهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي كُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِي دَلْوَهُ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِي تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّي اَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِي فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زبانی اسے سنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن سردی کے موسم میں میں نبی اکرم ﷺ کے گھر سے نکلا میں نے ایک بودار چمڑا لیا اسے درمیان میں سے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور اسے کھجور کے پتوں سے باندھ دیا' اس وقت مجھے بہت شدید بھوک لگی ہوئی تھی اگر نبی اکرم ﷺ کے گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔ میں نکلا تا کہ کوئی چیز تلاش کروں۔ میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنی زمین میں موجود تھا اور کھجور کے درخت کو پانی دے رہا تھا۔ میں نے دیوار میں موجود سوراخ کے ذریعے جھانکا تو وہ بولا: اے دیہاتی! تمہارا کیا مسئلہ ہے۔ کیا تم ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول (کنویں میں سے پانی) نکالو گے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ تم دروازہ کھولو تا کہ میں اندر آجاؤں اس نے دروازہ کھولا میں اندر گیا۔ اس نے اپنا ڈول مجھے پکڑا دیا۔ میں جب بھی ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا' یہاں تک کہ میری ہتھیلی بھر گئی۔ تو میں نے اس کا ڈول چھوڑ دیا۔ میں نے کہا: میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ میں نے ان کھجوروں کو کھالیا اور وہ پانی پی لیا پھر میں مسجد میں آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس میں موجود پایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2398 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ

2397- انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٦٨/٧): حديث (١٠٣٣٨) ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٣١٧/١٠) مطولاً، و قال: رواه ابويعلى وفيه راو لم يسم، وبقية رجاله ثقات.

2398- اخرجه البخاري (٤٦٠/٩): كتاب الاطعمة: باب: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه ياكلون، حديث (٥٤١١) وباب: (٤٠)، حديث (٥٤٤١ - ٥٤٤١م)، و ابن ماجه (١٣٩٢/٢): كتاب الزهد: باب: معيشة اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٤١٥٧)، واخرجه احمد (٢٩٨ - ٣٠٣ - ٤١٥).

الْجُرَيْرِيّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متن حدیث: اَنَّهُ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کو انتہائی بھوک لاحق ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک ایک کھجور دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2399 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا وَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا ہم تین سو افراد تھے ہم نے اپنے کھانے کا سامان اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا ہمارا کھانے کا سامان ختم ہو گیا' یہاں تک کہ ہم میں سے ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اے ابوعبداللہ! ایک کھجور کے ساتھ آدمی کا کیسے گزارا ہو سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں جب وہ بھی نہیں ملی تو ہمیں اس کی قدر و قیمت کا احساس ہوا پھر ہم سمندر تک آ گئے۔ وہاں ایک مچھلی موجود تھی جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا ہم اٹھارہ دن تک اسے کھاتے رہے جتنا ہمارا جی چاہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے وہب بن کیسان کے حوالے سے اِسے مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2400 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ

2399- اخرجه مالك (٢/ ٩٣٠): كتاب اصفة النبي صلى الله عليه وسلم باب: جامع ما جاء في الطعام و الشراب، حديث (٢٤)، و البخاري (٥/ ١٥٢): كتاب الشركة: باب: الشركة في الطعام و النهد و العروض، حديث (٢٤٨٣)، و الحديث في (٢٩٨٣ - ٤٣٦٠ - ٤٣٦١ - ٤٣٦٢ - ٥٤٩٣ - ٥٤٩٤)، و مسلم (٣/ ١٥٣٥): كتاب الصيد و الذبائح: باب: اباحة ميتات البحر، حديث (١٧/ ١٩٣٥)۔ و النسائي (٧/ ٢٠٧)، كتاب الصيد و الذبائح: باب: ميتة البحر، حديث (٤٣٥١)، و ابن ماجه (٢/ ١٣٩٢): كتاب الزهد: باب: معيشة اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حديث (٤١٥٩)، و اخرجه احمد (٣/ ٣٠٦)۔

مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ

متن حدیث: اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ الْيَوْمَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَّرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَّوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ ابْنُ مَيْسَرَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَّمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ كُوْفِيٌّ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آئے ان کے جسم پر صرف ایک چادر تھی جس پر فرو کے پیوند لگے ہوئے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کیونکہ وہ پہلے کس طرح نعمتوں میں تھے اور اس وقت ان کی کیا حالت تھی؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی کہ جب تمہیں صبح کے وقت ایک لباس پہننے کو ملے گا' اور شام کے وقت ایک اور لباس پہننے کو ملے گا۔ تمہارے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا' تو دوسرا اٹھا لیا جائے گا۔ تم اپنے گھروں میں یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا ہے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت ہم آج کے مقابلے میں بہتر حالت میں ہوں گے' اور زیادہ توجہ کے ساتھ عبادت کر سکیں گے' اور ہمیں محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آج اس سے زیادہ بہتر حالت میں ہو' جس میں اُس دن ہو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یزید بن زیاد نامی راوی ابن میسرہ ہیں اور مدنی ہیں۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن زیاد دمشقی' جو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' وکیع، مروان بن معاویہ، یزید بن ابوزیاد کوفی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے علاوہ سفیان، شعبہ، ابن عیینہ اور دیگر آئمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

2400۔ انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٦٨/٧)، حديث (١٠٣٣٩)، و اخرجه هناد بن السري في الزهد: (٣٨٩/٢)، حديث (٧٥٨)، و عزاه لابي يعلى مطولا.

2401 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَّاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمِ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّ بِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ عُمَرُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنْ لَّبَنٍ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَّاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَائَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهُ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِيْ اَنْ اُدِيْرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَا يُغْنِيْنِيْ وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ فَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ وَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهُ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى ثُمَّ شَرِبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اصحاب صفہ'' اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی گھر نہیں تھا۔ ان کی کوئی زمین نہیں تھی۔ اس اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (بعض اوقات) میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا (اور بعض اوقات) بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں لوگوں کے راستے میں بیٹھا ہوا تھا جہاں سے وہ گزر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ (اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے (اور اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے آپ

2401- اخرجه البخاری (۱۱/۳۳) كتاب الاستئذان: باب: اذا دعی الرجل فجاء هل يستاذن؟ حديث (٦٢٤٦)، واخرجه احمد (٥١٥/٢)، عن عمر بن ذر، عن مجاهد عن ابی هريرة به.

نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ، میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو! پھر آپ تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے آ گیا۔ آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دی گئی۔ آپ نے (گھر کے اندر) دودھ کا ایک پیالہ پایا تو دریافت کیا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ تو آپ کو بتایا گیا: فلاں شخص نے اسے ہمارے لئے تحفے کے طور پر بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی گھر بار اور مال نہیں تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آتی تھی تو وہ آپ ان لوگوں کو بھجوا دیا کرتے تھے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے لیکن جب آپ کے پاس کوئی چیز تحفے کے طور پر آتی تھی تو وہ آپ انہیں بھی بھجوایا کرتے تھے آپ اس کا کچھ حصہ خود استعمال کرتے تھے۔ اور انہیں اس چیز میں شریک کر لیتے تھے۔ (اب آپ نے انہیں بلوایا) تو مجھے یہ بات بہت بری لگی میں نے سوچا تمام اہلِ صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہوگی؟ کیونکہ میں ان لوگوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں ہوں۔ اس لئے مجھے یہ حکم دیں گے کہ میں وہ پیالہ لے کر ان سب کے پاس جاؤں تو امید تو یہ ہے کہ مجھے اس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا جبکہ میری تو یہ آرزو تھی کہ میں اسے اتنا پی لیتا جس سے میری تسلی ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس لئے میں ان لوگوں کے پاس آیا میں نے انہیں دعوت دی پھر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اس پیالے کو پکڑو اور انہیں (پینے کے لئے) دو! میں نے پیالہ پکڑا اور اسے ایک شخص کی طرف بڑھایا۔ اس نے پی لیا، یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا، تو اس نے اس پیالے کو واپس کر دیا۔ میں نے اسے دوسرے کی طرف بڑھایا (یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے تمام لوگوں نے اسے پی لیا) یہاں تک کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گیا، تو تمام حاضرین سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے کو پکڑا اس پر اپنا دستِ مبارک رکھا پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اب تم پیو! میں نے پی لیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اور پیو! (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں پیتا رہا اور آپ یہ فرماتے رہے: اور پیو، یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ اب اسے پینے کی مزید گنجائش نہیں ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے کو پکڑا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْبَكَّاءُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَائَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

2402- اخرجه ابن ماجه (۱۱۱۱/۲): كتاب الاطعمة: باب: الاقتصاد في الاكل و كراهة الشبع، حديث (۳۳۵۰)، عن عبد العزيز بن عبد الله ابي يحيىٰ القريشي عن يحي البكاء عن ابن عمر به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ڈکار لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ڈکار کو ہم سے دور رکھو! کیونکہ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ بھوکے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ اس بارے میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2403 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ يَا بُنَىَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوفُ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيءُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيْحُ الضَّاْنِ

◆◆ ابوبردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے! اگر تم نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم پر بارش نازل ہو جاتی تھی تو تم یہ سمجھتے کہ ہماری بو بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے: ان حضرات کے کپڑے اون سے بنے ہوئے تھے تو جب اس پر بارش نازل ہوتی تھی تو ان کے کپڑوں سے بھیڑ کی بو آتی تھی۔

2404 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

قَالَ الْبِنَاءُ كُلُّهٗ وَبَالٌ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہر طرح کی تعمیر وبال ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) جو عمارت ضروری ہو اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا اور اس پر کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا۔

2405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

2403- اخرجه ابوداؤد (٤/٤٤): كتاب اللباس: باب: فى لبس الصرف و الشعر، حديث (٤٠٣٣)، و ابن ماجه (٢/ ١١٨٠): كتاب اللباس: باب: لبس الصرف، حديث (٣٥٦٢)، و اخرجه احمد (٤/٤٠٧ - ٤١٩)، عن قتادة عن ابى بردة عن ابى موسى الاشعرى به.

2405- اخرجه احمد (٣/٤٣٨ - ٤٣٩). عن سهل بن معاذ بن انس الجهنى عن معاذ بن انس به.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ حُلَلِ الْاِيْمَانِ يَعْنِىْ مَا يُعْطٰى اَهْلُ الْاِيْمَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ

◆◆ حضرت سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع کی وجہ سے (قیمتی اور بہترین) لباس ترک کر دے گا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کی موجودگی میں بلوائے گا' اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حلوں میں سے جو چاہے پہن لے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ایمان کے حلوں سے مراد جنت کے وہ حلے ہیں جو اہلِ ایمان کو عطا کیے جائیں گے۔

2406 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ هٰكَذَا قَالَ شَبِيْبُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّاِنَّمَا هُوَ شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر طرح کا خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار ہوتا ہے۔ سوائے تعمیر کے' اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

محمد بن حمید نے اسی طرح بیان کیا ہے: راوی کا نام شبیب بن بشیر ہے حالانکہ اس کا نام شبیب بن بشر ہے۔

2407 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِىْ وَلَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِىْ نَفَقَتِهٖ كُلِّهَا اِلَّا التُّرَابَ اَوْ قَالَ فِى الْبِنَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: میری بیماری طویل ہو چکی ہے اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا ''تم لوگ موت کی آرزو نہ کرنا'' تو میں ضرور اس کی آرزو کرتا۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: آدمی

2407- تقدم بحديث (٩٧٠). ذكره المنذري في الترغيب (٦٣٤/٢)، حديث (٢٨٠٠)، وعزاه للترمذي.

جو کچھ خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر دیا جاتا ہے۔ سوائے اس کے جو مٹی پر خرچ کیا جائے (یعنی جو تعمیرات وغیرہ پر خرچ کیا جائے)
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں مٹی میں (خرچ کیا جائے)
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَاَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نَّصِلَكَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حصین بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' (یعنی کچھ مانگا) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سوال کرنے والے سے دریافت کیا، کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم لوگ رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے مانگا ہے اور مانگنے والے کا حق ہوتا ہے' تو اس شخص کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ایک کپڑا دیا اور پھر ارشاد فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو لباس پہناتا ہے' تو وہ لباس اس دوسرے مسلمان کے جسم پر جب تک رہتا ہے' وہ پہلا شخص اللہ تعالیٰ کی حفظ و ایمان میں رہتا ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

2409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ الْاَعْرَابِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ

2408۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۷۹/۴)، حدیث (۵۴۰۹)، و اخرجه الحاکم (۱۹۶/۴) و قال: حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه بلفظ من کسا مسلما ثوبالم یزل۔، وذکره الترمذی فی الترغیب (۴۴/۳)، حدیث (۳۱۱۰۰)، بلفظ (ما من مسلم کسا مسلما۔۔) وعزاه للترمذی و الحاکم۔

2409۔ اخرجه ابن ماجه (۴۲۳/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها: باب: ماجاء فی قیام اللیل، حدیث (۱۳۳۴)، وکتاب الاطعمة باب: اطعام الطعام، حدیث (۳۲۵۱)، و الدارمی (۳۴۰/۱): کتاب الصلاة: باب: فضل صلاة اللیل، و کتاب الاستئذان: باب: افشاء السلام و اخرجه احمد (۴۵۱/۵)، و عبد بن حمید ص ۱۷۹: حدیث (۴۹۶)، عن عوف بن ابی جمیلة الاعرابی، عن زرارة بن اوفی عن عبد الله بن سلام به۔

متن حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یعنی مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب یہ بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ لوگوں کے درمیان میں بھی آیا تا کہ آپ کی زیارت کروں جب میری نظر آپ کے چہرۂ مبارک پر پڑی تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے۔ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

اے لوگو! (اپنے درمیان) سلام کو پھیلا دو (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور اس وقت (نفل) نماز ادا کرو جب لوگ سو چکے ہوں۔ (ایسا کرنے کے نتیجے میں) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (کچھ) کھا کر شکر ادا کرنے والا صبر کے ساتھ روزہ رکھنے والے کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي

2410۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۹/۵۰۰)، حدیث (۱۳۰۷۲) اخرجه الحاکم (۱۳٦/٤) و قال صحیح الاسناد و لم یخرجاه، و ابن حبان فی (صحیحه) (۱٦/۲)، حدیث (۳۱۵)، و البیهقی فی (السنن) (۳۰٦/٤) من طریق عمر بن علی، عن معن، عن المقبری، و حنظلة عن ابی هریرة۔

2411۔ اخرجه احمد (۲۰۰/۳ - ۲۰٤)، عن حمید عن انس بن مالك به۔

الْمَهْنَا حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جن لوگوں کے مہمان بنے ہیں۔ ہم نے زیادہ مال کی موجودگی میں ان سے زیادہ خرچ کرنے والا اور کم مال ہوتے ہوئے ان سے زیادہ ہمدرد کوئی قوم نہیں دیکھی۔ یہ لوگ ہماری طرف سے کام کر لیتے ہیں اور ہمیں معاوضے میں شریک کر لیتے ہیں' یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا ہے کہ یہ سارے کا سارا اجر حاصل کر لیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں (ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا) جب تک تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے رہو گے' اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

2412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُّوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو جہنم پر حرام ہوگا' اور جہنم اس پر حرام ہوگی؟ ہر وہ شخص جو ساتھ رہے تو آسانی فراہم کرے' اور نرمی کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مَهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تھے' تو کیا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: آپ گھر کے کام کاج کر لیتے تھے جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو آپ اٹھ کر نماز ادا کرنے لگتے

2412- اخرجه احمد (١/٤١٥)، عن موسى بن عقبة، عن عبد الله بن عمرو الاودى عن ابن مسعود به.

2413- اخرجه البخارى (٢/١٩١): كتاب الاذان: باب: من كان في حاجة اهله فاقيمت الصلاة فخرج، حديث (٦٧٦)، و كتاب النفقات: باب: خدمة الرجل فى اهله، حديث (٥٣٦٣)، و كتاب الادب: باب: كيف يكون الرجل فى اهله؟ حديث (٦٠٣٩)، و البخارى فى الادب المفرد ص ١٥٩ حديث (٥٣٧)، و اخرجه احمد (٦/٤٩ - ١٢٦ - ٢٠٦). عن شعبة، عن الحكم بن عتيبة، عن ابراهيم، عن الاسود بن يزيد عن عائشة به.

تھے۔(یا نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2414 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلَبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَّجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِىْ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَىْ جَلِيْسٍ لَّهُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تھا تو آپ اس سے مصافحہ کیا کرتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے بلکہ وہ شخص خود اپنا ہاتھ کھینچتا تھا۔ آپ اپنا چہرہ اس کے چہرے سے نہیں پھیرتے تھے، یہاں تک کہ وہ خود کسی اور طرف چلا جاتا تھا۔ آپ کو کبھی بھی سامنے بیٹھے ہوئے شخص کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

2415 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِىْ حُلَّةٍ لَّهُ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص ایک حلہ پہن کر نکلا جس پر وہ تکبر کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا زمین نے اسے پکڑ لیا، تو وہ اس میں دھنستا رہے گا۔ (راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں) وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2416 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرٍو

2414- اخرجه ابن ماجه (٢/ ١٢٢٤): كتاب الادب: باب: اكرام الرجل جليسه، حديث (٣٧١٦)، عن ابى يحيى الطويل عمران بن زيد، عن زيد العمى عن انس به.

2415- اخرجه احمد (٢/ ٢٢٢) عن عطاء بن السائب، عن ابيه به.

2416- اخرجه البخارى فى (الادب المفرد) ص ١٦٤، حديث (٥٥٦) و اخرجه احمد (٢/ ١٧٩)، و الحميدى (٢/ ٢٧٢): حديث (٥٩٨)، عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو به.

بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَيُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو آدمی کی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا' اور ہر طرف سے ان پر ذلت مسلط ہو جائے گی اور انہیں جہنم میں ایک قید خانے کی طرف دھکیلا جائے گا جس کا نام بولس ہوگا۔ ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو بدبودار کیچڑ کی شکل کی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2417 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَّهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو' تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی موجودگی میں اسے بلائے گا' اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے اختیار کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2418 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهٗ جَنَّتَهٗ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْمُنْكَدِرِ هُوَ اَخُوْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ

2418- انفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (٣٩١/٥)، حديث (٣١٤٦)، ذكره المنذري في (الترغيب) (٧١٩/١)، حديث (١٣٩٧) و عزاه لابي الشيخ في الثواب و ابي القاسم الاصبهاني،

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں' جو انہیں اختیار کرلے گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنا خاص فضل کرے گا' اور اسے جنت میں داخل کردے گا۔ کمزور شخص پر نرمی کرنا، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوبکر بن منکدر' محمد بن منکدر کے بھائی ہیں۔

2419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَسَلُوْنِی الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا سَاَلَ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِیْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِیْ كَلَامٌ وَّعَذَابِیْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّهٗ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِیْ كَرِبَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گمراہ رہو گے' سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں' تو تم مجھ سے ہدایت مانگو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا تم سب غریب ہو ماسوائے اس کے جسے میں بے نیاز کردوں تو تم مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ تم سب گنہگار ہو' ماسوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کروں تو تم میں سے جو شخص یہ جانتا ہو کہ میں اس بات کی قدرت رکھتا ہوں کہ میں بخش دوں تو وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے' تو میں اس کی مغفرت کردوں گا' اور میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا' اور اگر تمہارے سب پہلے والے اور سب بعد والے، سب زندہ اور سب مرحومین' سب تر اور خشک لوگ اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار بندے کی مانند ہو

2419- اخرجه ابن ماجه (۱٤۲۲/۲): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبه حديث (٤٢٥٧)، و اخرجه احمد (١٥٤/٥ - ١٧٧)، عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم، عن ابی ذر الغفاری به.

جائیں تو اس کے ذریعے میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنا اضافہ بھی نہیں کریں گے' اور اگر تمہارے سب پہلے والے اور سب بعد والے سب زندہ اور سب مرحومین، سب تر اور سب خشک لوگ اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے بدبخت ترین بندے کی مانند ہو جائیں تو بھی میری بادشاہی میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کریں گے' اور اگر تمہارے سب پہلے والے اور سب بعد والے، سب زندہ اور سب مرحومین سب تر اور خشک لوگ ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے ہر شخص' جو اس کی آرزو ہو سکتی ہے' اسے مانگے تو میں تم میں سے ہر ایک مانگنے والے کو (اس کے سوال کے مطابق) عطا کروں گا' اور اس سے میری بادشاہی میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی کہ جس طرح کوئی شخص سمندر کے پاس سے گزرتے ہوئے اس میں سوئی ڈبوئے اور پھر نکال کر یہ دیکھے کہ (اس نے سوئی کے ذریعے سمندر کا کتنا پانی کم کیا ہے) میں سخی ہوں میرے پاس سب کچھ ہے اور میں بزرگی کا مالک ہوں میں جو چاہتا ہوں' وہ کرتا ہوں۔ میرا عطا کرنا حکم ہے اور میرا عذاب' کلام (کے ذریعے واقع ہو جاتا) ہے کسی بھی شے کے بارے میں میرا حکم یہ ہے: جب میں اس کا ارادہ کر لوں تو اسے یہ فرماتا ہوں: ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو شہر بن حوشب کے حوالے سے، معدیکرب کے حوالے سے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

2420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰى طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّلٰكِنِّىْ سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَّطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ اَرْعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِىْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اذْهَبِىْ فَهِىَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِى اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَّيْلَتِهِ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَفَعُوْهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

توضیحِ راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ هُوَ كُوْفِيٌّ وَّكَانَتْ جَدَّتُهُ سُرِّيَّةً لِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّرَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ اَهْلِ الْعِلْمِ

2420۔ اخرجه احمد (۲/۲۳).

◄◄►► حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور میں نے آپ کو یہ بات ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں' یہاں تک کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سات تک گنتی کی اور پھر فرمایا: اس سے بھی زیادہ مرتبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کفل'' نامی شخص کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا وہ کسی بھی گناہ کا ارتکاب کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی۔ اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے۔ اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا' جب وہ اس کے ساتھ زنا کرنے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی۔ اس نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ کیا میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے۔ اس عورت نے جواب دیا: نہیں! لیکن یہ ایک ایسا عمل ہے' جو میں نے کبھی نہیں کیا اور انتہائی مجبوری کے عالم میں' میں اس پر مجبور ہوئی ہوں' تو وہ بولا: تم یہ کام کر رہی ہو؟ حالانکہ تم نے پہلے کبھی یہ کام نہیں کیا: تم جاؤ! یہ دینار تمہارے ہوئے پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اب میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا' تو صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا: اللہ تعالیٰ نے ''کفل'' کی مغفرت کر دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

شیبان اور دیگر راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں غلطی کی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مذکور ہے حالانکہ یہ سند محفوظ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: عبداللہ بن عبداللہ رازی نامی راوی کوفہ کا رہنے والا ہے اور اس کی دادی حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں۔

عبیدہ ضبی، حجاج بن ارطاۃ اور دیگر اکابر اہل علم نے عبداللہ بن عبداللہ رازی کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

2421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدِهِمَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَالْاٰخَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يَّخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ وَّقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ بِهٖ هٰكَذَا فَطَارَ

حدیثِ دیگر: وَقَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَّجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَّهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ

2421۔ اخرجه البخاری (۱۰۵/۱۱): كتاب الدعوات: باب: التوبة، حديث (۶۳۰۸)، و اخرجه مسلم (۲۱۰۳/۴): كتاب التوبة: باب الحض على التوبة و الفرح بها، حديث (۲۷۴۴/۳)، واخرجه احمد (۳۸۳/۱).

فَرَجَعَ اِلٰی مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ رَأْسِهٖ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حارث بن سوید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے دو باتیں بیان کیں۔ایک ان کا اپنا قول تھا اور دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تھی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: مؤمن اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے' جیسے کوئی شخص پہاڑ کے دامن میں کھڑا ہو' اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ یہ پہاڑ اس پر گر پڑے گا' اور گنہگار شخص اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے جیسے وہ مکھی ہے' جو اس کی ناک پر آ کر بیٹھ گئی ہے اور وہ اسے ایسے کرے گا' اور وہ اڑ جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی شخص کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو ایک خطرناک بے آب و گیاہ میدان میں ہو اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان اور دیگر سامان موجود ہو' اور وہ شخص اس سواری کو گم کر دے پھر وہ اس کی تلاش میں نکلے' یہاں تک کہ جب موت اس کے قریب پہنچ جائے' تو وہ یہ سوچے کہ میں اب واپس اسی جگہ چلا جاتا ہوں جہاں میں نے سواری کو گم کیا تھا اور وہاں میں مر جاؤں گا۔ وہ واپس اس جگہ پر آئے وہاں اس کی آنکھ لگ جائے اور جب اس کی آنکھ کھلے تو اس کی سواری اس کے سرہانے موجود ہو جس پر اس کا کھانے پینے کا سامان اور دیگر ضروریات کا سامان موجود ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث نقل کی گئی ہیں۔

2423 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِىُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِىِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر انسان خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرتے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف علی بن مسعدہ نامی راوی کی قتادہ سے نقل کردہ روایت

2423۔ اخرجه ابن ماجه (۱٤۲۰/۲): كتاب الزهد: باب: ذكر التوبة، حديث (٤۲٥۱)، و الدارمى (۳۰۳/۲): كتاب الرقاق: باب: التوبة و اخرجه احمد (۱۹۸/۳)، و عبد بن حميد ص ۳٦۰، حديث (۱۱۹۷)، عن زيد بن الحباب و مسلم بن ابراهيم عن على بن مسعدة عن قتادة عن انس به۔

کے طور پر جانتے ہیں۔

2424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الْكَعْبِيِّ الْخُزَاعِيِّ وَاسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ، کعبی خزاعی ان کا نام خویلد بن عمرو ہے سے احادیث منقول ہیں۔

2425 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ صَمَتَ نَجَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خاموش رہے وہ نجات پاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

2424۔ اخرجه البخاری (۱۰/۵٤۸): كتاب الادب: باب: حق الضيف حديث (٦١٣٦)، و كتاب الرقاق : باب: حفظ اللسان، حديث (٦٤٧٦)، و مسلم (۱/۲۷٦ ـ الابی) : كتاب الايمان: باب: الحث على كرام الجار و الضيف، حديث (٤٧/٧٤)، وابو داؤد (٤/٣٣٩): كتاب الادب: باب: فی حق الجوار، حديث (٥١٥٤)، و اخرجه احمد (٢/٢٦٧ ـ ٢٦٩). عن ابن شهاب الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة به.

2425۔ اخرجه الدارمی (۲/۲۹۹): كتاب الرقاق: باب: الصمت، و اخرجه احمد (٢/١٥٩ ـ ١٧٧)، و عبد بن حميد ص ١٣٧ :حديث (٣٤٥)، عن عبد الله بن لهيعة بن عقبة عن يزيد بن عمرو المعافری، عن ابی عبد الرحمن البجلی عن عبد الله بن عمرو به.

2426 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَاَةٌ وَّقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَّوْ مَزَجْتِ بِهَا مَاءَ الْبَحْرِ لَمُزِجَ

◆◆ ابوحذیفہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے: میں کسی شخص کی خامی کا تذکرہ کروں اگر چہ مجھے یہ کچھ مل جائے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! صفیہ تو اس طرح کی عورت ہیں اور پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے یہ اشارہ کیا کہ ان کا قد کم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایسی بات شامل کی ہے اگر اسے سمندر کے پانی میں ملایا جاتا تو وہ بھی تبدیل ہو جاتا۔

2427 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ هُوَ كُوْفِيٌّ مِّنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّيُقَالُ اسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ صُهَيْبَةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں یہ نہیں چاہتا کہ میں کسی کا عیب بیان کروں اگر چہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ کچھ مل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوحذیفہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام سلمہ بن صہیبہ ہے۔

2428 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ

2426۔ اخرجه ابوداؤد (۲۶۹/۴): كتاب الادب: باب: في ذي الوجهين حديث (۴۸۷۵)۔ واخرجه احمد (۱۲۸/۶ ـ ۱۳۶ ـ ۱۸۹ ـ ۲۰۶) عن سفيان بن علي بن الاقمر، عن ابي حذيفة، وكان من اصحاب ابن مسعود عن عائشة به۔

2428۔ اخرجه البخاري (۷۰/۱): كتاب الايمان: باب: اي الاسلام افضل؟ حديث (۱۱)، و مسلم (۲۲۷/۱ ـ الابي): كتاب الايمان: باب: بيان تفاضل الاسلام، و اي اموره افضل، حديث (۴۲/۶۶)، و النسائي (۱۰۶/۸): كتاب الايمان و اشرائعة: باب: اي الاسلام افضل، حديث (۴۹۹۹) عن بزدة بن عبد الله بن ابي بردة بن ابي موسى عن ابي بردة عن ابي موسىٰ به۔

لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''صحیح'' ہے اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

2429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ الْهَمْدَانِىُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ قَالَ اَحْمَدُ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّرُوِىَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِىْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ رَوٰى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُّعَاذٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے کسی بھائی کو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے عار دلائے تو وہ خود اس وقت تک نہیں مرے گا' جب تک اس کا ارتکاب نہیں کر لے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد وہ گناہ ہے' جس سے وہ دوسرا شخص توبہ کر چکا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔

خالد بن معدان نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی ہے۔

خالد بن معدان کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا تھا۔

خالد بن معدان نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دیگر روایات نقل کی ہیں۔

2430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ الْهَمْدَانِىُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَذَّاءُ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ

2429- تفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۸/۳۹۹)، حديث (۱۱۳۱۰): ذكره المنذري في (الترغيب) (۳/۲۷۷)، حديث (۳٦۳۵)، و ابو الحسن الكناني في (تنزيه الشريعة) (۲/۳۹۵) و عزاه لابن الدنيا، و الخطيب في (تاريخ بغداد) (۲/۳٤۰) من طريق محمد بن الحسن بن ابي يزيد الهمداني عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن معاذ "مرفوعاً"

2430- انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۹/۷۹)، حديث (۱۱۷٤۹)، اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۵۳)، حديث (۱۲۷)، و البلوي في (شرح السنة) (٦/۸/۵)، و ابونعيم في (الحلية) (۵/۱۸٦) عن مكحول عن و اثلة به

مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا ہے اور ان کی طرف سے لاحق ہونے والی اذیت پر صبر سے کام لیتا ہے یہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ گھل مل کر نہیں رہتا اور اسے ان کی طرف سے کسی اذیت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ابن ابی عدی بیان کرتے ہیں: شعبہ کا یہ خیال تھا: وہ صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

2432 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ اِنَّمَا يَعْنِي الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ يَقُوْلُ اِنَّهَا تَحْلِقُ الدِّيْنَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آپس کی عداوت سے بچو! کیونکہ یہ تباہ کن چیز ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ سُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ سے مراد عداوت اور دشمنی ہے۔

حدیث کے الفاظ: اَلْحَالِقَةُ سے مراد وہ چیز جو دین کو ختم کردے۔

2433 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ

◆◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو روزہ رکھنے، نماز پڑھنے، صدقہ کرنے کے درجے سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے

2432۔ انفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (٩/٤٨٢)، حدیث (١٢٩٩٨)۔

2433۔ اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص ١١٨، حدیث (٣٩١)، و اخرجه ابوداؤد (٤/٢٨٠): کتاب الادب: باب: فی اصلاح ذات البین، حدیث (٤٩١٩)، واخرجه احمد (٦/٤٤٤)، عن معاویة عن الاعمش، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن ابی الجعد عن ام الدرداء عن عویمر ابی الدارداء به۔

ارشادفرمایا: آپس میں محبت اور میل جول رکھنا کیونکہ آپس کا فساد ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مونڈنے والی چیز ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی ختم کر دیتی ہے)

2434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ يَعِيشَ ابْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ مَوْلَى الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَاكُمْ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ يَعِيشَ ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ

◄► حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سابقہ امتوں کی بیماری تمہارے اندر بھی آ گئی ہے، وہ حسد اور بغض ہے، جو مونڈ دیتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے، جب تک مؤمن نہیں بن جاتے اور تم لوگ اس وقت کامل مؤمن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھو گے، کیا میں تمہیں وہ بات بتاؤں؟ جو تمہاری محبت کو پختہ کرے؟ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

2435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2434- اخرجه احمد (١/ ١٦٤ - ١٦٧)، و عبد بن حميد ص ٦٣، حديث (٩٧)، من طريق عن مولى الزبير، ان الزبير بن العوام حدثه به.

2435- اخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص ١٨، حديث (٢٩)، و ابوداؤد (٤/ ٢٧٦): كتاب الادب: باب: النهي عن البغي، حديث (٤٩٠٢) و ابن ماجه (٢/ ١٤٠٨): كتاب الزهد: باب: البغي، حديث (٤٢١١)، و اخرجه احمد (٥/ ٣٦)، عن عيينة بن عبد الرحمن، عن ابيه عن نفيع ابوبكرة به.

◆◆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بغاوت اور رشتہ داری کے حقوق کی پامالی سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں ہی سزا جلدی دیدے۔ اس کے علاوہ جو اس نے آخرت میں اس کے لئے سزا تیار رکھی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا مَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَمَنْ نَّظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا

اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ الرَّجُلُ الصَّالِحُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص میں دو خوبیاں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا لکھ دے گا' اور جس شخص میں یہ دونوں نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا نہیں لکھے گا۔ وہ شخص جو اپنے دین میں اس شخص کی طرف دیکھے جو بلند ہے اور اس کی پیروی کرے' اور جو اپنی دنیا میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس دوسرے شخص پر فضیلت عطا کی ہے' تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے اور جو شخص اپنے دین میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہے اور دنیا میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے برتر ہے اور اس بات پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا تو اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا نہیں لکھتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اس روایت میں سوید نامی راوی نے اپنے والد سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2436- انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۳۱/۶)، حديث (۸۷۷۸) اخرجه البغوي في (شرح السنة) (۳۲۳/۷)، حديث (۳۹۹۷)، و ذكره ابن حجر في (المطالب العالية) (۴۰۵/۲)، حديث (۲۵۸۹)، وعزاه لابن المبارك في (الزهد).

2437- اخرجه مسلم (۲۲۷۵/۴): كتاب الزهد الرقائق: باب ـ حديث (۲۹۶۳/۹)، و ابن ماجه (۱۳۸۷/۲): كتاب الزهد: باب: القناعة، حديث (۴۱۴۲)، و اخرجه احمد (۲۵۴/۲ ـ ۴۸۱)، عن الاعمش، عن ابي صالح عن ابي هريرة.

2437 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کی طرف دیکھو! جو تم سے کمتر حیثیت کا مالک ہے۔ اس شخص کی طرف نہ دیکھو! جو تم سے برتر حیثیت کا مالک ہے' کیونکہ ایسی صورتحال میں تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2438 سندِحدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِىِّ قَالَ ح وحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِىِّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِىِّ

متنِ حدیث: وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَرَّ بِاَبِىْ بَكْرٍ وَّهُوَ يَبْكِىْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا اِلَى الْاَزْوَاجِ وَالضَّيْعَةِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَكَذٰلِكَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّذِىْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِىْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِىْ مَجَالِسِكُمْ وَفِىْ طُرُقِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَلٰكِنْ يَّا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً وَّسَاعَةً وَّسَاعَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت تھے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرے تو انہوں نے دریافت کیا: اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے لیکن جب ہم واپس آتے ہیں' تو اپنی بیویوں اور دنیاوی

2438۔ اخرجه مسلم (۲۱۰۶/٤): كتاب التوبة: باب: فضل دوام الذكر و الفكر فى امور الآخرة، و المراقبة، و جواز ترك ذلك فى بعض الاوقات، و الاشتغال بالدنيا، حديث (۲۷۵۰/۱۲)، و ابن ماجه (۱٤۱٦/۲): كتاب الزهد : باب: المداومة على العمل حديث (٤۲۳۹)، و اخرجه احمد (۱۷۸/٤ - ۳٤٦) عن سعيد الجريرى، عن ابى عثمان النهدى عن حنظلة بن الربيع به.

عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّمَكْحُوْلٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَبِىْ هِنْدٍ الدَّارِىِّ وَيُقَالُ اِنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ وَمَكْحُوْلٌ شَامِىٌّ يُّكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدًا فَاُعْتِقَ وَمَكْحُوْلُ الْاَزْدِىُّ بَصْرِىٌّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَرْوِىْ عَنْهُ عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ مَكْحُوْلًا يُسْئَلُ فَيَقُوْلُ نَدَانَمْ

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا' اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

مکحول نامی راوی نے حضرت واثلہ بن اسقع ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہند داری سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق انہوں نے ان تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ اور کسی سے بھی احادیث کا سمع نہیں کیا ہے۔

مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ صاحب پہلے غلام تھے اور پھر آزاد کر دیے گئے۔

مکحول ازدی بصری نے حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ان سے عمارہ بن زاذان نے احادیث روایت کی ہیں۔

تمیم بن عطیہ بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ مکحول کو سنا کہ ان سے کوئی سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: ''ندانم'' (میں نہیں جانتا)

2431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُسْلِمُ اِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِىْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرٰى اَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ

◆◆ یحییٰ بن وثاب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بزرگ صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو مسلمان دوسرے

2431- اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص ۱۱۷، حدیث (۳۸۸)، و ابن ماجه (۱۳۳۸/۲)، کتاب الفتن: باب: الصبر علی البلاء حدیث (۴۰۳۲)، و اخرجه احمد (۴۳/۲)، عن سلیمان الاعمش عن یحیی بن وثاب عن ابن عمر به.

معاملات کے اندر مشغول ہوکر اکثر چیزوں کو بھول جاتے ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میری بھی یہی کیفیت ہے تم میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو! تو ہم لوگ چل پڑے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو دریافت کیا: اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا ہے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں' تو یوں لگتا ہے جیسے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے لیکن جب ہم واپس جاتے ہیں' تو بیویوں اور دنیاوی معاملات میں الجھ جاتے ہیں اور بہت سی چیزوں کو بھول جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مستقل اسی حالت میں رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہو' تو فرشتے تمہاری محفلوں میں آ کر تمہارے ساتھ مصافحہ کریں۔ تمہارے بچھونوں پر آ کر تمہارے راستوں میں آ کر (تمہارے ساتھ مصافحہ کریں) لیکن اے حنظلہ! وقت' وقت کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2439 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

2440 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ

2439۔ اخرجه البخاری (۷۳/۱): كتاب الايمان: باب: من الايمان ان يحب لاخيه ما يحب لنفسه، حديث (۱۳)، مسلم (۲۹۱/۱): كتاب الايمان: باب: الدليل على ان من خصال الايمان ان يحب لاخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، حديث (۴۵/۷۱)، و النسائی (۱۱۵/۸): كتاب الايمان و شرائعه: باب: علامة الايمان، حديث (۵۰۱۶ ۔ ۵۰۱۷)، و ابن ماجه (۲۶/۱) المقدمة: باب: في الايمان، حديث (۶۶)، والدارمی (۳۰۷/۲): كتاب: الرقاق: باب: لا يومن احدكم حتى يحب لاخيه ۔ و اخرجه احمد (۱۷۶/۳ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۵۱ ۔ ۲۷۲ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۸۹)، و عبد بن حميد ص ۳۵۵: حديث (۱۱۷۵)، عن قتادة عن انس بن مالك به۔

2440۔ انفرد به الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۸۲/۴)، حديث (۵۴۱۵)۔ اخرجه الحاكم (۵۴۱/۳) من طريق عبد الملك بن عمير عن ابن عباس، و ابونعيم في (الحلية) (۳۱۴/۱)۔

الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں چند کلمات سکھا رہا ہوں۔

''اللہ تعالیٰ کا خیال رکھنا! وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنا! تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، تم نے جب بھی کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا اور جب بھی مدد مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا' یہ بات جان لو کہ اگر سب لوگ مل کر تمہیں نفع پہنچانا چاہیں' تو وہ صرف تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب لوگ مل کر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں' تو تمہیں صرف اتنا ہی نقصان پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھ دیا ہے۔ (تقدیر لکھنے کے بعد) قلم اٹھا دیئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ اَبِيْ قُرَّةَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيٰى وَهٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں (جانور کو) باندھنے کے بعد توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے باندھ کر پھر توکل کرو۔

عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: میرے نزدیک یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سند اسی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

2441۔ انفرد به الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (١/ ٤١٠)، حديث (١٦٠٢) اخرجه ابونعيم في (حلية الاولياء) (٨/ ٣٩٠)، و ابن حبان (٨/ ٢٤٣ ـ موارد) حديث (٢٠٤٩) من طريق جعفر بن عمرو بن امية، عن ابيه قال: قال رجل النبي صلى الله عليه وسلم.

2442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِى الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَّاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ

وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

توضیح راوی: قَالَ وَاَبُو الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيُّ اسْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ

حکم حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

◆◆ ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا بات یاد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھا ہے: جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک وشبہ کا نام ہے۔

اس حدیث میں ایک پورا واقعہ منقول ہے۔

ابوحوراء سعدی کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَّذُكِرَ عِنْدَهٗ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص کے بکثرت عبادت وریاضت کرنے کا

2442- اخرجه النسائي (٣٢٧/٨): كتاب الاشربة: باب: الحث على ترك الشبهات، حديث (٥٧١١)، و الدرامي (٢/٢٤٥): كتاب البيوع: باب: دع ما يريبك الى ما لا يريبك. و اخرجه احمد (١/٢٠٠)، و ابن خزيمة (٤/٥٩): حديث (٢٣٤٧ - ٢٣٤٨ - ٢٣٤٩) عن بريد بن ابى مريم عن ابى الحوراء عن الحسن بن على به.

2443- انفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (٢/٣٧٥)، رقم (٣٠٧٨).

ذکر کیا گیا اور دوسرے شخص کے مشتبہ چیزوں سے بچنے کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشتبہ چیزوں سے بچنے کی مانند (نفلی عبادت وریاضت) نہیں ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ مدنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2444 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَبُوْ زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِىْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِى النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِىْ قُرُوْنٍ بَعْدِىْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ

حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ اَبِىْ بِشْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حلال کھائے اور سنت پر عمل کرے' اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ چیز تو آج بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے بعد کے کچھ زمانوں میں بھی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو اسرائیل نامی راوی سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس روایت کے اسرائیل سے منقول ہونے سے واقف نہیں تھے' انہیں ابوبشر نامی راوی کے نام کے بارے میں بھی پتہ نہیں تھا۔

2445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2444- انفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۶۳/۳)، حدیث (۴۰۷۲)، اخرجه الحاکم فی (المستدرک) (۱۰۴/۴) وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاه، وذکره المنذری فی (الترغیب) (۹۶/۱)، حدیث (۶۱۱) وعزاه لابن ابی الدنیا فی (الصمت) (۲۶).

2445- اخرجه احمد (۴۳۸/۳- ۴۴۰) عن سهل بن معاذ بن انس الجهنی عن معاذ بن انس به.

وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ اَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی کو کچھ دے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی کو کچھ نہ دے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی سے محبت رکھے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی سے ناراضگی رکھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نکاح کرے تو اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جنت کی صفات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

باب 1: جنت کے درختوں کا تذکرہ

2446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت میں درخت اتنا بڑا ہوگا کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے گا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

2447 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَقَالَ ذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت میں درخت (اتنا بڑا) ہوگا کہ ایک سوار اگر ایک سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تو اسے پار نہیں کر سکے گا۔

2446۔ اخرجه مسلم (۲۱۷۵/٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها، باب: (۱)، حديث (۲۸۲٦/٦)، واحمد (٤٥٢/٢)۔ من طريق سعيد بن ابی سعيد المقبری، عن ابيه، فذكره۔

2447۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٢٢١، ٤٣٩١)، اخرجه البخاری (٤٢٤/١١): كتاب الرقاق: باب: (٥١)، حديث (٦٥٥٣)، و مسلم (٢١٧٦/٤): كتاب (٥١): باب: (١)، حديث (٢٨٢٨) من طريق النعمان بن ابی عياش الزرقی، قال: حدثنی ابوسعيد

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) "پھیلے ہوئے سائے" سے یہی مراد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْفُرَاتِ الْقَزَّازُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں موجود ہر درخت کا تنا سونے کا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

باب 2: جنت اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ

2449 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ زِيَادٍ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَزَهِدْنَا فِى الدُّنْيَا وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا اَهَالِيْنَا وَشَمَمْنَا اَوْلَادَنَا اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِيْ كُنْتُمْ عَلٰى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَيْ يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَآءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ دَخَلَهَا يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَّا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ وَّقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِيْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2448- تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (١٣٤١٨)، اخرجه ابن حبان (٣٤٥/٨ - موارد) حدیث (٢٦٢٤)، و ابویعلی الموصلی (٥٧/١١)، حدیث (٦١٩٥/٣٥٥).

2449- تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (١٢٩٠٥)، ذکره ابن حسام الذین الهندی فی (کنز العمال) (٢٤٥/٤) برقم (١٠٣٦٢) و عزاه للترمذی و الحدیث شواهد عند ابن المبارك فی (الزهد) برقم (١٠٧٥) من طریق سعد الطائی عن رجل عن ابی هریرة، و احمد (٣٠٤/٣، ٣٠٥) من طریق الطائی ثنا ابو المدلة سمع ابا هریرة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے؟ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں' تو ہمارے دل نرم ہو جاتے ہیں اور ہم دنیا سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور آخرت کی طرف زیادہ رجحان ہو جاتا ہے لیکن جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں اور اپنے گھر والوں سے ملتے جلتے ہیں، بچوں سے ملتے ہیں' تو ہماری کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو' تو اگر اس وقت بھی تمہاری وہی کیفیت ہو' جو میری موجودگی میں ہوتی ہے' تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے' تو اللہ تعالیٰ نئی مخلوق لے آئے گا تاکہ وہ لوگ گناہ کریں' اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کردے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مخلوق کو کس چیز کے ذریعے پیدا کیا گیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پانی سے۔ میں نے عرض کی: جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی ہے اور اس کا گارا خوشبودار مشک کا ہے اور اس کے کنکر موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے' جو شخص اس میں داخل ہو جائے گا وہ نعمتوں میں رہے گا' اور کبھی مایوس نہیں ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے۔ اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ عادل حکمران، روزہ دار شخص جب وہ افطار کرے' اور مظلوم شخص کی دعا' وہ بادلوں پر بلند ہوتی ہے' اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا' اگرچہ کچھ دیر بعد کروں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے اور میرے نزدیک یہ متصل بھی نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

باب 3: جنت کے بالاخانوں کا تذکرہ

2450 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَّهُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے' جن کا اندرونی

منظر باہر سے اور بیرونی منظر اندر سے نظر آسکے گا۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہوں گے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے لئے ہوں گے جو اچھی گفتگو کرے (دوسروں کو) کھانا کھلائے اور ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ کے لئے رات کے وقت (نفل) نماز ادا کرے جب لوگ سوچکے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحاق نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ صاحب کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق قریشی مدنی ان سے زیادہ مستند ہیں۔

2451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا مِنْ فِضَّةٍ وَّجَنَّتَيْنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَّا يُعْرَفُ اسْمُهٗ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ وَّاَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ

ابوبکر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن چاندی سے بنے ہوئے ہیں اور ان میں موجود ہر چیز چاندی سے بنی ہوئی ہے اور دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز سونے سے بنی ہوئی ہے۔ لوگوں اور ان کے اپنے پروردگار کے دیدار کرنے کے درمیان صرف کبریائی کی چادر ہے جو اس کی ذات پر جنت عدن میں ہے۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے: جنت میں ایسا خیمہ ہوگا جو ساٹھ میل چوڑے موتی سے تراشا گیا ہو گا۔ اس کے ایک کونے کے لوگ دوسرے کونے والوں کو نہیں دیکھ سکیں گے (دوسرا) مومن شخص اس سے ملنے کے لئے آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعمران جونی نامی راوی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

2451- اخرجه البخاري (٤٩١/٨): كتاب التفسير: باب: (ومن دونهما جنتان) حديث (٤٨٧٨) وطرفاه في: (٤٨٨٠، ٧٤٤٤).

ابوبکر بن ابوموسیٰ نامی راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔
ابو مالک اشعری کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

باب 4: جنت کے درجات کا تذکرہ

2452 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان ایک سو برس کا فاصلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

2453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّی الصَّلَوَاتِ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ الزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ اِنْ هَاجَرَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَاِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَی الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰكَذَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّهٰذَا عِنْدِیْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّمُعَاذٌ قَدِيْمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رمضان کے روزے رکھے اور نماز ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) مجھے علم نہیں ہے: انہوں نے زکوۃ کا تذکرہ کیا تھا یا نہیں کیا تھا؟ تو

2452۔ اخرجه احمد (۲۹۲/۲) من طريق شريك، عن محمد بن جحادة، عن عطاء فذكره۔
2453۔ اخرجه ابن ماجه (۱۴۴۸/۲): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۱)، و احمد (۲۳۲/۵، ۲۴۰) من طريق زيد بن اسلم، عن عطاء بن يسار، فذكره۔

اللہ تعالیٰ کے ذمے میں یہ لازم ہے کہ اس کی مغفرت کر دے۔ خواہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے یا وہ اپنی اسی سرزمین پر ٹھہرا رہے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (انہوں نے عرض کی) کیا میں لوگوں کو اس بارے میں بتا دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو جو وہ عمل کرتے ہیں کرنے دو! کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کا بلند ترین اور بہترین درجہ ہے اور اس پر رحمٰن کا عرش ہے۔ اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم نے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو جنت فردوس مانگنا۔

یہ روایت اسی طرح ہشام بن سعد کے حوالے سے، زید بن اسلم کے حوالے سے، عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

اور یہ روایت میرے نزدیک اس سے زیادہ مستند ہے جو ہمام کے حوالے سے، زید بن اسلم کے حوالے سے عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

عطاء نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی ہے کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال پہلے ہو گیا تھا۔ ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا تھا۔

2454 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَّمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ نَحْوَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کا بلند ترین درجہ ہے۔ اسی سے جنت کی چار نہریں پھوٹتی ہیں اور اس پر عرش ہے تو تم نے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو اس سے جنت فردوس مانگنا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2455 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ

2454- اخرجه احمد (٥/٣١٦، ٣٢١)، و عبادة بن الصامت (٩٣)، حديث (١٨٢) من طريق زيد بن اسلم، قال: حدثنا عطاء بن يسار، فذكره.

2455- اخرجه احمد (٣/٢٩) من طريق ابن لهيعة، عن دراج، عن ابي الهيثم، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں ایک سو درجے ہیں تمام جہان کے لوگ اگر اکٹھے ہو جائیں تو وہ ان (سو درجوں) میں سے کسی ایک میں بھی سما سکتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بَابُ فِيْ صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 5: جنت کی خواتین کا تذکرہ

2456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِى الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ (كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ) فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهٗ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهٗ لَاُرِيتَهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبِيْدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَّهٰكَذَا رَوٰى جَرِيْرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ اَصْحَابُ عَطَاءٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت کی عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں میں سے بھی نظر آجائے گی۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈی کا گودا بھی دکھائی دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ارشاد فرمایا ہے:

"گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں"

جہاں تک یاقوت کا تعلق ہے تو یہ ایک پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو تو وہ اس کے اندر بھی تمہیں نظر آجائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم یہ "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔

اور یہ روایت عبیدہ بن حمید کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2456- تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۹٤۸۸)، ذكره المنذری فی (الترغيب) (٤٤١/٤)، حديث (٥٥٢٦) و عزاه لا بن ابی الدنيا، و ابن حبان (٣٠٥/٨ ـ موارد)، حديث (٢٦٣٢).

جریراور دیگر راویوں نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے اوراسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

عطاء بن سائب کے شاگردوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

2457 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے پہلا گروہ جو قیامت کے دن جنت میں داخل ہوگا وہ چمک کے اعتبار سے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے جو دوسرا گروہ ہوگا وہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی طرح ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک شخص کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے ستر جوڑے ہوں گے اور ان کپڑوں کے پار سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2458 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُوْ مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے جو دوسرا گروہ ہے۔ وہ آسمان میں موجود سب سے بہترین ستارے کی مانند (چمکدار) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی نے ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوں گے اور ان کپڑوں کے پار سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 6: اہلِ جنت کے صحبت کرنے کی کیفیت

2457۔ اخرجه احمد (۱٦/۳) من طريق عطية، فذكره.

2459 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بندہ مومن کو جنت میں صحبت کرنے کے لیے اتنی، اتنی قوت دی جائے گی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا وہ شخص اتنی طاقت رکھے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے سو آدمیوں جتنی طاقت دی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف قتادہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جو عمران القطان سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 7: اہلِ جنت کا تذکرہ

2460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّالْاَلُوَّةُ هُوَ الْعُوْدُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو

2459۔ تفردبه الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (۱۳۲۲)، ذکره صاحب (المشکاة) (۹/۶۰۰ - مرقاة)، حدیث (۵۶۳۶) وعزاه للترمذی.

2460۔ اخرجه البخاری (۶/۳۶۷): کتاب بدء الخلق: باب: ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة، حدیث (۳۲۴۵)، واطرافه فی: (۳۲۴۶، ۳۲۵۴، ۳۳۲۷)، و مسلم (۴/۲۱۸۰): کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها: باب: فی صفات الجنة و اهلها، حدیث (۱۷/۲۸۳۴)، و احمد (۲/۳۱۶) من طریق معمر عن همام بن منبه، فذکره.

گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوگی۔ وہ لوگ اس میں تھوکیں گے نہیں۔ ناک صاف نہیں کریں گے۔ قضائے حاجت نہیں کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی جبکہ ان کی انگیٹھیاں عود سے بنی ہوئی ہوں گی۔ ان کا پسینہ مشک (کی طرح خوشبودار) ہوگا۔ ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا گوشت میں سے نظر آئے گا۔ یہ ان کے حسن کی وجہ سے ہوگا۔ ان لوگوں کے درمیان آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ ان کے دلوں میں کوئی بغض نہیں ہوگا' اور یہ سب ایک جیسی قلبی کیفیت کے مالک ہوں گے۔ وہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

لفظ ''الوہ'' سے مراد ''عود'' ہے۔

2461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ وَّقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ داؤد بن عامر اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر ایک ناخن سے کم مقدار جتنی جنت کی کوئی چیز ظاہر کردی جائے' تو وہ آسمان اور زمین کے تمام کناروں کو روشن کردے اور اگر جنت کا کوئی شخص جھانک لے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کردیں۔ بالکل اسی طرح جیسے سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کردیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے اور صرف ابن لہیعہ سے منقول ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اس روایت کو یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ عمر بن سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 8: اہلِ جنت کے لباس کا تذکرہ

2462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ

2461- اخرجه احمد (١/١٦٩، ١٧١) من طريق داؤد بن عامر بن سعد بن ابي وقاص، عن ابيه، فذكره.

2462- اخرجه الدارمي (٢/٣٣٥): كتاب الرقاق: باب: اهل الجنة و نعيمها من طريق معاذ بن هشام، عن ابيه، عن عامر الاحوال، عن شهر بن حوشب، فذكره.

عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَّا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ جنت کے جسم اور چہروں پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی اوران کے لباس کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

2463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِى السَّمْحِ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: فِىْ قَوْلِهٖ (وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ) قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ مَعْنَاهُ الْفُرُشَ فِى الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''اور بچھے ہوئے بچھونے ہوں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس کی بلندی اس طرح ہے جس طرح آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے جو پانچ سو برس کی مسافت پر مشتمل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی تفسیر یہ بیان کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: وہ بچھونے مختلف درجات میں ہوں گے اوران درجات کے درمیان اتنا فرق ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صِفَةِ ثِمَارِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 9: جنت کے پھلوں کا تذکرہ

2464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيٰى فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ

2463- اخرجه احمد (۷۵/۳) من طريق ابن الهيثم، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی سوار اس کی شاخوں کے سائے میں ایک سو سال تک چل سکتا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی سوار اس کے سائے میں (چلتے ہوئے) ایک سو سال تک رہ سکتا ہے۔ یہاں پر یحییٰ نامی راوی کو شک ہے۔

اس کا فرش (یا بچھونے) سونے کے ہوں گے اور اس کے پھل مٹکوں کی مانند ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

باب 10: جنت کے پرندوں کا تذکرہ

2465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِىْ فِى الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهَا طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَحْسَنُ مِنْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ اَخِى ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کوثر سے مراد کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے، جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ نہر جنت میں ہوگی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور جنت میں پرندے ہوں گے، جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ (یعنی ان کا جسم بڑا ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ تو بڑی زبردست نعمتیں ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کھانے والے اس سے زیادہ نعمتوں میں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن عبداللہ نامی راوی ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں۔

عبیداللہ بن مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

باب 11: جنت کے گھوڑوں کا تذکرہ

2466 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ قَالَ اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْمَسْعُوْدِيِّ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب تمہیں جنت میں داخل کرے گا' تو تم اس میں سرخ یاقوت سے بنے ہوئے جس بھی گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں بھی جانا چاہو گے' وہ تمہیں لے جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نے آپ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے اس شخص سے وہ نہیں فرمایا جو اس کے ساتھی سے فرمایا تھا۔ آپ نے یہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو اس میں تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کا تمہارا نفس خواہش کرے گا' اور جس سے تمہاری آنکھوں کو سرور ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

یہ روایت مسعودی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2467 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ وَّاصِلٍ هُوَ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سَوْرَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ لَّهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَاَبُوْ سَوْرَةَ هُوَ ابْنُ اَخِيْ اَبِيْ اَيُّوْبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جِدًّا

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ يَقُولُ أَبُو سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاكِيرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں۔ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں جنت میں داخل کیا گیا' تو یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے۔ پھر تمہیں اس پر سوار کیا جائے گا پھر وہ تمہیں لے کر' جہاں تم چاہو گے وہاں چلا جائے گا۔

اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

اس کے راوی ابوسورہ' جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' ان کو علم حدیث میں "ضعیف" قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے انہیں انتہائی "ضعیف" قرار دیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوسورہ نامی راوی منکر الحدیث ہے اور اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں جن کا متابع کوئی نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 12: اہلِ جنت کی عمر کا بیان

2468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ سَنَةً

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلافِ روایت: وَبَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يُسْنِدُوهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ جنت جب جنت میں داخل ہوں گے' تو ان کے چہرے اور جسم پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور (دیکھنے میں یوں محسوس ہوگا) کہ وہ **32** یا **33** سال کے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

قتادہ کے بعض شاگردوں نے اسے قتادہ کے حوالے سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کی سند روایت نہیں کی ہے۔

2468- اخرجه احمد (٢٤٣/٥) من طريق شهر بن حوشب ، عن عبد الرحمن بن غنم، فذكره، (٢٣٢/٥، ٢٣٩) من طريق شهر بن حوشب، عن معاذ، فذكره ليس فيه (عبد الرحمن بن غنم).

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَفِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب 13: اہلِ جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

2469 سندِحدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الطَّحَّانُ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّمِنْهُمْ مَنْ قَالَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَحَدِيْثُ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهٗ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَاَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَّهُوَ بَصْرِيٌّ وَّاَبُوْ سِنَانٍ الشَّامِيُّ اسْمُهٗ عِيْسٰى بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِيُّ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے **80** صفیں اس امت کی ہوں گی اور **40** باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت علقمہ کے حوالے سے' سلیمان کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابوسنان نے محارب بن دثار کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ حسن ہے۔

ابوسنان نامی راوی کا نام ضرار بن مرہ ہے۔

ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے۔ یہ صاحب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور ان کا اسم منسوب ''قسملی'' ہے۔

2470 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ

2469- اخرجه ابن ماجه (۱٤۳۳/۲): كتاب الزهد: باب : صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم ، حديث (٤۲۸۹)، و احمد (۳٤۷/٥، ۳٥٥، ۳٦۱)، و الدارمي (۳۳۷/۲): كتاب الرقاق: باب: صفوف اهل الجنة من طريق ابن بريدة، فذكره.

2470- اخرجه البخاري (۳۸٥/۱۱): كتاب الرقاق: باب: الحشر، حديث (٦٥۲۸) وطرفه في: (٦٦٤۲)، ومسلم (٦٤۲/۱ - الابى): كتاب الايمان: باب: بيان كون هذه الامة نصف اهل الجنة، حديث (۳۷۷، ۳۷۸)، و ابن ماجه (۱٤۳۲/۲): كتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم ، حديث (٤۲۸۳)، و احمد (۳۸٦/۱، ٤۳۷، ٤٤٥) من طريق ابواسحاق، عن عمرو بن ميمون ، فذكره.

قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِى الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِىْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِىْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک قبہ میں موجود تھے۔ تقریباً ہم چالیس افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہلِ جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہلِ جنت کا نصف حصہ ہو؟ بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ مشرکین کے درمیان تمہاری حیثیت اسی طرح ہوگی جیسے کالی جلد والے بیل کے جسم پر سفید بال ہو یا سفید جلد والے بیل کے جسم پر کوئی کالا بال ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب 14: جنت کے دروازوں کا تذکرہ

2471 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: بَابُ اُمَّتِىَ الَّذِىْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ مَنَاكِيْرُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کا وہ دروازہ جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس کی چوڑائی اتنی ہے جتنی مسافت کوئی تیز رفتار سوار تین دن میں طے کرتا ہے لیکن اس کے باوجود ان لوگوں کا اس میں اتنا ہجوم ہوگا کہ یوں محسوس ہوگا کہ ان کے بازو اتر جائیں گے۔

2471۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (٧٣٠٨)، ذكره صاحب (المشكاة) (٦٠٧/٩ - مرقاة)، حديث (٥٦٤٥)، و صاحب (كنزالعمال) (٤٧٢/١٤)، حديث (٣٩٣١١) وعزاه للترمذی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا: خالد بن ابوبکر سے منکر روایات منقول ہیں جو انہوں نے سالم بن عبداللہ سے نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُوقِ الْجَنَّةِ

باب 15: جنت کے بازار کا بیان

2472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ حَبِیْبِ بْنِ اَبِی الْعِشْرِیْنَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ فِیْ سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِیْدٌ اَفِیْهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِیْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ یُؤْذَنُ فِیْ مِقْدَارِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا فَیَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَیُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَیَتَبَدّٰی لَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ یَاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَّیَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِیْهِمْ مِنْ دَنِیٍّ عَلٰی كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ وَمَا یَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِیِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰی رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تُمَارَوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّكُمْ وَلَا یَبْقٰی فِیْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰی یَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ یَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَیُذَكَّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِی الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِیْ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَسَعَةُ مَغْفِرَتِیْ بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَیْنَمَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ غَشِیَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَیْهِمْ طِیْبًا لَمْ یَجِدُوْا مِثْلَ رِیْحِهٖ شَیْئًا قَطُّ وَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قُوْمُوْا اِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَیْتُمْ فَنَاْتِیْ سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِیْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُیُوْنُ اِلٰی مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ یَخْطُرْ عَلَی الْقُلُوْبِ فَیُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَیْنَا لَیْسَ یُبَاعُ فِیْهَا وَلَا یُشْتَرٰی وَفِیْ ذٰلِكَ السُّوْقِ یَلْقَی اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَیُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَیَلْقٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِیْهِمْ دَنِیٌّ فَیَرُوْعُهٗ مَا یَرٰی عَلَیْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا یَنْقَضِیْ اٰخِرُ حَدِیْثِهٖ حَتّٰی یَتَخَیَّلَ اِلَیْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّحْزَنَ فِیْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰی مَنَازِلِنَا فَیَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَیَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْیَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَیَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا

2472۔ اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۴۵۰): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۶) من طريق عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعي: قال: حدثني حسان بن عطية قال: حدثني سعيد بن المسيب، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں' وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے' تو سعید نے دریافت کیا، کیا اس میں بازار بھی ہو گا۔انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو وہ اپنے اعمال کی فضیلت کے اعتبار سے اس میں قیام کریں گے پھر دنیا کے دنوں کے حساب سے جمعہ کے دن انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں۔ان کے سامنے اس کا عرش ظاہر ہو گا۔وہ ان کے سامنے جنت کے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا تو ان لوگوں کے لئے وہاں نور کے منبر رکھے جائیں گے' اور موتی، یاقوت، زمرد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے۔ان میں سے سب سے کمتر حیثیت کا مالک، ویسے ان میں کوئی کمتر نہیں ہو گا، مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہو گا۔انہیں یہ محسوس نہیں ہو گا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا شخص محفل میں بیٹھنے کے اعتبار سے ان سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی طرح تمہیں اپنے پروردگار کی زیارت کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی اور اس محفل میں موجود ہر شخص براہ راست اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ کرے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک شخص سے یہ فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تمہیں یاد ہے؟ تم نے فلاں' فلاں دن یہ بات کہی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں کی ہوئی کوئی غلطی یاد کروائے گا' تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا' تو نے میری مغفرت نہیں کر دی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت کی وجہ سے تم اس مقام تک پہنچے ہو۔اس دوران ان لوگوں کو ایک بادل ڈھانپ لے گا' اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش ہو گی جو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہو گی' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: اٹھو اور میرے انعامات کی طرف جاؤ! جو میں نے تمہارے لئے رکھے ہیں۔ان میں سے جو تم چاہو اسے حاصل کر لو پھر وہ لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوا ہو گا۔اس میں وہ چیزیں موجود ہوں گی جنہیں کسی آنکھ نے کبھی دیکھا نہیں ہو گا' اور کسی کان نے ان کے بارے میں کچھ سنا نہیں ہو گا' اور کسی کے ذہن میں ان کا خیال بھی نہیں آیا ہو گا۔(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ہم جس چیز کی خواہش کریں گے وہ ہمیں دے دی جائے گی۔وہاں خرید و فروخت نہیں ہو گی' پھر اہلِ جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اعلیٰ مرتبے والا جنتی اپنے سے کم مرتبے والے جنتی سے ملاقات کرے گا۔ویسے ان میں کوئی بھی کم حیثیت کا مالک نہیں ہو گا' تو اسے اس کا لباس پسند آ جائے گا۔ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی ہو گی کہ اس کے اپنے جسم پر اس سے بہتر لباس ظاہر ہو گا۔اس کی وجہ یہ ہے: جنت میں کوئی بھی شخص کسی بھی غم کا شکار نہیں ہو گا۔(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر ہم وہاں سے اپنے گھر روانہ ہوں گے' جب ہم اپنی بیویوں کے سامنے آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گی: آپ کو خوش آمدید ہو۔آپ تو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر لوٹے

ہیں۔تو ہم یہ جواب دیں گے' ہم زبردست پروردگار کی بارگاہ میں سے آ رہے ہیں' تو ہم اس بات کے حقدار تھے کہ اس کیفیت میں واپس آ ئیں' جس میں اب آئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سوید بن عمرو نے اوزاعی کے حوالے سے اس حدیث کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

2473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيْهَا شِرَاءٌ وَّلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں کوئی خرید وفروخت نہیں ہوگی البتہ اس میں کچھ مردوں اور عورتوں کی تصاویر ہوں گی جب کوئی شخص کسی تصویر کو پسند کرے گا' تو وہ اسی کی طرح ہو جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

باب 16: باری تعالیٰ کا دیدار

2474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ فَ (سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

2473- اخرجه عبد الله بن احمد فی (زوائد المسند) (۱/۱۵۶) من طریق النعمان بن سعد، فذكره.

2474- اخرجه البخاری (۲/۴۰): كتاب مواقيت الصلاة: باب: فضل صلاة العصر، حديث (۵۵۴) واطرافه فی: (۵۷۳، ۴۸۵۱، ۷۴۳۴، ۷۴۳۵، ۷۴۳۶)، ومسلم (۲/۵۶۹ - الابی): كتاب المساجد مواضع الصلاة: باب: فضل صلاتی الصبح و العصر، حديث (۲۱۱، ۲۱۲/۶۳۳)، و ابوداؤد (۴/۲۳۳): كتاب السنة: باب: في الرؤية، حديث (۳۷۲۹)، و ابن ماجه (۱/۶۳): المقدمة: باب: فيما انكرت الجهمية، حديث (۱۷۷)، و احمد (۴/۳۶۰، ۳۶۲، ۳۶۴)، و الحميدی (۲/۳۴۲)، حديث (۷۷۹)، و ابن خزيمة (۱/۱۶۴)، حديث (۳۱۷) من طريق قيس بن ابی حازم، فذكره.

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا عنقریب تمہیں تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تم اس کی اسی طرح زیارت کرو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت نہیں ہو رہی اگر تم سے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے والی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے بارے میں مغلوب نہ ہونا (یعنی اسے قضاء نہ کرنا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

"اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ (لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ) قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَيَنْكَشِفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا اَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَوْلَهُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

"ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اچھائی کی، اچھائی ہوگی اور مزید (بہتری) ہوگی"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک وعدہ ہے۔ اہلِ جنت یہ کہیں گے: کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا اور ہمیں جہنم سے نجات نہیں دیدی اور جنت میں داخل نہیں کر دیا تو وہ جواب دیں گے جی ہاں! پھر حجاب ہٹایا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس کے دیدار سے زیادہ اور کوئی چیز اہلِ جنت کے نزدیک محبوب نہیں ہوگی۔

اس حدیث کی سند کو حماد بن سلمہ نے بیان کیا ہے اور اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ سلیمان بن مغیرہ نے اس روایت کو ثابت بنانی کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2475۔ اخرجه مسلم (١/ ٥٥٤،٥٥٥ - الابی): كتاب الايمان: باب: اثبات روية المومنين في الآخرة ربهم سبحانه و تعالىٰ، حديث (٢٩٧، ١٨١/٢٩٨)، و ابن ماجه (١/ ٦٧): المقدمة: باب: فيما انكرت الجهمية، حديث (١٨٧)، و احمد (٤/ ٣٣٢، ٣٣٣)، (٦/ ١٥)، من طريق حماد بن سلمة عن ثابت البناني، عن عبد الرحمن بن ابی ليلى، فذكره.

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

2476 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِي شَبَابَةُ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: إِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَّاَكْرَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهِ غَدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَّرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَّرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قدرومنزلت کے اعتبار سے جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک وہ شخص ہوگا' جو ایک ہزار برس کی مسافت تک اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدمت گاروں اور تختوں کو دیکھ سکے گا' اور ان (اہلِ جنت) میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا' جو صبح شام اس کی زیارت کرے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اس دن کچھ چہرے بارونق ہوں گے جو اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے''

یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔ یہ اسرائیل کے حوالے سے ثویر کے حوالے سے ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

عبدالملک نے اس کو ثویر کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبیداللہ اشجعی نے اسے سفیان کے حوالے سے ثویر کے حوالے سے، مجاہد کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہ روایت ابوکریب محمد بن علاء نے عبیداللہ اشجعی کے حوالے سے، سفیان کے حوالے سے، ثویر کے حوالے سے، مجاہد کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کی ہے اور اس کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2477 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

2476۔ اخرجه احمد (۲/ ۱۳، ٦٤)، و عبد بن حميد (۲٦۰)، حديث (۸۱۹)، من طريق ثوير بن ابی فاختة، فذكره

متن حدیث: اَتُضَامُوْنَ فِی رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى الرَّمْلِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّحَدِيْثُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم لوگوں کو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے یا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کی اسی طرح زیارت کرو گے جیسے تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یحییٰ بن عیسیٰ رملی اور دیگر راویوں نے اسے اسی طرح اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن ادریس نے اسے اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابن ادریس کا اعمش کے حوالے سے روایت کرنا محفوظ نہیں ہے۔

ابوصالح کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا زیادہ مستند ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے جو دیگر سند کے حوالے سے نقل کی

2477- اخرجه مسلم (٤٣٧/٩ - الابی): كتاب الزهد الرقائق: باب: صفة الجنة و النار ، حديث (٢٩٦٨/١٦)، و ابوداؤد (٢٣٣/٤): كتاب السنة: باب : في الروية، حديث (٤٧٣٠)، و ابن ماجه (٦٣/١): المقدمة: باب: فيما انكرت الجهمية ، حديث (١٧٨) واحمد (٣٨٩/٢، ٤٩٢) و الحميدي (٤٩٦/٢)، حديث (١١٧٨) من طريق ابوصالح، فذكره.

گئی ہے اور وہ اسی روایت کی مانند ہے اور یہ روایت بھی مستند ہے۔

2478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا اَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے فرمائے گا: اے اہلِ جنت! وہ جواب دیں گے، ہم حاضر ہیں۔ ہمارے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم راضی کیوں نہ ہوں' جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا' تو وہ فرمائے گا: میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کرنے لگا ہوں۔ وہ عرض کریں گے۔ اس سے زیادہ فضیلت والی چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے لئے اپنی رضامندی حلال کر دی ہے۔ اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ تَرَائِىْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِى الْغُرَفِ

باب 18: اہلِ جنت کا اپنے کمروں میں سے ایک دوسرے کو دیکھنا

2479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِى الْغُرْفَةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ اَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِى الْاُفُقِ وَالطَّالِعَ فِىْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اہلِ جنت اپنے کمروں میں سے ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ اسی طرح جیسے لوگ مشرق یا مغرب میں نکلنے والے ستارے کو دیکھتے ہیں جو افق میں ڈوب جاتا ہے یا طلوع ہوتا ہے۔

2477۔ اخرجه البخاري (۱۱/۴۲۳): كتاب الرقاق: باب: صفة الجنة والنار، حديث (۶۵۴۹)، وطرفه في: (۷۵۱۸)، و مسلم (۴/۲۱۷۶): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: احلال الرضوان على اهل الجنة، فلا يسخط عليهم ابداً، حديث (۹/۲۸۲۹)، و احمد (۳/۸۸) من طريق مالك بن انس، عن زيد بن اسلم، عن عطاء بن يسار، فذكره۔

2479۔ اخرجه احمد (۲/۳۳۵، ۳۳۹) من طريق فليح بن سليمان، عن هلال بن علي، عن عطاء بن يسار، فذكره۔

ایسا ان کے درجات میں باہمی فرق کی وجہ سے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ لوگ انبیاء ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اور ان کے علاوہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

باب 19: اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کا (جنت اور جہنم میں) ہمیشہ رہنا

2480 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَا يَتْبَعُ كُلُّ اِنْسَانٍ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُ فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيْبِ صَلِيْبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيْرِ تَصَاوِيْرُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتْبَعُوْنَ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُوْنَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَا تَتَّبِعُوْنَ النَّاسَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اللّٰهُ رَبُّنَا هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى نَرٰى رَبَّنَا وَهُوَ يَاْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يَتَوَارٰى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَتَّبِعُوْنَ النَّاسَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى نَرٰى رَبَّنَا وَهُوَ يَاْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ قَالُوْا وَهَلْ نَرَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ يَتَوَارٰى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُوْنِيْ فَيَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَيُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقَى اَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيْهَا فَوْجٌ ثُمَّ يُقَالُ هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا فِيْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهُ فِيْهَا وَاَزْوٰى بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ قَالَ اُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَّا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَّا مَوْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ مِثْلُ هٰذَا مَا يُذْكَرُ فِيْهِ اَمْرُ

2480۔ اخرجه احمد (۲/۳٦۸) من طريق العلاء بن عبد الرحمن، عن ابيه، فذكره۔

الرُّؤْيَةِ اَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذِكْرُ الْقَدَمِ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِيْ هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَوَكِيْعٍ وَّغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ ثُمَّ قَالُوْا تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ اَنْ تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا تُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا اَمْرُ اَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِيْ اخْتَارُوْهُ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فِي الْحَدِيْثِ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهٗ يَعْنِيْ يَتَجَلّٰى لَهُمْ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا۔ پھر تمام جہانوں کا پروردگار ان سے مخاطب ہوگا' اور فرمائے گا: ہر شخص اس کے پیچھے کیوں نہیں چلا جاتا؟ جس کی وہ عبادت کرتا تھا تو صلیب کے ماننے والوں کے لئے صلیب ایک وجود کی شکل میں آئے گی۔ تصویروں کی عبادت کرنے والوں کے لئے ان کی تصویریں وجود ہو جائیں گی۔ آگ کی عبادت کرنے والوں کے لئے آگ کو شکل دیدی جائے گی' تو لوگ ان کے پیچھے چل پڑیں گے' جن کی وہ عبادت کرتے تھے اور صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کرے گا' اور فرمائے گا: تم لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں گئے؟ وہ جواب دیں گے' ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے ہم یہیں پر ٹھہرے رہیں گے' جب تک ہم اپنے پروردگار کی زیارت نہیں کر لیتے (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ دراصل لوگوں کو ہدایت کر رہے تھے اور انہیں ثابت قدمی کی ترغیب دے رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے' تو انہوں نے عرض کی: نہیں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' تو اس وقت اس کے دیدار میں بھی تمہیں کوئی دقت نہیں ہوگی پھر وہ حجاب کے پیچھے چلا جائے گا۔ پھر وہ نمودار ہوگا' اور اپنی ذات کی انہیں پہچان کروائے گا' اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں تم میرے پیچھے آؤ! تو مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے۔ پھر پل صراط کو رکھا جائے گا' تو لوگ اس پر عمدہ گھوڑوں کی طرح (تیزی سے) گزریں گے۔ کچھ لوگ عمدہ اونٹوں کی طرح گزریں گے' اور وہ اس وقت یہ کہہ رہے ہوں گے۔ (اے اللہ تعالیٰ) تو سلامت رکھنا تو سلامت رکھنا پھر اہلِ جہنم باقی رہ جائیں گے' اور انہیں' اس میں گروہ کی شکل میں ڈال دیا جائے گا' تو (جہنم سے) پوچھا جائے گا' کیا تم بھر گئی ہو؟ تو وہ دریافت کرے گی: کیا اور لوگ ہیں؟ پھر ان میں ایک گروہ کو ڈالا جائے گا' تو اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم بھر گئی ہو؟ تو وہ دریافت کرے گی: کیا اور لوگ ہیں؟ یہاں تک کہ جب سب لوگوں کو اس میں ڈال دیا جائے گا' تو رحمٰن اپنا قدم اس میں رکھ دے گا' تو اس کا ایک حصہ دوسرے میں داخل ہوگا (یعنی وہ سمٹ جائے گی) تو رحمٰن فرمائے گا: اتنا کافی ہے؟ تو وہ جواب دے گی اتنا کافی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو جنت میں داخل کر دے گا' اور اہلِ جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا' تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا' اور اسے اس دیوار پر رکھ دیا جائے گا' جو اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے درمیان ہوگی پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! تو وہ لوگ خوف کے عالم میں جھانکیں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! تو وہ خوش ہو کر جھانکیں گے۔ اس امید پر کہ شاید ان کی شفاعت کر دی گئی ہے' تو اہلِ جنت اور اہلِ جہنم سے یہ کہا جائے گا؟ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں

گے: یہ وہی ہے ہم اسے جانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر مسلط کی گئی تھی' پھر اسے لٹایا جائے گا' اور اس دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا' اور پھر یہ کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! اب تم ہمیشہ اس (جنت) میں رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اہلِ جہنم! تم ہمیشہ اس (جہنم) میں رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں اسی طرح کی کئی روایات نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں: جن میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا ذکر کیا گیا ہے: لوگ اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے' اور ان میں پروردگار کے لئے پاؤں اور اس کی مانند دیگر چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم آئمہ کے نزدیک مذہب یہ ہے، ان آئمہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، وکیع اور دیگر حضرات شامل ہیں: یہ حضرات اس طرح کی روایات کو نقل کر دیتے ہیں' اور یہ بیان کرتے ہیں: یہ چیز احادیث میں روایت کی گئی ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟

علم حدیث کے ماہرین نے اسی مؤقف کو اختیار کیا ہے: وہ اس طرح کی روایات کو نقل کر دیتے ہیں جس طرح منقول ہیں اور وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں' لیکن اس کی وضاحت نہیں کرتے اور اس بارے میں وہم کا شکار نہیں ہوتے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کیسے ہو گا؟

اہلِ علم نے اسے اختیار کیا ہے' ان کا یہ معاملہ ہے اور انہوں نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ کہ وہ اپنی پہچان انہیں کروائے گا اس سے مراد یہ ہے: وہ ان کے سامنے تجلّی کرے گا۔

2481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ يَّرْفَعُهُ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُتِىَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگت کے دنبے کی شکل میں لا کر جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا' اور پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا' اور اس وقت وہ لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے۔

اگر کسی نے خوشی کی وجہ سے مرنا ہوتا' تو اہلِ جنت (خوشی سے) مر جاتے اور اگر کسی نے غم کی وجہ سے مرنا ہوتا تو اہلِ جہنم (اس وقت غم سے مر جاتے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2481۔ تفرد بہ الترمذی، ینظر (تحفۃ الاشراف) (۴۲۳۰)، ذکرہ صاحب (کنز العمال) (۵۱۵/۱۴)، حدیث (۳۹۴۵۲) و عزاہ للترمذی

بَابُ مَا جَآءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب 20: جنت کو (دنیاوی) تکالیف کے سائے میں رکھا گیا ہے اور جہنم کو (دنیاوی) نفسانی خواہشات کے سائے میں رکھا گیا ہے۔

2482 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت کو (دنیا میں) تکالیف کے سائے میں رکھا گیا ہے اور جہنم کو (دنیا میں) نفسانی خواہشات کے سائے میں رکھا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "حسن غریب صحیح" ہے۔

2483 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَآئَهَا وَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَا هِیَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کر لیا، تو اس نے حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: اس کا جائزہ لو اور ان چیزوں کا جائزہ لو! جو میں نے اہلِ جنت کے

2482- اخرجه مسلم (٤/ ٢١٧٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها، حديث (١/ ٢٨٢٢)، و احمد (٣/ ١٥٣، ٢٥٤، ٢٨٤)، و الدارمی (٢/ ٣٣٩): كتاب الرقاق: باب: حفت الجنة بالمكاره، و عبد بن حميد (٣٩١)، حديث (١٣١١)، من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، فذكره.

2483- اخرجه النسائی (٧/ ٣): كتاب الايمان و النذور: باب: الحلف بعزة الله تعالىٰ، حديث (٣٧٦٣) من طريق عبدة بن سليمان، عن محمد بن عمرو.

لئے اس میں تیار کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت جبریل! جنت میں آئے۔ اس کا جائزہ لیا اور ان چیزوں کا جائزہ لیا جو اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کے لئے اس میں تیار کی ہیں جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے تو انہوں نے عرض کی: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا' تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اسے مصائب کے ذریعے گھیر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم واپس اس کی طرف جاؤ اور اس کا جائزہ لو جو اس میں' میں نے اہلِ جنت کے لئے تیار کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ اس کی طرف گئے' تو اسے مصائب کے ذریعے گھیر دیا گیا تھا۔ وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے: اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ اور اس کا جائزہ لو اور اہلِ جہنم کے لئے اس میں، میں نے جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھو (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر دیکھا تو) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا (یعنی اس سے بچنے کی کوشش کرے گا) تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اسے نفسانی خواہشات کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دوبارہ اس کی طرف جاؤ! وہ دوبارہ اس کی طرف گئے۔ (اور واپس آ کر عرض کی) تیری عزت کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے: اب اس سے کوئی نہیں بچے گا۔ ہر شخص اس میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب 21: جنت اور جہنم کا مکالمہ

2484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِى الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِى الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِىْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِىْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت اور جہنم کے درمیان مکالمہ ہوا تو جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور غریب لوگ داخل ہوں گے۔ جہنم نے کہا: میرے اندر ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا' اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2484- تفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۵۰۶۳)، من طريق ابوسلمة، و اخرجه مسلم (۲۱۸۶/٤، ۲۱۸۷) برواية عن الاعرج عن ابى هريرة، و محمد بن سيرين عن ابى هريرة، حديث (۲۸٤٦)، و احمد (۲۷٦/۲) من طريق ابن سيرين عن ابى هريرة.

بَابُ مَا جَآءَ مَا لِاَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

باب 22: سب سے کم تر حیثیت کے مالک جنتی کو جو کرامت حاصل ہوگی

2485 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِىْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک وہ شخص ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے۔ اور 72 بیویاں ہوں گی۔ اس شخص کے لئے موتیوں' یاقوت اور زمرد سے بنا ہوا بڑا خیمہ نصب کیا جائے گا' جو اتنا بڑا ہوگا جتنا جابیہ اور صنعاء کے درمیان فاصلہ ہے۔

2486 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ فِى الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَّكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ

حدیثِ دیگر: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ

◆◆ اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے' کم عمر یا زیادہ عمر کا جو بھی جنتی فوت ہوگا جنت میں اس کی عمر تیس سال کر دی جائے گی اور وہ کبھی اس سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اسی طرح اہلِ جہنم کے ساتھ ہوگا۔

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے: ان (اہلِ جنت کے سروں) پر تاج ہوں گے' جن کا سب سے کمتر موتی بھی مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو روشن کر سکے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف رشدین کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِى الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِىْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِىْ

2485- اخرجه احمد (۳/۷۵) من طريق دراج، عن ابى الهيثم، فذكره.

2487- اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۵۲): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۳۸)، و احمد (۳/۹، ۸۰)، و الدارمى (۲/۳۳۷): كتاب الرقاق: باب: ولد اهل الجنة، و عبد بن حميد (۲۹۲) حديث (۹۳۹) من طريق ابو الصديق، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِى الْجَنَّةِ جِمَاعٌ وَّلَا يَكُوْنُ وَلَدٌ هٰكَذَا رُوِىَ عَنْ طَاؤُسٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِى الْجَنَّةِ كَانَ فِىْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِىْ وَلٰكِنْ لَّا يَشْتَهِىْ

حدیث دیگر: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِيْهَا وَلَدٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا' تو اس بچے کا حمل، اس کی پیدائش اور اس کا بڑا ہونا اسی ایک گھڑی میں ہوگا جیسے وہ جنتی خواہش کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے جنت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں صحبت کرنا ہوگا' لیکن اولاد نہیں ہوگی۔

یہ روایت طاؤس، مجاہد' ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسحاق بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو اس حدیث کے بارے میں ہے: جب بندہ مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا' تو وہ اسی گھڑی میں ہو جائے گی۔ جیسے اس نے خواہش کی تھی' لیکن وہ خواہش نہیں کرے گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوزرین عقیلی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اہلِ جنت کی جنت میں اولاد نہیں ہوگی''

ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ایک قول کے مطابق بکر بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَلَامِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

باب 23: ''حورعین'' کی گفتگو

2488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَّمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا قَالَ يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبُؤْسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ''حورعین'' اکٹھی ہوتی ہیں۔ وہ بلند آواز میں گفتگو کرتی ہیں مخلوق نے ایسی آواز نہیں سنی ہوگی۔ وہ یہ کہتی ہیں: ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی ہیں۔ ہم فنا نہیں ہوں گی ہم ناز و نعمت والی ہیں اور ہم کبھی محتاج نہیں ہوں گی۔ ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے' جو ہمیں ملے گا' اور ہم اسے ملیں گی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

2489 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ) قَالَ السَّمَاعُ وَمَعْنَى السَّمَاعِ مِثْلَ مَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ

حدیثِ دیگر: اَنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ يُرَفِّعْنَ بِاَصْوَاتِهِنَّ

◆◆ یحییٰ بن ابوکثیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: ''وہ (جنت کے) باغ میں خوش وخرم ہوں گے''۔ کہتے ہیں: یعنی وہ (باتیں سن کر) خوش وخرم ہوں گے۔ (خوش کرنے والی باتیں سننے) کی مثال وہ ہے جو ایک حدیث میں مذکور ہے۔

''حورعین بلند آواز میں یہ بات کہتی ہیں۔''

2490 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

توضیح راوی: وَاَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ قیامت کے دن (نور کے ٹیلوں پر ہوں گے)، پہلے والے اور بعد والے لوگ ان پر رشک کریں گے۔ ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ وقت اذان دیتا ہو' دوسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو اور وہ لوگ اس سے خوش ہوں اور ایک وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرتا ہو اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرتا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابویقظان نامی راوی کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ایک قول کے مطابق عثمان بن قیس ہے۔

2491 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَّرْفَعُهٗ قَالَ

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

اختلافِ سند: وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) تین لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔ ایک وہ شخص جو رات کے وقت قیام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے ایک وہ شخص جو دائیں ہاتھ کے ذریعے خفیہ طور پر صدقہ دیتا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں) کہ بائیں ہاتھ سے اسے مخفی رکھتا ہے۔

اور ایک وہ شخص جو کسی جنگ میں شریک ہوتا ہے اور اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں لیکن وہ دشمن کے مدمقابل رہتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے اور محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ اور دیگر راویوں نے منصور کے حوالے سے ربعی کے حوالے سے، زید کے حوالے سے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابوبکر بن عیاش نامی راوی غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

2492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِىَّ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ يَرْفَعُهٗ اِلٰى اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ، وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَّا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِىْ اَعْطَاهُ ۔ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُ وْسَهُمْ قَامَ رَجُلٌ يَتَمَلَّقُنِىْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِىْ، وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَلَقِىَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا، فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: اَلشَّيْخُ الزَّانِىْ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِىُّ الظَّلُوْمُ ۔

2491- اخرجه النسائي (٣/٢٠٧): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: فضل صلاة الليل في السفر، حديث (١٦١٥)، (٥/٨٤): كتاب الزكاة: باب: ثواب من يعطي، حديث (٢٥٧٠)، و احمد (٥/١٥٣)، و ابن خزيمة (٤/١٠٤)، حديث (٢٤٥٦)، (٤/١٥٠)، حديث (٢٥٦٤)، من طريق سفيان، عن منصور، عن ربعي بن حراش عن ابي ذر، فذكره. ليس فيه (زيد بن ظبيان).

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ .

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

وَهٰكَذَا رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَ هٰذَا . وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ .

◄► حضرت ابوذر غفاری نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تین لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کچھ لوگوں کے پاس آئے اوران سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ مانگے۔ ان لوگوں سے' ان کے ساتھ اپنی کسی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہ کرے' اور لوگ اسے انکار کردیں اور پھر ان لوگوں میں سے ایک شخص الگ سے جا کر خفیہ طور پر اس مانگنے والے کو کچھ دیدے۔ اس عطیے کو اللہ تعالیٰ اور جس شخص کو دیا گیا ہے' کے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو (دوسرا شخص وہ ہے) کہ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کررہے ہوں' جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوجائے اور وہ سر رکھ کر سوجائیں (تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اس وقت وہ شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں گڑگڑائے اور میری آیات کی تلاوت کرے (اور تیسرا وہ شخص) جو کسی جنگ میں شریک ہو' اور دشمن کے سامنے آئے تو دوسرے لوگ پسپا ہوجائیں لیکن وہ سینہ سپر رہے' یہاں تک کہ اسے قتل کردیا جائے یا وہ فتح یاب ہو (جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو ان میں سے ایک بوڑھا زانی ایک متکبر فقیر اور ایک ظلم کرنے والا خوشحال شخص (یعنی حکمران) ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

شیبان نے منصور سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

یہ ابوبکر بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2493/1 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا' تو جو شخص وہاں موجود ہو' وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2493/2 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ

2493/1۔ اخرجه البخاری (۱۳/ ۸٤): كتاب الفتن: باب: خروج النار حديث (۷۱۱۹)، و مسلم (٤/ ۲۲۱۹، ۲۲۲۰): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، حديث (۳۰/ ۳۱/ ۲۸۹٤)، و ابوداؤد (٤/ ۱۱۵): كتاب الملاحم: باب: حسر الفرات عن كنز، حديث (٤۳۱۳) من طريق عبيد الله بن عمر، عن حبيب بن عبد الرحمن، عن جده حفص بن عاصم، فذكره.

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

اختلافِ روایت: اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں "سونے کا پہاڑ نمودار ہوگا"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب 24: جنت کی نہروں کا تذکرہ

2494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَحَكِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ وَّالْجُرَيْرِيُّ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَّاسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ

◆◆ حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں پانی کا ایک سمندر ہے۔ شہد کا ایک سمندر ہے، دودھ کا ایک سمندر ہے اور مشروبات کا ایک سمندر ہے اور ان میں سے نہریں نکلتی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حکیم بن معاویہ نامی راوی بہز نامی راوی کے والد ہیں۔

جریری کی کنیت ابومسعود ہے اور ان کا نام سعید بن ایاس ہے۔

2495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2493/2۔ اخرجه البخاری (۸٤/۱۳): كتاب الفتن: باب: خروج النار، حديث (۷۱۱۹)، و مسلم (۲۲۱۹/٤): كتاب الفتن و اشراط الساعة: باب: لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات، حديث (۲۸۹٤/۲۹)، و ابوداؤد (۱۱٥/٤): كتاب الملاحم: باب: حسر الفرات عن كنز، حديث (٤۳۱٤) من طريق ابو الزناد، عن عبد الرحمن الاعرج، فذكره۔

2494۔ اخرجه احمد (٥/٥)، و الدارمی (۳۳۷/۲): كتاب الرقاق: باب: انهار الجنة، و عبد بن حميد (۱٥٥)، حديث (٤۱۰) من طريق الجريری، عن حكيم من معاوية القشيری، فذكره۔

2495۔ اخرجه النسائی (۲۷۹/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من حر النار، حديث (٥٥۲۱)، و ابن ماكه (۱٤٥۳/۲): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (٤۳٤۰)، و احمد (۱۱۷/۳، ۱٤۱، ۱٥٥، ۲۰۸، ۲٦۲) من طريق بريد بن ابی مريم، فذكره۔

متن حدیث: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

اسنادِ دیگر: قَالَ هٰكَذَا رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَوْقُوْفًا اَيْضًا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے نجات عطا کر۔

اس روایت کو یونس نے ابواسحاق کے حوالے سے برید بن ابومریم کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابواسحاق کے حوالے سے، برید بن ابومریم کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر منقول ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جہنم کی صفات کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ النَّارِ

باب 1: جہنم کا تذکرہ

2496 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا

اختلافِ سند: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالثَّوْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: جب جہنم کو لایا جائے گا' تو اس کے ہمراہ ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

عبداللہ اور ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت ''مرفوع'' نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہ بھی ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔

2497 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّىْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

2496۔ اخرجه مسلم (٤/ ٢١٨٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: في شدة حر نار جهنم، و بعد قعرها، حديث (٢٩/ ٢٨٤٢) من طريق العلاء بن خالد الكاهلي، عن شقيق بن سلمة، فذكره.

2497۔ اخرجه احمد (٢/ ٣٣٦) من طريق عبد العزيز، عن سليمان الاعمش، عن ابى صالح، فذكره.

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا
وَرَوٰى اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن جہنم میں سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جس کے ذریعے وہ دیکھ رہی ہوگی۔ دو کان ہوں گے جس کے ذریعے وہ سن رہی ہوگی اور ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ بولے گی اور وہ یہ کہے گی: مجھے تین طرح کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے ہر سرکش ظالم پر اور ہر اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی اور کی عبادت کرتا ہو اور تصویر بنانے والوں پر۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

باب 2: جہنم کی گہرائی کا تذکرہ

2498 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِىْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا وَّمَا تُفْضِىْ اِلٰى قَرَارِهَا

آثارِ صحابہ: قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَّاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَّاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِّنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَاِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِىْ زَمَنِ عُمَرَ وَوُلِدَ الْحَسَنُ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ

◆◆ حسن (بصری) بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس منبر پر یعنی بصرہ کے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی: اگر ایک بڑے پتھر کو جہنم کے گڑھے میں ڈال دیا جائے اور وہ اس میں ستر برس تک نیچے گرتا رہے تو پھر بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ ذکر کیا کرتے تھے: جہنم کو بکثرت یاد کیا کرو! کیونکہ اس کی گرمی انتہائی شدید ہے اور گہرائی انتہائی زیادہ ہے اور اس کے لوگوں لوہے سے بنے ہوئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں بصرہ تشریف لائے تھے جبکہ حسن

2498۔ تفردبه الترمذي، ينظر (تحفة الاشراف) (۹۷۵۷)۔ ذكره السيوطي في اجمع الجوامع برقم (۵۶۵۸/۱۱۷۲)، و صاحب (كنز العمال) (۵۲۰/۱۴) برقم (۳۹۴۷۱)۔

بصری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ختم ہونے سے دو سال پہلے ہوئی تھی۔

2499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَّتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا وَّيَهْوِىْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''صعود'' جہنم کا ایک پہاڑ ہے' جس پر کافر شخص ستر سال تک چڑھتا رہے گا' اور پھر اس سے اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر صرف ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ

باب 3: اہلِ جہنم کا حجم بڑا ہونا

2500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَّاِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ وَّاِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ کافر شخص کی کھال **42** گز موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کی طرح ہوگی اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں اتنی ہوگی' جتنا مکہ اور مدینہ کا درمیانی فاصلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اعمش کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

2501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ وَّصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ

2499۔ اخرجه احمد (۳/۷۵)، و عبد بن حميد (۲۸۹)، حديث (۹۲۴) من طريق دراج ابو السمح، عن ابی الهيثم، فذكره.

2500۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۲۴۱۱)، و اخرجه الحاكم (۴/۵۹۵) وقال: صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه، وذكره المنذری فی (الترغيب) (۴/۳۸۳)، حديث (۵۴۱۱) و عزاه لاحمد و ابن حبان بروايات مختلفة.

2501۔ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳۵۰۰)، و اخرجه الحاكم (۴/۵۹۵) من طريق سعيد المقبری عن ابی هريرة، و ابن حجر فی (المطالب) (۲/۱۱۳) برقم (۱۸۰۲) عن رجل من بنی حنيفة عن ابی هريرة.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّمِثْلُ الرَّبَذَةِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ مِثْلُ اُحُدٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن کافر شخص کی داڑھ اُحد پہاڑ کی طرح ہوگی اور اس کی ران بیضاء پہاڑ کی طرح ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کے فاصلے جتنی ہوگی' جتنا ربذہ تک فاصلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ربذہ کی طرح' یعنی جتنا مدینہ منورہ اور ربذہ کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔

اُحد پہاڑ کی طرح "البیضاء" ایک پہاڑ ہے۔

2502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِىُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ

◆◆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کافر شخص کی داڑھ احد پہاڑ کی مانند ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی ہے ان کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

2503 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ كُوْفِىٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَاَبُو الْمُخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کافر شخص اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک باہر نکال دے گا' اور لوگ اسے اپنے پاؤں کے نیچے روندیں گے۔

2502۔ اخرجه مسلم (٤/٢١٨٩): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون، و الجنة يدخلها الضعفاء، حديث (٤٤/٢٨٥١) من طريق ابوحازم، فذكره۔

2503۔ اخرجه احمد (٢/٩٢)، و عبد بن حميد (٢٧٢)، حديث (٨٦٠) من طريق الفضل بن يزيد الثمالي قال: حدثني ابوالعجلان، فذكره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
فضل بن یزید کوفی ہیں۔ ان سے کئی آئمہ نے احادیث نقل کی ہیں۔ ابومخارق (نامی راوی) معروف نہیں ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ شَرَابِ اَهْلِ النَّارِ

باب 4: اہلِ جہنم کے مشروبات کا بیان

2504 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: فِىْ قَوْلِهٖ (كَالْمُهْلِ) قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

توضیحِ راوی: وَرِشْدِيْنُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جو قرآن پاک کے اس لفظ کے بارے میں ہے)

"کالمھل" آپ فرماتے ہیں: یہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جب کوئی دوزخی شخص اپنا منہ اس کے قریب لے جائے گا' تو اس کے چہرے کی کھال اس کے اندر گر جائے گی۔

ہم اس حدیث کو صرف رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے تھے۔

رشدین کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

2505 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى السَّمْحِ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتُ مَا فِىْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ يُكْنٰى اَبَا شُجَاعٍ وَّهُوَ مِصْرِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھولتا ہوا پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا' تو وہ سرایت کرتے ہوئے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا' اور ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے' وہ باہر نکل آئے گا' اور ان کے ٹخنوں میں پہنچ

2504۔ اخرجه احمد (۳/ ۷۰)، وعبد بن حمید (۲۹۰)، حدیث (۹۳۰)۔

2505۔ اخرجه احمد (۲/ ۳۷٤) من طریق سعید بن یزید، عن ابی السمح، عن ابن حجیرة، فذکره۔

جائے گا۔اسی کا نام گل جانا ہے۔پھر وہ پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔

سعید بن یزید کی کنیت ''ابوشجاع'' ہے اور یہ مصری ہیں۔لیث بن سعد نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابن حجیرہ نامی راوی عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہیں۔

2506 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ (وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهُ) قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهُ فَاِذَا اُدْنِىَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ اَمْعَائَهُ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ (وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَائَهُمْ) وَيَقُوْلُ (وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّهٰكَذَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَّلَا نَعْرِفُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

توضیحِ راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ لَّهٗ اَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْتُهٗ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ رَجُلٌ اٰخَرُ لَيْسَ بِصَاحِبٍ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (کی تفسیر کے بارے میں ہے' جو قرآن پاک میں ہے)

''انہیں پیپ کا مشروب پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ، گھونٹ کر کے پئیں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اسے ان کے منہ کے قریب کیا جائے گا وہ اسے ناپسند کریں گے' جب وہ ان کے منہ کے پاس ہوگا' تو ان کے چہرے کو جلا دے گا' اور اس شخص کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی پھر جب وہ اسے پئے گا' تو یہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا' یہاں تک کہ اس کے پاخانے کے مقام سے باہر نکل آئے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور انہیں گرم پانی پلایا جائے گا' جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا''

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

2506- اخرجه احمد (٥/٢٦٥) من طريق صفوان بن عمرو، عن عبيد الله بن بسر، فذكره.

''اگر وہ پانی مانگیں گے' تو انہیں ایسا پانی دیا جائے گا' جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا' جو ان کے چہروں کو جلا دے گا وہ بہت بُرا مشروب ہے اور وہ کتنی بُری جگہ ہوگی''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عبیداللہ بن بسر کے حوالے سے منقول ہے اور عبیداللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے حوالے سے مشہور ہیں۔

صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ بھی حدیث نقل کی ہے۔

عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ان کی ایک بہن ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

عبیداللہ بن بسر' جن سے صفوان بن عمرو نے احادیث روایت کی ہیں اور جن سے یہ (مذکورہ بالا) روایت منقول ہے' یہ دوسرے صاحب ہیں' یہ صحابی نہیں ہیں۔

2507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: (كَالْمُهْلِ) كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ (قرآن پاک میں ارشاد ہے)

''کالمہل'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد (کھولتے ہوئے گرم) تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے' جسے اس جہنمی کے قریب کیا جائے گا' تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔

2508 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مِثْلُ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

◆◆ اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔ جہنم میں چار دیواریں ہیں جن میں سے ہر ایک دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

2509 وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَّفِيْ رِشْدِيْنَ مَقَالٌ وَّقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ يَّعْنِيْ غِلَظَهُ

◆◆ اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے: جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے' تو ساری دنیا میں اس کی بدبو پھیل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور رشدین بن سعد کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

ان کے بارے میں ان کے حافظے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

حدیث کے الفاظ: کِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ میں لفظ کثف کا مطلب موٹائی ہے۔

2510 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

"اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو! جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم مرتے وقت صرف مسلمان ہونا"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہلِ دنیا کی زندگی برباد کردے تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا جس کی خوراک یہ ہوگی؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

باب 5: اہلِ جہنم کی خوراک کا بیان

2511 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِىْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِى الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ

2511ـ تفردبه الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (١٠٩٨٤)، ذكره المنذری فی (الترغيب) (٣٨٠/٤)، حديث (٥٤٠٧) و عزاه للترمذی، و البيهقی، و صاحب (كنز العمال) (٥٣١/١٤) برقم (٣٩٥٢٧) و عزاه لابن ابی شيبة و الترمذی.

2510ـ اخرجه ابن ماجه (١٤٤٦/٢): كتاب الزهد: باب: صفة النار، حديث (٤٣٢٥)، و احمد (٣٠٠/١، ٣٣٨) من طريق سليمان (هو الاعمش)، عن مجاهد، فذكره

مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ (تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ) قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ (يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ) قَالَ فَيُجِيبُهُمْ (إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ) قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ (رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ) قَالَ فَيُجِيبُهُمْ (اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ) قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ

قولِ امام دارمی: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِنَّمَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَوْلَهٗ وَلَيْسَ بِمَرْفُوْعٍ

توضیح راوی: وَقُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: اہلِ جہنم کو بھوک میں مبتلا کیا جائے گا' تو یہ ان کے لئے اتنی ہی تکلیف دہ ہوگی' جتنا عذاب تکلیف دہ ہوگا' تو وہ کھانے کے لئے مانگیں گے' تو انہیں ضریع (یعنی خاردار زہریلی جھاڑی) کھانے کے لئے دی جائے گی' اور بھوکے رہنے کی وجہ سے وہ موٹے نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کی بھوک ختم ہوگی۔ وہ پھر کھانے کے لئے مانگیں گے' تو انہیں ذی غصہ خوراک دی جائے گی۔ (یعنی جوا ٹکنے والی ہوگی) تو وہ اس بات کا تذکرہ کریں گے' وہ لوگ دنیا میں نوالہ اٹک جانے پر پانی پیا کرتے تھے پھر وہ پانی مانگیں گے' تو لوہے کے برتنوں میں ان کی طرف پانی پھینکا جائے گا۔ جب وہ ان کے چہرے کے قریب ہوگا' تو ان کے چہرے کو بھون دے گا' جب وہ ان کے پیٹ میں داخل ہوگا' تو ان کے پیٹ میں موجود ہر چیز کو کاٹ دے گا' تو وہ لوگ یہ کہیں گے: جہنم کے دربانوں کو بلاؤ! تو وہ دربان یہ کہیں گے: کیا رسول تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے' جی ہاں تو وہ دربان کہیں گے اب تم پکارو! کفار کی پکار صرف گمراہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ لوگ یہ کہیں گے: اے مالک! (یعنی جہنم کے داروغہ) ہمارا پروردگار ہمارا فیصلہ کردے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو وہ داروغہ انہیں جواب دے گا: تمہارا فیصلہ ہوچکا ہے۔

اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے پکارنے اور مالک (یعنی جہنم کے داروغے) کے انہیں جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ لوگ کہیں گے: تم اپنے پروردگار سے دعا مانگو کیونکہ تمہارے پروردگار سے زیادہ بھلائی عطا کرنے والا اور کوئی نہیں ہے' تو وہ لوگ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں یہاں سے نکال دے۔ اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ہوں گے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر پروردگار انہیں جواب دے گا: اب ذلت کے ساتھ تم یہیں رہو اور میرے ساتھ کوئی کلام نہ

کرنا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس وقت وہ لوگ ہر طرح کی بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اس وقت وہ حسرت، افسوس اور چیخ و پکار میں مصروف ہو جائیں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اور دیگر لوگوں نے بھی یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث ''مرفوع'' نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اعمش کے حوالے سے، شمر بن عطیہ کے حوالے سے، شہر بن حوشب کے حوالے سے، سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث ''مرفوع'' نہیں ہے۔

اس روایت کے راوی قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

2512 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِیْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: (وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ) قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِی شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيْمًا فِیْ حِجْرِ اَبِیْ سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور وہ لوگ اس میں بدشکل ہوں گے''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آگ ان کے چہروں کو جلا دے گی اور ان کا اوپر والا ہونٹ سکڑ جائے گا، یہاں تک کہ وہ سر کے درمیانی حصے تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک جائے گا، یہاں تک کہ اس کی ناف تک پہنچ جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ابوالہیثم راوی کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد عتواری ہے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش یتیم لڑکے تھے۔

2513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِی السَّمْحِ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ هِیَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا

2512- اخرجه احمد (۸۸/۳) من طريق سعيد بن يزيد ابی شجاع، عن ابی السمح، فذكره.

2513- اخرجه احمد (۱۹۷/۲) من طريق ابوالسمح، عن عيسیٰ بن هلال الصدفی، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ مِصْرِيٌّ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اتنا سیسہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) آسمان سے زمین کی طرف ڈال دیا جائے جس کا فاصلہ پانچ سو برس ہے' تو وہ رات ہونے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا' اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے لٹکا کر (جہنم میں ڈالا جائے) تو وہ چالیس سال میں اس کی تہہ تک پہنچے گا۔ اس عرصے میں دن اور رات سب شامل ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند ''حسن صحیح'' ہے۔

سعید بن یزید' مصری ہیں۔ لیث بن سعد اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ

باب 6: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا 70 واں حصہ ہے

2514 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِىْ تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ هُوَ اَخُو وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ وَهْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگوں کی یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں یہ جہنم کی آگ کا 70 واں جز ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یہی کافی ہے یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے 69 گنا فضیلت دی گئی ہے اور اس میں سے ہر ایک گنا کی گرمی اس کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمام بن منبہ نامی راوی وہب بن منبہ کے بھائی ہیں۔ اور وہب نے ان کے حوالے سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

2515 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2514۔ اخرجه مسلم (٤/٢١٨٤): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: فى شدة حر نار جهنم، و بعد قعرها، حديث (٢٨٤٣/٣٠) و احمد (٣١٣/٢) من طريق معمر، عن همام بن منبه، فذكره.

2515۔ تفردبه الترمذى، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٢٢٣)، تفردبه الترمذى من رواية ابى سعيد، و روى بروايات مختلفة عن ابى هريرة، ذكر ها المنذرى فى (الترغيب) (٣٥٨/٤) برقم (٥٣٦٥) و عزاها لمالك و البخارى و مسلم و ابن حبان و البيهقى۔

متن حدیث: نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْئًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِّنْهَا حَرُّهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا 70 واں جز ہے۔ ان میں سے ہر ایک جز کی گرمی اس کی گرمی کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 7: بلاعنوان

2516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِىَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ اَوْ رَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ هٰذَا مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيْكٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی اور اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے۔ تاہم یہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی۔ اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کا ''موقوف'' ہونا زیادہ مستند ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یحییٰ بن ابوبکر نے شریک کے حوالے سے جو نقل کیا ہے اس کے علاوہ اور کسی نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

باب 8: جہنم دو مرتبہ سانس لیتی ہے نیز جہنم میں سے اہلِ توحید کا نکالا جانا

2517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ

2516- اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۴۴۵): كتاب الزهد: باب: صفة النار ، حديث (۴۳۲۰) من طريق ابن بهدلة، عن ابى صالح، فذكره.
2517- اخرجه ابن ماجه (۲/ ۱۴۴۴): كتاب الزهد: باب: صفة النار ، حديث (۴۳۱۹) من طريق ابوصالح، فذكره.

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِى بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِى الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِى الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِى الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَّاَمَّا نَفَسُهَا فِى الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

توضیح راوی: وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَّيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذٰلِكَ الْحَافِظِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی۔ اس نے عرض کی: میرا ایک حصہ دوسرے کو کھالیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے دومرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں اور ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں جہاں تک سردی کے موسم میں اس کے سانس لینے کا تعلق ہے تو انتہائی شدید سردی اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ جہاں تک گرمی کے موسم میں اس کے سانس لینے کا تعلق ہے' تو شدید گرمی اس کی وجہ سے ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔ مفضل بن صالح نامی راوی محدثین کے نزدیک پایہ کا حافظ نہیں ہے۔

2518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُّخَفَّفَةً

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جہنم میں سے نکلیں گے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم جہنم میں سے نکال دو! ہر اس شخص کو جو یہ اعتراف کر چکا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے دل میں اتنی بھلائی ہو جو ایک جو کے وزن جتنی ہو' اور تم لوگ جہنم میں سے نکال دو! ہر اس شخص کو جو کلمہ پڑھ چکا ہو' اور اس کے دل میں اتنی بھلائی ہو جو گندم کے دانے کے برابر ہو' اور تم جہنم میں سے نکال دو! ہر اس شخص کو جو کلمہ پڑھ چکا ہو' اور اس کے دل میں (اتنی بھلائی ہو) جو ایک چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنی ہو۔

2518- اخرجه البخاری (۱۲۷/۱): كتاب الايمان: باب: زيادة الايمان و نقصانه، حديث (٤٤)، و اطرافه فی: (٤٤٧٦، ٦٥٦٥، ٧٤١٠، ٧٤٤٠، ٧٥٠٩، ٧٥١٠، ٧٥١٦)، ومسلم (٥٩٩/١ - الابی): كتاب الايمان: باب: ادنی اهل الجنة منزلة فيها، حديث (١٩٣/٣٢٥)، و ابن ماكه (١٤٤٢/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (٤٣١٢)، و احمد (١١٦/٣، ١٧٣، ٢٧٦) من طريق قتادة، فذكره

شعبہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہلکی چیونٹی کے وزن جتنی ہو۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2519 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ

متنِ حدیث: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِىْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِىْ فِىْ مَقَامٍ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکال دو! جس نے کسی بھی دن میرا ذکر کیا ہو یا کسی بھی موقع پر مجھ سے ڈر گیا ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 9: بلاعنوان

2520 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِىْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِىْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جہنم سے نکلنے والے آخری شخص کو جانتا ہوں یہ سرین کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم سے نکلے گا' اور عرض کرے گا: اے پروردگار! لوگ تو اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے کہا جائے گا: تم جنت کی طرف چلے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ جائے گا' تو وہ دیکھے گا کہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں۔ وہ واپس آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! لوگوں نے تو اپنی

2519۔ تفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (١٠٨٦)، و اخرجه الحاکم (٧٠/١) وقال: صحیح الاسناد، و احمد (٢٧٦/٣) بروایات من طریق قتادة عن انس۔

2520۔ اخرجه البخاری (٤٢٦/١١): کتاب الرقاق: باب: صفة الجنة و النار، حدیث (٦٥٧١)، وطرفه فی: (٧٥١١) و مسلم (٥٧٧/١، ٥٧٨ ۔ الابی): کتاب الایمان: باب: آخر اهل النار خروجا، حدیث (٣٠٨، ٣٠٩/ ١٨٦)، وابن ماجه (١٤٥٢/٢): کتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حدیث (٤٣٣٩)، و احمد (٣٧٨/١، ٤٦٠) من طریق منصور، عن عبیدة السلمانی، فذکره۔

جگہ حاصل کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس وقت کو یاد کرو گے؟ جس صورتحال میں تم پہلے تھے' تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' وہ آرزو کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم نے جو آرزو کی ہے' وہ اب تمہارا ہوا اور اس کا دس گنا مزید تمہارا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ عرض کرے گا: یہ کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے' جبکہ تو بادشاہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرائے' یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2521 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاخْبَئُوْا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِىْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ مَا اَرَاهَا هَاهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری اور جنت میں داخل ہونے والے سب سے آخری شخص کو جانتا ہوں۔ ایک شخص کو لایا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اس سے اس کے چھوٹے گناہوں کے بارے میں سوال کرو اور اس کے بڑے گناہوں کو چھپا کر رکھو۔ پھر اسے کہا جائے گا: کیا تمہیں یاد ہے: فلاں' فلاں دن تم نے یہ عمل کیا تھا۔ فلاں' فلاں دن یہ عمل کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری ہر ایک برائی کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے کچھ اعمال ایسے بھی ہیں جو مجھے یہاں نظر نہیں آرہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرا دیئے' یہاں تک کہ آپ کے کنارے کے دانت نظر آنے لگے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

2522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يُعَذَّبُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِى النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِىْ

2521- اخرجه مسلم (١/٥٨٣ - الابى): كتاب الايمان: باب: ادنى اهل الجنة منزله فيها. حديث (٣١٤/١٩٠)، واحمد (١٧٥/٥، ١٧٠) من طريق الاعمش، عن المعرور بن سويد، فذكره.

2522- اخرجه احمد (٣٩١/٣) من طريق الاعمش عن ابى سفيان، فذكره.

حِمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ توحید میں سے کچھ لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے۔ پھر رحمت انہیں آلے گی اور وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ انہیں جنت کے دروازوں پر ڈال دیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اہلِ جنت ان پر پانی بہائیں گے۔ تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ اگتا ہے۔ پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ دیگر اسناد کے حوالے سے بھی یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2523 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَاْ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ)

يقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں سے ہر ایسا شخص نکل جائے گا جس کے دل میں چھوٹی چیونٹی کے برابر ایمان ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو شک ہو' وہ یہ آیت پڑھ لے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ چھوٹی چیونٹی کے وزن کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2524 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا رِشْدِيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ اَنْعُمَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ اِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ

2523۔ تفرد به الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (٤١٨١)، ذكره السيوطي في (الدر المنثور) (١٦٣/٢) و عزاه لابن ابي حاتم، وعبد بن حميد، و ابن ماجه، و ابن جرير۔

2524۔ تفرد به الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (١٥٤٤٨)، ذكره صاحب (المشكاة) (٥٦٩/٩۔ مرقاة) برقم (٥٦٠٥) و عزاه للترمذي، و ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (٩٣٩/٢) برقم (١٥٦٦)۔

لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ضَعِيْفٌ لِاَنَّهُ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

توضیح راوی: وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ اَنْعُمَ وَهُوَ الْاَفْرِيْقِيُّ وَالْاَفْرِيْقِيُّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم میں داخل ہونے والے دو آدمی زور سے چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ان دونوں کو نکالو! جب ان دونوں کو نکال دیا جائے گا' تو ان سے دریافت کیا جائے گا: تم کس وجہ سے چیخ و پکار کر رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: ہم ایسا اس لئے کر رہے تھے تاکہ تو ہم پر رحم کرے۔ پروردگار فرمائے گا: میری تمہارے لئے رحمت یہی ہے: تم دونوں واپس جاؤ اور اپنے آپ کو وہیں ڈال دو' پہلے جس جگہ تم جہنم میں تھے' تو وہ دونوں چل پڑیں گے۔ ان میں سے ایک شخص خود کو اس میں ڈال دے گا' تو اللہ تعالیٰ اس آگ کو اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دے گا۔ دوسرا شخص کھڑا رہے گا وہ خود کو جہنم میں نہیں ڈالے گا' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تم نے اپنے آپ کو اس طرح جہنم میں کیوں نہیں ڈالا؟ جیسے تمہارے ساتھی نے ڈال دیا ہے' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے یہ امید ہے کہ جب تو نے مجھے یہاں سے نکال دیا' تو اب تو دوبارہ مجھے اس میں نہیں ڈالے گا' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تمہیں تمہاری امید کے مطابق ملتا ہے' پھر وہ دونوں ایک ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ رشدین بن سعد کے حوالے سے منقول ہے۔

رشدین بن سعد نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہیں۔

یہ روایت ابن انعم سے منقول ہے۔ یہ صاحب افریقی ہیں' اور یہ افریقی صاحب بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

2525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ اسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ تَيْمٍ وَّيُقَالُ ابْنُ مِلْحَانَ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ میری شفاعت کی وجہ سے میری امت کے کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے' اور (جنت میں) ان کا نام "جہنمی" (یعنی جہنم سے نکل کر آئے ہوئے) رکھا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2525۔ اخرجه البخاری (۴۲۵/۱۱): کتاب الرقاق: باب: صفة الجنة والنار، حدیث (۶۵۶۶)، و ابوداؤد (۲۳۶/۴): کتاب السنة: باب: فی الشفاعة، حدیث (۴۷۴۰)، و ابن ماجه (۱۴۴۳/۲) کتاب الزهد: باب: ذکر الشفاعة، حدیث (۴۳۱۵)، و احمد (۴۳۴/۴)، من طریق الحسن بن ذکوان، قال: حدثنا ابورجاء، فذکره

ابورجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ایک قول کے مطابق بن ملحان ہے۔

2526 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

توضیح راوی: وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَيَحْيٰى ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ وَّهُوَ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جہنم کی مانند ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا شخص سو جائے اور میں نے جنت کی مانند ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کا طلب گار سو جائے۔

یہ حدیث ہم اسے صرف یحییٰ بن عبید اللہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یحییٰ بن عبید اللہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں' ان کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

یہ یحییٰ بن عبید اللہ بن موہب ہیں اور یہ مدنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَآءُ

باب 10: جہنم میں اکثریت خواتین کی ہوگی

2527 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جنت میں جھانکا تو مجھے اس میں اکثریت غریب لوگوں کی نظر آئی اور میں نے جہنم میں جھانکا تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی۔

2528 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَوْفٌ هُوَ ابْنُ اَبِیْ جَمِيْلَةَ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2526۔ تفرد به الترمذی، ینظر (تحفة الاشراف) (١٤١٢٤)، ذكره صاحب (كنز العمال) (٧٧٣/١٥) برقم (٤٣٠٣٩) و عزاه للترمذی، و البغوی فی (شرح السنة) (٣٧٥/٧).

2527۔ اخرجه البخاری تعلیقاً (٢٧٨/١١): كتاب الرقاق: باب: فضل الفقر، حديث (٦٤٤٩) من طريق صخر و حماد بن نجيح: عن ابی رجاء عن ابن عباس، و مسلم (٢٠٩٦/٤): كتاب الرقاق: باب: اكثر اهل الجنة الفقراء و اكثر اهل النار النساء، حديث (٢٧٣٧/٩٤)، و احمد (٤٤٣/٤). من طريق ابونجيح، به.

2528۔ اخرجه البخاری (٣٦٦/٦): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء فی صفة الجنة و انها مخلوقة، حديث (٣٢٤١) و اطرافه فی: (٥١٩٨، ٦٤٤٩، ٦٥٤٦)، و احمد (٤٢٩/٤) من طريق ابورجاء، فذكره.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: وَّهٰكَذَا يَقُوْلُ عَوْفٌ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّيَقُوْلُ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكِلَا الْاِسْنَادَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا مَقَالٌ وَّيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَبُوْ رَجَاءٍ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ عَوْفٍ اَيْضًا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جہنم میں جھانکا تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی اور میں نے جنت میں جھانکا تو مجھے اکثریت غریب لوگوں کی نظر آئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عوف نامی راوی نے ابورجاء کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے، اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ایوب یہ کہتے ہیں: یہ ابورجاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی گئی ہے۔

ان دونوں سندوں کے اندر کوئی کلام نہیں کیا گیا اور اس بات کا احتمال موجود ہے: ابورجاء نے یہ حدیث ان دونوں حضرات سے سنی ہو۔

یہ روایت عوف نامی راوی کے علاوہ بھی نقل کی گئی ہے' جو ابورجاء کے حوالے سے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2529 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ فِىْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِىْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں سب سے کمتر عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے' جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھولے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2530 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ

2529- اخرجه البخاري (۱۱/۲۴ ۴، ۴۲۵): كتاب الرقاق: باب: صفة الجنة و النار ، حديث (۶۵۶۱، ۶۵۶۲)، و مسلم (۱/۶۲۸ - الابی): كتاب الايمان : باب: اهون اهل النار عذاباً، حديث (۳۶۳، ۲۱۳/۳۶۴)، و احمد (۲۷۱/۴) من طريق ابو اسحاق ، فذكره.

سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا میں تمہیں اہلِ جنت کے بارے میں بتاؤں؟ ہر وہ شخص جو بظاہر بے حیثیت لگتا ہو اور کمزور (نظر آتا) ہو لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کردے (وہ جنتی ہوگا) اور کیا میں تم اہلِ جہنم کے بارے میں بتاؤں؟ ہر سرکش، بد دماغ، متکبر شخص (جہنمی ہوگا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

2530۔ اخرجه البخاري (٨/ ٥٣٠): كتاب التفسير: باب: (عتل بعد ذلك زنيم)، حديث (٤٩١٨)، وطرفه في: (٦٠٧١، ٦٦٥٧)، و مسلم (٤/ ٢١٩٠): كتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون، و الجنة يدخلها الضعفاء، حديث (٣٤، ٣٥/ ٢٨٤٦)، و ابن ماجه (٢/ ١٣٧٨): كتاب الزهد: باب: من لا يؤبه له، حديث (٤١١٦)، و احمد (٤/ ٣٠٦)، و عبد بن حميد (١٧٤)، حديث (٤٧٧)، من طريق معبد بن خالد، فذكره.